

مناظرہ تکفیر پر شاندار اور لائحہ جواب کتاب

عجائب انکشاف عجائب دیوبند

تصنیف :

حضرت علامہ مفتی غلام محمد خان قادری ناگپوری مدظلہ
تقدیم :

علامہ مولانا محمد حسن علی قادری رضوی مدظلہ

باہتمام سید شاہ تراب الحق قادری

مجلس اتحاد اسلامی کراچی
میں مسجد مصلح الدین گارڈن کراچی میں

نام کتاب : تنقیح الکلام فی احکام الکفر والاسلام

لقب بہ عجائب انکشاف

”عجائب دیوبند“

تالیف : حضرت علامہ مفتی غلام محمد خان صاحب قبلہ مدظلہ

شیخ الحدیث دارالعلوم امجدیہ ناگپور

رد مقدمہ انکشاف : مولانا محمد حسن علی رضوی بریلوی مہلسی

باہتمام : سید شاہ تراب الحق قادری

پیشکش : غلام محمد قادری

کتابت و تصحیح : اعجاز احمد ششی، محمد اکرم آزاد، مولانا منصور احمد رضوی

صفحات : ۳۸۶ صفحات آفست ۲۳ x ۳۶/۱۶

طباعت اول : ناگپور (مہاراشٹر، انڈیا)

طباعت ثانی : ربیع الاول ۱۴۱۷ھ مطابق اگست ۱۹۹۶ء

کھارادر کراچی (پاکستان)

تعداد : ایک ہزار تقریباً

ناشر : مجلس اتحاد اسلامی کراچی

:

قیمت

ملنے کا پتہ

حنفیہ پاک پبلی کیشنز کراچی

نزد بسم اللہ مسجد کھارادر کراچی



”رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْكُمْ“
 وَرَضُوا أَنَا بِسْمِ اللَّهِ فِي وَجْهِهِمْ مِنْ أَشْرِ النَّجْوَى ذِكْرُكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْبَةِ
 وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْبِشِيلِ

ضربُ ہوا

رقیعہ باری عز اسمہ

از: شہزادہ اعظم مفتی اعظم ہند نوری رحمۃ اللہ علیہا

قلب کو اس کی رویت کی ہے آرزو جس کا جلوہ ہے عالم میں ہر چار سو
بلکہ خود نفس میں ہے وہ سبحانہ عرش پر ہے مگر عرش کو جستیجو
اللہ، اللہ، اللہ، اللہ

عرش و فرش و زمان و جہت آخدا جس طرف دیکھتا ہوں ہے جلوہ تیرا
ذرہ ذرہ کی آنکھوں میں تو ہی ضیاء قطرہ قطرہ کی تو ہی تہ ہے آبرو
اللہ، اللہ، اللہ، اللہ

تو کسی جا نہیں اور ہر جگہ تو تیرے جلوے ہیں ہر جگہ ہے غفور
علم و قدرت سے ہر جگہ تو کو بگو اللہ، اللہ، اللہ، اللہ

سارے عالم کو ہے تیری ہی جستجو جن و انس و ملک کو تیری آرزو
یاد میں تیری ہر ایک ہے سوبسو بن میں وحشی لگاتے ہیں ضربات ہوں
اللہ، اللہ، اللہ، اللہ

خواب نوری میں آئیں جو نورِ حندا بقعہ نور ہو اپنا ظلمت کدا
جگمگا اٹھے دل چہرہ ہو پر ضیا نوریوں کی طرح شغل ہو ذکرِ نبو
اللہ، اللہ، اللہ، اللہ

جل جلالہ

اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا بریلوی

کلام الامام امام الکلام

کہ یاتِ نظیرک فی نظیر مثل تو نہ شد پیدا جانا

جگ راج کوتاج تو سے سرسو ہے تجھ کو شرہ دوسرا جانا
اَلْبَحْرُ عِلَّاءُ الْمَوْجِ طغے من بے کس و طوفان ہوش ربا

منہم حار میں ہوں بگڑی ہے ہوا موری تیا پار لگا جانا
یا شمسُ نظرت الی لیلٰی چو بطیبہ رسی عرسے بگنی
توری جوت کی جھلجھل جگ میں رچی مری شب نے نہ دن ہونا جانا

لَکَ بِذُرِّي الْوَيْجِدِ الْأَجْمَلِ خط ہالہ مہ زلف ابراہیل
تو ہے چند چند پر پرو کنڈل رحمت کی بھرن برس جانا
اَنَا فِي عَطَشٍ وَسَخَاكَ اَللّٰہُ لے گیسوئے پاک اے ابرکرم

برسن ہارے دم جھم دم جھم دو بونداد حرم بھی گرا جانا
یا قافلۂ دیدی اَجَلْکَ رحے بر حسرت تشنہ لبک
مورا حیر الہجے درک درک طیبہ سے ابھی نہ سنا جانا

وَاَهْلَ السُّوَيْفَاتِ ذَکِیَّتْ اَن عہد جفورا بار گہت
جب یاد آوت موہے کرد پرت درد اوادہ مدینہ کا جانا
اَلْقَلْبُ شَبَّحَ وَالْهَمَّ شَجَّوْنَ دل زار چناں جاں زیر چنوں

پت اپنی پت میں کا سے کہوں مرا کون ہے تیرے سوا جانا
اَلْمَرْحُ قَدْ اَنْفَدَ حَقَّ قَائِمِ شعلہ و گرہن عز عشقا
مورا تن من و من سب بچونک دیا یہ جان بھی پیائے جلا جانا

بس خامرہ خام نوا سے رفا نہ یہ طرز میری نہ زنگ مرا
ارشاد اہنا تاملن تمنا ہمارا اس راہ بڑا جانا

مناجات

اِنَّہٗ اَعْلٰی حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یا الہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو
یا الہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو
یا الہی گور تیرہ کی جب آٹے سخت رات
یا الہی جب پڑے محشر میں شور دار و گیر
یا الہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے
یا الہی سرد مہری پر ہو جب خورشید حشر
یا الہی گرئی محشر سے جب بھڑکیں بدن
یا الہی نامہ اعمال جب کھٹکنے لگیں
یا الہی جب ہمیں آنکھیں حساب جرم میں
یا الہی جب حساب خندہ بے حساب لائے
یا الہی رنگ لائیں جب میری بے باکیاں
یا الہی جب چلوں تاریک راہ پل صراط
یا الہی جب سر شمشیر پر چلتا پڑے
یا الہی جو دعائے نیک میں تجھ سے کروں

یا الہی جب رضا خواب گراں سے سرائٹھائے

دولت بیدار عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ ہو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از قلم مولانا محمد حسن علی قادری رضوی

مختصر سوانحیات

استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی غلام محمد خان صاحب قبلہ
مدظلہ

عمدۃ المحققین استاذ الاساتذہ شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا مفتی غلام محمد خان صاحب ناظم اعلیٰ و متولی الجامعۃ الرضویہ دارالعلوم امجدیہ ناگپور مفتی اعظم مہاراشٹر ایک خالص مخلص ہادی مہدی منضبط سنی حنفی بریلوی رضوی عالم دین ہیں بیک وقت زبردست عالم دین فاضل محقق و مدقق فن تدریس کے ماہر ردارتداد و مناظرہ میں یدِ طولی رکھتے ہیں ممتاز اہل قلم سلسلہ قادریہ برکاتیہ رضویہ میں بیعت و خلافت شہزادہ اعلیٰ حضرت تاجدار اہل سنت امام العلماء شیخ الشموخ سیدنا مفتی اعظم قطب عالم مولانا شاہ آل الرحمن محمد مصطفیٰ رضا خان صاحب قادری نوری رضوی بریلوی قدس سرہ العزیز سجادہ نشین دوم آستانہ عالیہ خانقاہ رضویہ بریلی شریف سے مشرف سرفراز و سر بلند ہیں ایک خالص سنی بریلوی پٹھان خاندان غوری قبیلہ کے عظیم و نامور فرد ہیں آپ کے آبا و اجداد دو صدی قبل ملک افغانستان سے پنجاب میں آکر آباد ہوئے پھر دہلی میں سکونت پذیر ہوئے ۱۸۵۷ء میں انگریزوں کے ظلم و ستم کا مردانہ وار مقابلہ کیا اور بالاخر دہلی سے مختلف علاقوں میں سکونت اختیار کرتے ہوئے ناگپور رونق افروز ہوئے اور آپ کے جد امجد نے ہمیں سکونت اختیار فرمائی۔ آپ کے والد ماجد حضرت حکیم میاں خان صاحب مرحوم ایک سچے بچے کے خالص الاعتقاد سنی مسلمان اور بد مذہبوں بے دینوں سے سخت متنفر تھے وہابیت کے رد و ابطال میں آپ نے قابل قدر خدمات انجام دیں انگریزی عہد میں جبکہ وہاں مولوی اپنے بی نعمت انگریز کے زیر سایہ و ظل عاطفت میں پروان چڑھ رہے تھے آپ نے اپنے خانوادہ و اہل قبیلہ کو وہابیت و اسماہلیت کے طوفان بلا فیزی سے محفوظ رکھا اللہ تعالیٰ نے آپ کو دو صاحبزادے عطا فرمائے بڑے صاحبزادے کا نام غلام محمد خاں اور

چھوٹے صاحبزادے کا نام غلام احمد خاں رکھا گیا۔

حضرت علامہ مفتی غلام محمد خان صاحب ۵ دسمبر ۱۹۲۰ء کو تولد ہوئے حسب دستور سب سے پہلے دینی مذہبی تعلیم کا آغاز فرمایا قرآن مجید اور دینیات کی ضروری کتب پڑھیں ازاں بعد کانٹ اسکول میں داخلہ لیا اٹل اردو ریاضی اور انگلش کی تعلیم حاصل فرمائی اس کے بعد پنجاب یونیورسٹی لاہور میں فنی فاضل کیا اسی قیام لاہور کے دوران فارسی کے ماہر و قابل اساتذہ سے بڑی عرق ریزی و محنت شاقہ سے فارسی پڑھی اور منفرد و مقام حاصل کیا اردو اٹل ناگپور کی اپنی مادری زبان تھی اس میں عروج و کمال حاصل کیا اردو فارسی میں مثالی استعداد کے بعد شعر و ادب میں کمال حاصل کیا شعر و سخن، نظم و نثر سے اردو کی بڑی خدمت انجام دی آپ آج بھی اپنے علاقہ میں اردو فارسی کے بلند پایہ قادر الکلام بزرگ شاعر مانے جاتے ہیں اشہر تخلص کرتے ہیں۔

دینی تعلیم : علوم عربیہ کی تعلیم کا آغاز آپ نے خلیفہ اعلیٰ حضرت صدر الافاضل مولانا محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے جلیل القدر شاگرد رشید استاذ الاساتذہ حضرت مولانا مفتی عبدالرشید خان صاحب فتح پوری علیہ الرحمۃ سے مدرسہ جامعہ عربیہ ناگپور سے کیا۔ ۱۹۳۰ء میں سب سے پہلے داخلہ لینے والے مفتی غلام محمد خان صاحب ہی تھے عربی نحو و صرف کی کتابوں کی تکمیل حضرت مولانا مفتی عبدالرشید خان صاحب علیہ الرحمۃ سے فرمائی ابتدائی عربی تعلیم کے بعد حضرت مولانا مفتی عبدالرشید خان صاحب کے برادر اکبر امام الحق حضرت مولانا مفتی عبدالعزیز خان صاحب نقہوری علیہ الرحمۃ سے تعلیم حاصل کی آپ کے قابل اساتذہ میں خاص طور پر حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے خاص شاگرد حضرت مولانا شاہ سلامت اللہ رام پوری رحمۃ اللہ علیہ کے نبیرہ حضرت مولانا شاہ احمد اللہ صاحب رام پوری سے ایک طویل عرصہ درس نظامی کی کتب کا درس لیا۔ آپ کی خدا داد استعداد و قابلیت نے حضرت علامہ مفتی غلام محمد صاحب پر بہت گہرا اثر کیا کچھ عرصہ بعد حضرت صدر الصدور صدر الشریعہ بدرالطنیقہ فقیہ اعظم ہند علامہ محمد امجد علی صاحب اعظمی رضوی خلیفہ اعلیٰ حضرت و مصنف بہار شریعت قدس سرہ کے شاگرد رشید جلالتہ العلم استاذ العلماء حافظ ملت مولانا حافظ عبدالعزیز صاحب محدث

مبارک پوری مصباح العلوم جامعہ اشرفیہ کی انتظامی کمیٹی سے اختلاف کے سبب جامعہ عربیہ ناگپور کے منصب صدارت پر تشریف لائے تو دو سال تک حضرت حافظ ملت مبارک پوری رحمۃ اللہ علیہ سے تعلیم حاصل کی اور پھر جب اٹل مبارک پور نے حضور حافظ ملت کو واپس مبارک پور بلا لیا تو حضرت مولانا مفتی عبدالرشید خان صاحب علیہ الرحمۃ نے اپنے مدرسہ دارالعلوم عربیہ ناگپور کے لئے بطور شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا مفتی آل حسن صاحب سنبھلی مدظلہ العالی کو بلا لیا اور حضرت علامہ مفتی غلام محمد خان صاحب مدظلہ نے دورہ حدیث شریف حضرت علامہ مفتی آل حسن صاحب سنبھلی رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھا اس طرح آپ حضرت علامہ الحاج مولانا ابوداؤد مفتی محمد صادق صاحب قادری رضوی گوجرانوالہ خلیفہ اعظم حضرت محدث اعظم پاکستان مولانا علامہ محمد سردار احمد صاحب قدس سرہ کے استاد بھائی ہوئے کیونکہ حضرت علامہ ابوداؤد مولانا محمد صادق صاحب نے علی پور سیداں میں حضرت مخدوم پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسہ جامعہ نقشبندیہ میں حضرت مولانا آل حسن سنبھلی سے بھی تعلیم حاصل فرمائی حضرت مولانا مفتی غلام محمد خان صاحب مدظلہ نے ۱۹۴۷ء میں سند فراغت اور دستار فضیلت حاصل کی۔

دینی خدمت کا آغاز : آپ کی استعداد قابلیت اور فن افتاء میں مہارت کے باعث آپ کے ادلیں استاذ محترم مولانا مفتی عبدالرشید خان صاحب نے دارالعلوم عربیہ ناگپور کی فتویٰ نویسی کے لئے مقرر فرما دیا اور دارالافتاء میں فتویٰ نویسی کی خدمت آپ کے سپرد کر دی اور اس کے بعد آپ کی فن تدریس میں مثالی مہارت کے باعث جامعہ عربیہ ناگپور میں دارالحدیث کی زینت بنا دیئے گئے اور منصب شیخ الحدیث پر فائز کر دیئے گئے۔ ۱۹۶۳ء تک آپ نے جامعہ عربیہ ناگپور میں افتاء اور دورہ حدیث شریف کی خدمات انجام دیں اور پھر انتظامی امور میں جامعہ عربیہ کی انتظامیہ سے اختلاف کے سبب ۱۹۶۵ء میں تمام اساتذہ نے جامعہ عربیہ سے علیحدگی اختیار کر لی۔

دارالعلوم امجدیہ کا قیام : ۱۹۶۶ء میں خلیفہ حضور سیدنا مفتی اعظم حضرت علامہ مولانا مفتی محمد محمد اشرف صاحب قبلہ نے حضرت علامہ مفتی غلام محمد خان

صاحب مدظلہ کی سرپرستی میں دارالعلوم امجدیہ ناگپور قائم فرمایا اور فتویٰ نویسی و دورہ حدیث شریف کی تعلیم کی خدمت آپ کے سپرد ہوئی یہاں آپ کی جلالت علمی کا آفتاب چکا اور بہت سے ذی استعداد فاضل اور قابل قدر علماء کو آپ نے فارغ التحصیل فرمایا۔ اور بتدریج آپ کو فتویٰ نویسی میں یدِ طولیٰ اور مہارت تائید حاصل ہوئی حضرت سیدنا مفتی اعظم قبلہ شہزادہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ بھی آپ کے فتوؤں پر اعتماد فرماتے اور دادِ تحسین سے نوازتے تھے۔

شرف بیعت و خلافت : ۱۹۵۳ء تک آپ نے بہت سے پیران عظام اور مشائخ کرام کی زیارت و ملاقات فرمائی آپ ہر وقت بیعت کے لئے بے چین رہتے تھے دل کسی پیر کی طرف رجوع نہیں کرتا تھا آخر پریشان ہو کر اپنے ابتدائی استاد محترم مولانا مفتی عبدالرشید خان صاحب علیہ الرحمۃ سے رجوع کیا اور استفسار فرمایا کہ حضور میں نے ابھی تک کسی سے شرف بیعت حاصل نہیں کیا حضرت علامہ مفتی عبدالرشید خان صاحب علیہ الرحمۃ نے فرمایا آپ کا یہ قول ابھی تک علماء عوام و خواص میں مشہور ہے فرمایا ”مولانا اب کہاں ایسے لوگ رہ گئے ہیں جو شریعت و طریقت میں کامل ہوں سوائے حضرت مفتی اعظم ہند شہزادہ اعلیٰ حضرت کے“ اب وہ تھوڑے ہی عرصے کے بعد تشریف لانے والے ہیں آپ دیکھئے گا آپ کا دل جم جائے گا حالانکہ حضرت نذرا لائیں مولانا مفتی عبدالرشید خان صاحب علیہ الرحمۃ شیخ المشائخ سیدنا شاہ علی حسین اشرفی میاں جیلانی کچھوچھوی قدس سرہ کے خلیفہ خاص تھے اس کے باوجود سیدنا حضور مفتی اعظم قبلہ کی عقیدت و محبت کا یہ عالم تھا چند ہی ماہ بعد ۱۹۵۳ء میں شہزادہ اعلیٰ حضرت حضور مفتی اعظم قبلہ سجادہ نشین بریلی شریف ناگپور میں تشریف لائے ہزاروں نہیں لاکھوں کی نگاہیں شہزادہ اعلیٰ حضرت کو دیکھنے کے لئے بے قرار و بے چین تھیں ان میں ایک مفتی غلام محمد خان صاحب بھی تھے جن کی بے تابانہ نگاہیں حضور شہزادہ اعلیٰ حضرت سرکار سیدنا مفتی اعظم رضی اللہ عنہ کے چہرہ زیبا کی زیارت سے مشرف ہو رہی تھیں حضرت علامہ عبدالرشید خان صاحب نے آپ کا تعارف کرایا حضور سیدنا مفتی اعظم کی نظر فیض اثر مولانا مفتی غلام محمد خان صاحب کے بغوار قلب پر پڑی اور حضور مدوح دیکھ کر مسکرا دیئے اور فرمایا ”مولانا کیا سوچ رہے ہیں۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے حضور سیدنا

مفتی اعظم ذہن و قلب میں چھپی ہوئی کوئی تحریر ملاحظہ فرما رہے ہیں اور حضرت مفتی اعظم کو قلبی اضطراب کی کیفیت منکشف ہو رہی ہے حضرت علامہ مفتی غلام محمد صاحب مدظلہ نے بیعت کا ارادہ ظاہر فرمایا اور شہزادہ سرکار اعلیٰ حضرت نے آپ کو شرف بیعت سے مشرف فرمایا اور کمال شفقت و بندہ نوازی سے سلسلہ عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ میں اجازت و خلافت نامہ بھی تحریر فرما کر مرحمت فرمایا۔ اور جملہ سلاسل کی اجازت بھی مرحمت فرمائی اور اپنا مقدس عمامہ شریف بھی حضرت مولانا مفتی غلام محمد خاں صاحب کے سر پر رکھا۔

سلسلہ عالیہ رضویہ کی اشاعت اور فرقہ ہائے باطلہ کے رد و ابطال کی انقلابی کیفیت۔

ع اک دلولہ تازہ دیا تو نے دلوں کو۔ حضور سیدنا مفتی اعظم کی زیارت، شرف بیعت و اجازت و خلافت کے بعد حضرت علامہ مفتی غلام محمد خان صاحب مدظلہ کے ذریعہ ان کی مساعی سے سیدنا حضور غوث اعظم سرکار بغداد اور سیدنا مجدد اعظم سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہما کے سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ کی اشاعت کمال و عروج کو پہنچی ہندوستان جیسے وسیع و عریض ملک کے نصف سے زائد حصہ میں آپ کی انقلابی کوششوں سے سلسلہ عالیہ رضویہ کی اشاعت ہوئی آپ نے ملک کے مختلف علاقوں میں اہم روحانی تبلیغی پروگرام رکھے۔ آپ کا طریقہ کاریہ تھا کہ آپ اپنے اثرات سے کسی خاص مقام کا انتخاب فرماتے وہاں ایک ایسا جلسہ منعقد کرتے جس کی مرکزیت حاصل ہو قرب و جوار سے زیادہ سے زیادہ لوگ جمع ہوں وہ ایسی جگہ ہوتی جو فتنہ و ہابیت دیوبندیت سے زیادہ متاثر ہوتی آپ اجلاس میں ایسے مقررین و واعظین کو بلائے جو دلائل و براہین سے مدلل انداز میں مذہب حق اہلسنت اور مسلک سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہلسنت کو پیش کرتے ان کی شعلہ بیانی خوش الحانی مثالی ہوتی اور وہ فرقہ ہائے باطلہ کا نہایت خوبصورت و دلنشین انداز میں رد و ابطال کرتے اور مسلک اعلیٰ حضرت کی عظمت، حقانیت و صداقت کا مکہ دل و دماغ میں بٹھا دیتے اس سلسلہ میں حضرت مولانا مفتی غلام محمد خان صاحب کی کوششوں سے صوبہ مدھیہ پردیش۔ مہاراشٹر۔ آندھرا پردیش۔ کرناٹک۔ گجرات۔ کاشی۔ اڑیسہ وغیرہ کے شہر۔ گاؤں گاؤں۔ بستی بستی۔ تبلیغی روحانی اجتماعات

اور عام اجلاس ہوئے۔ اس سلسلہ میں آپ نے ان انقلابی اور طوفانی جلسوں اور پروگراموں کے لئے آپ نے حضرت سیدی محبت اعظم پاکستان علامہ ابوالفضل محمد سردار احمد قدس سرہ کے تلمیذ ارشد فاضل محقق مصمّم المناظرین حضرت فقیہ العصر علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی نائب مفتی اعظم ہند مدظلہ رئیس المناظرین علامہ مفتی محمد رضوان الرحمن فاروقی مفتی اعظم اندور۔ خطیب مشرق حضرت علامہ مشتاق احمد صاحب نظامی مدیر پاسبان الہ آباد۔ حضرت مولانا سید اسرار الحق صاحب سابق ممبر پارلیمنٹ دہلی۔ حضرت مولانا ابو الوفا فصیحی غازی پوری۔ حضرت مولانا مفتی مجیب اشرف صاحب قبلہ ناگپوری بانی جامعہ دارالعلوم امجدیہ۔ حضرت مولانا قمر الزماں اعظمی مبلغ یورپ و افریقہ رئیس التحریر والتقریر علامہ ارشد القادری الرضوی کو خصوصیت سے بلائے اور یہ حضرات شہزادہ اعلیٰ حضرت حضور امام العلماء مفتی اعظم مولانا شاہ محمد مصطفیٰ رضا خان صاحب قدس سرہ کے ہمراہ جس علاقہ میں تشریف لاتے ہزاروں لاکھوں کے اجتماعات ہوتے ان حضرات کے حسن خطابت اور شہزادہ اعلیٰ حضرت سرکار مفتی اعظم قدس سرہ کی زیارت و برکت سے ہزاروں کو راہ ہدایت مل جاتی شہزادہ اعلیٰ حضرت کی زیارت کے لئے گاؤں کے گاؤں امنڈ پڑتے اور بستیاں کی بستیاں الٹ جاتیں اور سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ میں پروانہ وار داخل ہوتیں اور دیوبندیت و وہابیت کا برج الٹ جاتا اور فوجیت کا بستر گول ہو جاتا۔ لاکھوں انسانوں نے راہ ہدایت پائی اور لاکھوں افراد سے سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ میں داخل ہوئے حضور مفتی اعظم قبلہ قدس سرہ سال کے اکثر حصہ میں ناگپور تشریف لاتے اور حضرت مولانا مفتی غلام محمد صاحب کے ترتیب دیئے ہوئے پروگرام پر علاقوں و مساتوں اور مضافات میں جلوہ آرائی فرماتے دیوبندیت و وہابیت تھملا اٹھی الحمد للہ اب یہ علاقے بد مذہبیت کی نحوست سے بڑی حد تک پاک ہو گئے ہیں۔

دارالعلوم امجدیہ کی جدید عمارت : حضرت سیدنا مفتی اعظم قبلہ قدس سرہ دارالعلوم امجدیہ کے سنگ بنیاد کی تقریب پر جب تشریف لائے تھے ایسی رقت آمیز دعا فرمائی تھی کہ آپ کی ریش مبارک آنسوؤں سے تر ہو گئی تھی موجودہ دارالعلوم امجدیہ کی شاندار باغیچہ منزلہ عمارت کے علاوہ شہرناگپور سے قدر فاصلہ پر ۳۲ ہتھ

ایکڑا راضی پر رضا عربک یونیورسٹی کے نام سے علم و عرفان کا بہت بڑا شہر بنا دیا گیا جس میں لاکھوں کے مصارف ہو چکے اور ابھی اس عظیم منصوبہ پر کروڑوں کا خرچ ہونا باقی ہے۔ حضرت علامہ مفتی غلام محمد خان صاحب مدظلہ العالی صدر المدرسین و شیخ الحدیث اور صدر الصدور دارالافتاء کے فرائض انجام دیتے ہیں متعدد قابل مدرسین اور متعدد مفتی صاحبان تدریس و افتاء کی خدمت سرانجام دیتے ہیں۔ یہ عظیم رضا عربک یونیورسٹی ہندوستان کی عظیم ریلویز اور روڈ ویز کا سٹم جو دہلی، مدراس، کلکتہ، حیدرآباد دکن، بمبئی اور کشمیر، دہلی و گجرات، کاتھیاواڑ کو ملاتا ہے سے متصل ہے۔ دارالعلوم امجدیہ ناگپور مہاراشٹر سے اہل سنت و مسلک اعلیٰ حضرت امام اہل سنت کا عظیم ترجمان ماہنامہ ”سنی آواز“ بھی جاری ہے جو مسلک سیدنا اعلیٰ حضرت کی پیش ہا قلمی خدمات انجام دے رہا ہے۔ پاسبان مسلک اعلیٰ حضرت علامہ مولانا پیر سید محمد حسینی اشرفی مصباحی رسالہ سنی آواز کے چیف ایڈیٹر ہیں خلیفہ حضور مفتی اعظم حضرت علامہ مولانا مفتی محمد مجیب اشرف صاحب دارالعلوم امجدیہ کی روح رواں ہیں۔ حضرت علامہ مفتی غلام محمد خاں صاحب مدظلہ ایک بلند پایہ محقق و مناظر اور ممتاز اہل قلم ادیب مصنف ہیں مولوی غلیل بجنوری بدایونی کے انگلشاف حق کے رد و ابطال میں عجائب انکشاف آپ کی تازہ ترین محققانہ تصنیف ہے جس سے آپ کے علم و تحقیق اور فن مناظرہ میں یدِ طولیٰ کا پتہ چلتا ہے مولیٰ تعالیٰ حضرت مفتی غلام محمد خاں صاحب مدظلہ حضرت علامہ مفتی مجیب اشرف صاحب مدظلہ حضرت علامہ مولانا سید محمد حسینی صاحب اشرفی مدظلہ اور ان کے رفقاء کو دنیا و آخرت میں اجر عظیم عطا فرمائے اور ان کی مثالی خدمات دینیہ کو شرف قبول سے مشرف فرمائے آمین۔ الفقیر محمد حسن علی الرضوی غفرلہ میلہ سی

تمام دینی تنظیم میں اور انجمنیں اپنا اسلامی فرض ادا کریں
وہ قرآن و حدیث کے کاغذات کو بھیڑتی سے بچانے کے لئے
اپنے اپنے علاقوں میں حفاظت ہی ڈبے لگوائیں۔
بہناب: انجمن محمدیہ، مصلح الدین، صدیقہ رحمۃ اللہ علیہا

بسم الله الرحمن الرحيم

عرض ناشر اور تقدیم کا پوسٹ مارٹم

از قلم صداقت رقم قاطع بد مذہبیت سر شکرانہ محمد بن عبدالحق
رضوی بریلوی مدظلہ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

قیام پاکستان کے بعد دینار علم و فضل شرع عشق و محبت شریلی شریف سے نائب اعلیٰ حضرت مظہر صدر الشریعہ امام اہل سنت فاروق نور و قلعت سیدی سیدی حضرت قبلہ محدث اعظم پاکستان علامہ ابوالفضل محمد سردار احمد قادری رضوی چشتی صابری محدث بریلوی قدس سرہ العزیز کی پاکستان تشریف آوری اور لائلپور میں مرکزی دارالعلوم جامعہ رضویہ مظہر اسلام کے قیام کے بعد دیوبندی وہابی لوہے ٹھنڈے پڑ گئے دودھ کا دودھ پانی کا پانی ہو گیا اور مملکت خدا داد پاکستان پر حسام الحرمین شریفین کا پھریرا لہانے لگا علمبرداران تنقیص اہل توہین کو کہیں پناہ نہ ملی عقائد باطلہ کو بے نقاب کر کے رکھ دیا گیا اور ملک کے در و دیوار درود و سلام و نعمات رضا سے گونجنے لگے۔ یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ اہل سنت و جماعت حامیان مسلک اعلیٰ حضرت امام اہل سنت کا کسی بھی فرقہ، مکتب فکر، مذہب و مسلک و پارٹی یا گروہ سے ہرگز ہرگز کوئی ذاتی عناد و تنازعہ نہیں الحمد للہ ثم الحمد للہ یہ ایک حقیقت ہے اور اللہ واحد قہار نیوٹوں کو خوب جاننے والا ہے ہمارا اور ہمارے با عظمت اکابر کرام کا نصب العین صرف اور صرف عظمت شان رسالت کا تحفظ و دفاع ہے۔ دشمنان صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین و منکرین اہل بیت و معاندین محبوبان خدا کے لئے ہمارے دل میں کوئی جگہ نہیں مگر افسوس صد افسوس حیف صد ہزار حیف بعض فرقہ باطلہ جن میں دیوبندی وہابی بالخصوص ایسے ہیں جو تنقیص شان الوہیت اور ذہین شان رسالت کی مطلقاً کوئی پرواہ نہیں کرتے نہ ان کو توہین و تنقیص کا رنج و ملال ہوتا ہے بلکہ وہ تنقیص و توہین پر تکفیر کا برا مناتے ہیں وہ کہتے ہیں ہمارے اکابر کی تکفیر کیوں کی ہم کہتے ہیں وہابیہ نے ہمارے آقا و مولیٰ حبیب کبریا سرور انبیاء علیہ

الصلوة والسلام اور محبوبان خدا کی توہین کیوں کی اور سچ تو یہ ہے کہ توہین نہ ہوتی تو تکفیر نہ ہوتی سیدنا امام اہلسنت سرکار اعلیٰ حضرت مجدد اعظم دین و ملت مولانا شاہ الامام احمد رضا خان صاحب قبلہ فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دوبارہ تکفیر کمال احتیاط و تدبیر سے کام لیا جن حضرات کی کتب میں توہین و تنقیص پائی ان کو خط و کتابت اور رجسٹریوں کے ذریعہ راہ راست پر لانے تو بہ اور رجوع کرنے کی بار بار تلقین فرمائی بالمشافہ گفتگو کی دعوت دی بار بار وفود و تقاضے بھیجے مگر افسوس صد افسوس حیف ہزار حیف وہ لوگ اپنے اقوال کفریہ زبان و قلم سے نکلی ہوئی توہین و تنقیص پر جم گئے اور پکے ہو گئے۔ بالاخر انہیں مجبوراً "اکابر علماء و فقہاء عرب و عجم کی تائید و توثیق و حمایت کے ساتھ حسام الحرمین کی صورت میں تکفیر کا حکم شرعی جاری کرنا پڑا لیکن افسوس کہ اہل دیوبند تو بہ اور رجوع کی بجائے تاویلات کے چکر میں پڑ گئے بلکہ اس چکر میں پھنس کر رہ گئے۔ پاکستان کے دیوبندی وہابی حضرات اپنے اکابر کی توہین و تنقیص آمیز گستاخانہ عبارات پر کبھی گفتگو نہ کرتے تھے لب باندھے دم سادھے رہتے تھے البتہ شرک و بدعت کی تھوڑی بہت پر چون تجارت دے بے پاؤں کر لیتے تھے عبارات کفریہ پر گفتگو کا دم خم ان میں ہرگز ہرگز نہ تھا بالاخر ان کو مولوی خلیل احمد بخجوری بظاہر سنی بریلوی مگر چھپے ہوئے دیوبندی رستم کی کتاب "انکشاف حق" ملی انہوں نے مرہم زخم جگر سمجھ کر دل سے لگائی اپنی بقا کا واحد انجمن سمجھتے ہوئے مولوی ضیاء الرحمن فاروقی دیوبندی کی شدید مغالطہ آمیز تقدیم اور کسی طاہر محمود فیصل آبادی کے پیش لفظ عرض ناشر کے ساتھ لائلپور فیصل آباد سے بھارت سے در آمد شدہ اس "انکشاف حق" کو شائع کر دیا گیا ان لوگوں کو یہ خبر ہی نہیں کہ اس نام نہاد انکشاف حق کے دو جواب تنقیح الکلام فی احکام کفر والاسلام اعلیٰ "عجائب انکشاف" اور رسالہ "شرعی فیصلہ" چھپ کر شائع ہو چکے ہیں اور انکشاف کے فریب و فراڈ کی اچھی طرح اینٹ سے اینٹ بجادی گئی ہے جس کا جواب دیئے اور رد لکھے بغیر چھپا دیوبندی رستم مولوی خلیل بخجوری المشہور بدایونی قبر میں جاگسا ہندوستان میں اس چھپے رستم کی کتاب سے دیوبندیوں کی بگڑی نہ بن سکتی تھی نہ بنی البتہ پاکستان کے بے بس ولا چار علم اور عقل سے کورے دیوبندیوں نے اس کتاب کو آب حیات سمجھا اور ٹھک پھک لائلپور فیصل آباد سے

تولیفی الہام

عرض ناشر ایک نظر میں : زیر تردید کتاب کے پاکستانی ایڈیشن کے صفحہ ۷۷ پر کسی میاں طاہر محمود صاحب ناظم اعلیٰ اشاعت المعارف ریلوے روڈ فیصل آباد (لائل پور) کا ایک بے ڈھب سا متضاد مضمون ہے مضمون نگار نے نہ صرف اپنی اوقات و حیثیت بلکہ ضرورت سے بڑھ کر اردو لکھنے کی کوشش کی ہے مگر لفاظی میں پھنس کر رہ گیا اور توازن برقرار نہیں رکھ سکا دو چار بھاری بھرکم الفاظ ضرور دھر گھسیٹے مگر جملہ اور فقرہ بنانے سے عاجز رہا صفحہ ۷۷ پر اس کی اردو خوانی اردو دانی کی ایک جھلک ملاحظہ ہو لکھتا ہے ”علماء دیوبند کی کسی عبارت سے آنحضرت ﷺ کی گستاخی تو کیا بلکہ آپ ﷺ کی توصیف اور تقدس کا اظہار ہوتا ہے“ ارباب علم و دانش اس مختصر سے ایک فقرہ سے سمجھ لیں کہ یہ بے چارہ کتنا چوٹی کا اردو دان و ادیب و اریب ہے۔ ایک فقرہ صفحہ ۷۷ پر اردو ادب کے معنوروں کے لئے دعوت فکر ہے۔ ”ان کی تکفیری مشن سب سے زیادہ جن علماء کے حلقوم پر چلی وہ علماء دیوبند کے سرخیل اکابر تھے“ قارئین کہہ کیوں نہ دیں مکرر مکرر مکرر۔ لیکن عرض ناشر نگار بایں وصف ادب و بلاغت جمالت و غوایت و نعرہ رستاخیز و عمیق مطالعہ جیسی لفاظی کے پردہ میں اپنے آپ کو چھپانے کی کوشش کر رہا ہے۔ بہر حال مضمون نگار عرض ناشر نے اپنی گفتگو کا آغاز یوں کیا ہے۔ ”اس وقت ہندوپاک میں علماء دیوبند اور علماء بریلی ہردو مکاتیب فکر کو اہل سنت ہونے کا دعویٰ ہے دیکھنا یہ ہے کہ ہردو فریق میں کونسا گروہ آنحضرت ﷺ کی سنت اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی جماعت کا پیروکار ہے“ ہم کہتے ہیں صورت کا دشمن سیرت پر کیا عمل کرے گا؟ سنت کی حیثیت ان کے ہاں کیا ہے ملاحظہ ہو دیوبندی شیخ التفسیر مولوی احمد علی امیر خدام الدین شیرانوالہ لاہور کہتے ہیں۔ ”میں نے یہ خواہش کی کہ میری داڑھی کے بال حضرت (مولوی حسین احمد کانگریسی ”مدنی“) کی مبارک جوتیوں میں سی دیئے جائیں۔“ (خدام الدین لاہور شیخ التفسیر نمبر ۲۲ فروری ۱۹۶۳ء) یہ ہے دیوبندیوں کی سنت سے محبت اور سنت پر عمل کے دعویٰ کی حقیقت کہ انہوں نے داڑھی اپنی دانست میں سنت رسول سمجھ کر ہی رکھی ہوئی گورونامک کی سنت سمجھ کر تو رکھی نہ ہوگی، تو سنت رسول داڑھی کی یوں تذیل کر رہے ہیں کہ ایک کانگریسی مولوی کی

اس کتاب کو چھاپ دیا ملک کے طول و عرض سے ہمیں بھی احباب نے توجہ دلائی اور مختلف مقامات سے ”انکشاف حق“ کے متعدد نسخے بھی ہمیں جواب کے لئے ارسال کئے فقیر اپنی ذاتی اور قلمی مصروفیات کے باعث فوری توجہ تو نہ دے سکا البتہ ”انکشاف حق“ کی خیانتوں اور مغالطوں پر نشان لگا کر کتاب رکھ لی کہ اس کا نمبر بھی آجائے گا مگر فقیر کو یقین کامل تھا کہ بفضلہ تعالیٰ ہندوستان میں سیکڑوں نہیں اہل سنت کے ہزاروں مناظرین و ممتاز اہل قلم موجود ہیں مولوی خلیل کو اچھی طرح پٹیل دیا ہوگا فقیہ العصر حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق صاحب امجدی مدظلہ العالی صدر الصدور دارالافتاء جامعہ اشرفیہ عربی یونیورسٹی مبارک پور اور سجادہ نشین خانقاہ عالیہ رضویہ بریلی شریف حضرت مولانا الحاج صاحبزادہ محمد سبحان رضا خان صاحب سبحانی میاں مہتمم دارالعلوم مرکزی جامعہ رضویہ منظر الاسلام بریلی شریف کے مبارک خطوط سے معلوم ہوا کہ سند المحققین حضرت استاذ العلماء علامہ مفتی غلام محمد خان صاحب شیخ الحدیث و صدر المدرسین دارالعلوم امجدیہ ناگپور مہاراشٹر اس کا مدلل و مفصل اور جامع جواب شائع کر دیا ہے اور انکشاف حق کے رد و البطلال میں ”فیصلہ شرعی“ بھی شائع ہو گیا ہے اور الحمد للہ فقیر راقم الحروف کی استدعا و اپیل پر جوابی کتاب ”عجائب انکشاف“ کا ایک نسخہ حضرت علامہ مفتی غلام محمد خاں صاحب ناگپوری مدظلہ العالی نے اور ایک نسخہ حضرت علامہ مفتی محمد شریف صاحب امجدی دامت برکاتہم نے مع رسالہ ”شرعی فیصلہ“ ارسال فرمایا اور بدایوں شریف سے حضرت مولانا منظر حسن صاحب برکاتی بدایونی زید مجدہ نے اپنے استاد مولوی خلیل نقی بدایونی فرضی برکاتی کی پوری سرگذشت و مکمل ہسٹری لکھ کر ارسال فرمائی اور حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق مدظلہ العالی نے بھی ۳۰ رجب المرجب ۱۴۱۳ھ کے مکتوب میں اس نجدی وہابی براہنجلی سنی کی نقاب کشائی فرمائی مولیٰ عزوجل ان سب کی عمروں میں برکت و وسعت عطا فرمائے۔ صحت و سلامتی کے ساتھ ان کا سایہ پر مایہ اہل سنت پر دراز فرمائے آمین۔ انکشاف حق کے پاکستانی ایڈیشن میں چونکہ طاہر محمود کا عرض ناشر اور مولوی ضیاء الرحمن فاروقی کی تقدیم شامل ہے جو انتہائی مغالطہ آمیز ہے اس لئے ان دونوں سے دو ہاتھ ہم کرتے ہیں۔ اور ان کے مغالطوں اور فریب کاریوں کا راز ہم طشت ازبام کرتے ہیں۔ وما

حسام الحرمین شریف : سے یہ لوگ کچھ زیادہ ہی الرجک ہیں کہ اس عظیم فتوائے حرمین شریفین سے گہرے زخم اٹھائے ہیں کیونکہ حسام الحرمین گستاخانہ بیارات کے خرمن باطل پر برق آسانی بن کر گرا ہے۔ لکھتا ہے ”ان فتوؤں کی صدائے بازگشت مولانا احمد رضا خاں کی کتاب حسام الحرمین کے نام سے حجاز عرب کے علماء تک بھی پہنچی علماء حجاز نے نہایت غور و فکر کے بعد مولانا احمد رضا خاں کے تمام فتوؤں کو یکسر مسترد کر دیا اور اپنی بعد کی تحریروں میں انہیں وجل و فریب کی دنیا میں اعلیٰ مقام کا حامل قرار دیا۔“ (انکشاف ص ۶) یہ لایعنی ولغو وغیر ذمہ دارانہ گفتگو بھی کسی جواب کی مستحق ہے۔ کیا وہ چند و خانہ کے لاشعور و بے وقوف جلاء سے مخاطب ہے؟ حسام الحرمین شریفین تو خود اکابر اعظم علماء و فقہاء عرب و عجم حجاز مقدس کے فتوؤں کی باطل شکن کتاب ہے اس کا نام نہاد جواب بھی کسی سے نہ بن سکا تو مولوی خلیل انبٹھوی صاحب نے اپنے عقائد سے برعکس عقائد لکھ کر اور اپنے حقیقی اندرونی عقیدہ پر پردہ ڈال کر صاف انکار کر کے المہندسین چند علماء حرمین و حجاز کو مغالطہ دیا تھا اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے حضرت صدر الافاضل مولانا محمد نعیم الدین مراد آباد رحمۃ اللہ علیہ کو کہ اس کا فوراً ”جواب“ ”التحقیقات لدرفع التلبیسات“ کی صورت میں دیا اور انبٹھوی صاحب کی تمام چکر بازیوں پر پانی پھیر

دیا۔ المہند کا دوسرا زمانے دار جواب مظهر اعلیٰ حضرت شیر پیشہ اہل سنت مولانا ابوالفتح عبید الرضا علامہ محمد شمس علی خاں صاحب قدس سرہ العزیز نے راد المہند ارقام فرمایا جس نے جملہ زبوں کا طلسم توڑ کر رکھ دیا الشہاب الثاقب کے نام سے صدر و شیخ الحدیث مدرسہ دیوبند مولوی حسین احمد کانگریسی ٹانڈوی صاحب نے سام الحرمین کے اثرات کو زائل کرنے کے لئے دوسرا جال بنا وہ اس جال میں خود بری طرح پھنس کر رہ گئے کیونکہ اپنے اکابر دیوبند کی گستاخانہ عبارتوں کی جو تاویل آج تک مولوی منظور سنہیل سنہیل سنہیل کر اور مولوی مرتضیٰ حسن درہنگی بھنگ کے کش لگا لگا کر اور عبدالشکور کاکوروی اپنی زہانت لڑا لڑا کرتے آئے تھے حسین احمد صاحب کے الشہاب کی تاویلات سب سے مختلف اور متضاد تھیں ان کی ان کی تاویلات کا موازنہ کیا جائے تو پچارے مصنفین تعذیر الناس۔ فتویٰ گنگوہی۔ براہین قاطعہ۔ حفظ الایمان پر تکفیر کی اقبالی ڈگری ہو جاتی ہے۔ بہر حال اس الشہاب الثاقب کو بھی محروم نہ رہنے دیا گیا اس کا مدلل و متحقق اور سرشکن و سرکشہ الاراء جواب حضرت علامہ اجل محقق سنہیل مولانا مفتی محمد اجمل قادری رضوی سنہیل رحمۃ اللہ علیہ نے احقاق الدین علی اکابر المرتبین عرف روضہ شہاب ثاقب بروہانی خائب کے تاریخی ناموں کے ساتھ شائع فرما کر ابطال یا طل کا حق ادا کر دیا۔ المہند کے دور اور الشہاب الثاقب کا یہ جواب مولوی خلیل انبہوی صاحب اور مولوی حسین احمد صاحب کی زندگی ہی میں شائع ہو کر ان کو پہنچ گئے تھے مگر وہ بغیر جواب دیئے رحلت کر گئے اور یہ بے مثال کتابیں اب تک لا جواب ہیں۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ سیدنا امام اہل سنت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ نے ہرگز ہرگز قطعاً ”کوئی دجل و فریب نہ کیا نہ ان کو اس کی ضرورت تھی البتہ اکابر دیوبند نے تنقیص و توہین بھی کی اور توہین آمیز کتابوں کے ہر نئے ایڈیشن میں نوع نوع تحریف بھی کی اور المہند میں اپنے عقائد پر پردہ ڈال کر سینوں کے سے عقائد ظاہر کر کے مصنوعی تصدیقات حاصل کیں۔ تضاد اعظم لکھا ہے ”مولانا احمد رضا خان بریلوی ----- نے اپنے علاوہ دنیا بھر کے تمام مسلمانوں پر کفر کے فتوے داغ دیئے“ (انکشاف ص ۶) اور صفحہ سات پر خود ہی لکھتا ہے ”مولانا احمد رضا کے فتاویٰ کو بے سوچے سمجھے تسلیم کر کے امت محمدیہ کی نصف سے زیادہ آبادی کو قرار دے رہے

ہیں "جب ساری ہی مسلمان آبادی کو اپنے سوا کافر قرار دے دیا تھا تو نصف آبادی کا کیا مطلب؟ وہ بھی جھوٹ یہ بھی جھوٹ کیا امت محمدیہ کی نصف آبادی ہیں۔

آپ ہی اپنی جفاؤں پہ ذرا غور کریں
ہم اگر بات کریں گے تو شکایت ہوگی

کبھی پرکھی مارنا : ہم اہل سنت اور پاکستانی علماء اہل سنت کا کام نہیں کبھی یا کوئے پر کوآ آپ خود مار رہے ہیں۔ گستاخانہ عبارات پر سیدھی سادی توبہ کرنے کی بجائے لکیر کے فقیر بنے ہوئے ہیں اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم کی بجائے اپنے مولویوں کے مصنوعی تقدس کا دفاع کر رہے ہیں اگر ان گستاخانہ عبارات پر مولانا شاہ احمد رضا خاں سے نہیں اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ اور علی الاعلان رجوع کر لیتے تو مسلمان فتنہ و فساد سے بھی بچ جاتے اور آپ حضرات کی عاقبت و آخرت بھی سنور جاتی۔

دجل و فریب : سیدنا اعلیٰ حضرت قدس سرہ کا (معاذ اللہ) دجل و فریب آپ تو کیا آپ کے اکابر بھی ثابت نہ کر سکے البتہ آئینہ میں آپ لوگوں کو اپنی شکل ضرور نظر آگئی اب جب دل چاہتا ہے بلا جواز دجل و فریب دجل و فریب کا وظیفہ کر کے اپنے دل کی بھراس نکال لیتے ہیں۔

قاضی عبدالنبی کو کب کا آخری سہارا : عرض ناشر نگار نے قاضی عبدالنبی کو کب مرحوم کا بھی سہارا لیا ہے مگر جس طرح دوسرے دیوبندی مرفوع القلم حضرات کی بکثرت باتیں غیر ذمہ دارانہ اور بے خبری و لاعلمی پر مبنی ہوتی ہیں اسی طرح قاضی عبدالنبی کو کب کا نام لینا اور حوالہ دینا بھی لاعلمی و بے خبری پر مبنی ہے کیونکہ جب قاضی عبدالنبی کو کب کے مقدمہ مقالات یوم رضا میں کچھ گڑبڑ شائع ہوئی تھی تو انہوں نے فوراً "وضاحتی مضمون شائع کر دیا تھا اور اس کی تردید ماہنامہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ جمادی الاول ۱۳۹۶ھ ص ۹ تا ۱۱ میں شائع ہو گئی تھی اور پھر اس کو دیوبندی مصنف مولوی سرفراز صاحب ککھڑوی نے عبارات اکابر ص ۳۸ پر دوبارہ لکھا تھا تو گوجرانوالہ سے شائع شدہ کتاب "عظمت حبیب کبریا برد عبارات کفریہ" میں فقیر راقم الحروف کی طرف سے اس کا مسکت جواب شائع ہو گیا تھا۔ مگر

بے چارے میاں طاہر محمود کو کچھ پتہ نہیں کہ دنیا کہاں سے کہاں پہنچ چکی ہے۔ بار بار تردید شدہ حوالوں سے مغالطہ دینے پر قناعت کر رہے ہیں۔ اور اسی وادی میں بھٹک رہے ہیں۔

بریلوی دیوبندی نزاع کا خاتمہ : وہی جابہی بکنے جھوٹے الزامات لگا کر جلساڑیوں کے چکر چلانے سے ممکن نہیں ایک مولوی غلیل بجنوری اور اس کی کتاب کو سر پر اٹھائے پھرنے سے کوئی فائدہ نہیں انکشاف حق کے دو جوابات تو بفضلہ تعالیٰ ہندوستان ہی سے شائع ہو چکے ہیں اور انکشاف حق میں جو بیٹا کاری کر کے تم نے یہاں لاکھوں پور فیصل آباد سے شائع کیا تھا اس کا پوسٹ مارٹم بفضلہ تعالیٰ اب ہمارے ہاتھوں ہو رہا ہے بریلوی دیوبندی تنازعہ کا خاتمہ بہت آسان اور بڑا سہل ہے کہ باہمی اتفاق و اتحاد کے لئے اور فتنہ و شر کے خاتمہ کے لئے اپنے پانچ سات مولویوں کی قربانی دے دو مصنف تحذیر الناس۔ مصنف فتویٰ گنگوہی مصنف براہین قاطعہ۔ مصنف حفظ الایمان وغیرہ ان کی گستاخانہ عبارات سے اللہ تعالیٰ کے حضور سچی توبہ اور سچا رجوع کر کے ان سے لا تعلق ہو جاؤ ان پانچ سات مولویوں کی عظمت اور مقام کوئی اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ نہیں ہے اللہ تعالیٰ آپ حضرات کو توبہ اور رجوع کی توفیق دے تو اس تنازعہ کا خاتمہ ممکن ہے۔

تقدیم کی فن کاریاں : انکشاف حق کے پاکستانی ایڈیشن کی تقدیم کتاب مولوی ابوریحان ضیاء الرحمن فاروقی صاحب نے لکھی ہے یہ فاروقی صاحب بھی کوئی بے نیکیاں مارنے والے صاحب ہی ہیں فاروقی صاحب نے اپنی تقدیم میں اپنی تاریخ دانی کے جوہر بھی دکھائے ہیں علماء دیوبند پر اولیاء اہل سنت کی رائے تو اس کا اپنا مضمون نہیں اس نے نقل ماری ہے کیونکہ یہ مضمون پہلے بھی خدام الدین لاہور۔ الرشید ساہیوال۔ چراغ سنت قصور۔ عبارات اکابر گوجرانوالہ۔ مطالعہ بریلویت مانچسٹری۔ دیوبندی ڈھول کی آواز وغیرہ کتب و رسائل میں چھپ چکا ہے اور ہم بفضلہ تعالیٰ ان کا جواب بار بار دے چکے ہیں باقی رہ گیا تقدیم کے ڈیڑھ صفحہ کا مختصر مضمون تو اس میں موصوف نے تاریخ ہند کا پانسہ پلٹ کر رکھ دیا ہے بڑے بڑے دلہندہ حقائق پر سے پردہ اٹھایا ہے خطرہ ہے کہ لوگ اسے ابن بطوطہ تسلیم نہ

کر لیں۔ ذرا موصوف کا طرز استدلال ملاحظہ ہو موصوف ثابت تو یہ کرنا چاہتے ہیں کہ مولانا احمد رضا خاں بریلوی نے اہل توہین اکابر دیوبند کی تکفیر غلط کی لیکن اپنی ناقص گفتگو کا آغاز ۱۶۰۱ء انگریز کی آمد تاجر سے تاجور بننے کی لغاطی جھاڑتے ہوئے سلطان ٹیپو کو شہید کروانے کے بعد شاہ ولی اللہ صاحب کی اصلاحی تحریک کا تعارف کراتے ہوئے نواب سراج الدولہ کو تشبیہ و تمثیل کا ہدف بناتے ہوئے شاہ عبدالعزیز کے فتویٰ جہاد کا اظہار و بیان کرنے کے بعد ۱۸۶۳ء میں چودہ ہزار علماء کو پھانسی چڑھنے کا ذکر کرتے کرتے غلام احمد قادیانی مردود کذاب کے عدم جہاد کے جاہلانہ فتویٰ سے امام اہلسنت سیدنا اعلیٰ حضرت الامام احمد رضا خاں صاحب فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کی کڑی آلاتے ہیں کہ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ انہوں نے بھی یہی غلام احمد قادیانی کذاب و دجال والا فتویٰ عدم جہاد کا دیا۔ ہمارا مخلصانہ مشورہ ہے کہ فاروقی صاحب ایک کروڑ مرتبہ لعنتہ اللہ علی الکاذبین پڑھ کر سینہ پر دم کر لیں تاکہ شیخ نجدی دور ہو۔

ذرا غور کیجئے : امام اہلسنت سیدنا اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی ولادت باسعادت ہوتی ہے ۱۰ شوال ۱۲۷۲ھ یعنی ۱۳ جون ۱۸۵۶ء دیکھو حیات اعلیٰ حضرت از ملک العلماء فاضل بہاری علیہ الرحمۃ و سوانح اعلیٰ حضرت امام احمد رضا از علامہ بدرالدین احمد قادری رضوی علیہ الرحمۃ۔ مجدد اسلام از مولانا محمد صابر القادری نسیم ہستوی مدظلہ ولادت ہوئی ۱۸۵۶ء میں لیکن حیف صد حیف کہ ۱۶۰۱ء سے ۱۸۶۳ء تک تمام مصیبتیں اور بلائیں اعلیٰ حضرت امام اہلسنت کے کھاتہ میں ڈالی جا رہی ہیں۔ غلام احمد قادیانی مردود نے جہاد حرام ہونے کا جو ناپاک فتویٰ دیا اور پھر معاذ اللہ کچھ عرصہ کے بعد وہی (یعنی غلام قادیانی والا) فتویٰ عدم جہاد سیدنا اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت نے دیا کاش کہ وہ فتویٰ بھی حوالہ کتب نقل کر دیا جاتا تو دنیا دیکھ لیتی کہ کسی دیوبندی مورخ و مصنف نے پہلی بار جج بولا ہے۔ اب اگر ہم نے بحوالہ کتب یہ بتا دیا اور گنوا دیا کہ انگریز کس کے سر پر بیٹھ کر آئے اور کس کس نے انگریز مردود کے قدم جمائے کون کون انگریز کا دودھ پیتے اور کھن کھاتے رہے تو پھر چیخیں اور چنگاریاں نکلیں گی۔ اس تفصیل کے لئے ہماری کتاب برہان صداقت برد نجدی بطلالت دیکھی جاسکتی ہے جو سولہ سال سے زیادہ عرصہ سے لا جواب ہے اور نقد

جواب کا مطالبہ کر رہی ہے اکابر دیوبند کی انگریز پرستی اور انگریزوں کی دیوبند نوازی کے حوالوں پر ایک دیوار کھڑی کر دی گئی ہے۔ قارئین۔ حیات طیبہ۔ تاریخ حیات جاوید۔ تواریخ عجیبہ۔ تذکرۃ الرشید۔ سوانح قاسمی۔ مکالمۃ الصدرین۔ تاریخ ہزارہ۔ کتاب مولانا محمد احسن نانوتوی۔ مقالات سرسید وغیرہ کتب کا صرف سرسری مطالعہ کر لیں سیدنا اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی ۱۸۵۶ء میں ولادت ہوئی ہے کم و بیش سولہ سال بعد ۱۸۷۲ء میں سن شعور و سن بلوغ کو پہنچے بحوالہ کتب بتایا جائے اس وقت دیوبندی مولوی کہاں کس جگہ انگریزوں کے خلاف جہاد کر رہے تھے اور حضور اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کا وہ فتویٰ کہاں ہے جس کو دیکھ کر دیوبندیوں وہابیوں نے جہاد ترک کر دیا تھا اور روپوش ہو گئے تھے اور بہت سے انگریز کہ ہمنوا بن گئے تھے اور ملازمتیں اور نوکریاں قبول کر لیں تھیں؟ وہ حوالہ پیش کیا جائے تاکہ ہمیں بھی تاریخ پر فاروقی صاحب کی عمیق نظر کا یقین ہو جائے۔

دیوبندی جہاد کا نرالا انداز : دیوبندی وہابی حضرات عموماً ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی اور اپنے اکابر کے خود ساختہ جہاد کو بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں اور بزعم خود تحریک آزادی کے مجاہدین کا ہر اول دستہ ہونے کے دعویدار ہیں غالباً "دیوبندی وہابی لغت میں انگریزوں کی وفاداری انگریزوں پر جانثاری" انگریزوں کی وظیفہ خواری انگریزوں کی عملداری دیوبندیوں کی اپنی عملداری کا نام جہاد ہے فیصلہ دیوبندی وہابی کتب پر فہرا ہم کوئی الزام عائد نہیں کریں گے اپنی طرف سے من گھڑت اور خیالی بات نہیں ہوگی تواریخ عجیبہ۔ حیات طیبہ۔ تذکرۃ الرشید۔ سوانح قاسمی۔ ارواح مثلاً۔ مکالمۃ الصدرین۔ مقامات سرسید۔ دیوبندیوں وہابیوں کی اپنی کتابیں ہیں ضیاء الرحمن فاروقی صاحب سمیت کوئی بھی بڑے سے بڑا دیوبندی وہابی محقق و مورخ مذکورہ بالا کتب کی روشنی میں ہمیں اپنے گھر بلا کر ہم سے بالمشافہ گفتگو کر لے اور حق واضح اور روشن ہونے پر اللہ عزوجل توفیق دے تو قبول کرے ضد پر نہ اڑا رہے۔ چونکہ یہ مستقل دیوبندیوں وہابیوں کی انگریز پرستی و انگریز دوستی کے موضوع پر کتاب نہیں ہے اس لئے ہم سیکڑوں حوالوں میں سے چند محرکہ الاراء حوالے پیش کرتے ہیں جن سے روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے گا کہ خود دیوبندی وہابی اکابرین نے انگریز پرستی میں عدم جہاد کے فتاویٰ دیئے ان کی لغت میں انگریزوں کی حمایت میں

مسلمانوں سے لڑنے کا نام جہاد ہے۔

انگریزی امیر المومنین : سید احمد ساکن رائے بریلی پیر و مرشد مولوی اسماعیل دہلوی قاتل بالا کوئی فرماتے ہیں۔ ”ہم (سید احمد اور ہمارے چیلے) سرکار انگریزی پر کس سبب سے جہاد کریں اور خلاف اصول مذہب طرفین کا خون بلا سبب گرا دیں کسی کا ملک چھین کر ہم بادشاہت کرنا نہیں چاہتے نہ انگریزوں کا نہ سکھوں کا۔“ (تواریخ عجیبہ ص ۹۱)

○ ”لارڈ ہسٹنگ سید احمد صاحب کی بے نظیر کارگزاری سے بہت خوش تھا دونوں لشکروں کے بیچ میں ایک خیمہ کھڑا کیا گیا اس میں تین آدمیوں کا باہم معاہدہ ہوا۔ امیر خاں لارڈ ہسٹنگ اور سید احمد صاحب۔ سید احمد نے امیر خاں کو (انگریزوں کی حمایت میں) بڑی مشکل سے شیشہ میں اتارا تھا۔“ (حیات طیبہ ص ۲۹۳)

انگریز کا وفادار مجاہد : دیوبندی دہابی بزم خود ہم اہلسنت کو حضرت شاہ ولی اللہ حضرت شاہ عبدالعزیز محدثین دہلی اور ان کے علمی روحانی خاندان کا دشمن و مخالف قرار دیتے اور خود آل شاہ ولی اللہ آل شاہ عبدالعزیز بنتے ہیں اور مولوی اسماعیل دہلوی کو ان دونوں بزرگوں کے علمی و روحانی فیضان کا سجادہ نشین سمجھتے ہیں حالانکہ تقویتہ الایمانی عقائد و اعمال اور صراط مستقیم کی واضح لغویات کے بعد مولوی اسماعیل دہلوی اور دیوبندی مولویوں کا حضرت شاہ ولی اللہ اور حضرت شاہ عبدالعزیز محدثین دہلی سے اسی طرح کوئی تعلق نہ رہا جس طرح کعبان کا حضرت نوح علیہ السلام سے اور یزید پلید کا حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے کوئی تعلق نہ رہا تھا۔ بہر حال انگریزی مجاہدین تحریک آزادی کے جہاد کی بھی ایک جھلک دیکھ لیں لکھا ہے ”اثناء قیام کلکتہ میں ایک روز مولانا اسماعیل شہید وعظ فرما رہے تھے کہ ایک شخص نے مولانا سے فتویٰ پوچھا کہ سرکار انگریزی پر جہاد کرنا درست ہے یا نہیں؟ اس کے جواب میں مولانا (اسماعیل دہلوی) نے فرمایا کہ ایسی بے دریا اور غیر متعصب سرکار (انگریزی حکومت) پر کسی طرح بھی جہاد کرنا درست نہیں ہے۔“ (تواریخ عجیبہ ص ۷۳)

○ مولوی اسماعیل دہلوی نے یہاں تک کہا ”بلکہ اگر کوئی ان (انگریزوں) پر حملہ آور ہو تو مسلمانوں پر فرض ہے وہ اس (حملہ آور) سے لڑیں اور اپنی گورنمنٹ پر

آج نہ آئے دیں۔“ (حیات طیبہ ص ۲۹۱)

مجاہدین دیوبند کے زرین کارنامے : ہیں کواکب کچھ نظر آتے ہیں کچھ کے زیر صدق جہاد جہاد کا شور مچانے والے اور تحریک آزادی کے ہر اول دستہ ہونے کا دعویٰ کرنے والے انگریز کے جانثار دیوبندی دہابی علماء سے بھی ملاقات کرتے چلے اور ان کے جہاد جہاد کے بلند بانگ دعوؤں کی حقیقت دیکھئے۔

گورنمنٹ انگلشیہ کی حمایت میں رشید قاسم کا جہاد : لکھا ہے ”ایک مرتبہ ایسا بھی اتفاق ہوا کہ حضرت امام ربانی (مولوی رشید احمد گنگوہی) اپنے رفیق جانی مولانا قاسم العلوم (نانوتوی) اور طیب روحانی اعلیٰ حضرت حاجی صاحب و نیز حافظ ضامن صاحب کے ہمراہ تھے کہ (تحریک آزادی کے مجاہدین) بند قہجوں سے مقابلہ ہو گیا یہ نبرد آزما دلیر جتنا اپنی سرکار (انگریزی حکومت) کے مخالف باغیوں کے سامنے سے بھاگنے یا ہٹ جانے والا نہ تھا اس لئے اٹل پہاڑ کی طرح براجماکر ٹھ گیا اور سرکار (انگریزی حکومت) پر جانثاری کے لئے تیار ہو گیا۔۔۔۔۔ حافظ ضامن صاحب رحمۃ اللہ علیہ زیر ناف گولی کھا کر شہید بھی ہوئے حضرت مولانا قاسم العلوم (نانوتوی) ایک مرتبہ سر پکڑ کر بیٹھ گئے جس نے دیکھا جانا کہ کمپنی میں گولی لگی اور دماغ پار کر کے نکل گئی ”تذکرۃ الرشید پہلا حصہ ص ۷۳ و ص ۷۵) یہ ہے دیوبندیوں کا الٹا جہاد جو انگریزوں کی حمایت میں مجاہدین تحریک آزادی کو باغی کہہ کر ان سے لڑا جا رہا تھا۔

○ مزید اعتراف حقیقت موجود ہے ”جیسا کہ آپ حضرات (مولوی رشید احمد گنگوہی مولوی قاسم نانوتوی وغیرہ) اپنی مریمان (انگریزی) سرکار کے دلی خیر خواہ تھے تا زیست خیر خواہ ہی ثابت رہے۔“ (تذکرۃ الرشید حصہ اول ص ۷۹)

دیوبندیوں کی رحمدل گورنمنٹ : انگریزی حکومت برطانوی کمپنی کی قصیدہ خوانی اور اپنی وفاداری و جانثاری کا برملا اعتراف کرتے ہوئے لکھتے ہیں ”جن کے سروں پر موت کھیل رہی تھی انہوں نے کمپنی (انگریزی حکومت) کے امن و عافیت کا زمانہ قدر کی نظر سے نہ دیکھا اور اپنی رحم دل گورنمنٹ (انگریزی حکومت) کے سامنے بغاوت کا علم قائم کیا“ (تذکرۃ الرشید ص ۷۳) یہاں گورنمنٹ انگلشیہ کو اپنی رحم دل گورنمنٹ ان کے دور اقتدار کو امن و عافیت کا زمانہ اور انگریزی

مجاہدین بھی دیوبندی ہیں مگر ۔

اہل نظر سمجھتے ہیں جیسا یہ باغ ہے
ہر پھول پہ اداسی ہر پھل میں داغ ہے

لحہ فکر : ہم اہل علم و انصاف کو دعوت غور و فکر دیتے ہیں کہ کیا انگریز اتنا بے وقوف و احمق تھا کہ وہ بقول مولوی پروفیسر خالد محمود مانچسٹری دہلی میں ولی اللہی خاندان کے علمی مراکز ختم کر رہا تھا کیونکہ انہوں نے ہندوستان کے دارالحرب ہونے اور جہاد کے فتاویٰ دینے تھے مخلصاً (مطالعہ بریلویت جلد اول) دوسری طرف مولوی ضیاء الرحمن فاروقی صاحب کی یہ منطق دیکھئے کہ وہ لکھتا ہے "ادھر ہندوستان کے علماء کی وہ جماعت جو خاندان ولی اللہی کے زیر سایہ تھی دیوبند کی بستی میں ایک مدرسہ قائم کرنے میں کامیاب ہو گئی حضرت مولانا قاسم نانوتوی نے مدرسہ کی بنیاد رکھنے کے بعد اس کا اولین مقصد انگریزی حکومت کا خاتمہ قرار دیا۔ ۱۰۔ جونہی دیوبندی علماء نے تحریک آزادی کا علم اٹھایا مولوی احمد رضا خاں نے ان کی بعض کتابوں کی عبارات کا سیاق و سباق بگاڑ کر ان پر کفر کا فتویٰ صادر کر دیا۔" (انکشاف ص ۸/ ۹) واہ رے عرقوب عصر اور مورخ دہر آپ نے تو کمال ہی کر دیا جہاں بھر کے جھوٹ اپنی اس مختصر سی عبارت میں جمع کر دیئے اور تاریخ ہند کو پلٹ کر رکھ دیا۔ بھلا اس بات کو دنیا میں کوئی پرلے درجہ کا بے وقوف بھی تسلیم کرے گا کہ ایک طرف تو انگریز دہلی میں ولی اللہی خاندان کے جہاد اور دارالحرب کا فتویٰ دینے والے دینی مدارس کو ملیا میٹ کر رہا تھا اور دوسری طرف ولی اللہی خاندان کے وابستگان دارالحرب اور جہاد کا فتویٰ دینے والے دیوبندی مولویوں کو اپنی حکومت کے خاتمہ کرنے کے لئے دیوبند میں انگریز دشمن مدرسہ بنانے کی کھلی چھٹی دے دی تھی؟ کیا دیوبند بستی زیر زمین تھی؟ جو انگریزوں کو پتہ نہ چلا کہ دیوبند کی بستی میں مولوی قاسم نانوتوی صاحب۔ ہماری حکومت کے خاتمہ کے لئے مدرسہ بنا رہے ہیں اور جہاد کے فتوے دے رہے ہیں اور ہندوستان کو دارالحرب بنا کر ہمارا بستر گول کرنا چاہتے ہیں۔

۱۰۔ گویا مدرسہ دیوبند کے قیام کا مقصد دینی تعلیم کا فروغ نہیں تھا۔

جناب فاروقی صاحب آپ کو تو اتنی سی عام بات بھی معلوم نہیں کہ انگریزوں کے خلاف جہاد یا تحریک آزادی کا ۱۸۵۷ء ہے اور مدرسہ دیوبند ۱۸۶۷ء چھتہ والی مسجد میں قائم کیا گیا۔ تو پھر مولوی قاسم نانوتوی صاحب نے ۱۸۶۷ء میں دیوبند مدرسہ قائم کر کے اور اس کا اولین مقصد انگریزی حکومت کا خاتمہ قرار دے کر ۱۸۵۷ء میں دوبارہ واپس آکر انگریزوں کے خلاف جہاد کا فتویٰ کیسے دے دیا؟ یا یہ ثابت کرو کہ نانوتوی صاحب نے ۱۸۶۷ء میں دیوبند میں مدرسہ قائم کر کے ہزاروں علماء اور لاکھوں مجاہدین تیار کر کے ۱۸۶۷ء کے بعد انگریز کے خلاف اعلان جہاد کیا۔ مگر تاریخ ہند کی بوگس سے بوگس کسی کتاب میں بھی اس جہاد کا نام و نشان نہیں ملتا دیکھو تذکرہ "مولانا محمد احسن نانوتوی" میں ہے دارالعلوم (دیوبند) کا قیام ۱۸۵۷ء میں سقوط دہلی کے بعد ----- ۳۰ مئی ۱۸۶۷ء میں ----- مدرسہ دیوبند کا آغاز ہوا ص ۲۱۶/ ۲۱۵

سقوط دہلی انگریزوں کا قبضہ اور غلبہ ۱۸۵۷ء کی بات ہے یہی کچھ تاریخ دارالعلوم دیوبند ص ۱۲ پر ہے "۱۸۵۷ء کے ہنگامہ رست و خیر کے بعد ----- ہندوستان کی باگ ڈور انگریز کے ہاتھ میں جا چکی تھی اسلامی شوکت کے چراغ میں صرف دھواں اٹھتا ہوا رہ گیا تھا۔" مدرسہ دیوبند کے قیام ۱۸۶۷ء تذکرہ احسن نانوتوی قیام ۱۸۶۶ء تاریخ دارالعلوم دیوبند ص ۱۳ اس کے بعد فاروقی صاحب ثابت کریں کہ اکابر دیوبند نے کونسا جہاد کا فتویٰ دیا اور کونسا میدان کارزار گرم کیا تھا؟ باقی رہی شامی میں چارپانچ آدمیوں کی لڑائی تو مدرسہ دیوبند کے قیام سے پہلے کی بات ہے اور وہ بھی بقول مولوی عاشق الہی میرٹھی دیوبندی سرکار برطانیہ حکومت انگریزی کی حمایت میں حکومت کے باغیوں سے لڑی گئی تھی۔ (تذکرۃ الرشید ص ۷۵ حصہ اول)

دنیا بھر کی آنکھوں میں دھول جھونکنا : اور پھر فاروقی صاحب کا یہ کہنا کہ "حضرت مولانا نانوتوی نے مدرسہ کی بنیاد رکھنے کے بعد اس کا اولین مقصد انگریزی حکومت کا خاتمہ قرار دیا تھا۔" دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونکنا۔ تاریخ کے منہ پر زنا نے دار تھپڑ مارنا حقائق کو مسخ کرنا سچائی کا مذاق اڑانا نہیں تو اور کیا ہے؟ حقیقت یہ ہے جو ناقابل تردید تاریخی حقائق اور واضح و روشن شواہد سے ثابت ہے

(انگلشیم) نہیں بلکہ موافق سرکار و معاون سرکار (برطانیہ) ہے" (کتاب مولانا محمد احسن نانوتوی ص ۲۱۷)

انگریز گورنر سر جیمز مسٹن کا مدرسہ دیوبند کا معائنہ : "ایک مرتبہ صوبہ متحدہ کے گورنر سر جیمز مسٹن نے دارالعلوم (دیوبند) کا معائنہ کیا۔" (مصدقہ قاری محمد طیب قاسمی مہتمم مدرسہ دیوبند تاریخ دارالعلوم دیوبند ص ۲۸۹ جلد ۲)

لیکن حیرت ہے کہ اس کے باوجود مولوی ضیاء الرحمن فاروقی صاحب بڑی بہادری اور دلیری سے لکھ رہے ہیں مولانا قاسم نانوتوی نے مدرسہ دیوبند کے قیام کا اولین مقصد انگریزی حکومت کا خاتمہ قرار دیا تھا گویا کہ مدرسہ دیوبند تعلیم دین کے لئے ہرگز ہرگز نہ تھا انگریزی حکومت کا خاتمہ اکابر دیوبند نے غالباً "اس طرح کیا کہ انگریزوں کے وظیفے عطیے، چندے اور معاوضے لے لے کر اسے کنگال کر دیا اور وہ ہندوستان سے دستبردار ہونے پر مجبور ہو گیا۔

الٹی منطق : مولوی ضیاء الرحمن فاروقی صاحب کی ایک الٹی منطق اور ملاحظہ
 ہو جو نئی دیوبندی علماء نے تحریک آزادی کا علم اٹھایا یا مولوی احمد رضا خان نے ان
 کی بعض کتابوں کی عبارات کا سیاق و سباق بگاڑ کر ان پر فتویٰ کفر صادر کر دیا۔
 جناب مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے الافاضات الیومیہ میں ٹھیک ہی تو لکھا
 ہے ”جو ہمیں سوچتی تھی وہ کسی کو نہ سوچتی تھی“ واقعی جو بات فاروقی صاحب کی
 عقل نے مقناطیس کی طرح پکڑ لی وہ کسی کے ہاتھ نہ آئی۔ ہم کہتے ہیں بندہ خدا تحریک
 آزادی کا علم آپ اور آپ کے اکابر نے کیا اٹھانا تھا وہ تو انگریز کے وظیفہ خوار
 جانثار فرمانبردار و وفادار تھے جیسا کہ آپ کے اپنے اکابر کی مستند و معتبر کتب سے
 ابھی ہم نے ثابت کیا حقیقت کا منہ نہ چڑائیں حقیقت وہ نہیں جو آپ اپنے انگریزی
 الہام کے ذریعہ کہہ رہے ہیں بلکہ سچی بات یہ ہے جس کو آپ کا دل ضد کی وجہ سے
 کبھی قبول نہیں کرے گا چاہے سترے حرف میں آسمان پر لکھ دیا جائے کہ اکابر دیوبند
 نے انگریزوں کے اشارہ پر اپنی کتابوں میں تنقیص شان الوہیت اور شدید ترین
 توہین رسالت کا ارتکاب کیا اس طرح آپ حضرات کے ذریعہ انگریز نے مسلمانوں
 میں فتنہ شرو نفاق کا بیج بویا تو پھر سیدنا امام اہلسنت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس
 سرہ نے محض از خود نہیں اکابر علماء عرب و عجم کی تائید و حمایت سے گستاخانہ و توہین

اور اکابر دیوبند کی اپنی مستند معتبر کتب صحیح حج کرپا کر پکار کر اعلان کر رہی ہیں کہ دہلی کے حقیقی اسلامی دینی ادارے تباہ و برباد کر کے مدرسہ دیوبند خود انگریز کے اشارہ پر انگریزی حکومت کی جاشیہ آرائی و ہمنوائی کے لئے بنایا گیا اور بڑے بڑے ذمہ دار ارباب حکومت انگریز افسران و حکام مدرسہ دیوبند کا معائنہ کرتے رہے اپنی خوشنودی اور فرحت و مسرت کا اظہار کرتے رہے ہیں ہمیں اختصار مانع ہے ورنہ اس موضوع پر خود اکابر دیوبند کی اپنی کتب سے حوالہ جات کا انبار لگا سکتے ہیں چند ایک حوالے ملاحظہ ہوں۔ ○ ”مدرسہ دیوبند کے کارکنوں اور مدرسین کی اکثریت (ایسے بزرگوں کی تھی جو گورنمنٹ (انگلش) کے قدیم ملازم اور حال پیشینہ تھے جن کے بارے میں گورنمنٹ (برطانیہ) کو شک و شبہ کرنے کی گنجائش ہی نہ تھی۔“ (سوانح قاسمی جلد ۲ ص ۲۳۷) از مناظر احسن گیلانی مصدقہ قاری طیب مہتمم مدرسہ دیوبند و مولوی حسین احمد صدر و شیخ الحدیث مدرسہ دیوبند۔ نوٹ یہ کتاب دیوبند کے زیر اہتمام شائع کی گئی ہے۔

انگریز لفٹیننٹ گورنر کا معائنہ دار العلوم دیوبند : مدرسہ دیوبند کے ایک سابق مہتمم ”مولانا محمد احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں۔۔۔۔۔۔ ان تمام اندرونی بیرونی صدمات و حوادث اور ان ناگوار واقعات کے بعد جو نہایت ہی اعلیٰ درجہ کی کامیابی و شہرت مدرسہ (دیوبند) کو حاصل ہوئی وہ سر جان ڈگس لائوش لفٹیننٹ گورنر ممالک متحدہ آگرہ واودھ کا بغرض خاص معائنہ مدرسہ دیوبند آنا تھا۔۔۔۔۔۔ ۶ جنوری یوم جمعہ کو ٹھیک دس بجے دن کے براہ ریل نزول اجلال کیا“ (رویئد مدرسہ دیوبند ۱۳۲۲ھ ص ۷ و حالات مولانا ذوالفقار علی دیوبندی ماہنامہ فیض الاسلام راویلنڈی ستمبر ۱۹۶۰ء ص ۳۵)

انگریز لفٹیننٹ گورنر کے خفیہ معتمد مسٹر ہارمر کا معائنہ مدرسہ دیوبند
۱۸۷۵ء بروز یکشنبہ لفٹیننٹ گورنر کے خفیہ معتمد انگریز مسی مسٹر ہارمر نے
اس مدرسہ (دیوبند) کو دیکھا تو نہایت اچھے خیالات کا اظہار کیا اس کے معائنہ کی
چند سطور درج ذیل ہیں جو کام بڑے بڑے کالجوں میں ہزاروں روپیہ کے صرف سے
ہوتا ہے وہ یہاں کوڑیوں میں ہو رہا ہے جو کام پرنسپل ہزاروں روپیہ ماہانہ تنخواہ لیکر
کرتا ہے وہ یہاں ایک مولوی چالیس روپیہ ماہانہ پر کر رہا ہے یہ مدرسہ خلاف سرکار

[illegible]

فاروق صاحب یہ بھی آپ کی زیادتی اور جبر ہے کیا یہ بے خبر و لاعلمی پر مبنی ہے ہم اگر حوالہ جات کا طوفان لائے تو بات لمبی ہو جائے گی۔ کیا گستاخانہ کتابیں اور گستاخانہ عبارتیں آپ کے اکابر نے سیدنا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ کے کہنے پر لکھی تھیں کہ اے اکابر دیوبند! تم تقویتہ الایمان - تحذیر الناس - براہین قاطعہ - حفظ الایمان وغیرہ لکھ دو میں تمہیں گستاخ رسول اور وہابی قرار دینا چاہتا ہوں اور آپ کے اکابر معاذ اللہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے جھانسنے میں آکر یہ گستاخانہ عبارتیں اور کتابیں لکھ بیٹھے تھے؟ جناب والا اگر آپ کے اکابر کی مستند کتب کی عبارات گستاخانہ نہیں ہیں تو تقویتہ الایمان - تحذیر الناس - براہین قاطعہ - حفظ الایمان - فتاویٰ رشیدیہ کے بار بار چھپنے والے ایڈیشنوں میں ہر بار عبارات میں کتریونت کانٹ چھانٹ کیوں ہو رہی ہے اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ عبارات یقیناً ”گستاخانہ“ ہیں اور توہین آمیز ہیں اس لئے ہر نئے ایڈیشن میں الفاظ تبدیل کئے جا رہے ہیں ہمارے پاس ان متنازع کتب کے چار چار پانچ پانچ ایڈیشن ہیں جن میں مسلسل الفاظ بدلے جا رہے ہیں جو یقیناً ”گستاخی“ و بے ادبی کی دلیل ہیں یقیناً آپ کے فرقہ والوں کو بھی ہو چلا ہے کہ ان عبارات میں گستاخی ہے مگر اس کا کیا کیجئے کہ توبہ اور رجوع مقدر میں نہیں۔ دیکھئے تقویتہ الایمان مصنفہ مولوی اسماعیل دہلوی تمام دیوبندی وہابی گستاخانہ متنازع کتابوں کی روح اور جان اور اصل بنیاد ہے اس میں مندرجہ

گستاخانہ عبارتوں پر تبصرہ کرتے ہوئے دیوبندی حکیم الامت مولوی اشرف علی صاحب تھانوی لکھتے ہیں ”تقویت الایمان میں بعض الفاظ جو سخت واقع ہو گئے ہیں وہ اس زمانے کی جمالت کا علاج تھا۔۔۔۔۔ اب جو بعضوں کی عادت ہے کہ (تقویتہ الایمان کے) ان الفاظ کو بلا ضرورت بھی استعمال کرتے ہیں یہ بیشک بے ادبی گستاخی ہے۔“ (امداد الفتاویٰ جلد ۴۔ ص ۱۵۵)

اس عبارت میں دیوبندی حکیم الامت تھانوی صاحب نے یہ تسلیم کر لیا کہ تقویۃ الایمان میں بہت سے الفاظ سخت واقع ہو گئے ہیں اور یہ کہ اب جو ان کو بلا ضرورت استعمال کرتے ہیں (گستاخانہ عبارات کی تاویل کرتے ہیں گستاخانہ عبارتوں کی حمایت میں گھنٹیا قسم کے دلائل دے کر تائید و حمایت کرتے ہیں اور ان الفاظ کو استعمال کرتے ہیں) وہ بے بیشک بے ادبی گستاخی ہے۔ کچھ بھی ہو تھانوی صاحب نے اس زمانے اور اس زمانہ کی بے مقصد تمہید باندھ کر بہر حال یہ تسلیم کر لیا کہ تقویۃ الایمان کے الفاظ سخت ہیں اور گستاخانہ ہیں۔ تو ہم عرض کریں گے یہ الزام اعلیٰ حضرت قدس سرہ پر غلط ہے کہ انہوں نے دیوبندی وہابی پشواؤں کو گستاخ قرار دیا یہ تو تھانوی صاحب بھی خود اقرار کر رہے ہیں اور باقی رہا وہابی ہونا تو فاروقی صاحب آپ کے مسئلہ اکابر نے اپنا وہابی ہونا فخریہ بیان کیا ہے ان کے وہابی ہونے کا اقرار و اعتراف ان کی اپنی کتب میں موجود ہے آپ حوالے ملاتے جائیں ہم کتاب کا نام صفحات بتا دیتے ہیں۔ اشرف السوانح جلد اول ص ۳۵۔ فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۱۱ جلد اول۔ سوانح مولانا محمد یوسف کاندھلوی ص ۱۹۲ و ص ۱۹۳ الافاضات الیومیہ جلد ۵ ص ۶۷۔ الغرض یہ سیدنا اعلیٰ حضرت کا الزام نہیں اکابر دیوبند کا اعتراف و اقرار ہے کہ وہ وہابی ہیں۔ باقی رہی اعلیٰ حضرت کا مشن جوں کا توں سنبھالنے والی بات کہ اعلیٰ حضرت کے ماننے والوں نے ان کا مشن جوں کا توں سنبھال رکھا ہے۔ تو ہم جواباً عرض کریں گے کہ اکابر دیوبند کے ماننے والوں نے بھی تو توہین و تنقیص کا مشن جوں کا توں سنبھالا ہوا ہے۔

آپ ہی اپنی اداؤں پہ ذرا غور کریں
ہم اگر بات کریں گے تو شکایت ہوگی

کاش کہ آپ حضرات توہین و تنقیص کے مشن سے باز آجاتے۔ تو مسئلہ تکفیر از خود

حتم ہو جاتا۔ بہر حال دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ضد و عناد اور ہٹ دھرمی سے بچائے۔ آمین

تقدیم کے ذیل میں مولوی ضیاء الرحمن فاروقی اپنے دیوبندی وہابی مولویوں کے بارہ میں بعض مشائخ کرام و پیران طریقت کی رائے پیش کر کے اپنے اکابر دیوبند کے دفاع کی راہ نکالنا چاہی ہے۔ یہ مضمون دجل و فریب اور مغالطوں سے بھرپور ہے اور یہ کوئی خود بدولت مولوی ضیاء الرحمن فاروقی کی اپنی تحقیق و اپنی دریافت نہیں ہے بلکہ اس سے قبل بھی ماہنامہ الرشید ساہیوال کے دارالعلوم دیوبند نمبر خدام الدین لاہور۔ مولوی سرفراز ککھڑوی عبارات اکابر مولوی فردوس قصوری دیوبندی چراغ سنت۔ خالد محمود مانچسٹری مطالعہ بریلویت۔ اور مولوی یوسف رحمانی نام نہاد سیف رحمانی میں لکھ چکے ہیں اور ہم بفضلہ تعالیٰ عظمت حبیب کبریا۔ برد عبارات کفریہ محاسبہ دیوبندیت بجواب مطالعہ بریلویت۔ برق آسانی برقتہ شیطانی وغیرہ میں بار بار ان مغالطوں کا راز طشت ازبام کر چکے ہیں بڑی ہمت کی بات ہے کہ مولوی ضیاء الرحمن فاروقی نے کمال ڈھٹائی سے وہی مضمون نام نہاد انکشاف حق کی تقدیم میں لکھ مارا حالانکہ فاروقی صاحب کو اچھی طرح معلوم ہے کہ انہوں نے یہ مضمون چند سال قبل ”علماء دیوبند کے بارے میں“ اولیاء اہل سنت کی رائے“ ایک پوسٹر کی صورت میں بھی شائع کیا تھا جس کا مفصل و مدلل و مسکت جواب فقیر نے تحریر کیا تھا اور دارالعلوم جامعہ غوثیہ رضویہ مظہر الاسلام سمندری سے مناظر اسلام حضرت علامہ مولانا صوفی ابو محمد محمد عبدالرشید قادری رضوی زید مجدہ نے بہت بڑے پوسٹر کی صورت میں شائع کر دیا تھا اب اسی تردید شدہ مضمون کو دوبارہ انکشاف حق کی تقدیم بنا کر شامل کتاب کر دیا گیا۔ مولوی ضیاء الرحمن فاروقی میں دم خم تھا اور منہیت بریلویت کے خلاف لکھنے کا جنون اور خط طاری تھا تو پھر ہمارے جواب کا جواب دیا جاتا اور وہی مرغ کی ایک ٹانگ کا اعادہ نہ کیا جاتا بہر حال ہم از سرنو فاروقی کی پیش کردہ آراء کا تجزیہ کرتے اور حقائق سامنے لاتے ہیں۔

حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر کی : تقدیم کے ص ۹ پر حاجی صاحب مرحوم کے حوالہ سے لکھا ہے ”جو صاحب اس فقیر سے محبت رکھیں وہ مولوی رشید احمد

مولوی محمد قاسم کو تمام کمالات کے جامع ہیں میری جگہ بلکہ مدارج میں مجھ سے فوق سمجھیں ایسے لوگ اس زمانے میں نایاب ہیں۔“ جواباً ”عرض ہے کہ اس میں وجہ نزاع کا ذکر ہی نہیں یعنی سیدنا امام اہلسنت سرکار اعلیٰ حضرت الامام احمد رضا بریلوی قدس سرہ العزیز نے اکابر دیوبند مولوی قاسم نانوتوی صاحب۔ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی۔ تھانوی اور انبیٹھوی صاحبان کی جن جن کتابوں کی توہین آمیز گستاخانہ عبارات پر فتویٰ دیا تھا نہ ان کتابوں اور عبارتوں کا ذکر نہ حاجی صاحب مرحوم نے ان گستاخانہ عبارتوں کی تائید و حمایت فرمائی نہ ان عبارتوں کو عین اسلام و عین ایمان قرار دیا۔ فاروقی صاحب میں انصاف اور دیانت ہوتی تو حاجی امداد اللہ صاحب سے یہ بات ثابت کرتا کہ حاجی امداد اللہ صاحب کے سامنے تعزیر الناس۔ فتویٰ گنگوہی۔ حفظ الایمان وغیرہ کتب کی گستاخانہ عبارات رکھی گئیں اور حاجی صاحب نے فرمایا کہ ان کتابوں کی یہ عبارات گستاخانہ اور کفریہ نہیں ہیں۔ مگر وہ ایسا ثابت نہ کر سکے۔ سوال گندم جواب چنے پر قاعدت کیا۔ پھر حاجی صاحب کے ذمہ لگائے گئے الفاظ کی ترتیب بتا رہی ہے کہ یہ الفاظ حاجی صاحب کے نہیں ہو سکتے کہ انہوں نے یہ فرمایا ہو ”مولوی رشید احمد صاحب اور قاسم نانوتوی صاحب تمام کمالات کے جامع ہیں۔“ تمام کمالات کے جامع یا جامع جمیع کمالات تو حضور پر نور سید عالم ﷺ ہیں خود بانی مدرسہ دیوبند مولوی قاسم نانوتوی صاحب نے لکھا ہے ۔

جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں
ترے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار
(قصیدہ قاسمی ص ۵)

اور یہ بھی ہے ۔

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خواہاں ہمہ دارند تو تھا داری

بانی مدرسہ دیوبند کو تمام کمالات کا جامع حاجی صاحب کس طرح کہہ سکتے ہیں؟ باقی رہا یہ کہ حاجی صاحب نے یہ فرمایا کہ (ان مولویوں کو) مدارج میں مجھ سے فوق سمجھیں۔“ یہ حاجی صاحب پر صریح افتراء ہے اگر فی الواقع مولوی قاسم صاحب اور

اپنے منہ سے دلیل اپنے گھر سے۔ اور پھر ڈھول کی آواز کیا سند اور حجت ہو سکتی ہے ڈھول تو ویسے ہی فسق ہے۔ فاروقی صاحب ذرا یہ تو ارشاد فرمائیں کہ تقویتہ الایمان اور فتاویٰ رشیدیہ کی روشنی میں غلام محی الدین نام کہیں مشرکانہ نام تو نہیں؟ دیوبندی مذہب میں غلام محی الدین غلام معین الدین نام رکھنا جائز ہے یا نہیں؟

پیر سید مر علی شاہ صاحب گولڑوی : رحمتہ اللہ علیہ کے نام گرامی سے بھی شدید دھوکہ دیا گیا ہے اور پھر حوالہ اس میں بھی دیوبندیوں کی اپنی کتاب ”اسوہ اکابر“ کا دیا گیا۔ کیا اسوہ اکابر حضرت پیر سید مر علی شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی اپنی تصنیف ہے؟ یہاں بھی دعویٰ اپنے منہ سے دلیل اپنے گھر سے دی گئی جو قطعاً قابل اعتماد ولائق التفات نہیں۔ حضرت پیر سید مر علی شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے احوال گرامی سے شاہ فاروقی صاحب واقف نہیں ہیں حضرت ممدوح کی ذات عالی صفات وہ ہے جس نے مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی کے تلمیذ و خلیفہ مولوی حسن علی داں بھجودی سے علم غیب۔ ندائے یا رسول اللہ۔ یا شیخ عبدالقادر جیلانی۔ اور سماع موتی پر مناظرہ کر کے مولوی حسین علی دیوبندی کو شکست فاش دی دیکھو مرنیر ص ۴۳ تا ص ۴۴۰ سوانح عمری حضرت پیر سید مر علی شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ۔ دیوبندی وہابی حضرت پیر صاحب گولڑوی کے کیا لگتے تھے حضرت ممدوح تو بابائے دیوبندیت مولوی اسماعیل دہلوی اور دیوبندی عقائد باطلہ کا کھل کر علی الاعلان رد و ابطال فرماتے تھے۔ دیکھئے مرنیر سوانح عمری حضرت پیر صاحب گولڑوی قدس سرہ نے صاف لکھا ہے ”حضرت (پیر سید مر علی شاہ صاحب) نے امکان کذب باری تعالیٰ کو محال۔ علم غیب عطائی اور سماع موتی کو برحق اور ندائے یا رسول اللہ۔ زیارت قبور۔ توسل۔ واستمداد انبیاء و اولیاء علیم السلام اور ایصال ثواب کو جائز قرار دیا اور مجبودان باطلہ اور اصنام کے متعلق نازل شدہ آیات کو انبیاء و اولیاء علیم السلام پر منطبق کرنے کو تحریف و تخریب سے تعبیر فرما کر مولوی اسماعیل دہلوی کی کتاب تقویتہ الایمان کے استدلال کی تردید فرمائی۔ (مرنیر ص ۱۴۲ سوانح عمری حضرت سید پیر مر علی شاہ گولڑوی قدس سرہ)

ان حقائق کی موجودگی میں یہ کہنا کہ حضرت پیر سید صاحب گولڑوی دیوبندی مولویوں کے ہمنوا اور ان کی گستاخانہ عبارات کے موید تھے کذب صریح اور بہتان

قیح ہے اس موضوع پر اس سے زیادہ حوالہ جات موجود ہیں۔

حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی : رحمتہ اللہ علیہ اہلسنت کے موقر و مقتدر بزرگ و عالم و شیخ طریقت ہیں دیوبندیوں وہابیوں سے ان کا دور کا بھی کوئی تعلق نہیں ہے مگر مولوی ضیاء الرحمن فاروقی صاحب کے کمال ڈھٹائی کی داد دیجئے کہ بڑے وثوق و اعتماد سے لکھ رہا ہے کہ حضرت شیخ الاسلام خواجہ صاحب سیالوی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ”میں نے تعذیر الناس (از مولانا قاسم نانوتوی) کو دیکھا میں مولانا نانوتوی کو اعلیٰ درجہ کا مسلمان سمجھتا ہوں مجھے فخر ہے کہ میری حدیث کی سند میں ان کا نام بھی موجود ہے۔۔۔۔۔ وغیرہ (از ڈھول کی آواز ص ۱۱۶)

اب اس جیتی جاگتی دنیا میں فاروقی صاحب کے اس گپ کو کون سچ تسلیم کرے گا حضرت شیخ الاسلام خواجہ صاحب سیالوی وہ ہیں جنہوں نے سلا نوالی میں شیریشہ اہلسنت منظر اعلیٰ حضرت مولانا محمد حشمت علی خاں صاحب اور امام اہلسنت نائب اعلیٰ حضرت محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد محدث بریلوی قدس سرہما کو بلا کر عظیم الشان تاریخی مناظرہ کرایا جس میں مشہور دیوبندی سلطان المناظرین مولوی منظور سنبھلی مدیر الفرقان اور مولوی احمد علی لاہوری وغیرہ کو شکست فاش ہوئی مولوی فاروقی صاحب کم از کم ملتان کے دیوبندی مکتبہ مجیدیہ کی شائع کردہ کتاب مناظرہ سلاں والی ہی دیکھ لیتے تو ان کو حضرت خواجہ صاحب کی سنت بریلویت کا اچھی طرح پتہ چل جاتا۔ اور کچھ نہیں تو اتنا تو انہیں یقیناً ”معلوم ہے کہ وہ جمعیت العلماء پاکستان کے مرکزی صدر رہے ہیں علماء مشائخ اہل سنت انکار عقیدہ ختم نبوت پر مبنی تعذیر الناس کی کفریہ عبارات کو صحیح سمجھنے والے کو کس طرح جمعیت کا صدر بنا سکتے تھے؟ اہل سنت کے مشہور مناظرین حضرت علامہ مولانا پیر زادہ سید مراتب علی شاہ صاحب مدظلہ حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ عزیز احمد صاحب علیہ الرحمۃ۔ حضرت علامہ مولانا محمد اشرف سیالوی۔ حضرت مولانا حافظ نعمت علی چشتی سیالوی حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی کے مرید و خلیفہ اور مرکزی دارالعلوم جامعہ فیصل آباد کے فارغ التحصیل ہیں اور حضرت مولانا محمد اشرف سیالوی تو وہ ہیں جنہوں نے سپاہ صحابہ کے بانی مولوی حق نواز جھنگوی کو شہر جھنگ کے میدان مناظرہ میں شکست فاش دی اور ہر سال جشن فتح منایا جاتا ہے اور پھر حوالہ ڈھول کی آواز ص ۱۱۶ کا دیا

(نانوتوی صاحب) پاؤں رکھتے تھے۔

جواباً عرض ہے کہ یہ گھڑترو خواب بے شمار غلطیوں گستاخیوں کا مجموعہ ہے اور اس کا سانس توکل شاہ انبالوی سے کوئی تعلق نہیں۔ (۱) یہ کہ عموماً "دیوبندی وہابی مبلغین و مناظرین و مصنفین رسالہ الامداد تھانہ بھون میں شائع شدہ تھانوی کلمہ لالہ اللہ اشرف علی رسول اللہ کی تاویلات میں عاجز آکر اور بے بس ہو کر کہا کرتے ہیں کہ خواب کی بات حجت اور دلیل نہیں ہوا کرتی خواب میں کوئی معاذ اللہ زنا کرے حد نہیں لگتی چوری کر لے ہاتھ نہیں کاٹے جاتے۔ وغیرہ دیکھو مناظرہ بریلی کی دیوبندی روئیداد۔ مناظرہ ادوری۔ چراغ سنت عبارات اکابر۔ بریلوی فتنہ کا نیا روپ۔ سیف رحمانی وغیرہ دیوبندی کتب۔ (۲) فاروقی صاحب نے انوار العاشقین نامی کتاب کا حوالہ دیا ہے یہ حضرت سائیں توکل شاہ انبالوی کی اپنی کتاب نہیں کسی مشاق احمد صاحب چشتی کی کتاب ہے۔ اس لئے معتبر اور ہمارے لئے حجت نہیں۔ (۳) حضرت سائیں جی سے منسوب حوالہ خواب میں تعزیر الناس۔ برائین قاطعہ۔ فتویٰ گنگوہی۔ حفظ الایمان وغیرہ دیوبندی کتب کی گستاخانہ عبارات کی تائید و حمایت نہیں فرمائی گئی۔ بلکہ ان کتب کا ضمیمہ بھی ذکر نہیں ہے۔ (۴) خواب میں یہ کہا گیا ہے جہاں حضور ﷺ کے پاؤں مبارک کا سایہ پڑتا وہاں نانوتوی صاحب پاؤں رکھتے اگرچہ خواب ہی میں سہی یہ شدید بے ادبی گستاخی ہے کوئی مسلمان ایسی جسارت نہیں کر سکتا۔ (۵) حوالہ میں حضور ﷺ کے پاؤں مبارک کا سایہ بتایا گیا جبکہ دیوبندی مفتی اعظم مولوی عزیز الرحمن دیوبندی لکھتے ہیں کہ حضور ﷺ کا سایہ نہ تھا مخلصاً "عزیز الفتاویٰ جلد ہشتم ص ۲۰۲ ایسا ہی مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی نے امداد السلوک ص ۱۵۶ پر لکھا ہے کہ "متواتر احادیث سے ثابت ہے کہ حضور ﷺ کا سایہ نہیں رکھتے تھے" ایسا ہی امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے مکتوبات ص ۱۸۷ جلد سوم و ص ۳۳۷ پر فرمایا کہ حضور ﷺ کا سایہ نہ پڑتا تھا۔ وغیرہ ان حوالہ جات کے برعکس یہ کہنا کہ حضور ﷺ کے پاؤں مبارک کا جہاں سایہ پڑتا تھا قطعاً "خلاف واقع و خلاف تحقیق ہے۔ خود اکابر دیوبند کے منافی ہے۔ (۶) حضرت سائیں توکل شاہ انبالوی کا انتقال ۳ ربیع الاول شریف ۱۳۱۵ھ میں ہوا اس وقت تک اکابر دیوبند کی عبارات پر حسام الحرمین کا حکم شرعی

جاری نہیں ہوا تھا علما و فقہاء عرب و عجم اور امام اہلسنت فاضل بریلوی قدس سرہ نے فتویٰ تکفیر شائع نہ فرمایا تھا توہین آمیز دیوبندی کتب گوشہ گمنامی میں تھیں ۱۳۲۵ھ یعنی سائیں توکل شاہ صاحب انبالوی کے انتقال کے گویا دس سال بعد حسام الحرمین شریف شائع ہوا۔ اس وقت تک نہ توہین کا عام پتہ تھا نہ تکفیر کا حکم لگا تھا اگر بالفرض سائیں جی نانوتوی صاحب کے متعلق کوئی کلمہ خیر کہہ بھی دیتے تو کچھ تعجب نہ تھا۔ اور یہ مولوی فاروقی صاحب بھی عجیب شے ہیں کہ اپنے مولوی قاسم صاحب کو نانوتوی کی بجائے اپنے اس مضمون میں بار بار نانوتوی۔ نانوتوی لکھ رہے ہیں اور بانی مدرسہ دیوبند کی بجائے بانی دیوبند لکھ رہے ہیں گویا مولوی محمد قاسم صاحب صرف مدرسہ دیوبند کے بانی نہیں بلکہ پورے گاؤں دیوبند کے بانی ہیں حالانکہ دیوبند تو بانی مدرسہ دیوبند قاسم نانوتوی صاحب کی ولادت سے بہت پہلے موجود تھا اور پہلے اس گاؤں کا نام دیوی بن۔ یعنی دیوی دیوتاؤں کا جنگل تھا۔ اور یہاں ہندوؤں کے میلے ٹھہلے لگتے تھے۔ دیکھو تاریخ دارالعلوم دیوبند ص ۱۰ بہر حال یہ حوالہ بھی عبارات کفریہ کے حلال ہونے میں کارگر اور موثر نہیں قطعاً" بے ربط ہے۔

صاحبزادہ سید محمد حسین صاحب علی پوری

حضرت پیر سید جماعت علی شاہ قدس سرہما

مولوی فاروقی صاحب نے ان دونوں عظیم المرتبت بزرگوں کے نام نامی اسم گرامی سے بھی مغالطہ و دھوکہ کی سعادت حاصل فرمائی ہے۔ مادر پدر آزادی کا دور ہے جو چاہے جس شخصیت کے متعلق آنکھیں بند کر کے لکھ دے۔

حوالہ جات مذکورہ بالا سے پتہ چلتا ہے کہ جناب فاروقی صاحب کا مطالعہ بہت محدود اور انداز فکر محض سطحی ہے ان کے دلائل میں کچھ وزن نہیں ہوتا۔ وہ محض اپنے ذوق کی تسکین کے لئے دیوبندیت کی وکالت کر رہے ہیں۔ فاروقی صاحب نے حضرت صاحبزادہ سید محمد حسین صاحب اور حضور پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری قدس سرہما کے متعلق وہ روایتی انداز اختیار کیا ہے۔ (۱) یہ ثابت نہیں کیا ان دونوں بزرگوں نے اکابر دیوبند کی توہین آمیز گستاخانہ کتب و عبارات کی تائید و حمایت فرمائی ہے۔ (۲) حوالہ پھر اسی دیوبندی خانہ ساز کتاب اسوہ اکابر کا دیا گیا ہے۔ اسوہ اکابر کیا حضرت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب کی کتاب ہے؟ (۳)

ہم مولوی ضیاء الرحمن فاروقی کی قطعاً "غیر ذمہ دارانہ و عامیانہ گفتگو سے صرف نظر کرتے ہوئے ان کی ضیافت طبع کے لئے الصوارم الہندیہ کا ص ۹۶ پیش کرتے ہیں جس میں صاف صاف لکھا ہے "حام الحرمین کے قادیانی حق ہیں اور اہل اسلام کو ان کا ماننا ان کے مطابق عمل کرنا ضروری ہے" (الصوارم الہندیہ ص ۹۶) تائیدی فتویٰ حضرت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب و صاحبزادہ سید محمد حسین شاہ صاحب علی پوری قدس سرہما وغیرہ

یاد رہے کہ مولوی فردوس علی قصوری دیوبندی نے چراغ سنت میں مولوی عبدالقادر قاسمی دیوبندی نے بریلوی مذہب میں دیوبندی مولوی یوسف رحمانی نے سیف رحمانی میں حضرت قبلہ عالم پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری قدس سرہ پر شدید ترین الزام لگائے اور افتراءات اٹھائے ہیں جبکہ مولوی ضیاء الرحمن فاروقی صاحب دیوبندی اپنے دوسرے مقتدر دیوبندی مولویوں کے برعکس اپنے مطلب اور خود غرضی کے لئے حضرت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب علی پوری رحمۃ اللہ علیہ حضرت صاحبزادہ سید محمد حسین صاحب کو رحمۃ اللہ علیہ لکھ رہا ہے اور ولی اللہ اولیاء المسنت مان رہا ہے۔

حضرت خواجہ ضیاء الدین سیالوی : رحمۃ اللہ علیہ سے منسوب کر کے یوں لکھا گیا ہے جس زمانے میں مولانا محمد ذاکر۔۔۔۔۔ دارالعلوم دیوبند میں زیر تعلیم تھے آپ نے دیوبند کا سفر کیا دیوبند ریلوے اسٹیشن پر (دیوبندی) علماء اور طلباء نے آپ کا استقبال کیا۔ دارالعلوم میں مکمل چھٹی کر دی گئی۔ اور آپ کے اعزاز میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ آپ کی خدمت میں سپانامہ پیش کیا گیا۔۔۔۔۔ بعد ازاں آپ نے مدرسہ دیوبند کو دو سو روپیہ پیش کیا۔" (انکشاف حق پاکستانی چھاپ ص ۱۲) جواباً "عرض ہے۔ کوئی بتائے کہ ہم بتائیں کیا کیا ان باتوں سے تعزیر الناس۔ فتویٰ گنگوہی۔ براہین قاطعہ۔ حفظ الایمان کی گستاخانہ عبارات کی تائید و تصدیق ہو گئی؟ ایمان و اسلام کا سرٹیفکیٹ مل گیا؟ کاش کہ فاروقی صاحب یہ ثابت کرتے کہ حضرت خواجہ ضیاء الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے اکابر دیوبند کی مذکورہ بالا کتب کی عبارات رکھی گئیں اور آپ نے ان عبارات کو بے غبار و عین ایمان و عین اسلام قرار دے کر تائید و تصدیق فرمائی۔ مگر ایسا کچھ نہیں۔ باقی رہا یہ کہ دیوبندی مولویوں

نے حضرت خواجہ ضیاء الدین صاحب سیالوی کا ریلوے اسٹیشن پہنچ کر استقبال کیا دارالعلوم دیوبند میں چھٹی کر دی گئی۔ آپ کی خدمت میں سپانامہ پیش کیا اور دو سو روپیہ بٹور لیا۔ تو یہ دیوبندیوں مولویوں کا قدیمی فن ہے اور باتیں ہاتھ کا کھیل ہے ممکن ہے مولوی ضیاء الرحمن فاروقی کو معلوم نہ ہو کہ اس سے علاوہ بھی علماء و طلباء دیوبند اسٹیشن پہنچ کر انگریز لفٹیننٹ گورنر کے خفیہ معتمد مسٹر ہارمنی انگریز اور انگریز لفٹیننٹ گورنر مسٹر سر جیمس ڈگلس لائوش کا علیحدہ علیحدہ والمانہ استقبال کر چکے ہیں ان کے اعزاز میں جلسوں کا انعقاد کر کے سپانامہ پیش کر چکے ہیں۔۔۔۔۔ نقد وصول کر کے رسید کاٹ چکے ہیں استقبالیہ دے چکے ہیں (کتاب مولانا محمد احسن نانوتوی مصدقہ مفتی محمد شفیع دیوبندی ص ۲۱۷ و روئید ادمدرسہ دیوبند ۱۳۲۲ھ ص ۷ و ماہنامہ فیض الاسلام راولپنڈی ستمبر ۱۹۶۰ء ص ۳۵) اور تقسیم ہند و قیام پاکستان کے بعد صدر بھارت ڈاکٹر راج اندر پر شاد اور ابھی چند سال پہلے بھارتی ہندو وزیر اعظم اندرا گاندھی جی کا بھی استقبال کر چکے ہیں استقبالیہ دے چکے ہیں سپانامہ پیش کر چکے ہیں اور ان دونوں کے خطاب سے مستفید ہو چکے ہیں اندرا جی کے ہونہار فرزند نچے گاندھی کا عطیہ کھانے کے پچاس ہزار پیکٹ بھی ہضم کر چکے ہیں اور اپنا حق نمک بھی وصول کر چکے ہیں۔ اگر خواجہ ضیاء الدین سیالوی قدس سرہ العزیز کا استقبال کیا استقبالیہ دیا سپانامہ پیش کیا اور دو سو روپیہ چندہ لیا تو کیا ہوا اس سے تعزیر الناس حفظ الایمان فتویٰ گنگوہی۔ براہین قاطعہ کی تائید و حمایت کیسے ہو گئی؟ اصل مسئلہ تو گستاخانہ عبارات پر تکفیر یا عدم تکفیر کا ہے۔ کیا دیوبند میں دیوبندی مولویوں نے حضرت خواجہ صاحب کو مذکورہ بالا کتابیں اور ان کی گستاخانہ عبارات دکھائیں؟ متازعہ عبارات کو اسلامی ایمانی عبارات ہونے کا سرٹیفکیٹ حاصل کیا؟ کیا حام الحرمین کے حکم شرعی کو خواجہ صاحب نے غلط بتایا؟ اور خواجہ صاحب کا دو سو روپیہ چندہ دینا بھی کسی کے ایمان و اسلام کی دلیل اور سند نہیں بن جاتا چندہ تو اکابر دیوبند منشی تلسی رام، رام سائے منشی ہروداری لال، لال بیج ناتھ، پنڈت سے سرام، منشی موتی لال، رام لال، سیوا رام وغیرہ ہندوؤں کا بھی بڑپ کرتے رہے ہیں۔ (سوانح قاسمی حصہ دوم ص ۳۱۷) دیوبندی حکیم الامت تھانوی صاحب۔ انگریزی حکومت سے مبلغ چھ سو روپیہ ماہوار بٹورتے رہے ہیں چندہ اور روپیہ اکابر دیوبند نے کس کا

پیر احمد شاہ چورہ شریف : کے حوالہ میں یہ کہا گیا ہے کہ انہوں نے اپنے جدا مجد کی زندگی میں دیوبند میں تعلیم پائی۔۔۔۔۔ محمود الحسن دیوبندی کے بارہ میں تفری کلمات کے۔۔۔۔۔ وغیرہ (اسوہ اکابر)

کہتے ہیں ڈوبتے کو تنکے کا سہارا کافی ہوتا ہے اول تو پیر احمد شاہ چورہ شریف کے متعلق دیوبندی کتاب اسوہ اکابر کا حوالہ دیا گیا جو قطعاً قابل اعتبار و لائق التفات نہیں نہ شہادت شرعی کا درجہ رکھتی ہے۔ باقی جہاں تک تعلیم حاصل کرنے کا تعلق ہے حضرت ملک العلماء مولانا شاہ محمد ظفر الدین قادری رضوی فاضل بہاری۔ شیر بیشہ اہل سنت مولانا محمد شمس علی خاں صاحب قادری رضوی لکھنؤی قدس سرہما نے بھی دیوبندی وہابی مولویوں سے کچھ عرصہ تعلیم حاصل کی عدم واقفیت و لاعلمی کے باعث یا گستاخانہ عبارات سے پہلے ڈاکٹر اقبال نے اور بہت سے پاکستانی لیڈروں نے یورپ کی انگریزی تعلیم گاہوں میں تعلیم حاصل کی۔ شیعہ مناظر اعظم مولوی اسماعیل گوجروی بھی دیوبند کا فاضل تھا ہمارے بہت سے علماء کرام مثلاً شیخ الحدیث مولانا محمد شریف قادری رضوی استاذ العلماء مولانا منظور احمد صدر المدرسین نواں جڈاں والا میانوالی۔ مولانا ابوالعقبول غلام رسول سمندری والے وغیرہم دیوبندی مولویوں سے پڑھتے رہے ہیں اور پھر بعد میں سیدی سندھی حضرت محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد قدس سرہ کی صحبت و برکت سے صحیح العقیدہ ہو گئے اگر بالفرض پیر احمد شاہ چورہ شریف بھی یہ جرم کر بیٹھے تھے تو بعد میں صورتحال واضح ہونے پر رجوع ہو گیا اب آپ کا پیر صاحب سے کیا مطلب؟ باقی رہیں تقریضیں تو یہ فقیر راقم الحروف بھی غلط فہمی میں ابوالکلام آزاد۔ عطاء اللہ بخاری مفتی کفایت اللہ دہلوی وغیرہ کی بہت کیا کرتا تھا مگر ان حضرات کی اصلیت سامنے آئی تو ان حضرات کی تردید اور مذمت پر مامور ہے اور یہ جوابی مضمون لکھ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے آمین۔

مولانا غلام محمد گھوٹوی : کے متعلق بھی حوالہ مشہور و معتب دیوبندی مولوی فردوس علی قصوری کی کتاب ”چراغ سنت“ کا دیا گیا اور چراغ سنت کو چراغ اہل سنت لکھا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ مولوی فردوس علی قصوری دیوبندی کی اصل

کتاب چراغ سنت دیکھی ہی نہیں چراغ سنت وہ کتاب ہے جس کا ایک زانے وار رد حضرت علامہ سید محمود احمد رضوی مہتمم دارالعلوم حزب الاحناف لاہور نے ”چراغ ہدایت“ کے نام سے لکھا اور شائع کیا اور ایک جواب مولانا محمد شریف نوری قصوری مرحوم نے ”آفتاب سنت“ کے نام سے شائع کیا دونوں کے جواب الجواب سے مولوی فردوس قصوری دیوبندی مدت العراجز و بے بس رہا بہر حال دیوبندی کتاب چراغ سنت کا حوالہ ہمارے لئے حجت و سند نہیں ہو سکتا۔ نیز مولانا غلام محمد گھوٹوی وہ ہیں جنہوں نے واں بھجواں میں حضرت سیدنا پیر سید مر علی شاہ صاحب گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ دیوبندی مولوی حسین علی تلمیذ و خلیفہ مولوی رشید احمد گنگوہی سے مناظرہ کیا دیکھو ”مہر منیر سوانح عمری حضرت پیر سید مر علی صاحب گولڑوی۔ اور پھر مولانا گھوٹوی سے منسوب اس کہانی میں بھی گستاخانہ کتب کی کفریہ عبادات کی عدم تکفیر قطعاً“ کچھ ذکر نہیں۔

پیر کرم شاہ بھیرہ شریف : سے منسوب یہ الفاظ نقل کئے گئے ہیں۔ ”حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی کی تصنیف مسمی تحذیر الناس کو متعدد بار غور سے پڑھا ہر بار نیا لطف و سرور حاصل ہوا“ ہم بڑے افسوس سے عرض کرتے ہیں کہ حوالہ یہاں بھی مولوی فاروقی صاحب نے اپنے مولوی کامل الدین توکالوی کے نام مکتوب (خط) کا دیا ہے جس کا پتہ انہیں دیوبندی کتاب ڈھول کی آواز سے چلا اور ڈھول کی آواز والے دیوبندی وہابی کو ایک دوسری دیوبندی کتاب حکایات مرد و فاضل ۲۵ سے نقل مارنا پڑی اس طرح گھر کی کتابوں سے جوڑ توڑ کر کے یہ چورن چٹنی بنائی گئی جس سے فاروقی صاحب کو لطف اور سرور آگیا۔ ہم فاروقی صاحب کو چیلنج کرتے ہیں کہ ابھی پیر کرم شاہ بھیروی زندہ موجود ہیں ان سے تحذیر الناس کی تائید و حمایت اور مولوی قاسم صاحب نانوتوی کی قصیدہ خوانی لکھوا کر دکھائیں اور دس ہزار روپیہ نقد انعام حاصل کریں۔ نیز پیر کرم شاہ بھیروی نے اپنے ماہنامہ رسالہ ”ضیائے حرم“ لاہور بابت اگست ۱۹۷۶ ص ۹۶ پر ہماری کتاب ”قرخداوندی بردھاکہ دیوبندی“ پر بھرپور تبصرہ شائع کیا ہے اور قرخداوندی میں تحذیر الناس اور نانوتوی صاحب۔ حفظ الایمان اور تھانوی صاحب۔ براہین قاطعہ اور انبہٹھوی صاحب کا شدید ردِ تبلیغ ہے۔ ہم فاروقی صاحب سے کہیں گے جناب دنیا کیس سے کہیں پہنچ چکی آپ ابھی تک خواب

غفلت میں ہیں آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ پیر کرم شاہ الازہری بھیروی تحذیر الناس اور نانوتوی سے متعلق سیدنا مجدد اعظم سرکار اعلیٰ حضرت الامام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فتویٰ "حسام الحرمین" کی تائید و توثیق و حمایت فرما چکے ملاحظہ ہو ماہنامہ ضیائے حرم لاہور بابت اکتوبر ۱۹۸۶ء و ماہنامہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ مطابق نومبر ۱۹۸۶ء صفحہ ۳) لیجئے اب آپ کی اگلی پچھلی ہر گلی بند ہو گئی۔

مذکورہ بالا حوالہ ماہنامہ ضیائے حرم اکتوبر ۱۹۸۶ء میں اور ماہنامہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ شمارہ نومبر ۱۹۸۶ء میں پیر کرم شاہ بھیروی واضح طور پر غیر مبہم انداز میں صاف صاف لکھا ہے "مجھے افسوس ہے کہ پہلی بار تحذیر الناس کے خطرناک نتائج کی طرف توجہ مبذول نہ ہوئی۔ ○ تحذیر الناس کا پہلا پرہ ہی مسلمانوں کو جھنجھوڑ کر رکھ دیتا ہے ○ اس عبارت سے ختم نبوت کے اجماعی مفہوم کی اہمیت ختم ہو جاتی ہے۔ تحذیر الناس کی عبارات ختم نبوت کے بارہ میں تذبذب میں مبتلا کر دیتی ہیں ○ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت کی شدید گرفت پر علماء دیوبند کو ان کا شکریہ ادا کرنا چاہئے تھا مگر اتنا زور قلم مرزائیوں پر صرف نہیں کیا گیا جتنا اعلیٰ حضرت امام اہلسنت کے خلاف استعمال کیا گیا۔ خلاصاً۔ از پیر کرم شاہ صاحب بھیرہ شریف۔ امید ہے مولوی ضیاء الرحمن فاروقی کی اب تسلی ہو جائے گی مولوی فاروقی صاحب نے پیر کرم شاہ صاحب کو اولیاء کرام میں سے مانا ہے اپنے بقول اب ان ولی اللہ کی بات بھی مانیں۔

حضرت خواجہ غلام فرید صاحب : چشتی نظامی چاچاں شریف کے نام نامی اسم گرامی سے بھی دھوکہ اور مغالطہ دیا گیا ہے انکشاف حق کے پاکستانی ایڈیشن میں مولوی ضیاء الرحمن فاروقی ان کو اولیاء اللہ تسلیم کرتے ہوئے ان کے ذمہ مندرجہ ذیل الفاظ لگاتا ہے۔

"حاجی امداد اللہ مہاجر کی کامل زندگی گزارنے والے بزرگ تھے اکثر علماء دہلی۔ گنگوہ سارنپور اور دیوبند والے آپ کے عکس کا پرتو تھے بالخصوص حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی اور مولانا رشید احمد گنگوہی وغیرہ (انکشاف حق پاکستانی ایڈیشن ص ۱۵) ہمیں تعجب اور حیرت ہے کہ آج تک تو دیوبندی وہابی مولوی ان کے اشعار و عبارات کو مشرکانہ اور کفریہ قرار دیتے چلے آئے ہیں دیکھو دیوبندی کتب و

رسائل سیف رحمانی۔ سیف حقانی۔ رضا خانی۔ دھول۔ خانہ تلاشی۔ جامہ تلاشی وغیرہ اور آج اپنے مطلب کے لئے مولوی ضیاء الرحمن فاروقی دیوبندی خواجہ غلام فرید چشتی رحمۃ اللہ علیہ کو اولیاء کرام اور اہل سنت مان رہا ہے۔ سب سے پہلے تو ہم یہ معلوم کرنا چاہیں گے حضرت خواجہ غلام فرید علیہ الرحمۃ سے منسوب اس تحریر میں تحذیر الناس۔ فتویٰ گنگوہی۔ براہین قاطعہ۔ حفظ الایمان وغیرہ گستاخانہ کتب کی کفریہ عبارات کی حقانیت پر کہاں تائید و تصدیق ہے؟ پھر ہم یہ وضاحت چاہیں گے کہ کیا حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال سے پہلے گستاخانہ کفریہ عبارات پر حسام الحرمین کا حکم شرعی چھپ چکا تھا؟ دیوبندی مولوی فاروقی صاحب کو معلوم ہونا چاہئے حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ۱۳۱۷ھ میں ہوا گستاخانہ عبارات پر تکفیر کا حکم شرعی حسام الحرمین ۱۳۲۵ھ میں گویا آٹھ سال بعد چھپا اور شائع ہوا اس وقت نہ کوئی ان گستاخانہ دھیلچڑ کتابوں کو جانتا تھا نہ ہی حسام الحرمین کا وجود تھا اس وقت اگر بالفرض کسی نے نانوتوی صاحب یا گنگوہی وغیرہ کے متعلق کوئی کلمہ خیر کہہ بھی دیا تو کوئی تعجب کی بات نہیں اس وقت تو خود امام اہلسنت مجدد دین و ملت سیدنا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز نے بھی فتویٰ تکفیر جاری نہ فرمایا تھا اکابر دیوبند سے خط و کتابت ہو رہی تھی انہیں توبہ اور رجوع کی تلقین فرمائی جا رہی تھی۔ کیا اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حسام الحرمین شریفین سے پہلے کے دور کا کوئی حوالہ کارگرد موثر ہو سکتا ہے بلکہ اس وقت جبکہ خواجہ غلام فرید علیہ الرحمۃ کا وصال ہوا بعض دیوبندی کتب بھی نہ چھپی تھیں۔ باقی رہے خواجہ غلام فرید سے منسوب الفاظ تو ان میں صرف اور صرف حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر کی کو کامل زندگی والے بزرگ کہا گیا ہے اور یہ لوگ نانوتوی گنگوہی صاحبان آپ کے عکس کا پرتو تھے بالخصوص محمد قاسم نانوتوی رشید احمد گنگوہی۔

یہاں ہم واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ پنجابی زبان کی لمبائی بہادپوری سرائیکی زبان بولنے والے بزرگ تھے "عکس کا پرتو" اور "بالخصوص" جیسے دقیق اردو الفاظ کہاں استعمال فرماتے تھے۔ ماننا پڑے گا یہ الفاظ حضرت ممدوح سے غلط منسوب ہیں اور پھر حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ

علیہ نے فرقہ وہابیہ کو مرزائیوں قادیانیوں شیعہ رافضیوں کی فہرست میں شامل کر کے ناری جہنمی اور بے دین بد مذہب قرار دیا ہے اور وہابیت سے اپنی نفرت کا اظہار کرتے ہوئے صاف صاف لکھا ہے۔ ”وہابیہ جو یہ کہتے ہیں کہ اولیاء اللہ حتیٰ کہ حضور اکرم ﷺ بھی وفات کے بعد قبر شریف میں زندہ نہیں ہیں نیز یہ بھی کہتے ہیں کہ قبروں کے نزدیک دعا مانگنے والا کافر ہے۔“ (نوائے فریدیہ اردو ترجمہ فیوض فریدیہ ص ۵۵ حضرت خواجہ غلام فرید قدس سرہ وہابیوں کو ایسا سمجھتے ہیں جبکہ مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب فتاویٰ رشیدیہ میں وہابیوں کے عقائد کو عمدہ بتاتے ہیں انہیں عامل بالحدیث قرار دیتے ہیں اشرف السوانح میں مولوی اشرف علی صاحب تھانوی اپنے وہابی ہونے کا اقرار کرتے ہیں۔ سوانح مولانا محمد یوسف میں مولوی ذکریا سارنپوری اور مولوی منظور سنبھلی مدیر الفرقان اپنے وہابی ہونے کا فخریہ طور پر علی الاعلان اعتراف کرتے ہیں ان حقائق و شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ سے منسوب حوالہ من گھڑت و فرضی ہے۔ اور حضرت خواجہ غلام فرید علیہ الرحمۃ کے مرید و خلیفہ حضرت مولانا محمد یار گڑھی اختیار خاں رحمۃ اللہ علیہ کا حسام الحرمین پر تائیدی فتوائے تکفیر الصوارم الہندیہ ص ۱۰۶/۱۰۷ پر موجود ہے۔ الغرض وہابیوں دیوبندیوں کے اور ان کے عقائد میں دن رات کا فرق ہے۔

• تذکرہ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ
• عقائد اہلسنت و جماعت

ناشر

کاملاً لکھنؤ حنفیہ کراچی

مولوی خلیل بجنوری کی مختصر سرگزشت

ترتیب و پیشکش

ضیغم اہلسنت علمبردار مسلک اعلیٰ حضرت

مولانا محمد حسن علی رضوی بریلوی

پاکستانی دیوبندیوں وہابیوں نے اپنی دانست میں کوئی بہت بڑا تیر مارا کہ ہندوستان کے ایک قطعی غیر معروف و غیر معتبر غیر مستند مولوی خلیل بجنوری خود ساختہ بدایونی کی ایک پر فریب و شدید مغالطہ آمیز کتاب ”انکشاف حق“ پاکستان میں لا کر فیصل آباد (لاٹھور) سے شائع کر دی اور بے چارے مولوی خلیل بجنوری کو بریلویوں کا مفتی اعظم اور اعلیٰ حضرت کا پیرو کار بنا کر پیش کیا اور شدید مغالطہ دینا چاہا حالانکہ اکابر و مشاہیر علماء و فقہاء و مشائخ اہلسنت شہزادہ اعلیٰ حضرت شیخ الشیوخ امام العلماء مولانا شاہ محمد مصطفیٰ رضا خان صاحب قبلہ نوری رضوی سجادہ نشین آستانہ عالیہ رضویہ بریلی شریف کو مفتی اعظم مانتے اور کہتے ہیں مولوی خلیل بجنوری کو آج تک سنی بریلوی علماء تو کیا کبھی دیوبندی وہابی مولویوں نے بھی مفتی اعظم نہ مانا نہ لکھا۔ الغرض مولوی خلیل کو رائی کا پھاڑنا کر پیش کیا۔ کیونکہ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا بھی غنیمت ہوتا ہے۔ اور پھر مولوی خلیل کو سنی بریلوی اور سیدنا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پیرو کار ظاہر کیا گیا پاک و ہند کا کوئی مائی کا لال دیوبندی ثابت نہیں کر سکتا کہ مولوی خلیل بجنوری نے دارالعلوم جامعہ رضویہ مظہر اسلام یا رضوی دارالعلوم مظہر اسلام بریلی شریف میں تعلیم حاصل کر کے سند فراغت حاصل کی ہو یا کسی سنی بریلوی رضوی دارالعلوم میں تحصیل علم کی ہو یا امام اہلسنت سیدنا اعلیٰ حضرت الامام احمد رضا خان فاضل بریلوی قدس سرہ یا آپ کے صاحبزادگان سیدنا حجتہ الاسلام مولانا شاہ محمد حامد رضا خان صاحب بریلوی سیدنا مفتی اعظم مولانا شاہ محمد مصطفیٰ رضا خان صاحب بریلوی قدس سرہ یا خلفاء و تلامذہ اعلیٰ حضرت میں سے کسی سے شرف بیعت و خلافت اور سند تحصیل علم اس کو حاصل ہو۔

البتہ ابتدائی تعلیم کچھ عرصہ بریلی شریف میں حاصل کی پھر حضرت علامہ سید محمد خلیل محدث امرہ ہوی کے مدرسہ محمدیہ حنفیہ امرہ بہ چلا گیا اور اس کے بعد مدت مدید گوشہ گنہاری میں رہا اور غالباً "جلسازی اور فریب کاری کی ٹریننگ حاصل کرتا رہا پھر مولوی ابراہیم سمیت پوری فریدی کے توسط سے بڑے مکارانہ انداز میں انتہائی تشدد و سنی بن کر ۱۹۳۷ء میں بدایوں میں نمودار ہوا اور سینوں بریلویوں میں اپنا اعتماد بکمال کرنے اور اپنا اثر و رسوخ قائم کرنے کے لئے بظاہر بہت سخت گیر اور متصلب سنی بنا رہا اور دھوکہ و مغالطہ دینے کے لئے مارہرہ شریف کے ایک بزرگ حضرت مولانا سید اولاد رسول محمد میاں صاحب مارہروی رحمۃ اللہ علیہ کا مرید بھی ہو گیا تاکہ قادری برکاتی ہونے کی ڈگری بھی مل جائے یہ شخص ضلع بجنور کے ایک گاؤں منداور کا ہونے کے باوجود خود کو بدایونی لکھنے لگا جلسازی کے تحت جس زمانہ میں سخت گیر اور تشدد سنی بنا ہوا تھا اپنی نجی محفلوں میں شہزادہ اعلیٰ حضرت سیدنا امام جتہ الاسلام شیخ الانام مولانا شاہ محمد حامد رضا خان صاحب بریلوی۔ حضور سیدنا مفتی اعظم امام العلماء مولانا شاہ مصطفیٰ رضا خان صاحب بریلوی حضور صدر الصدور صدر الشریعہ مولانا شاہ محمد امجد علی صاحب اعظمی رضوی حضرت صدر الفاضل مولانا محمد نعیم الدین مراد آبادی قدس سرہم جیسے بزرگوں اور اکابر اہلسنت پر خفیہ تنقید کرتا رہتا اور کسی کے پیچھے نماز بھی نہ پڑھتا بلکہ اپنے آپ کو اپنی خام خیالی میں بڑوں سے بڑا سنی اور اکابرین کا اکابر سمجھتا اور پس پردہ اپنی نجی محفلوں میں بڑی عیاری سے نانوتوی، گنگوہی، تھانوی وغیرہ کی تفریض بھی کرتا اور ناواقف لوگوں کے دلوں میں ان کی اہمیت بٹھاتا۔ اکابر علماء اہلسنت ان کی نقل و حرکت اور خفیہ حرکتوں پر نظر رکھے ہوئے تھے اور اس کے ظاہر و باطن کا بظرف غائر جائزہ لیتے رہے مولوی خلیل بجنوری کی عیاری و مکاری کے بہت سے کوائف ہمیں فقہیہ زمانہ حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق الامجدی صدر دارالافتاء جامعہ اشرفیہ یونیورسٹی مبارک پور اعظم گڑھ یوپی (تلمیذ ارشد حضرت محدث اعظم پاکستان) اور مولوی خلیل بجنوری کے خصوصی شاگرد حضرت مولانا مظہر حسن برکاتی جو بدایوں ہی کے

رہنے والے ہیں اور دوسرے سنی علماء بدایوں سے حاصل ہوئے جب مولوی خلیل بجنوری کی عیاری و مکاری اور فریب کاری کا راز طشت ازبام ہونے لگا تو پھر بھی علماء اہلسنت نے تحمل اور ضبط سے کام لیا بالخصوص حضرت مولانا قاضی شمس العلماء مفتی شمس الدین رضوی محدث جوہپوری رحمۃ اللہ علیہ۔ فقیہ زمانہ حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق الامجدی مدظلہ۔ محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ اعظمی (ابن حضرت صدر الشریعہ) حضرت علامہ مفتی غلام محمد خان صاحب ناگپوری۔ حضرت علامہ مفتی رضوان الرحمن حضرت علامہ مولانا مفتی محمد مشاہد رضا خان صاحب پیل بھیتی ابن حضرت شیر بششاہ اہل سنت شیر رضا۔ اور نبیرہ اعلیٰ حضرت مظہر مفتی اعظم حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خان صاحب قادری ازہری فاضل جامع ازہر مصر جیسے جلیل القدر علماء اہلسنت نے مولوی خلیل بجنوری کے پاس آئے سامنے گفتگو کی شکوک و شبہات ہوتے تو زائل ہو جاتے۔ مگر مولوی خلیل بجنوری عیاری و مکاری اور فریب کاری کے ایک مستقل پلان اور چارٹ پر عمل کر رہا تھا لہذا علماء اہلسنت کی مخلصانہ مساعی کا اس پر کچھ اثر نہ ہوا دلائل سے عاجز آ گیا آئے سامنے گفتگو میں منہ پر مر سکوت لگا گئی مگر وہی مرغ کی ایک ٹانگ ہانکتا رہا ہے۔ مشاہیر و ممتاز علماء اہل سنت نے متعدد بار مولوی خلیل بجنوری کی مسجد محلہ سوتھہ بدایوں پہنچ کر اس پر اتمام حجت کیا ہر بار لا جواب و مبہوت ہوا بدایوں شہر علماء اہل سنت کے نعرہ حق سے گونجنے لگا۔ مولوی خلیل کا بجز اور بے بسی و لا چاری سب پر اچھی طرح ظاہر ہو گئی اس دوران یہ راز بھی منکشف ہوا کہ مولوی خلیل سینوں کو برکانے اور درغلانے کے لئے جو بظاہر پکا سنی بنا ہوا تھا۔ پس پردہ اس کے دونوں لڑکے دیوبندیوں اور وہابیوں کے مدرسوں میں زیر تعلیم ہیں بڑا لڑکا عتیق احمد مشہور دیوبندی مفتی کفایت اللہ دہلوی کے مدرسہ امینیہ میں اور دوسرا لڑکا فضیل انظر احمد میاں دارالندہ لکھنؤ میں زیر تعلیم ہے۔ مذکورہ بالا صورتحال سے مولوی خلیل بجنوری کے پیر خانہ مارہرہ شریف خانقاہ عالیہ برکاتیہ قادریہ کے سجادہ نشین صاحب کو بھی آگاہ کیا اور انہوں نے خود براہ راست اور علماء اہلسنت کے توسط سے گفتگو کر کے اچھی طرح یقین کر لیا کہ مولوی بجنوری

چھپا رہا ہے۔ بظاہر سنی قادری برکاتی اور اندرون خانہ دیوبندی وہابی بجنوری ہے۔ بالآخر بزم قاسمی برکاتی بدایوں کے اراکین کی طرف سے مولوی خلیل بجنوری سے متعلق ایک اہم استفتاء اکابر علماء اہلسنت مفتیان شریعت کی خدمت میں پیش کیا گیا اور ۳۰ ربیع الاخر ۱۴۰۱ھ بروز یک شنبہ حضرت علامہ نازش فقہاء نائب مفتی اعظم ہند علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی (تلمیذ ارشد حضرت سیدی محدث اعظم پاکستان) صدر دارالافتاء جامعہ اشرفیہ مبارک پور نے مولوی مذکور پر ایک مدلل و مستحق طویل فتویٰ مبارک صادر فرمایا جس پر (۱۸۰) ایک سو اسی مشہور و ممتاز علماء کرام مفتیان عظام اہلسنت کی تائید و تصدیقات ثبت ہیں اور یہ کہ مولوی خلیل بجنوری کے پیرخانہ کے سجادہ نشین صاحب نے اس کے دل و دماغ میں چھپی ہوئی دیوبندیت و وہابیت اور عقائد باطلہ کے پیش نظر اس کی بیعت کو فسخ کرتے ہوئے سلسلہ عالیہ برکاتیہ سے خارج کر دیا اور یہ متفقہ فتویٰ بنام ”شرعی فیصلہ“ خدام بزم قاسمی برکاتی نے بدایوں شریف یوپی بھارت سے چھپوا کر اراکین کمیٹی مسجد جعفری عقب گھنٹہ گھریڈیوں یوپی کی طرف سے شائع کر دیا اور بزم قاسمی برکاتی بدایوں اور بزم رضائے مصطفیٰ بدایوں نے اس کی اشاعت میں سرگرم و فعال کردار ادا کیا۔ اور پھر جب عوام و خواص اہلسنت میں مصنوعی سنی جعلی قادری بناسپتی براندہ برکاتی کا پول کھل گیا اس کے تمام تر مریدین اس سے منحرف ہو گئے اس کی ناپاک بیعت کو توڑ کر اہل بدایوں نے شیخ الشیوخ شیخ العلماء حضرت قبلہ مفتی اعظم شہزادہ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ محمد مصطفیٰ رضا خان صاحب سجادہ نشین خانقاہ عالیہ رضویہ بریلی شریف کو دعوت دی ۹ مارچ ۱۹۸۱ء چار بجے دن حضور سیدنا مفتی اعظم قبلہ شہزادہ اعلیٰ حضرت نے بدایوں میں نزول اجلال فرمایا اور جناب رئیس احمد صاحب کی کوٹھی پر قیام فرمایا اور ہزاروں افراد گروہ درگروہ حاضر ہو کر شرف بیعت سے مشرف ہوئے اور سلسلہ عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ میں داخل ہوئے اور مولوی خلیل بجنوری کے منحرف سیکڑوں مریدین بھی حضور سیدنا مفتی اعظم قدس سرہ العزیز سجادہ نشین بریلی شریف کے دست حق پرست پر بیعت ہو گئے۔

نوٹ جو احباب ۵۶ صفحات پر مشتمل اس ”شرعی فیصلہ اور فتویٰ“ اور مولوی خلیل بجنوری سے ہونے والی گفتگو کی فوٹو کاپی منگوانا چاہیں ۲۵ روپے برائے فوٹو کاپی ارسال کریں پتہ۔ مکتبہ انوار رضا چوک غوثیہ رضویہ میلہ سی۔ اگر بالفرض ایک لمحہ کے لئے یہ بھی مان لیا جائے کہ مولوی خلیل بجنوری سنی بریلوی قادری برکاتی تھا تو ہم کہیں گے کہ کیا ایلیس لعین پہلے معلم الملکوت (فرشتوں کا لیچر) نہیں تھا؟ کیا کنعان حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا نہیں تھا؟ کیا یزید پلید حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیٹا نہیں تھا؟ اور یہ جس قدر بھی باطل اور مردود فرتے فرقیات آج پیدا ہوئی ہیں مرزائی قادیانی۔ منکرین حدیث چکڑالوی پرویزی۔ شیعہ رافضی غیر مقلد وہابی نجدی وہابی کلمیہ عمد رسالت سے ہیں؟ شیطان گمراہ کرتا گیا اور اہلسنت سے ہٹ کر اہل حق سے کٹ کر مرتد ہوتے گئے اس سے اسلام و سنت کی حقانیت مسلک سیدنا اعلیٰ حضرت کی صداقت پر کیا اثر پڑا؟ بہنوں کے ماں باپ دادا پردادا نیک صالح متقی پرہیزگار تھے اور اولاد زانی و بدکار ہو گئی بتاؤ اس سے دادا پردادا کی بزرگی اور تقدس و نیکی پر کیا اثر پڑا اسی طرح مولوی خلیل بجنوری کے فتوئے تکفیر سے انحراف اور کف لسان سے حسام الحرمین شریفین کی حقانیت و صداقت پر کیا اثر پڑ سکتا ہے؟

وہ بھی دیکھائیے بھی دیکھو

پاکستانی دیوبندیوں وہابیوں کے بقول ایک مولوی خلیل بجنوری منحرف ہو کر کف لسانی بن گیا تو آسمان سر پر اٹھایا اور اس کتاب انکشاف حق کو وحی آسانی سمجھ کر سر پر اٹھائے پھرتے ہیں آئیے ہم دکھاتے ہیں کہ کتنے سرکردہ اور نامور حضرات جو اہل توہین کی پہلے تکفیر نہیں کرتے تھے اب وہ تکفیر کرتے ہیں اور حسام الحرمین کی تائید کرتے ہیں اور الحمد للہ سنی بریلوی رضوی بن گئے ہیں اور تکفیر مرتدین کے قائل ہو گئے ہیں۔

شیربشہ اہلسنت مولانا حشمت علی خان : قادری رضوی لکھنؤی قدس سرہ

العزیز البست کے جلیل اکابر علماء اور عظیم مناظرین میں سے تھے وہ لکھنؤ کے مدرسہ فرقانیہ میں مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی کے مرید مولوی حافظ عبدالغفار سے پڑھتے تھے اور ان ہی دیوبندی وہابی حافظ عبدالغفار سے قرآن مجید حفظ کیا۔ فارسی میں آپ کے استاد مولوی حسین احمد لکھنوی دیوبندی تھے قرات میں آپ کے استاد قاری محمد صدیق بنگالی دیوبندی تھے۔ آپ کا استاد قاری نصیر الدین دیوبندی مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی کا مرید تھا لیکن آپ نے جب سیدنا اعلیٰ حضرت مجدد اعظم امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی عظیم تصنیف جلیل "تمہید ایمان" شریف ملاحظہ فرمائی تو بفضلہ تعالیٰ بد مذہبیت سے منحرف ہو کر سنی بریلوی صحیح قادری رضوی بن گئے اور ایمان و اسلام کی دولت کبریٰ نصیب ہو گئی۔ اور وہابیت دیوبندیت کی حمایت سے توبہ کر لی اور اکابر دیوبند کی گستاخانہ عبادات پر تکفیر کے حکم شرعی کی نہ صرف تائید و حمایت فرمائی بلکہ "الصوارم الهندیہ" میں متحدہ ہندوستان کے سیکڑوں اکابر کی حسام الحرمین شریفین (تکفیر کے حکم شرعی) پر تائید و تصدیقات کا مجموعہ خود شائع فرمایا اور دیوبندیوں وہابیوں کے سیکڑوں اکابر اصاغرین سے مسلسل مناظرے کر کے ان کو شکست فاش دی۔ (دیکھو سوانح شیر بشہ سنت ص ۳۶ و ص ۳۷ و ص ۳۸ و ص ۳۹ و کتاب لاجواب الصوارم الهندیہ و مناظرہ ادوی وغیرہ)

حضرت مولانا معین الدین اجیری رحمۃ اللہ علیہ : کو خود دیوبندی وہابی مصنفین مرتدین کی تکفیر کا منکر اور مسئلہ عدم تکفیر میں اپنا ہمنوا جاتے ہیں دیکھو مطالعہ بریلویت مرتبہ مولوی خالد محمود مانچسٹری دیوبندی فی الواقع وہ پہلے گستاخان رسول کی تکفیر کے قائل نہیں تھے پھر شہزادہ اعلیٰ حضرت سیدنا شیخ الانام جتہ اسلام مولانا شاہ محمد حامد رضا خان صاحب بریلوی قدس سرہ سے ان کی مسئلہ تکفیر پر پہلے خط و کتابت ہوئی اور پھر ملاقات اور گفتگو ہوئی حضرت مولانا معین الدین اجیری سابق صدر مدرس مدرسہ جامعہ معینیہ عثمانیہ اجیر شریف ان کا بہت بڑا سہارا اور آڑ تھے لیکن شہزادہ اعلیٰ حضرت سیدنا جتہ اسلام مولانا شاہ محمد حامد رضا خان صاحب بریلی رحمۃ اللہ علیہ سے گفتگو کے نتیجہ میں وہ اکابر دیوبند کی تکفیر کے قائل اور حسام الحرمین کے

ہمنوا ہو گئے تھے حضرت مولانا معین الدین مدرس اجیری کی اپنی تحریریں ملاحظہ ہوں۔ مولانا معین الدین صاحب لکھتے ہیں۔ "وعلیکم السلام۔ جواباً" عرض ہے کہ آپ اسلامی حسن و ظن کو پیش نظر رکھ کر خانہ فقیر پر تشریف لائیے ملاقات کا موقع دیجئے..... رہے عقائد دیوبندیہ سوان کا مجھ کو بالکل علم نہیں کہ کیا ہیں وجہ یہ ہے کہ ان کی کتابیں دیکھنے کا آج تک نہ موقع ملا نہ اس کا شوق نہ کتاب حسام الحرمین نظر سے گزری

فقیر معین الدین کان اللہ لہ

۱۳ ربیع الثانی ۱۳۳۷ھ

مولانا معین الدین کا یہ خط سیدنا امام جتہ اسلام بریلوی قدس سرہ کو پہنچا تو آپ نے فوراً "تحریر فرمایا۔ حضرت جتہ الاسلام بریلوی کا جواب۔" جناب مولوی صاحب وسع اللہ مناقبہ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ میں انشاء اللہ تعالیٰ کل بعد نماز جمعہ آسکوں گا مزید علم کے لئے بعض کتب مثل حسام الحرمین وغیرہ صبح کسی کے ہاتھ بھیج دیں گے تاکہ آپ اطمینان حاصل کر لیں۔.....

الفقر محمد حامد رضا قادری غفرلہ

۱۳ ربیع الاخر ۱۳۳۷ھ

حضرت جتہ الاسلام مولانا شاہ محمد حامد رضا خان صاحب بریلوی قدس سرہ نے اکابر دیوبند کی کچھ گستاخانہ کتابیں اور رسالہ جلیلہ حسام الحرمین مولانا اجیری صاحب کو بھیج دیا اور انہوں نے ملاقات قبل ہی فوراً "تحریر فرمادیا

"جناب مولانا زاد مجدہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ براہین قاطعہ کے قول شیطانی کو جس میں معاذ اللہ حضور سرور عالم علی اللہ علیہ وسلم کے علم اکمل کے مقابلہ میں اپنے شیخ نجدی یعنی شیطان کے علم کو وسیع کیا ہے۔ دیکھ کر فقیر کا بھی یہی فیصلہ ہے کہ یہ کلمات قطعاً" کلمات کفر ہیں ان کا قائل کافر ہے باقی بغوات اہل دیوبند کو بعد صحت کے انشاء اللہ تعالیٰ دیکھ کر فیصلہ کروں گا آپ (جتہ الاسلام بریلوی) اگر بعد جمعہ وعدہ تشریف لے آئیں تو اس وقت اس کے متعلق بسط

سے گفتگو ہو سکتی ہے۔ والسلام خیر ختام فقط۔

فقیر معین الدین کان اللہ لہ ۱۳ ربيع الثانی ۱۳۷۷ھ

الحمد للہ سیدنا امام حجتہ الاسلام مولانا حامد رضا خان صاحب بریلوی قدس سرہ کی مولانا معین الدین اجیری سے ملاقات کے بعد اور اکابر دیوبند کی گستاخانہ کتب کی کفریہ عبارات دیکھ کر مولانا معین الدین اجیری کا تردد ختم ہو گیا تھا۔ اور وہ تکفیر کے قائل ہو گئے تھے۔

نوٹ یہ اصل خطوط حجتہ الاسلام مولانا حامد رضا خان صاحب اور مولانا معین الدین اجیری کے حضرت محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد قدس سرہ کے کتب خانہ میں محفوظ و موجود ہیں۔ (محدث اعظم پاکستان ص ۱۰۹ و ص ۱۱۰ جلد ۱)

صاحبزادہ سید فیض الحسن آلومہار : دیوبندی وہابی مجلس احرار کی روح رواں تھے دیوبندی امیر شریعت مولوی عطاء اللہ بخاری اور دوسرے اکابر دیوبند کے ساتھ ان کے گہرے قریبی روابط و مراسم تھے ایک حان دو قالب تھے اکابر دیوبند کو مسلمان جانتے تھے اور ان کے پیچھے نمازیں پڑھتے تھے بالآخر حضرت محدث اعظم پاکستان علامہ محمد سردار احمد صاحب قدس سرہ کی برکت اور حضرت علامہ ابوداؤد مولانا الحاج محمد صادق صاحب نگران اعلیٰ ماہنامہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ کی محنت و کوشش سے ابوالکلام حضرت صاحبزادہ سید فیض الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین آلومہار شریف بھی اکابر دیوبند کی گستاخانہ عبارات پر ان کی تکفیر کرنے لگے اور فتاویٰ مبارکہ مجموعہ حسام الحرمین پر یوں تائید و تصدیق فرمائی۔

”۹۲، ۷۸۶ حسام الحرمین میں بیان کردہ جن فقرات کے مطابق اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ رحمۃ نے دیوبندی علماء کی تکفیر کی ہے میں (صاحبزادہ فیض الحسن) اس فتویٰ تکفیر کی پوری پوری تائید کرتا ہوں جو لوگ ایسے اعتقادات کے حامل ہوں جن سے شان رسالت کی ادنیٰ سی تنقیص بھی ہوتی ہو وہ قطعی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں الحمد للہ اس مسلک میں علماء اہلسنت و جماعت سے متفق ہوں۔“

فیض الحسن آلومہار شریف بحولہ ۷-۹-۱۳۷۸ھ

حضرت مولانا علامہ ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ --- گوجرانوالہ کے ذریعہ صاحبزادہ فیض الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے یہ تحریر حاصل کر کے پھر حضرت محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد صاحب قدس سرہ نے ان سے مصافحہ و معائنہ فرمایا تھا اور اس سے قبل منڈی ڈھاباں سنگھ میں آپ نے صاحبزادہ فیض الحسن صاحب ملاقات اور مصافحہ سے انکار فرمادیا تھا۔

مولانا معین الدین نذہت مراد آبادی۔ حضرت صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مراد آبادی قدس سرہ کے والد ماجد تھے مگر بانی مدرسہ دیوبند مولوی محمد قاسم نانوتوی کے مرید ہو گئے تھے اور میلاد شریف اور سلام و قیام کو برکت والا عمل بتایا مولانا معین الدین نذہت کو جب بتایا گیا مولوی قاسم نانوتوی وہابی تھے انہوں نے فرمایا میں کس طرح مانوں۔ جب موصوف کو فتاویٰ حسام الحرمین (فتوائے تکفیر اکابر دیوبند) دکھایا گیا اور مولوی قاسم نانوتوی کی کتاب تنذیر الناس دکھائی گئی انہوں نے دونوں کی مطابقت کی تو مولوی نانوتوی کی بیعت فسق کردی اور اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے دست حق پرست پر بیعت کی اور تحریر فرمایا

پہرا ہوں میں اس گلی سے نذہت ہوں گمراہ جس میں شیخ و قاضی رضائے احمد اسی میں سمجھوں کہ مجھ سے احمد رضا ہوں راضی (حیات صدر الافاضل ص ۵ سواد اعظم جلد ۲ شادہ نمبر ۲۳/۲۳)

حسام الحرمین فتویٰ تکفیر دیکھ کر اس موافقت فرمائی اور آپ کی تربیت و فیض صحبت سے آپ کے صاحبزادہ صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ مولوی خلیل انیسٹروی دیوبندی کی انتہائی پر فریب کتاب ”المہند“ جو بزم خود حسام الحرمین فتوائے تکفیر کا نام نہاد جواب ظاہر کی گئی تھی کا مدلل و محقق جواب الحقیقات لدفع التلبسات تحریر فرمائی جس میں سیدنا مجدد اعظم اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ اور اکابر علماء حرمین شرفین کے فتوائے تکفیر حسام الحرمین کی حقانیت و صداقت کا مضبوط دفاع فرمایا اور مشہور دیوبندی وہابی کتاب تقویتہ

الایمان کا رد و ابطال الطیب البیان در تقویۃ الایمان کے نام سے شائع فرمایا۔

مولانا مفتی عبدالباری فرنگی محلی رحمۃ اللہ علیہ کا نام ثانی بھی یہ لوگ بڑے فخر و ناز سے پیش کیا کرتے ہیں کہ وہ رسوم میں بریلوی عقیدوں کے باوجود تکفیر نہیں کرتے تھے خلافت کمیٹی میں تھے وغیرہ وغیرہ لیکن مولانا فرنگی محلی علیہ رحمۃ کا اپنا بیان ملاحظہ ہو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے اللہ میں نے بہت سے گناہ و انتہ کئے اور بہت سے نادانستہ کئے سب کی توبہ میں کرتا ہوں اے اللہ میرا استغفار قبول فرما اے اللہ میں نے امور قولا و فعلا "تحریر" و تقریر" بھی کئے جن کو میں گناہ نہیں سمجھتا تھا مولوی احمد رضا خان صاحب نے ان کو کفر یا ضلال یا معصیت ٹھہرایا ان سب سے اور ان کے مانند سے محض مولوی صاحب (اعلیٰ حضرت امام احمد رضا) پر اعتماد کر کے توبہ کرتا ہوں..... اے اللہ ترے حبیب کی محبت عظیم کا واسطہ مجھے بخش دے..... "ملخصاً" فقیر محمد عبدالباری عفا اللہ عنہ۔ (اخبار "بہار" لکھنؤ۔ ۲۰ مئی ۱۹۳۱ء)

شیخ الاسلام خواجہ قمر الدین سیالوی۔ رحمۃ اللہ علیہ کو نام نہاد انکشاف حق کے پاکستانی ایڈیشن میں ص ۱۱ پر تکفیر کا منکر اور اکبر دیوبند کا مدوح قرار دیا ہے اس کا مفصل جواب ہم اسی کتاب میں دوسری جگہ اولیاء اہلسنت کی رائے کے ذیل میں دے چکے ہیں آئیے ہم حضرت خواجہ سیالوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے تکفیر ثابت کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله وحده والصلوة والسلام على من لا نبى بعده وعلى اله واطيعاه
على من تبعهم باحسان الى يوم الدين اما بعد..... سنا گیا کہ بعض علماء اہلسنت نے
فقیر کے اس فتویٰ کو اس وجہ سے ناپسند کیا ہے کہ مولوی قاسم نانوتوی کے رسالہ
تذیر الناس کی اس نوعیت کی عبارت پر علماء اہلسنت نے کفر کا فتویٰ دیا ہے.....

تذیر الناس میں کہیں بھی خاتم النبیین کا معنی خاتم الانبیاء لانی بعدہ، صلی اللہ علیہ وسلم نہیں لیا گیا.... لہذا احادیث صحیحہ سے انکار اور اجماع صحابہ سے نزار اور باقی امت کے متفق عقیدہ و اجماع سے تضاد قطعی طور پر ثابت ہے ملخصاً" (دعوت فکر ص ۱۰۹ و ص ۱۱۰) یہ مفصل فتویٰ ہم نے اسی کتاب میں دوسری جگہ نقل کر دیا ہے۔

صاحبزادہ سید محمد حسین و پیر سید جماعت علی شاہ علی پوری قدس سرہ کے متعلق انکشاف حق کے پاکستانی ایڈیشن کے ص ۱۲ پر یہ غلط تاثر دیا ہے، کہ وہ تکفیر کے قائل نہ تھے۔ اختصار مانع ہے لہذا حسام الحرمین کی تائید میں ان دونوں بزرگوں کا فتویٰ تکفیر پیش کیا جاتا ہے۔

فتوائے دربار علی پور شریف

"حسام الحرمین" کے فتاویٰ حق ہیں اور اہل اسلام کو ان کا ماننا ان کے مطابق عمل کرنا ضروری ہے جو شخص ان کو تسلیم نہیں کرتا وہ راہ راست سے دور ہے..... ملخصاً" (الصوارم الندیہ ص ۹۱)

الراقم جماعت علی عفا اللہ عنہ۔ الجواب۔۔۔۔ محمد حسین عفا اللہ عنہ علی پور سیدال۔

پیر کرم شاہ بھیرہ شریف پیر کرم شاہ فاضل جامعہ ازہری کے متعلق بھی ص ۱۳ پر انکشاف حق میں لکھا گیا ہے کہ مولوی قاسم نانوتوی کے تذیر الناس کفریات کو عین ایمان و عین اسلام سمجھے تھے ہم بحوالہ ضیاء حرم اور بحوالہ ماہنامہ رضائے دارالسلام گوہر انوالہ پیر کرم شاہ بھیروی حسام الحرمین کی تائید میں اور بانی مدرسہ دیوبند نانوتوی صاحب کی کفریہ عبارات پر حکم تکفیر پر مشتمل ان کا مفصل بیان اولیاء اہلسنت کی رائے کے ذیل میں نقل کر چکے ہیں قارئین کرام اسی کتاب میں ملاحظہ فرمائیں۔

قاضی عبدالنبی کو کب لاہوری کے حوالہ سے پاکستان کے مشہور دیوبندی

مصنف مولوی سرفراز کھٹکڑوی دیوبندی نے اپنی کتاب ”عبارات اکابر“ کے ص ۳۸ پر انکشاف حق کے پاکستانی ایڈیشن ص ۷ پر انکشاف حق کے پاکستانی ناشر طاہر محمود فیصل آبادی نے مولانا قاضی عبدالنبی کوکب کے بارے میں تکفیر کے حکم شرعی سے ان کا اختلاف ثابت کیا ہے۔ لیکن ہم قاضی کوکب مرحوم کا موقف تائید تکفیر بحوالہ جریدہ حمید ماہنامہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ مطابق جمادی الاولیٰ ۱۳۹۶ھ ص ۹-۱۱ مفصل نقل کر چکے ہیں اور خود دیوبندی مصنف و قلمی مناظر مولوی سرفراز کھٹکڑوی دیوبندی بدیں الفاظ میں اعتراف کیا ہے کہ ”ماہنامہ رسالہ رضائے مصطفیٰ میں سرپرستان رسالہ مذکور کے پیغام اصرار سے ان کی عبارت کی جو تاویل بلکہ تحریف ان (قاضی کوکب) سے کروائی گئی ہے“

(عبارات اکابر ص ۳۸ حاشیہ)

مولوی سرفراز دیوبندی کے اس اقرار سے ثابت ہو گیا کہ مولانا قاضی کوکب صاحب مرحوم بعد میں تکفیر کے قائل ہو گئے تھے۔

مولانا سعید احمد سابق دیوبندی ”پاکستان میں دیوبندیوں کے مشہور مصنف و معروف مناظر نے خود اخبارات و رسائل اور پرنٹر کے ذریعہ اعلان کیا کہ میں ۲۵ سال دیوبندی مذہب میں رہ کر ان کے عقائد کی ترجمانی کرتا رہا ہوں آخر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور محبوب دوعالم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نگاہ کرم سے مولانا ابوالرضا محمد عبدالعزیز صاحب نوری کے ساتھ متنازع عبارات (تحذیر الناس۔ براہین قاطعہ۔ حفظ الایمان۔ تقویۃ الایمان وغیرہ) پر گفتگو ہوتی رہی..... بالآخر مجھے یقین ہو چکا ہے کہ دیوبندیوں کی تمام عبارات کفریہ ہیں اور غلط ہیں میری جتنی بھی تصنیفات ہیں میں نے ان کو منسوخ کر دیا ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا پیغام حق محض عشق رسالت اور تحفظ ناموس رسالت کا پیغام ہے اعلیٰ حضرت کے خلاف علماء دیوبند کا پروپیگنڈا بالکل جھوٹ اور غلط ہے“ (پوسٹر شائع کردہ مولانا سعید احمد قادری و کتاب آئینہ نجد و دیوبند و ماہنامہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ)

قارئین کرام مولانا سعید احمد قادری صدیق اکبر ٹاؤن نیویں آباد (دھلے) گوجرانوالہ پاکستان سے یہ پوسٹر منگوا سکتے ہیں۔

نوٹ : احباب اہلسنت مولانا سعید احمد قادری کو اپنے ہاں جلسوں میں بلوا کر دیوبندی گستاخانہ کفریہ عبارات کی دھجیاں اڑوا سکتے ہیں

ہمیں اختصار مانع ہے ورنہ ہم مشہور دیوبندی مولوی محمد احسن نانوتوی۔ مولوی مرتضیٰ حسن درہنگی چاند پوری۔ خود مولوی قاسم نانوتوی۔ مولوی اشرف علی تھانوی۔ مولوی عامر عثمانی مدیر ”تجلی“ دیوبند وغیرہ سے گستاخانہ دیوبندی عبارات کا کفریہ ہونا بحوالہ کتب ثابت کر سکتے ہیں ہمارے اس مضمون کا ماحصل اور خلاصہ یہ ہے کہ دیوبندیوں کو صرف ایک ایسا لائن سے اترا ہوا گمراہ مولوی خلیل بجنوری ملا ہے جو تکفیر سے منحرف ہو گیا لیکن یہاں ہمارے پاس کثیر التعداد علماء ایسے ہیں جو پہلے تکفیر کے قائل نہیں تھے بعد میں روشن شواہد سامنے آنے پر وہ حسام الحرمین کی تائید و تصدیق کرنے لگے اور تکفیر کے قائل ہو گئے۔ مولیٰ عزوجل اپنے حبیب پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وسیلہ جلیلہ سے فرقہ باطلہ کے ہر فرقہ و شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

سگ بارگاہ محدث اعظم پاکستان

خادم اہلسنت الفقیہ حسن علی الرضوی البریلوی غفرلہ انوار رضا میلسی ملتان ڈویژن

نوجوانوں کی بقیۂ شباب پر عظیم مایہ ناز کتاب

بہار شباب

مُصَنَّفُ عَلَیْہِ سَیِّدُ الْعِلْمِ صَدِیقُ رَحْمَۃِ اللہِ عَلَیْہِ

آج ہی مطلق فرمائیے

کتاب الکتاب حقیقہ کلامی

فہرست عنوانات عجائب انکشاف

صفحہ	عنوانات	صفحہ	عنوانات	صفحہ
۱۴	پیش لفظ	۱۸	مقدمہ عجائب انکشاف	۱۸
۱۸	مولوی خلیل احمد بدایونی کا مختصر تعارف	۱۸	مولوی خلیل احمد بدایونی کے بدلتے ہوئے حالات اور ان کے مختلف رنگ	۱۹
۱۹	پہلا رنگ	۱۹	دوسرا رنگ	۲۰
۲۰	تیسرا رنگ	۲۲	چوتھا رنگ	۲۲
۲۲	انکشافِ حق کا تعارف	۲۲	حدیث شریف پیش کر کے دھوکہ دہی	۲۵
۲۵	اقوال ائمہ نقل کر کے ملا انکشاف کی دھوکہ دہی	۲۴	علی حضرت امام بریلوی قدس سرہ کے معاصرین کے اقوال کا حوالہ اور ملّا	۲۴
۲۴	حضرت علامہ سہبائی رحمۃ اللہ علیہ کے رسالہ "تنبیہ الغیۃ تبصرۃ ابن عربی کا ذکر	۲۴	حضرت شیخ ابن عربی کے اقوال سے غلط استدلال کا رد اور علماء اہلسنت کے	۲۴
۲۴	حضرت شیخ ابن عربی کے اقوال سے غلط استدلال کا رد اور علماء اہلسنت کے	۲۴	حضرت شیخ ابن عربی کے اقوال سے غلط استدلال کا رد اور علماء اہلسنت کے	۲۴

صفحہ	عنوانات	صفحہ	عنوانات	صفحہ
۲۴	تنبیہات پر تنبیہ	۲۴	خط بنام مولوی خلیل احمد صاحب (یاد رہا)	۵۹
۲۴	حضرت شیخ ابن عربی قدس سرہ کی کتاب "الفتوحات المکیہ" کی عبارت سے	۲۴	فرعون کے کفر و شقاوت کا ثبوت	۲۴
۲۴	"الفتوحات المکیہ" میں تضاد و	۲۴	افتدائ کا بیان	۲۴
۲۴	۲۶ صفر سنہ ۱۲۸۷ھ کی ایک مجلس اور حرام	۲۴	الحرمین کے حکم سے ملا انکشاف کی امتیاز	۲۴
۲۴	حضرت شیخ اکبر قدس سرہ کی تاویلوں پر	۲۴	قیاس کرنے کی دو علتوں پر تفصیلی بحث	۲۴
۲۴	ملا انکشاف کے دعوے پر مولوی اشرف	۲۴	علی کے قول کی تاویل جس طرح حضرت	۲۴
۲۴	شیخ اکبر نے فرعون کے قول کی تاویل	۲۴	کی ہے اور اس کا مکمل رد	۲۴
۲۴	بحث کے اخیر میں ایک غلط فہمی کا ازالہ	۲۴	مولوی عبدالحی صاحب فرنگی علی کا ذکر	۲۴
۲۴	خط کے اخیر میں ملا انکشاف سے چند سوالات	۲۴	خط بنام مولوی خلیل احمد صاحب (یاد رہا)	۲۴
۲۴	"	۲۴	"	۲۴
۲۴	"	۲۴	"	۲۴

صفحہ	عنوانات	صفحہ	عنوانات	صفحہ
۳۶	علی حضرت امام بریلوی قدس سرہ کے مقتدا ہونے کا ذکر	۷۷	کتاب "ایوانیت والجاہر" کا حوالہ اور اس سے مسلک اہلسنت کی تائید	۷۷
۳۷	اکابر دیوبند پر حرام الحرمین کے احکام کا تذکرہ	۷۸	گستاخوں کے بارے میں قرآن کریم و احادیث	۷۸
۳۸	مولوی اسماعیل دہلوی پر مذہب فقہار کی بنیاد پر فتویٰ	۸۱	کرمیہ کے نصوص اور سلف صالحین کے اقوال	۸۱
۳۹	تحریر مذکورہ کا سا تو ائمہ اور اسکی بواجبی	۸۲	ملا انکشاف کی نظر میں مولوی اشرف علی	۸۲
۴۰	ملا انکشاف کے دلائل اہلسنت کی تائید میں	۸۵	کی تیری و توحاشی اور اس کا مفصل رد	۸۵
۴۱	مسئلہ تکفیر پر اجماع سے کیا مراد ہے	۸۷	ایک ضروری بات کہہ کر ملا انکشاف کا فریب	۸۷
۴۲	کفر جمع علیہ وغیر جمع علیہ کی بحث سے	۸۹	ماہنامہ نقیب حق بدایونی مئی ۱۹۵۶ء میں	۸۹
۴۳	ملا انکشاف کی دھوکہ دہی	۹۱	مولوی خلیل احمد بدایونی کی ایک عبارت	۹۱
۴۴	بخاری و مسلم کی احادیث سے ملا انکشاف	۹۵	مولوی خلیل احمد بدایونی کا ایک فتویٰ	۹۵
۴۵	کا استدلال اور اس میں فریب	۹۸	دیوبندیوں کے سرگرد ہوں کے بارے میں دعوت غور و فکر کا جواب	۹۸
۴۶	فقہی عبارتوں میں ملا انکشاف کی ٹوہنیت	۱۰۲	ملا انکشاف کے دعوے پر حرام الحرمین	۱۰۲
۴۷	حسام الحرمین سے متعلق فاضل عجیب کا اخبار حق	۱۰۴	پر کلام کرنے والے دیگر علماء ہندوستان	۱۰۴
۴۸	حضرت امام غزالی علیہ رحمۃ الباری کے کتاب "کتاب لا تقادافی الاعتقاد" کا ذکر	۱۰۷	مولانا ظفر الدین بہاری پر الزام کا جواب کہ وہ اخیر عمر میں تکفیر کے قائل نہ رہے تھے	۱۰۷
۴۹	علامہ علی قاری علیہ رحمۃ الباری کے ارشاد کے مطابق علماء اہلسنت کا مسلک	۱۰۸	"عجائب انکشاف" بدایونی	۱۰۸
۵۰	امام تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ کی	۱۰۹	مولوی خلیل احمد بدایونی کا بیان مقصد	۱۰۹
		۱۱۰	مولوی خلیل احمد معرفت علامہ کف لسان	۱۱۰

صفحہ	عنوانات	صفحہ	عنوانات	صفحہ
۶۰	کے عجائب کا انکشاف اپنے ہی ہاتھوں اپنے دعوے کو خاک میں ملا دیا	۱۵۱	علامہ کف لسان کا علم و فضل یا جہل خالص	۱۵۱
۶۱	علامہ کف لسان کی رحمت کا جوش قادیانی پر بارش رحمت ہونا چاہئے	۱۵۳	علامہ کف لسان کی رحمت کا جوش قادیانی	۱۵۳
۶۲	"انکشاف" ایک یادگار عجائب خانہ	۱۵۷	ظاہرین سے درخواست	۱۵۷
۶۳	علامہ کف لسان کی تحقیق و نظر غائر	۱۶۱	انکشاف کے عجائب خانہ کی ایک جھلک	۱۶۱
۶۴	آپ نے دور کی کوٹری لاکر سارا بریلوی دیوبند پر نقشہ ختم کر دیا	۱۶۲	علامہ کف لسان کی فتنہ انگیز طبیعت	۱۶۲
۶۵	ملا انکشاف کا بقلم خود اکبر علماء بننے کا شوق اور حضرت علامہ شاہد رضا خاں صاحب سیلی بھیت پر کچھ اچھانے کا اقدام	۱۶۵	ملا انکشاف کا علمی گھنٹہ و تکرار نہیں دوبا	۱۶۵
۶۶	ملا انکشاف کا علمی گھنٹہ و تکرار نہیں دوبا	۱۶۸	مولوی خلیل احمد بدایونی کا ممکن ذاتی کو	۱۶۸
۶۷	زیر قدرت باری تعالیٰ مان کر علامہ خیر آبادی کی کتاب امتناع نظیر سے ہل	۱۷۲	استدلال اور اس پر تفصیلی بحث	۱۷۲
۶۸	ملا انکشاف کا علمی گھنٹہ و تکرار نہیں دوبا	۱۷۴	مولوی خلیل احمد بدایونی کی جہالت	۱۷۴
۶۹	ملا انکشاف کا علمی گھنٹہ و تکرار نہیں دوبا	۱۷۷	کاتما شاہی مکن ذاتی مولوی خلیل احمد	۱۷۷

صفحہ	عنوانات	صفحہ	عنوانات	صفحہ
	بدایونی کے منہ پر الشہ پڑا		مٹھو کریں کھلنے کا بیان تاکہ لوگ کافرو	
۷۹	اسی "امتناع نظیر" میں علامہ خیر آبادی	۱۸۹	مٹھو بننے سے محفوظ رہیں	
	نے یہ فرمایا ہے کہ ہر ممکن ذاتی اگرچہ متبع	۸۵	مٹھو انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی کا	۱۹۲
	ذاتی کا مستند ہو۔ اس کے بارے میں		علامہ خیر آبادی اور محققین پر جھوٹا الزام	
	یہ عقیدہ رکھنا کہ زیر قدرت الہیہ		اور اس کا مفصل رد	
	داخل ہے کفر و بے ایمانی کی طرف	۸۶	مقاتلہ الہیہ کے سلسلہ میں مختلف مذاہب	۱۹۳
	لے جاتا ہے۔		کی تفصیل، علامہ خیر آبادی نثران کے استاد	
۸۰	مکن ذاتی کا متبع بالخیر ہونا اور قدرت	۱۹۰	و والد محترم علامہ فضل امام کا مذہب اور	
	الہی کے تحت داخل نہ ہونا اور داخل		باقی دونوں مذاہب پر بھی مولوی خلیل احمد	
	ہونے کا عقیدہ رکھنا کفر و الحاد		کا قول باطل ہے اور ان کا اپنی مولویت	
	(علامہ خیر آبادی کا ارشاد)		کی جھوٹی شان کو باقی رکھنا ہے	
۸۱	حضرت مولانا شاہد رضا خان صاحب	۸۷	مٹھو انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی کا	۱۹۵
	پیلی بیعتی کا قول مولوی خلیل احمد بدایونی		عبدالغنی نابلسی رحمۃ اللہ علیہ پر اہتمام و ہتھکنڈ	
	کے مستند حضرت علامہ خیر آبادی کے	۸۸	مکن بالذات کوئے کرمال شرعی کو زیر	۱۹۶
	ارشاد کے مطابق نکلا		قدرت الہی داخل کرنے کا بہتان الہی حضرت	
۸۲	مولوی خلیل احمد بدایونی کا بدھوین	۱۹۰	امام بریلوی قدس سرہ پر	
۸۳	علامہ خیر آبادی کی تائید امام نسفی اور امام	۸۹	علی حضرت امام بریلوی قدس سرہ کا مسلک	۱۹۶
	رازی کے اقوال سے		آپ امجد و علامہ کا دامن مضبوطی	
۸۴	علامہ کرام کی عبارتوں کا اصل مسئلہ سے	۱۹۱	سے متعلق ہوئے ہیں اور اسی کی طرف	
	انہماق اور مولوی خلیل احمد بدایونی کی		مسلمانوں کو ہدایت فرما رہے ہیں	

صفحہ	عنوانات	صفحہ	عنوانات	صفحہ
	مٹھو انکشاف کی انتہائی جہالت کو دیوبندی	۱۹۷	اور بریلی میں کوئی اختلاف نہیں حالانکہ	
۲۰۵	مولوی خلیل احمد بدایونی کے نزدیک اعلیٰ حضرت	۹۷	دونوں ایک دوسرے کی نفیقین اور	
	امام بریلوی قدس سرہ کا شرعی حکم بیان کرنا		دونوں کا اجتماع محال ہے	
	جب ذاتی رائے ہے تو آنجناب کی جاہلانہ		مولوی خلیل احمد بدایونی کی انتہائی	۱۹۸
	رائے کب قابل توجہ		بدیہی ارتکاب کفر اور انبیاء کرام کی	
۲۰۶	اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کے	۹۸	توہین کی کھلی چھوٹ	
	اعلیٰ مقامات جن سے وہابیہ دیوبندیہ اور		مولوی خلیل احمد بدایونی کی ہر تاویل قبول	۱۹۹
	ان کے مقلد مولوی خلیل احمد جلیس ہے ہیں		کرنے کا فلسفہ اور خود مولوی خلیل احمد	
۲۰۷	مٹھو انکشاف مولوی خلیل احمد نے کتاب	۹۹	صاحب کے سمجھنے کے لئے ایک عام فہم	
	انکشاف حق کس مقصد سے لکھی اصلاح،		آسان مثال	
	بے نفسی، گونگا شیطان		توہین کی نجاست علامہ کف لسان کے	۲۰۲
۲۰۸	مولوی خلیل احمد بدایونی کے پند و نصائح	۱۰۰	طبیعت و سرشت بہر حال دیوبندیوں	
	شکار پھانسنے کے لئے ہیں		کی توہین کا اقرار موجود ہے۔	
۲۱۰	مولوی خلیل احمد صاحب کی نقل کردہ	۱۰۱	ماہر کذب و بہتان علامہ کف لسان لاہور	۲۰۲
	حدیث دل کا منافق زبان کا مولوی خود		علماء پر اہتمام	
	آپ کے گلے پڑ گئی		مولوی خلیل احمد بدایونی مقامات تاویل	۲۰۳
۲۱۱	اکابر دیوبند سے حکم کفر اٹھانے کیلئے	۱۰۲	سے نابلد اور تاویل کے سلسلہ میں انکا	
	حسام المجرین پر مولوی خلیل احمد کے		انکار دین پر بہتان رکھ کر فریب دینا	
	اعتراضات جو اٹھے دیوبندیوں کو کافرو		خوف و خنیت کا اظہار کر کے اور ناصح مشفق	۲۰۴
	مرتبہ بنا گئے نفیس تفصیلی بحث			

صفحہ نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر	عنوانات
۱۰۳	معاصرین کا عدم اتفاق کب مستبر ہوتا ہے	۲۱۴	۱۱۱ علامہ کف لسان کا دل بدل کر وہابی بننے کا دلچسپ انسانہ... وہابی بننے سے پہلے بھی وہابی
۱۰۴	علامہ کف لسان کی کسمپرسی	۲۱۵	۱۱۲ حضرت مجاہد ملت رحمہ اللہ تعالیٰ سے
۱۰۵	مسلم الحرمین کا آسمانی کتاب نہ ہونا	۲۱۶	۱۱۳ ملا انکشاف کا بریگی اور بدایوں سے کو
	دیوبندیوں کو کفر و ارتداد سے نہیں		۱۱۴ سدا الفرار کے سلسلہ میں علامہ کف لسان
	پیکا کے کانفیس مثالیں		۲۱۸ کے اقوال کی تقسیم
۱۰۶	نہ معلوم بدھو کہاں سے ملے بنے ہیں	۲۱۸	۱۱۵ ملا انکشاف کے اقوال پریشان کا تفصیلی
۱۰۷	ملا انکشاف اقوال اجتہاد کی خصوصیت		۲۱۹ جواب
	اور افتار کی عمومیت کو سمجھنے سے جاہل		۱۱۶ سدا الفرار سے متعلق ایک خلیان کا اندفاع
	مثالوں کے ساتھ ایک اہم بحث		۲۲۰ اور اس کی وضاحت
	جس نے مولوی خلیل احمد کی جہالت و		۱۱۷ علامہ کف لسان کا سدا الفرار کے متعلق
	حاکمت کو عریاں کر دیا۔		۲۲۱ ایک سفید جھوٹ اور اتہام
۱۰۸	مولوی خلیل احمد کا امام بریلوی قدس		۱۱۸ ملا انکشاف کا تعلق
	سرہ کے معاصرین علماء کی دہائی دینا		۲۲۲ مولوی خلیل احمد بدایوں کے مضمون
۱۰۹	علامہ کف لسان کا سفید جھوٹ اور		۲۲۳ کا دوسرا پہلو
	علماء اہلسنت پر انشراح		۱۲۰ دیوبندی مولویوں کو کفر و ارتداد سے
۱۱۰	رسالہ "شرعی فیصلہ" سے چراغ پا ہو کر		۲۲۴ چھڑانے کے لئے مولوی خلیل احمد بجنوری
	مولوی خلیل احمد کے الزامات اور خود		نے اپنے محبوب فرعون کا سہارا لیا
	ان کی کتاب "انکشاف حق" سے انے		
	الزامات کے رد کا بیان		

صفحہ نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر	عنوانات
۲۲۸	۱۲۱ حضرت مولانا مفتی رضوان الرحمن صاحب	۲۲۸	۱۲۸ علامہ کف لسان کا قول کہ مسائل کفر و
	مولوی خلیل احمد کی گفتگو پیری مریدی		۲۲۹ اسلام میں شیوخ و مرشدین کا بھی اتباع
	کفر و اسلام پر اہم بحث		۲۲۹ نہیں بلکہ ائمہ ہدئی اہل سنت و جماعت
۱۲۲	۱۲۲ فاضل مجیب کی پیش کردہ چند شکلیں	۲۲۹	۱۲۹ کا اتباع کیا جائے گا
	۱۲۳ جن سے کفر کی نزاکتیں منکشف ہو جاتی ہیں		۲۲۹ مقدمہ مستند علماء اہل سنت کو علامہ
۱۲۳	۱۲۳ یزید کے کفر پر ایک اہم تفصیلی بحث	۲۲۹	۱۲۹ کف لسان کا نو عمر کم علم اطفال کہتا
	اور نتیجہ		۲۲۹ اور علامہ کف لسان پر ان نوع اطفال
۱۲۴	۱۲۴ علامہ کف لسان دینائے علم و فن کے	۲۲۹	۲۲۹ کی تیسری مرتبہ چڑھائی اور شور و شغب
	انجیو رور گارناؤر اللشال نمونہ		۲۲۹ کا ذکر
۱۲۵	۱۲۵ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کا غوث	۲۲۹	۲۲۹ علامہ کف لسان کی طرف سے مبادی
	اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف یزیدی		۲۲۹ مناظرہ کا ذکر اور اس میں ملا انکشاف
	تکفیر میں کف لسان		۲۲۹ کی فریب کاری و کذب بیانی
۱۲۶	۱۲۶ تکفیر یزید میں ملا انکشاف کا کید و	۲۲۹	۲۲۹ علامہ کف لسان کے مبادی مناظرہ
	فریب انہوں نے حضور غوث اعظم رضی		۲۲۹ کے سوالات کے جوابات
	اللہ عنہ کا کوئی حوالہ نہیں دیا اپنی		۲۲۹ علامہ کف لسان کو دعوت احقاق حق
	طرف سے قول جبر دیا		۲۲۹ روداد مناظرہ کے بیان میں ملا انکشاف
۱۲۷	۱۲۷ اکابر دیوبند کے بارے میں حضرت	۲۲۹	۲۲۹ کی کذب بیانی اور وقعات السنان
	سید محمد میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب		۲۲۹ کو قبول کرنے سے انحراف اور اس
	اور علامہ کف لسان کا ان سے انقطاع بیعت		۲۲۹ پر فاضل مصنف کا حضرت فاضل بریلوی

صفحہ	عنوانات	صفحہ	عنوانات
۲۴۵	عصر بھی متفق نہیں ہیں ملائکشات کا اعداء باطل کر اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ نے چاروں اکابر دیوبند پر جو کفر و ارتداد کا شرعی حکم بیان فرمایا ہے وہ ان کی انفرادی رائے ہے۔	۲۵۸	قدس سرہ کی عبارت سے حوالہ کہ وقعات السنان بسط البنان کا قاہر رد ہے ۱۳۴ ملائکشات کی بھیتی کہ کیا اہل سنت شریعت کے ٹھیکیدار ہیں ۱۳۵ مولوی خلیل احمد کا فاضل عجیب پر حیلہ بازی کا الزام ثابت کرنے کا دلچسپ انداز
۲۴۶	۱۴۱ کا فرشتہ، نبی رسول نہ ہونا مولوی خلیل احمد کا صحابہ کرام اور جہنم بن عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اجتہادات کے ساتھ امام بریلوی قدس سرہ کے فتوے ارتداد کا جاہلانہ وسفیہانہ تقابل ۲۴۸ ملائکشات کی اردو دانی ۲۴۹ خطا کے متعلق ملائکشات مولوی خلیل احمد بدایونی کی نجاست طبع جو انتہا کو پہنچی ہوئی ہے۔	۲۴۰	۱۳۶ مولوی قاسم نانوتوی کے وسیلہ سے قادیانی کا تعلق ملائکشات سے ۱۳۷ علامہ کف لسان کی اپنی صفائی پاکیزگی اور بے گناہی کی ڈینگیں اور آپ کی حقیقت کی عریانی ۱۳۸ مولوی خلیل احمد کا معمولات اور مسکینی ۱۳۹ مولوی خلیل احمد بدایونی کا جہل کہ فتویٰ دین و مذہب نہیں ہوگا ۱۴۰ ملائکشات کا زعم کہ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کے فتوے پر علماء

صفحہ	عنوانات	صفحہ	عنوانات
۲۴۸	۱۴۷ جہالت و سفاہت ملائکشات نے سیدنا شیخ اکبر ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ پر تکفیر کا بھی ذکر کیا ہے اور اس کا قاہر رد اور نفس و دلچسپ بحث	۲۴۱	۱۴۷ علماء پر الشرائی طور پر مزید توہین بنوت پر عمل نکالنے کا الزام اور اس کا شافی رد
۲۸۱	۱۵۲ ملائکشات کی پھلپڑیاں اور اکابر دیوبند کی عبارتوں میں تاویل کی پرانی رٹ	۲۴۲	۱۴۸ اکابر دیوبند کی توہین و تحقیر پر علماء اہل سنت کا حکم کفر بیان کرنا ان کا ذاتی قارمولا نہیں بلکہ شریعت مطہرہ کا حکم ہے
۲۸۲	۱۵۴ مولوی خلیل احمد بدایونی کے نزدیک اول زمانہ ہی سے توہین بنوت کو کوئی اہمیت نہ دی گئی	۲۴۳	۱۴۹ ملائکشات کے معرکہ خیز توہمات
۲۸۳	۱۵۵ علامہ کف لسان کا بیان کہ امام قاضی عیاض نے امام غزالی کو گمراہ کہا	۲۴۴	۱۵۰ ملائکشات کا یہ دعویٰ کہ اکابر دیوبند کے بارے میں علماء اہل سنت کا فتویٰ مقبول نہیں
۲۸۴	۱۵۶ امام بخاری پر الزام بد مذہبی کا ذکر	۲۴۵	۱۵۱ اپنے اور اپنے دیوبندی مرتدوں کو بچانے کے لئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین و تنقیص کی کھلی چھوٹ دیدی
۲۸۵	۱۵۸ مولوی خلیل احمد بدایونی کے اجتماع حرکت حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق قول پر دیوبندیوں کے کفر و ارتداد کو قیاس کر بیٹھے	۲۴۶	۱۵۲ ملائکشات کا بیان کہ علماء نے کفر کے فتوے ہمارے پیشواؤں پر دیئے ہیں، خلیفہ بغدادی کا امام اعظم پر فتوے اور مولوی خلیل احمد کی

صفحہ نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر	عنوانات
۱۵۹	ملا انکشاف کو دیوبندیوں کی توہین رسالت تسلیم	۲۸۵	مفسر ملا انکشاف کے ص ۲۲۲ سے
۱۶۰	اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاکیزہ تعلیمات پر مولوی خلیل احمد بدایونی اپنے کفریات کو قیاس کر گئے	۱۶۵	ص ۲۲۲ تک ہیں اس کا دانی جواب
۱۶۱	علامہ کف لسان کا حضرت منصور علیہ الرحمۃ کے قول "انا الحق" کو پیش کر کے علامہ علی قاری علیہ رحمۃ الباری کے مطلب کا ذکر مگر مطلب غائب	۱۶۶	در بارہ تکفیر ابو طالب سادات ۲۹۲
۱۶۲	ظلمات کو قطعیات پر قیاس کرنا ملا انکشاف کی جہالت	۱۶۷	مارہرہ مطہرہ کے سکوت کا ذکر اور اس کا مفصل جواب
۱۶۳	دو شعروں کا ترجمہ اور دیوبندیہ اس کے پورے مصداق	۱۶۸	امام بریلوی قدس سرہ کی تفسیر ۲۹۵
۱۶۴	ملا انکشاف کے اپنے کف لسان پر منبر وارد لائل	۱۶۹	"شرح المطالب" کی ان عبارتوں نے تکفیر کی اہم نزاکتوں کو واضح کر دیا ہے
۱۶۵	ملا انکشاف کے الزامات فاضل مفسر مدظلہ بر حوزہ انکشاف حق	۱۷۰	ضعیف احتمال ایمان کی وجہ سے ۲۹۷
		۱۷۱	ابو طالب کے بارے میں سکوت پر حکم کفر نہ ہو گا مگر دیوبندیوں کے کفریات میں کوئی ضعیف احتمال نہیں لہذا اطلاع یقینی کے بعد سکوت کفر ہو گا
		۱۷۲	چند نمبروں کے مضامین کو مولوی خلیل احمد نے مقالات میں تفصیل سے دوہرایا ہے اس لئے ان کے جولہات مقالات کے جوابات میں لاخلاف نہیں

صفحہ نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر	عنوانات	
۱۶۰	حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ایک چرواہے کے واقعے سے ملا انکشاف کے استدلال کا رد بلیغ	۲۹۸	۱۶۵	ملا انکشاف کے نئے دھرم پر نئے نئے فروق کا وجود یقینی اور اس نئے دھرم کو صحیح ثابت کرتے ہیں ان کی تضا دبیانی اور حرکت مذہبی
۱۶۱	ملا انکشاف کے استدلال سے کیسے کیسے کفریات کی راہیں کھلتی ہیں۔	۲۹۹	۱۶۶	ملا انکشاف کی دلیل خود ان کے دعوے کے خلاف ہے
۱۶۲	چرواہے کے واقعہ سے متعلق ایک دلچسپ اور اہم بات ملا انکشاف نے اکابر دیوبند کے کفریات کو مان کر ہفتائی دی ہے۔	۳۰۱	۱۶۷	مولوی خلیل احمد بدایونی کی دلیل کا انجام
۱۶۳	ملا انکشاف نے حضرت مولانا روم کو اپنے ساتھ کفریات میں ملوث کرنے کی ناپاک حرکتیں کیں مگر خود کفریات میں پھنس گئے حضرت مولانا روم کا دامن قطعی پاک رہا۔	۳۰۲	۱۶۸	مسئلہ تکفیر کے تقلیدی کے بجائے تحقیقی ہونے پر بحث
۱۶۴	ملا انکشاف کا مقالہ "ما کہ مسئلہ تکفیر تقلیدی نہیں ہے اور اس پر نفیس تفصیلی بحث	۳۰۳	۱۶۹	ملا انکشاف نے مسئلہ تکفیر میں معتزلہ کا مذہب اختیار کر لیا
		۳۰۴	۱۸۰	ہمارے حنفی ماتریدی ائمہ و علماء کا تکفیر میں شرعی حکم بیان کرنا کس طرح ہوتا ہے
		۳۰۵	۱۸۱	ملا انکشاف کی تقلید کے معنی سمجھنے میں جہالت
		۳۰۶	۱۸۲	اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ نے اکابر دیوبند کے لئے ائمہ دین کا

نمبر	عنوانات	نمبر	عنوانات	نمبر
۱۸۴	جماعی حکم ہی نقل فرمایا ہے	۱۸۶	مرید دونوں کو ائمہ دین ہی کی	۳۱۷
۱۸۵	تکفیر یقینی کے لئے ان امور کا	۳۱۵	پیروی کرنی ہوگی اور سنی پیر	
	ذکر جن کا لحاظ ضروری ہوتا ہے		اور مرید اسی پر عمل کرتے ہیں۔	
۱۸۶	ملا انکشاف کی خوش فہمی کہ	۱۸۷	اسکا فیصلہ کہ علماء دیوبند کی تکفیر میں	۳۱۸
	تمام کفریات ایک جیسے ہیں		مشائخ ہارسرہ ائمہ دین کے ارشاد کے	
۱۸۵	اعتقادات اور احکام کفر و	۳۱۷	مطابق عمل کر رہے ہیں و مولوی خلیل	
	ایمان میں مجتہدین کا اتباع		احمد دیوبندی نے اس امر میں ائمہ دین کی تعلیمات	
	ہمارے سنی علماء اچھی طرح جانتے		کی بری طرح مخالفت کی ہے۔	
	ہیں کہ عقائد و اعمال میں پیر اور			

— (۵۰) —

قَالَ هَٰذَا عَرَسَ رِضَا مَصْلَحَ الدِّينِ

ہر ماہ چاند کی تازخ کو بعد نماز مغرب

حضرت قاری محمد مصطفیٰ الدین صلی اللہ علیہ

کے مزار شریف پر ملانے فاتحہ کا پروگرام ہوتا ہے

تمام سنی حضرات شرکت فرما کر ثواب

دارین حاصل کریں

منجانبہ! بنرم رضا

میں مسجد مصلح الدین گارڈن کراچی

روح پرور

درس حدیث

ہر جمعرات بعد نماز عشاء ذکر شریف کے بعد

حضرت علامہ سید

شاہ تراب الحق قادری صاحب

درس حدیث موم مسائل دینیہ بیان فرماتے ہیں

تمام سنی حضرات شوق سے شرکت فرما

کے ثواب دارین حاصل کریں

منجانبہ! بنرم رضا کراچی

میں مسجد مصلح الدین گارڈن کراچی

پیش لفظ

از حضرت مولانا سید محمد حسینی صاحب بجاہ نشین خانقاہ عالیہ شمسہ راجپور (کرنال)

مدرس دارالعلوم امجدیہ منانپور

نعمہ و نصیب علی رسولہ الکریم و علی آلہ و اصحابہ اجمعین

مولوی خلیل احمد خان صاحب بجنوری ثم بدایونی کی کتاب "انکشاف حق"

عرصہ سے مارکیٹ میں آئی ہے کتاب کے مضامین اگرچہ انتہائی غیر ذمہ دارانہ تھے

مگر ایک طبقہ نے اسے مختلف علاقوں میں اچھالنا شروع کیا جس سے دین میں

بہت بڑے فتنے کا اندیشہ تھا ابھی حال ہی میں جن لوگوں نے "اردو ٹائمز" بمبئی

میں شائع کردہ اس مضمون کو دیکھا ہوگا جس میں مولوی خلیل احمد کے حوالہ سے

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ کی ستائش کے پردے میں دیوبندیوں

کے کفریات کو اسلام و ایمان بنانے کا ذہن دیا گیا ہے وہ یہ اچھی طرح سمجھ

لیں گے کہ مولوی خلیل احمد صاحب بجنوری بدایونی کی اس کتاب سے کس

کس طرح گمراہ گری کی سازش کی جا رہی ہے اور اس سے قبل کی گئی ہوگی

چونکہ اس کتاب میں عمدہ تحقیقین حضرت علامہ مولانا مفتی الشاہ غلام محمد خان

صاحب قبلہ کا خاص طور پر ذکر کیا گیا ہے اس لئے مختلف مقامات سے

سوالات کئے گئے اگرچہ حضرت مفتی صاحب قبلہ مدظلہ العالی خود جواب کا عزم

کئے ہوئے تھے مگر لوگوں کے اصرار نے جواب کی طرف خاص توجہ دینے پر

مجبور کیا۔ چنانچہ حضرت علامہ مولانا مفتی غلام محمد صاحب قبلہ مدظلہ العالی نے زیر

مذکر کتاب "محاسب انکشاف" ترتیب دی جس کی پہلی جلد شائع کی جا رہی ہے۔

مولوی خلیل احمد خان صاحب بجنوری بدایونی کیسے عالم ہیں انہوں نے اپنی اس کتاب "انکشاف حق" میں علم و عقل کے بجائے جہل و سفاہت کی کیسی نمائش کی ہے معنی و مفہوم سمجھنے میں کتنے نااہل ہیں، استدلال و دلائل سے کس قدر ناواقف ہیں قرآن و حدیث ائمہ دین فقہاء کرام، علماء و مشائخ و غیر ہم پر کذب و بہتان دھرنے میں کتنے جری ہیں دیوبندیوں کو مسلمان ثابت کرنے کے لئے اسلام و کفر کو ایک کرنے اور کفر کو ایمان بتانے کی کیسی کیسی کوششیں کی ہیں آپ عجائب انکشاف کے مطالعہ سے اچھی طرح معلوم کر لیں گے۔ مولوی خلیل احمد صاحب بجنوری بدایونی نے اپنی اس کتاب میں کیسی سنگین اور خطرناک غلطیاں کی ہیں جن سے مسلمان ہلاکت میں پڑ سکتے ہیں انہیں عمدۃ المحققین حضرت علامہ مولانا مفتی غلام محمد خان صاحب قبلہ مدظلہ العالی نے مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کی تحریروں سے اور اپنے مستحکم دلائل سے واضح کر دیا ہے۔ ہمیں اُمید ہے کہ مطالعہ کے بعد خود ہی لوگ اچھی طرح سمجھ لیں گے۔ چونکہ طباعت میں عجلت کی گئی ہے اس لئے خاطر خواہ حسن طباعت کی طرف توجہ نہ ہو سکی اس کے باوجود کتاب "عجائب انکشاف" کی افادیت بکرہ تعالیٰ پوری کی پوری برقرار ہے۔ مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کی کتاب "انکشاف حق" واقعی عجائب خانہ ہے اس لئے عجائب انکشاف کا مطالعہ قاری کی دلچسپی سے حتمی نہ ہو گا۔ فقط

سید محمد حسینی اشرفی

دارالعلوم امجدیہ گانجہ کھیت ناگپور

مہاراشٹر

عجائب انکشاف

مقدمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد الانبياء
والرسلين وعلى آله وصحبه اجمعين

ہمارے سامنے مولوی خلیل احمد صاحب بجنوری بدایونی کی کتاب "انکشاف حق" ہے۔ اس کتاب کو دیکھ کر یہ اندازہ ہوتا ہے کہ جناب مصنف خود پر حکم کفر و ارتداد سے اس قدر برا فروخت ہوئے ہیں کہ شدت غیظ و غضب میں آپ کے منہ سے نکلے ہوئے جھاگ کتاب کے صفحات پر پھیل کر رہ گئے ہیں۔ آپ نے اس کتاب میں کفر و ارتداد کی نزاکتوں سے اعراض کر کے عالمانہ رنگ میں جہالتوں کی ایسی نمائش کی ہے جس سے مسلمان کفر و ارتداد و منکرات و گمراہی میں گرفتار ہو جائیں یا شبہات میں پڑ جائیں اسی لئے ہمیں یہ رسالہ "عجائب انکشاف" ترتیب دینا پڑا۔

مولوی خلیل احمد صاحب کی یہ کتاب کیسی عجائب خانہ ہے۔ اور خود آپ کیسی عجیب و غریب مخلوق ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ تعالیٰ اس رسالے سے منکشف ہو جائیگا۔ خدا کرے یہ رسالہ عوام اہلسنت کی دینی حفاظت کے ساتھ مولوی خلیل احمد کے ہدایت کا سبب بنے۔

مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی

بجنور کے رہنے والے ہیں تقریباً
پینتالیس سال سے بدایوں میں
مقیم ہیں۔ اگرچہ آپ اپنی بدایوں کی زندگی میں اپنے علم و فضل کے دھاک

پہلا رنگ | آپ نے اس رنگ میں خود کو کھرے امتداد سنی عالم و شیخ
کی حیثیت سے نمائشی علم و فضل کے ساتھ اس طرح پیش
کیا کہ خود اہلسنت آپ کو مسلمانوں کا ایک بڑا فاضل اعتماد..... دینی پیشوا
سمجھتے رہے۔

دوسرا رنگ

آپ کا یہ دوسرا رنگ انتہائی پُر فریب تھا۔ وہ اکابر علماء دیوبند جن کو آپ اپنے پہلے رنگ میں تقریری اور تحریری طور پر انتہائی تشدد سے دوسرے علماء اہلسنت سے آگے بڑھ کر اس طرح کافر و مرتد کہتے رہے کہ معلوم یہ ہوتا تھا کہ ان دیوبندیوں کے کافر و مرتد ہونے کی جو باریکیاں اور تکفیر کے جو رموز اور نزاکتیں آپ پر کھلی ہیں ان کی

۱۔ ب۔ سے بھی یہ بڑے بڑے علماء اہلسنت واقف نہیں ہیں اور گویا یہ علماء اہلسنت آپ ہی کی اتباع کرتے ہوئے ان دیوبندی مولویوں کو کافر و مرتد کہتے ہیں۔ ان علماء دیوبند کی آپ نے اس رنگ میں اس طرح تعریف و توصیف شروع کی کہ آپ کے ان علماء دیوبند کو کافر و مرتد نہ ماننے کا شہدہ ہو۔ اور ان دیوبندیوں کے علم و تقدس کی چھاپ عام اہلسنت کے ذہنوں پر بیٹھتی چلی جائے۔ یہی نہیں بلکہ آپ نے کچھ آگے بڑھ کر ان دیوبندیوں کی کفریہ عبارتوں کو معمول غلطیوں سے تعبیر کرنا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا الرَّسُوْلُ الَّذِیْ
بِكَ سَئَلُوْا الدِّیْنَ
عَبْدُكَ عَبْدُكَ عَلَمٌ

حسینؑ

قبروں پر غور کرو کہ کیسے کیسے

حسینوں کی مٹی خراب ہو رہی ہے

ارشد
(غوث الاعظم)
دستِ غور مت کرو

مُجَانِبًا، أَنْجَمًا مُحِبِّانِ مُصْلِحِ الزَّيْنِ هَذَا لِيَقِي رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ تَابَتْ لَهُ سَجَرَةُ مُطَهَّرَةٌ كَرَامِي

شروع کیا۔ بدایوں کے اہل سنت آپ کے پچھلے کھرے سنی بننے اور سنیت میں انتہائی شدت کی وجہ سے معترض تو نہ ہوئے۔ مگر مولوی خلیل احمد صاحب کے اس رنگ بدلنے پر حیران رہ گئے مگر ہوشیار ہو گئے کہ دال میں ضرور کچھ کالا معلوم ہوتا ہے۔ یہی وہ زمانہ تھا کہ سید العلماء حضرت مولانا سید آل مصطفیٰ مارہروی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ سے ایک ملاقات کے بعد یہ فرمایا تھا کہ مولوی خلیل احمد صاحب چھپے ہوئے دیوبندی دہابی ہیں یا عنقریب دیوبندی بن جائیں گے۔ آخر یہی ہوا کہ آپ نے اپنا نقاب الٹ کر اپنی دیوبندیت و دہابیت کے اصل روپ کو دکھایا۔ یا آپ اپنے قول کے مطابق دل بدل کر دیوبندی بن گئے۔

تیسرا رنگ | اس رنگ میں آپ نے دیوبندیوں و ہابیوں کی تعریف میں غلو کے ساتھ انہیں کافر و مرتد کہنے سے کف لسان کا اعلان کر دیا۔ اور ان کے گستاخانہ کفریہ اقوال میں اپنی طبع نادر ظرافت عقل و خلافت شریعہ نادر میں کرنی شروع کر دیں۔ اور ایسی دودھ کی کوڑی لائے جس سے خود دیوبندی بھی واقف نہ تھے۔

چنانچہ فرعون پر دیوبندیوں کو قیاس کرنا آپ کے اسی علم و فضل اور عقل و فراخی کا ایک حصہ ہے مگر تمام الحرمین کو ماننے اور اعلیٰ حضرت کی عقیدت اور دیوبندیوں کی گمراہی کا (علم کفر، چھوڑ کر) اقرار کرتے رہے۔ (دیکھئے آپ کا خط) بدایوں کے اہلسنت کے لئے مولوی خلیل احمد صاحب کا یہ رنگ بدلنا توقع کے مطابق تھا۔ مولوی خلیل احمد صاحب کے ان مدبرانہ رنگ بدلنے کے باوجود اہلسنت ان کے ہاتھ لگ کر دیوبندی نہ بن سکے۔ بلکہ بدایوں کے سنیوں نے اپنے سنی علماء کو اس حادثہ کی اطلاع دی۔ میں ان حالات سے بے خبر تھا اس لئے مجھ کو اس کا بھی علم نہیں کہ کس کس سنی عالم نے کس کس وقت مولوی خلیل احمد صاحب سے کیا کیا گفتگو کی۔ البتہ ایک مرتبہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ کے عرس سے

فارغ ہو کر حضرت مولانا مفتی رضوان الرحمن صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے اصرار پر حالات سے قطعی بے خبر اتفاقاً بدایوں پہنچا تو معلوم ہوا کہ علماء اہلسنت مولوی خلیل احمد صاحب سے ان کے کف لسان پر بات چیت کے لئے بدایوں آئے ہوئے ہیں۔ علماء کی خدمت میں حاضر ہوا تو یہ بات سامنے آئی کہ تصدیق حال کے لئے انتہائی متانت و سنجیدگی کے ساتھ مناظرہ و صنگ سے الگ رہ کر گفتگو کی جائے گی۔ تاکہ مولوی خلیل احمد صاحب کی موجودہ کیفیت کا صحیح صحیح اندازہ لگایا جاسکے۔ چنانچہ طے شدہ وقت کے مطابق مجلس منعقد ہوئی۔ میں بھی اس مجلس میں حاضر ہوا۔ بات چیت کی ابتدا کرتے ہوئے سب سے پہلے حضرت مولانا مفتی رضوان الرحمن صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہی مولوی خلیل احمد صاحب سے یہ پوچھا تھا کہ وہ دیوبندی علماء جن پر کفر و ارتداد کا حکم ہے۔ کیا آپ انہیں کافر و مرتد کہنے سے کف لسان کرنے لگے ہیں؟ جواب میں مولوی خلیل احمد صاحب نے بھری محفل میں علماء اہلسنت کے سامنے اپنے کف لسان کا اقرار کیا اور دلیل میں یہ کہا کہ جس طرح حضرت شیخ اکبر ابن عربی اور علامہ جامی وغیرہما نے فرعون کو کافر کہنے سے کف لسان کیا اسی طرح میں بھی ان سے دیوبندیوں کو کافر و مرتد کہنے سے زبان روک رہا ہوں۔ اور جب یہ بزرگان دین فرعون کو کافر کہنے سے زبان کو روک کر بھی خارج از اسلام نہ ہوئے بلکہ ملت اسلامیہ انہیں صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ اپنا امام و ولی مانتی ہے تو میں بھی دیوبندیوں کے بارے میں کف لسان سے خارج از اسلام نہیں ہو سکتا۔ مسلمان ہی رہوں گا۔ کچھ اور موضوعات پر بھی بات چیت ہوئی۔ مگر وہ ہماری بحث سے خارج ہے۔ حضرت مولانا شمس الدین صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ مجلس میں قائد کی حیثیت سے تشریف فرما تھے۔ آپ نے سختی سے مجلس کو ختم کرنے کا اعلان کر دیا۔ اور اخیر میں، میں نے کھڑے ہو کر اس خیال کا اظہار مجلس کے سامنے کیا کہ مولوی خلیل احمد صاحب کی کیفیت کا ہمیں یقین ہو گیا ہے اور خط و کتابت کے

ذریعہ اس معاملے کو حل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ ناگپور واپس ہو کر میں نے ایک طویل خط مولوی خلیل احمد صاحب کو لکھ کر دلائل کے ذریعہ فہمائش کی (جو شریک اشاعت ہے ملاحظہ فرمائیں) جس کا اہم خلاصہ یہ ہے کہ :-

"فرعون کے اخیر وقت ایمان لے آنے کو خود قرآن حکیم نے ذکر کیا ہے جس کے بعد "الآن" مذکور ہے۔ ان اکابر نے شبہ کا خیال فرمایا لیکن اکابر دیوبند نے کفر و ارتداد کے بعد توبہ کرنے اور پھر سے ایمان لانے کا کب اعلان کیا ہے یا کسی طرح ان کا رجوع ایمان ثابت ہے کہ آپ ان دیوبندیوں کو فرعون پر قیاس کر کے کف لسان کر سکیں بلکہ یہ دیوبندی مولوی تو اخیر عمر تک اپنی ان کفریہ عبارتوں پر ڈٹے رہے۔ ان کے بعد بھی آج تک برابر ان کفریہ عبارتوں کو برقرار رکھ کر باطل تادمیں چھاپ چھاپ کر شائع کی جا رہی ہیں۔ آج تک کسی دیوبندی نے فرعون کی طرح ان دیوبندی اکابر کی توبہ کا نشان تک نہیں دیا۔ چلئے آپ ہی اس کا کچھ پتہ دیجئے۔ مولوی خلیل احمد صاحب نے مجھ کو ایک خط تو لکھا مگر اس میں سرے سے کوئی جواب نہیں دیا اور نہ ان کے پاس کوئی جواب ہو سکتا ہے۔ اور جواب لائیں گے بھی کہاں سے جب کہ خود مولوی اشرف علی صاحب نے رجوع و توبہ کا انکار کر دیا ہے۔ مہا پوری تفصیل خط و کتابت میں دیکھئے جو اس کتاب کے حصہ اول میں شائع کی جا رہی ہے۔

اس تیسرے رنگ میں مولوی خلیل احمد صاحب کا وہابیت کو اختیار کرنا مگر ساتھ ہی سنت کو نامقول طریقہ سے تھانے کا اعلان نیز فرعون جیسی دلیلوں سے سہارا لینا ایسا تو نہ تھا کہ ان کا مقصد حاصل ہوتا بلکہ ان کے گلے کے پچھوندر ثابت ہوا اور آخر انہیں صاف صاف چوتھا رنگ بدلنا ہی پڑا۔

چوتھا رنگ | آپ نے اہلسنت سے قطعی منہ موڑ کر اپنی اصل دیوبندیت و وہابیت کا کھلا اعلان کر دیا اور واضح

طور پر اکابر دیوبند کی کفریہ عبارتوں کو صحیح مان کر دیوبندیوں کی طرح باطل تاویلیں شروع کر دیں۔ چنانچہ اس چوتھے رنگ میں وہ خالص دیوبندی وہابی بن کر بدایوں میں علماء اہلسنت کے ساتھ ساتھ ہیں پہلی بار مناظرہ بھی کر گئے۔ اس مناظرہ میں آپ نے اصل دیوبندیوں کی طرح ان کی کفریہ عبارتوں میں باطل تاویلیں کئے پر پورا زور صرف کیا۔ مگر نتیجہ یہ ہوا کہ مناظرہ سمیت ان کی ساری تدبیریں محفّٰتیں رائیگاں گئیں۔ اہلسنت آپ کے ہاتھ نہ لگ سکے۔ ان سے متفرق ہو گئے وہ سنی جن پر آپ نے خاص طور پر ڈور سے ڈالے تھے ان میں آپ سے شدید نفرت و حقارت پیدا ہو گئی۔

مناظرہ کے بعد ان کے مریدوں نے ان کی بیعت بھی توڑ دی جب مولوی خلیل احمد صاحب نے یہ دیکھا کہ ان کا کوئی جادو اہلسنت پر نہیں چل سکا تو انہوں نے "انکشاف حق" لکھ ماری جس کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

انکشاف حق

مولوی خلیل احمد صاحب نے اس کتاب میں اپنے آپ کو ایک دل بدلو کی حیثیت سے پیش کیا ہے یعنی پہلے آپ کھرے سنی تھے اور اب خالص دیوبندی وہابی بن گئے ہیں مگر اسی کے ساتھ اس کتاب میں یہ اشارات ضرور ملتے ہیں کہ آپ پرانے دیوبندی وہابی ہیں۔ اور اہلسنت کو فریب دیکر اغوار کرنے کے لئے سنی بنے ہوئے تھے۔ اس کتاب میں آپ نے اپنے آپ کو جتانے کی کوشش کی ہے کہ آپ بہت بڑے عالم ہیں۔ خود کو اکابر علماء میں شمار کر کے دوسروں کی تحقیر و تذلیل و تمجیل کا آپ کا پرانا رنگ کتاب میں موجود ہے۔ آپ اپنی پرانی و ابتدائی عادت کے مطابق مصنوعی طور پر اس کتاب میں قبر و حشر اور جہنم کے عذاب سے لرزہ ہے میں، خوف الہی آپ پر چھایا ہوا ہے اور آپ ان چیزوں کا واسطہ دے کر ان اہلسنت کو وہابی بنانے پر زور مار رہے ہیں۔ جو آپ کے رنگ بدلنے کے

تدبیروں سے آپ کے بھانے میں نہیں آسکے تھے۔ پھر آپ نے اپنے دل بدلنے کے جواز میں بہت زور و شور اور فخر سے ایسی احادیث کریمہ دائرہ دین و علماء سلف و علماء معاصرین کے اقوال و حالات پیش کئے ہیں جنہیں دیکھ کر ایک معمولی پڑھا لکھا کم سوجھ بوجھ کا آدمی بھی جسے اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی ہے آپ کی عقل و فہم پر ماتم کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ پھر طرفہ تماشایہ کہ آپ کو یہ شعور ہی نہ رہا کہ میرے سارے دلائل اہلسنت کے حق میں۔ اور میرے خلاف جارہے ہیں۔ مثال ملاحظہ فرمائیں۔

آپ نے اپنی کتاب "انکشاف حق" کے صفحہ ۲۷ پر مقالہ **حدیث شریف** کے تحت تکفیر مسلم کی سنگینی اور خطرناکی کا ذکر کرتے ہوئے کھلے الفاظ میں دعویٰ کیا ہے۔

"احادیث صحیحہ میں ہے مسلمانوں کو کافر کہنے والوں پر کفر لوٹ آتا ہے۔" (انکشاف حق ص ۲۷) اور دلیل میں بخاری شریف اور مسلم شریف کی حدیث پاک نقل کر کے آپ نے جو ترجمہ کیا ہے وہ یہ ہے۔

ایما راجل قتال لایخیه کافر یعنی جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو کافر کہے فقدا باء بھا احد ہما۔ پس بیشک لوٹتا ہے اس کلمہ کفر کے ساتھ ایک دونوں میں کا۔

پھر خود ہی آگے متعلق اس حدیث کا یہ مطلب بیان کیا ہے۔

"یعنی جس کو کافر کہا گیا اگر وہ واقعی کافر ہے تو اس پر یہ حکم ہوگا۔ اور اگر وہ ایسا نہیں ہے تو اس کہنے والے پر یہ حکم ہوگا۔" (انکشاف ص ۲۷)

ان اکبر علماء دیوبند مولوی خلیل احمد صاحب سے کوئی پوچھے کہ آپ نے اڑان تو اتنی اونچی بھری تھی کہ تکفیر مسلم کی خطرناکی اور سنگینی کی ہائے ہائے میں آپ نے یہاں تک کہہ دیا کہ "مسلمانوں کو کافر کہنے والے پر کفر لوٹ آتا ہے۔"

اور اسی بستے پر آپ کف لسان بھی کر رہے ہیں اور دلیل میں آپ اتنے نیچے گرے کہ ساری سنگینی و خطرناکی ختم اور کفر کے اٹے لوٹ جانے کا اطلاق دھرا رہ گیا اور آپ نے خود ہی فیصلہ کر دیا کہ :-

”اگر وہ واقعی کافر ہے تو اس پر یہ حکم ہو گا۔“

یہی اہلسنت کا مسلک ہے اور آپ نے اپنے ہی بیان کردہ اس ملک سے اعراض کر کے کف لسان کیا ہے۔

کیوں جناب! کچھ کھلی آنکھیں یہ یاد رکھئے کہ یہ دل بدلنے یعنی سستی سے وہابی بن جانے کا تحقیقی ڈھنگ قطعاً نہیں ہے یہ تو کسی پرانے دیوبندی وہابی ہی کا طور و طریق ہے۔ جو استدلال کی صلاحیت ہی نہیں رکھتا۔ نہ اسے یہ ہی ہوش کہ یہ دلائل اہلسنت کے حق میں جارہے ہیں۔

اقوال :- یہی حال مولوی غلیل احمد صاحب بدایونی کے نقل کردہ اقوال کا ہے کہ آپ کو اقوال کے دونوں جانب کا شعور ہی نہیں رہا۔ آپ نے اپنے ”کف لسان“ کی دلیل میں ان اقوال کو پیش تو کیا مگر یہ تمیز ہی نہیں کہ خود یہ اقوال آپ کے کف لسان کے پرچے اڑا رہے ہیں۔ مثلاً آپ نے اسی انکشاف حق منہ پر امام تقی الدین سبکی رحمہ اللہ تعالیٰ کا ایک فتویٰ نقل کر کے اس کا یہ ترجمہ کیا ہے۔

”یعنی جان تو اسے بھائی! اللہ تعالیٰ ہم کو اور تم کو توفیق عطا فرمائے“ مسلمان کو کافر کہنے پر اقدام بڑی دشوار چیز ہے..... (انی قولہ) ہاں اگر وہ نبی صریحہ غیر متمثل التادیل کی عناد یا جوداً مخالفت کرے تو ضرور حکم کفر ہو گا۔ (انکشاف منہ ص ۱۲) امام سبکی رحمہ اللہ تعالیٰ کا آخری قول پکار کر کہہ رہا ہے کہ خبردار نصوص صریح غیر متمثل التادیل پر ہرگز ہرگز کف لسان نہیں کیا جائے گا مگر مولوی غلیل احمد صاحب کی منہ بھی ہے کہ خواہ کچھ ہو امام تقی الدین سبکی اخیر میں کچھ بھی کہتے رہیں۔

استثنا کرتے رہیں چونکہ امام موصوف ابتداً فرمایا چکے ہیں کہ :-
”مسلمان کو کافر کہنے پر اقدام بڑی دشوار چیز ہے۔“ اس لئے میں تو ہر صورت میں کف لسان ہی کروں گا۔

معاصرین

مولوی غلیل احمد صاحب نے اپنے کف لسان کی دلیلوں میں بعض ایسے علماء کو بھی پیش کیا ہے جو اعلیٰ حضرت امسام بریلوی قدس سرہ کے ہم زمانہ تھے اور آپ نے یہ ہوس دکھائی ہے کہ گمان اور گالیوں پر تکبر کی بنیاد رکھی جائے۔ اور ان بدگمان اور گھبر مردوں اور عورتوں کی طرح جو گمان ہی گمان اور گالیوں پر بڑے بڑے فتنے جگاتے ہیں۔ آپ طبع کر رہے ہیں کہ علماء سے لے کر عوام تک دنیا بھر میں کفر کی آگ بھڑکائی جائے۔ علم و فضل کے دعویٰ کے ساتھ مولوی غلیل احمد صاحب کا یہ انداز انتہائی افسوسناک اور چھوڑا پن ہے۔ مثلاً آپ تملاراج میں کہہ رہے ہیں کہ میرے کف لسان پر جھکو تو کافر و مرتد کہہ دیا گیا مگر یہ علماء اہلسنت مولوی نذیر احمد صاحب اور مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی کو کافر و مرتد نہیں کہتے۔ حالانکہ حرام الحرمین کی رو سے یہ دونوں کافر و مرتد ہونے سے نہیں بچتے۔ دیکھئے انکشاف ص ۱۷۱ مقالہ ۱۳

مگر مولوی غلیل احمد صاحب اپنی کتاب ”انکشاف“ میں یہ نہیں بتا سکے اور نہ اب بھی قیامت تک بتا سکتے ہیں کہ مولوی نذیر احمد صاحب اور مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی نے کہیں یہ لکھا ہو کہ ہم نے چاروں دیوبندیوں کی ان عبارتوں کو دیکھا اور سمجھا ہے جن پر حرام الحرمین میں کفر کا حکم لگایا گیا ہے ان پر کفر کا حکم ہی غلط ہے یا ان تاویلات کی وجہ سے ہم حرام الحرمین کے حکم سے کف لسان کر رہے ہیں۔ مولوی غلیل احمد صاحب بدایونی اور ان کے ہم گمان حملائی ماتم کریں یا نہ کریں، رو میں یا نہ رو میں۔ مگر ناظرین مولوی غلیل احمد صاحب کے وہی انداز استدلال پر ان کی فہم و فراست، عقل و دانش کا دلچسپ تماشا ضرور دیکھ لیں۔ جن پر ان کے

کف لسان کی بنیاد ہے۔

انکشاف حق کے صفحہ ۱۵۵ مقالہ ۱۶ پر مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی نے مولوی نذیر احمد صاحب مدرس مدرسہ طیبہ احمد آباد (گجرات) کا ذکر کرتے ہوئے ان کی کتاب "بوارق لامعہ" سے ایک عبارت نقل کی ہے۔ پہلے اس کتاب کا تعارف کراتے ہوئے آپ لکھتے ہیں — "یہ کتاب ۱۳۵۰ھ میں بمبئی مطبع دت پرشاد سے شائع ہوئی ہے یعنی حسام الحرمین سے پندرہ سال پہلے۔" (انکشاف صفحہ ۱) اس کے بعد مولوی خلیل احمد صاحب اپنے مطلب کی خصوصی عبارت کو "بوارق لامعہ" سے نقل کرتے ہیں۔

"مولوی محمد قاسم صاحب مرحوم نے دیوبند کے مدرسہ کی تعمیر فرمائی اہل اسلام کو علم دین کی راہ بتلائی۔ کہیں پیشہ ناپہی سے معتائد فاسدہ اور اعمال کا سدھ قاہر کرتے ہوئے اس کو درہم برہم نہ کر ڈالے۔" (انکشاف صفحہ ۱۵۵) (ماخوذ از بوارق لامعہ)

اس عبارت پر غور و خوض کی درخواست کرتے ہوئے مولوی خلیل احمد صاحب نے اپنی غرض و غایت کو یوں بیان کیا ہے۔

"صاف طور سے روشن ہے کہ وہ (یعنی مولوی نذیر احمد صاحب) مولوی محمد قاسم صاحب کو مسلمان مانتے ہیں اور مسلمانوں کا رہبر کافر و مرتد نہیں مانتے۔" (انکشاف صفحہ ۱۵۵) — پھر اسی غرض کا ٹیپ کا بند لکھا ہے۔

"حسام الحرمین کے بتائے ہوئے احکام سے قطعاً متفق نہیں۔ کیا حسام الحرمین کی رو سے مولوی نذیر احمد صاحب مسلمان باقی رہے۔" (انکشاف صفحہ ۱۵۵)

مولوی خلیل احمد صاحب کا مقصد یہ ہے کہ ظاہر اہلسنت مولوی نذیر احمد صاحب کو کافر و مرتد کیوں نہیں کہتے حالانکہ مولوی نذیر احمد صاحب نے مولوی

قاسم نانوتوی کی تعریف ہی کی ہے۔ انہیں مسلمانوں اور دین کار ہر ہی بتایا ہے۔ جب کہ حسام الحرمین کا مولوی قاسم نانوتوی پر یہ حکم ہے کہ وہ اپنی صریح کفری عبارتوں کی وجہ سے کافر و مرتد ہے اور جو اسے کافر و مرتد نہ مانے وہ بھی کافر و مرتد ہے۔ حسام الحرمین کے حکم کے مطابق مولوی نذیر احمد صاحب کو کافر و مرتد ہو جانا چاہئے۔ اس لئے کہ انہوں نے حسام الحرمین کے بتائے ہوئے حکم کو تسلیم نہیں کیا اور مولوی قاسم نانوتوی کو کافر و مرتد نہیں مانا۔ اور جب اہلسنت مولوی نذیر احمد خاں کو کافر و مرتد نہیں مانتے تو اس بات پر کہ میں مولوی قاسم نانوتوی وغیرہ کو کافر و مرتد کہنے سے کف لسان کرتا ہوں۔ اہلسنت مجھ کو (یعنی مولوی خلیل احمد صاحب کو) بھی کافر و مرتد نہیں کہہ سکتے۔

مگر یہ ساری اقوال سازیوں اور باتیں بنانے میں مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کو یہ ہوش ہی نہیں رہا کہ میں تو اپنی اسی کتاب "انکشاف" کے اسی صفحہ ۱۵۵ پر اسی بحث میں یہ اعتراف کر چکا ہوں۔

"مولوی نذیر احمد خان صاحب نے اپنی کتاب بوارق لامعہ (جس میں مولوی قاسم نانوتوی کی تعریف ہے) حسام الحرمین سے پندرہ سال پہلے ہی لکھی ہے۔" "آپ کو یہ پرواہ کہ دنیا مجھ کو کتنا بڑا فریبی سمجھے گی کہ کیا مولوی خلیل احمد صاحب نے کوئی خواب دیکھ لیا تھا جس سے آپ پر یہ روشن ہوا کہ مولوی نذیر احمد صاحب پر پندرہ سال پہلے ہی اہام ہو چکا تھا کہ حسام الحرمین نامی ایک کتاب پندرہ سال بعد لکھی جائے والی ہے۔ جس میں مولوی قاسم نانوتوی وغیرہ کو ان کے کفریات پر کافر و مرتد کہا جائے گا لہذا میں پہلے ہی مولوی قاسم نانوتوی کی تعریف کر جاؤں۔ ان کو مسلمان بلکہ دین کار ہر بنا جاؤں۔ تاکہ اگر واقعی ان کا کفر و ارتداد ۱۰-۱۵ سال بعد ظاہر بھی ہو جائے تو میری کتاب "بوارق لامعہ" کی یہ تحریر مولوی قاسم نانوتوی کے کفر و ارتداد کو اٹھا دے۔ اور مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی جیسے اکبر ہمارے کف لسان

پر دلیل قاهر بن جائے۔ اب ان عقل کے مابے اکبر علامہ دیوبند مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کو کون سمجھائے کہ حرام الحرمین کا حکم تو ان پر ہو گا جن کو حرام الحرمین نے ان کفریہ عبارتوں کی طرف متوجہ کر کے کفر و ارتداد کا حکم پہنچایا ہو یا لوگ خود ہی یقینی طور پر ان عبارتوں کے کفریات پر مطلع ہو گئے ہوں۔ اور پھر ان عبارتوں کے لکھنے والوں کو مسلمان مانتے ہوں۔

مولوی نذیر احمد صاحب حرام الحرمین کے وجود میں آنے سے پندرہ سال پہلے ہی یقینی طور پر حرام الحرمین سے کیسے خبردار ہو گئے اور دیوبندیوں کی کفریہ عبارتوں کے اطلاع انہیں پندرہ برس پہلے کیسے ہو گئی۔ جو مولوی خلیل احمد صاحب "انکشاف" میں بڑے زور و شور سے یہ لکھ گئے کہ مولوی نذیر احمد صاحب حرام الحرمین کے حکم کو نہیں مانتے ہیں۔ پھر مولوی نذیر احمد صاحب کے نہ ماننے کی یقینی اطلاع مولوی خلیل احمد صاحب کو کہاں سے مل گئی۔ کہیں مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی عالم برزخ میں مولوی نذیر احمد صاحب سے ملاقات تو نہیں کر آئے ہیں؟ یا عالم روحانیت کے راز و نیاز تو آپ پر منکشف نہیں ہو رہے ہیں۔ حاصل یہ کہ مولوی نذیر احمد صاحب حرام الحرمین کے وجود سے ۱۵ سال پہلے ہی حرام الحرمین کا رد لکھ گئے۔ یہ تو کسی جنوں پاگل ہی کی بڑ ہو سکتی ہے۔ اور مولوی قاسم نانوتوی کی کفریہ عبارت سے مولوی نذیر احمد صاحب کے قطعی و یقینی مطلع ہونے پر خود مولوی خلیل احمد صاحب کی پیش کردہ عبارتوں میں بلکہ کہیں کوئی دلیل نہیں تو پھر "بواق لامو" سے ان عبارتوں کا پیش کرنا مولوی خلیل احمد صاحب کی بڑی حماقت ہی ٹھہری۔

یہی حرکتیں مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی نے مولوی عبدالحئی صاحب لکھنوی کے ساتھ کی ہیں۔ دیکھئے انکشاف حق ص ۱۷۱ اس مضمون سے متصل جس میں مولوی خلیل احمد صاحب نے لکھا ہے کہ مولوی عبدالحئی صاحب لکھنوی مجھے مسلمان باقی نہ رہے کا فرد مرتد ہو گئے۔

یہ سراپا ہوش و خرد مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی شاید اپنے مطلب کے لئے دانستہ اس سے بے ہوش ہو گئے کہ مولوی عبدالحئی صاحب لکھنوی کی وفات تو ۱۳۰۷ھ میں ہی ہو گئی۔ حرام الحرمین جو آپ کے مولوی عبدالحئی صاحب لکھنوی کے بیس سال بعد شائع ہوئی۔ اس سے مولوی عبدالحئی صاحب کیسے یقینی طور پر آگاہ ہو گئے کہ پیشگی ہی پیشگی مولوی قاسم نانوتوی کو کفر و ارتداد سے بچانے کی فکر ہو گئی۔ اور مولوی خلیل احمد صاحب پر ایک سو سال بعد یہ القا بھی کر دیا کہ مولوی قاسم نانوتوی پر کفر و ارتداد کا حکم غلط ہے۔ میں خود بھی انہیں مسلمان مانتا ہوں۔ لہذا اے صاحب انکشاف! تم بتدریج دھیرے دھیرے سنی سے وہابی بن جاؤ۔ در نہ مولوی خلیل احمد بدایونی کو کس طرح یقینی اطلاع ملی۔ جو آپ مولوی عبدالحئی صاحب لکھنوی کو کافر بنانے پر اس لئے تلے ہوئے ہیں کہ آپ خود کفر و ارتداد سے بچ جائیں۔ مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی خود اپنی یقینی اطلاع کی کوئی دلیل شرعی اپنی وفات تک نہیں دے سکتے نہ قیامت تک۔ مولوی عبدالحئی صاحب لکھنوی اور مولوی نذیر احمد صاحب کی کوئی ایسی تحریر دکھا سکتے ہیں جس میں انہوں نے مولوی قاسم نانوتوی کی کفریہ عبارت پر بحث کر کے انہیں کفر و ارتداد سے بری قرار دیا ہو یا ان کے اقوال کی تاویلات بیان کی ہوں۔ شرعی حکم اور دینی دیانت کا تقاضا صرف اس قدر ہے کہ مولوی عبدالحئی صاحب لکھنوی اور مولوی نذیر احمد صاحب کے بائیس میں عدم اطلاع یا عدم اطلاع یقینی تسلیم کیا جائے۔ اور عدم اطلاع عدم وجود کو مستلزم نہیں۔ مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کے پاس سوائے آئیں یا میں جھانکنے کے اطلاع یقینی پر کوئی دلیل نہیں۔ مولوی عبدالحئی صاحب اور مولوی نذیر احمد صاحب کو پیش کرنے میں اسی اطلاع یقینی کو ثابت کرنے کی ضرورت تھی اور یہ بیچارے مولوی خلیل احمد صاحب ثابت ہی نہیں کر سکے۔ نہ ہی مرنے تک ثابت کر سکتے ہیں۔ رہا مولوی عبدالحئی صاحب لکھنوی اور مولوی

نذیر احمد صاحب کا مولوی قاسم نانوتوی کو مسلمان سمجھنا تو مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی اور مولوی نذیر احمد صاحب تو ایک طرف خود اعلیٰ حضرت امام بریلوی سے قدس سرہ مولوی عبدالحی صاحب کی وفات ۱۳۲۷ھ کے بعد ۱۳۲۸ھ تک تقریباً سو سال اور مولوی نذیر احمد صاحب کی بوارق لامعہ کے بعد تقریباً گیارہ سال تک ان چاروں دیوبندیوں کو مسلمان ہی سمجھتے رہے۔ برسوں خود اعلیٰ حضرت بریلوی ان کی کفریہ عبارتوں سے آگاہ نہ تھے۔ اس نظر نہ پڑنے یا قطعیت کیساتھ اطلاع نہ ہونے سے یہ ہرگز نہیں مانا جائے گا کہ ان دیوبندیوں کی کتابوں میں یہ کفریہ عبارتیں موجود ہی نہیں تھیں۔ مولوی خلیل احمد صاحب کا یہ گمان کہ ضرور انہیں اطلاع تھی قطعاً بے دلیل اور خبط اور اس پر اتنا بڑا حکم لگا دینا شرعی احکام سے جہالت یا اعراض و بے پرداہی کی ایسی حرکت ہے جو صرف اپنے آپ کو کفر و ارتداد کے حکم سے بچانے کے لئے کی گئی ہے۔

مولوی خلیل احمد صاحب جس فاضلانہ و ہی لائن کو باندھنا چاہتے ہیں اس پر بھی ایک نظر ڈال لی جائے۔ مولوی خلیل احمد صاحب کا گمان یہ ہے کہ مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی اور مولوی نذیر احمد صاحب نے مولوی قاسم نانوتوی کی اس کتاب کو ضرور دیکھا ہوگا۔ جس میں کفریہ عبارت ہے اور اس کفریہ عبارت کو اچھی طرح غور سے پڑھا ہوگا۔ اور سمجھا ہوگا۔ پورا پورا تجزیہ کیا ہوگا۔ اس میں کوئی کفر و ارتداد نہ پایا گیا ہوگا یا اس میں تاویلات کی گنجائش نظر آئی ہوگی اسی لئے انہوں نے کفر و ارتداد کا حکم نہیں لگایا ہوگا۔ جب ہی تو ان دونوں کی کسی کتاب میں کہیں کفر و ارتداد کا کوئی حکم نظر نہیں آتا۔ جی ہاں! اور نہ اس عبارت پر کوئی بحث ملتی ہے۔ یہ ہے آپ کے گمان کی لائن اور یہ سب لغویات اور احمقانہ اوہام ہیں جن پر آپ کے کف لسان کی بنیاد ہے۔

بریں عقل و دانش بیاہد گریست

نیز مولوی خلیل احمد صاحب کا یہ وہ وہم و گمان ہے کہ اس انداز پر انہوں نے حامی الحرمین کے ذریعہ ساری دنیا کے مسلمانوں کو کافر و مرتد بنانے کا پچھوہرا اپنے کیا ہے۔

بمکہ تعالیٰ حامی الحرمین اور علماء اہلسنت تکفیر کے اس اہتمام سے بری ہیں۔ خود اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی قدس سرہ نے جب تک کفر و ارتداد روز روشن کی طرح ظاہر نہیں ہو گیا کہ اس میں احتمال و تاویل کی گنجائش باقی نہیں رہی۔ ہرگز ہرگز کفر و ارتداد کا حکم نہیں بیان فرمایا جس کا اعتراف خود مولوی خلیل احمد صاحب نے اپنی کتاب (انکشاف) میں کیا ہے۔ علماء اہلسنت محض وہم و گمان پر کافر و مرتد نہیں بتاتے پھرتے ہیں۔ جہاں شرعاً کفریات دیکھتے ہیں تنبیہات سوالات، ایرادات کے ذریعہ شریعت مطہرہ کی عزت و حرمت اور مسلمانوں کے دین و ایمان کی حفاظت کا ضرور لحاظ فرماتے ہیں جن کو یہ اکبر علماء دیوبند مولوی خلیل احمد صاحب اپنے بہت ہی وسیع علم اور اپنی بہت ہی موٹی عقل نیز بہت بڑی قوت تمیز سے عین حکم کفر و ارتداد سمجھ بیٹھے ہیں۔ جس کی بحث انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی کتاب (انکشاف) کے رد میں آتی ہے وہیں یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ مولوی خلیل احمد صاحب نے مسلمانوں میں پھوٹ کی اپنی زبردست ہائے دکھا کر خود مسلمانوں اور اہلسنت میں پھوٹ ڈالنے اور انہیں آپس میں لڑانے کا کیسا رول ادا کیا ہے۔ یہ بھی کھل جائے گا کہ

”سد الفرار“ اور ”مستزاد ادب سوالات“ جیسی کتابیں کیا ہیں اور مولوی خلیل احمد صاحب اپنی وہابیت آمیز معاندانہ حرکتوں سے انہیں اپنے غلط مفہومات کے ساتھ پیش کر کے کس طرح مسلمانوں میں باہمی دشمنی کی آگ بھڑکانا چاہتے ہیں۔ اور ان کتابوں سے آپ اپنے کف لسان پر کتنے باطل استدلال اور فاسد قیاس کی ہوس خام رکھتے ہیں۔

ہاں مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی پر کفر و ارتداد کا حکم کسی دہم دنگان پر نہیں بلکہ یقین پر مبنی ہے اس لئے کہ وہ دین بدلنے کے اعلان سے پہلے بھی ان عبارتوں پر یقینی اطلاع رکھتے تھے۔ اور علماء اہلسنت سے بہت آگے بڑھ کر ان کفریہ عبارتوں پر انتہائی شدت کے ساتھ حکم کفر لگاتے تھے اور دل بدل کر وہابی بن جانے کے بعد بھی وہ دہابیوں دیوبندیوں سے کئی قدم آگے رہ کر ان کفریہ عبارتوں پر مناظرہ کر گئے ہیں اور اب تو اپنی کتاب "انکشاف" میں آپ صاف بے پردہ آگے ہیں اور ان کفریہ عبارتوں کی باطل تاویلوں اور فاسد قیاس میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی ہے۔ مولوی خلیل احمد بدایونی کے ان تمام حالات پر علماء اہلسنت اور بدایوں اور باہر کے عام سنی یقینی اطلاع رکھتے ہیں۔ اسی لئے مولوی خلیل احمد صاحب کے کافر و مرتد ہو جانے میں اصلاً کوئی شبہ باقی نہیں رہا ہے۔ ان کے علاوہ مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی نے دوسرے غلط استدلال، علماء اہلسنت کی معاندانہ تحقیر و تذلیل، اپنے متکبر علمی و عقلی اور اپنی اور دوسروں کی تیکھی عبارتوں بھتیوں گالیوں پر جو اپنے کف لسان کی بڑی فریب بنیاد رکھی ہے بلکہ خالص دیوبندی بن کر اصلی دیوبندیوں کی طرح ان چاروں دیوبندیوں کی جو اصلاح و صفائی کی ہے انہیں بھی آپ انشاء اللہ تعالیٰ ہمارے جواب میں ملاحظہ فرمائیں گے۔

ملا انکشاف کا فریب اور خط و کتابت کی اشاعت

جگہ۔ عادت کے مطابق علامہ کف لسان نے اپنی کتاب انکشاف حق لکھنے میں بھی جو کذب و افتراء کید و فریب کھلے طور پر اختیار کیا ہے اسے ناظرین ہمارے جواب میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ ان کے علاوہ اس کتاب میں ملا انکشاف کے کچھ دھوکے جھوٹ اور بہتان ایسے ہیں جن کو خط و کتابت کے سامنے آجانے کی صورت میں

ابھی طرح سمجھا جاسکتا ہے۔

اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کی ذات، امام الحرمین، دیوبندیوں کے بارے میں خیالات، مناظرہ بدایوں وغیرہ ایسے امور ہیں جن کے بارے میں ملّا انکشاف کی عجیب حرکتیں معلوم کرنے کے لئے خط و کتابت کا مطالعہ میں آجنا ضروری ہے۔ اس لئے ہم مولوی خلیل احمد صاحب کی خط و کتابت کو شائع کر رہے ہیں۔

خط و کتابت کی نقل کے ساتھ ہم حاشیہ پر کچھ اشارات بھی پیش کریں گے۔

نوٹ

"انکشاف" لکھ کر مولوی خلیل احمد صاحب کی ذمہ داری یہ تھی کہ وہ متعلقہ افراد کے پاس یہ کتاب بھیجتے یا انہیں اطلاع دیتے مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ حالانکہ مولوی خلیل احمد صاحب نے مجھ پر حملے کرنے میں کوئی کوتاہی نہیں کی ہے اور آخرت کی ہونا کیوں سے رزتے ہوئے تکفیر سے کف لسان کے مسلک کے باوجود مجھ کو مرزا غلام احمد قادیانی کے ساتھ شمار کرنے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی ہے۔ (دیکھئے انکشاف ص ۵۷)

اب دو ہی باتیں ہیں یا تو مولوی خلیل احمد صاحب مرزا غلام احمد قادیانی کی طرح مجھ پر بھی کفر و ارتداد کا حکم رکھتے ہوں یا اپنے کف لسان کے مسلک پر مرزا غلام احمد قادیانی کو بھی معمولی خطا کار مسلمان ہی مانتے ہوں۔ بہر حال ان پر فرض تھا کہ وہ مجھ کو اور جن جن پر ان کے اعتراضات تھے ان سب کو اپنے اعتراضات سے باخبر کر دیتے۔ مگر علم و فضل فہم و عقل میں نقصان کے ساتھ نقص اخلاق کی بیماری تعجب خیز نہیں ہے۔

خداوند قدوس بھلا کرے احباب بدایوں کا جنہوں نے یہ کتاب "انکشاف حق" میرے پاس بھیج دی۔ مگر افسوس کہ میری آنکھ کے موتیا بند اسکے آپریشن اور اسکے اثرات کی وجہ سے جواب میں تاخیر ہو گئی۔ جواب کو دو جلدوں میں تقسیم کر کے پہلی جلد پریس کو دی جا رہی ہے۔ فقط غلام محمد خاں غفرلہ۔ دارالعلوم امجدیہ گانجہ کھیت ناگپور

حسام الحرمین حکم سے کفایان پر ایک اہم خط بنام مولوی خلیل احمد صاحب (فرعون وغیرہ کی اہم بحث)

منجانب علامہ محمد خاں غفرلہ۔ دارالعلوم امجدیہ گانجہ کھیت ناگپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ تعالیٰ ونصلیٰ ونسلم علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین
جناب مولوی خلیل احمد صاحب (بدایوں) بدما ہوا سنون۔

عرس اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ کے بعد ۲۶ صفر ۱۲۸۵ھ کو اتفاقاً میں حضرت
مولانا مفتی محمد رضوان الرحمن صاحب کیساتھ بدایوں حاضر ہوا اور اسی روز بعد نماز ظہر ملار
اہلسنت کے ساتھ آپ کی مجالست ہوئی جس میں آپ نے اکابر دیوبند پر حکم کفر کے
بارے میں اپنے خیال کا اظہار فرمایا۔ اس میں شک نہیں کہ اس مجلس کی ناقصی ٹھیک
نہ تھی۔ حضرت مولانا شمس الدین صاحب مدظلہ العالی کا اپنے دعووں کے باوجود اس
محفل کو ناتمام ختم فرمادینا اگرچہ حاضرین نے اچھا نہ سمجھا اور نہ ہم نے اسے مناسب
جانا مگر حضرت مولانا شمس الدین صاحب نے بہت دور اندیشی سے کام لیا جو قطعاً
حالات کے مطابق اور صحیح تھا۔ واقعہ یہ ہے کہ یہ بات چند گھنٹوں یا چند روز کی نہ
تھی بحث کا رخ کسی اور مطالعہ اور تحقیق کا تقاضا کر رہا تھا۔ حضرت مفتی اندوڑ مدظلہ
العالی آپ کے پیغام کے بعد اگر دو گھنٹے نہیں دو دن رک جاتے تو نتیجہ کچھ نہ نکلتا۔
اور بات پھر کسی دوسرے وقت طویل مجالست یا تحریری مباحثہ پر آجاتی اور ان
ان دو گھنٹوں یا دو دن کے بعد واپس ہونا لوگوں کو اس سے زیادہ غلط فہمی میں
ڈال دیتا جو ان کی سنت گمراہی کا سبب ہوتا۔ یوں بھی ہم نے لوگوں کی زبانی اپنے کالوں

سے سنا ہے کہ حضرت مجاہد ملت مولانا حبیب الرحمن صاحب دامت برکاتہم القدسیہ،
حضرت مولانا شاہد رضا خان صاحب، حضرت مولانا اختر رضا خان صاحب آپ کے مقابلہ
سے بھاگ گئے ہیں اور بعد میں یہ بھی سن لیا کہ مولانا شمس الدین صاحب اور مفتی
رضوان الرحمن صاحب بھی پہلو تہی کر کے نکل گئے اور اب مولانا خلیل احمد صاحب کے
مقابلہ پر کوئی نہیں ہے۔

لوگ جو خیال رکھیں، رکھیں۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ ہم کسی اکھاڑے
میں مقابلہ کی نیت ہرگز نہیں رکھتے۔ ہماری نیت خالص یہ ہے کہ بندگانِ خدا
صلوات و مگرہی سے بچ جائیں۔ ان کا اقلان و انتشار دور ہو جائے اور اسی لئے
ہم آپ سے مراسلت کے ذریعہ ان معاملات کو طے کرنے کی کوشش کریں گے۔

مجلس مذکور میں آپ کا قول تھا کہ "آپ حسام الحرمین کو تو مانتے ہیں مگر خود
حکم لگانے میں اب احتیاط کرنے لگے ہیں۔" اس سلسلہ میں مزید جو باتیں مجھے یاد
ہیں وہ یہ ہیں، آپ نے اپنے جواز احتیاط کی دلیل میں خصوصیت کے ساتھ حضرت
شیخ اکبر رحمی الدین ابن عربی قدس سرہ کا تذکرہ فرعون کے اسلام کے بارے میں کیا ہے۔
مولوی اشرف علی تھانوی کے بارے میں آپ نے کہا ہے کہ "بسط البنان"

دیکھنے کے بعد آپ ان کو کافر کہنے میں احتیاط کرنے لگے ہیں۔ کچھ اور باتیں بھی ہوئیں
چونکہ ہم چاہتے ہیں کہ احقاق حق اور ابطال باطل ہو جائے اور مراسلت سے یہ معاملات
طے کر لے جائیں اس لئے وقت ضرورت آپ سے یہ معلوم کرنے میں ہم حق بجانب
ہوں گے کہ آپ کے شبہات کیا ہیں؟

حضرت شیخ اکبر قدس سرہ کے متعلق بدایوں سے کاسلینج تک چرچے سننے میں
آئے۔ یہ تو مجھے یاد ہے کہ آپ نے مسجد میں اس سلسلے میں کوئی کتاب دکھائی تھی مگر
یہ خیال نہیں کہ وہ کون سی اور کس کی تھی۔ آپ نے حضرت امام غزالی اور حضرت
جامی قدس سرہما کی نقل کا بھی ذکر کیا تھا اور مجھے یاد پڑتا ہے کسی صاحب نے کسی

وقت یہ بھی کہا ہے کہ لطائف اشرفی میں حضرت مخدوم علیہ الرحمہ نے فرعون کے اسلام پر بحث کی ہے اور حضرت شیخ اکبر قدس سرہ سے حوالہ نقل کیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ بہر حال جس نے بھی نقل کیا ہو ہمیں ان کی نقل و تسلیم سے انکار نہیں اور آپ ان کو سند بنا کر اپنا مسلک بھی فرعون کا اسلام قرار دیں تو ہمیں کوئی سروکار نہیں رہا ہمارا مسلک تو ہم جمہور علماء و فقہاء و عارفین کا دامن تھامے ہوئے ہیں۔ ہم اپنی بساط کے پیش نظر ان سے الگ رہ کر نہ خود گمراہ ہونا چاہتے ہیں اور نہ عوام کو الجھا کر انہیں گمراہ کرنے کی کوشش کر سکتے ہیں۔ فرعون کے بارے میں شامی کی یہ عبارت ہمارے سامنے ہے۔ واما ایمان البأس فمذهب اهل الحق انہ لا ینفع عند الغرض ولا عند معاينة عذاب الاستئصال لقوله تعالى فلا یک یمانہم لما رأوا بأساً ولذا اجمعوا علی کفر فرعون کما رواه الترمذی فی تفسیرہ فی سورۃ یونس۔ یعنی ایمان باس کے متعلق اہل حق کا مذہب یہ ہے کہ وہ غرغره کے وقت مفید نہیں اور نہ عذاب استئصال کے معاینہ کے وقت فائدہ دے گا۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی وجہ سے کہ ”ہمارے عذاب کے دیکھنے کے وقت ان کا ایمان لانا ان کو فائدہ نہ دے گا۔“ اس لئے فرعون کے کفر پر اجماع کیا ہے جیسا کہ اس کو ترمذی نے سورہ یونس کی تفسیر میں روایت کیا ہے۔ حضرت شیخ اکبر قدس سرہ کے بارے میں اسی شامی میں علامہ ابن حجر کا قول منقول ہے۔ قال العلامة ابن حجر فی الزواجر فاننا وان کنا نعتقد جلالۃ قائلہ فهو مردود فان العصمة لیست الا للانبیاء مع انہ نقل عن بعض کتبہ انہ صح فیہما بان فرعون مع ہامان وقارون فی النار واذا اختلف کلام امام فیوخذ بما یوافق الادلۃ الظاہرۃ و یعرض عما خالفہا۔ یعنی ہم اگرچہ اس قول کے قائل (حضرت شیخ اکبر قدس سرہ) کی جملات کے معتقد ہوں مگر یہ قول مردود ہے اس لئے کہ عصمت صرف انبیاء کے لئے ہے باوجود اس کے کہ خود ان سے

”حضرت شیخ اکبر“ کی بعض کتب سے منقول ہے جن میں حضرت شیخ نے تصریح فرمائی ہے کہ بیشک ”فرعون“ ہامان اور قارون کے ساتھ جہنم میں ہوگا اور جب امام کا قول ہی مختلف ہو تو وہ قول لیا جائے گا جو ظاہری دلیلوں کے مطابق ہوگا اور جو ظاہری دلیلوں کے خلاف ہوگا اس سے اعراض کیا جائے گا۔

در مختار میں فرمایا۔ لغد فیہ کلمات متباہن الشویعة وتکلف بعض المتصنفین لارجاعہا الی الشوع لکننا یتقنا ان بعض الیہود افتراھا علی الشیخ قدس سرہ فیعب الا احتیاط بترک المطالعة تلک الکلمات۔ یعنی اس میں ایسے کلمات ہیں جو شریعت کے متباہن و مخالف ہیں بعض متصنفین نے انہیں شرع کی طرف لوٹانے میں تکلف کیا ہے لیکن ہم یقین کر چکے ہیں کہ بعض یہود نے ان کلمات سے شیخ قدس سرہ پر بہتان باندھا ہے پس احتیاط واجب ہے اس طرح کہ ان کلمات کا مطالعہ ترک کر دیا جائے۔ اسی شامی میں حضرت حافظ سیوطی کے رسالہ ”تنبیہ الغبی بتبویۃ ابن عربی“ سے منقول ہے۔ والقول الفصل عندی فیہ طریقۃ لا یرضاھا الفرقتان وھی اعتقاد ولا یتہ و تحویم النظر فی کتبہ فقد نقل عنہ انہ قال نحن قوم بحکم النظر فی کتبنا۔ فرماتے ہیں میرے نزدیک اس بارے میں قول فصل ایسا طریقہ ہے جس سے دونوں فریق راضی نہ ہوں گے اور وہ یہ ہے کہ حضرت شیخ کی دلالت کا اعتقاد رکھنا اور ان کی کتابوں میں نظر کرنے کو حرام قرار دینا۔ یعنی ان کی دلالت مسلم مگر ان کی کتابیں دیکھنا حرام۔ حضرت شیخ اکبر سے منقول ہے آپ نے فرمایا ہے کہ ہم ایسے لوگ ہیں کہ ہماری کتابیں دیکھنا ان میں غور و فکر کرنا حرام ہے۔

پھر علامہ سیوطی ان کتابوں کے دیکھنے کی حمت کی وجہ بھی تحریر فرماتے ہیں۔ وذالک ان الصوفیۃ تواطوا علی الفاظ اصطلاحی علیہا واردوا بجماعی غیر المعانی المتعارفۃ منہا بین الفقہاء فمن حملہا علی معانیہا

المعارفۃ کفر۔ یعنی ان کتابوں کو دیکھنا اس لئے حرام ہے کہ صوفیاء کرام نے الفاظ کو "تصوف" کی اصطلاحات کے لئے اختیار فرمایا اور ان سے وہ معانی مراد لئے ہیں جو فقہاء کے درمیان انہیں الفاظ کے متعارف معانی سے الگ ہیں تو جو صوفیاء کے ان الفاظ کو فقہاء کے متعارف معانی پر محمول کرے گا کافر ہو جائیگا۔ ان عبارتوں میں جو باتیں قابل لحاظ ہیں وہ حسب ذیل ہیں۔

- ۱۔ فرعون کے کفر پر اجماع ہے۔
- ۲۔ شیخ اکبر قدس سرہ کی جملات مسلم مگر ان سے فرعون کے اسلام کا منقول قول مردود۔
- ۳۔ حضرت شیخ اکبر سے جہاں فرعون کا اسلام منقول ہے ان ہی سے یہ بھی منقول ہے کہ "فرعون" ہامان اور قارون کے ساتھ جہنم میں ہوگا۔
- ۴۔ بعض یہودیوں نے غیر شرعی کلمات داخل کر کے حضرت شیخ اکبر قدس سرہ پر افتراء کیا ہے۔
- ۵۔ حضرت شیخ اکبر کی ولایت مسلم مگر ان کی کتابیں دیکھنا حرام ہے خود ان کے قول سے بھی اور دوسرے معتمد علماء کے حکم پر بھی۔
- ۶۔ صوفیاء کرام کی اصطلاحات کے معانی فقہائے عظام کی اصطلاحات کے معانی سے الگ ہیں اگرچہ الفاظ ایک ہیں۔
- ۷۔ اگر اصطلاحات صوفیاء کرام کو فقہاء کی معروف المعانی اصطلاحات پر حمل کیا گیا تو حکم کفر تک پہنچ سکتا ہے۔

اب آپ سے کلام ہے — ہمیں یقین ہے کہ یہ عبارتیں آپ کی نظر سے گزر چکی ہیں۔ اس صورت میں یہ بات انتہائی افسوس ناک ہوگی کہ آپ کے مقام علم و تحقیق نے پھر استدلال و استناد کی اجازت کیسے دیدی — حضرت شیخ اکبر قدس سرہ تو خود عوام بلکہ نام نہاد خواص کو بھی اپنی کتابیں دیکھنے سے منع فرما

رہے ہیں۔ وہ استدلال و استناد کی اجازت کہاں سے دیں گے جن کو عوام میں لا کر گری پھیلانی جائے یا آپ کے نزدیک شیخ اکبر کی مانعت کے معنی ہی استدلال و استناد کے ہیں — دنیائے اسلام کے مقتدا علماء کرام تو تنبیہ فرما رہے ہیں کہ ان کی کتابوں میں یہودیوں کے الحاقات، اتہام و بہتان بھی ہیں پھر ان کی مختلف تحریروں سے اہم مسائل میں دلیل پکڑنا آپ کے نزدیک کس دلیل سے جائز ہوگا۔ خود شیخ اکبر سے جب فرعون کا اسلام بھی منقول ہو اور کفر بھی منقول ہو تو اولیٰ ظاہرہ اور جمہور فقہاء و عارفین کا مسلک چھوڑ کر آپ کے مسلک سے اور آگے بڑھ کر آپ کے مجروح استدلال کو کیسے قبول کیا جائے گا۔ ۹۔

اکابر تو ان کی کتابوں کو دیکھنا حرام قرار دے رہے ہیں۔ اصطلاحات تصوف کی ناسمجھی سے کفر کے خطرات پر تنبیہ فرما رہے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں اٹا آپ کا استدلال کیسے تسلیم کیا جائے گا۔ آپ کو یاد ہو گا کہ حسام الحرمین پر گفتگو کے دوران جب حضرت مولانا شمس الدین صاحب نے اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ کے مقتدار ہونے کے مقام کا تذکرہ فرمایا تھا تو آپ نے طبقہ سابقہ کا ذکر کرتے ہوئے اپنے مقام احتیاط کا ادا کیا تھا اور جب یہ آپ کی اصل ٹھہری تو اکابر علماء جن سے دنیا کے مسلمان اور علماء فیضیاب و ہدایت یافتہ ہوتے رہے، ہو رہے ہیں اور ہوتے رہیں گے ان کی سخت سے سخت تنبیہات بلکہ خود آپ کے مستدل حضرت شیخ اکبر قدس سرہ کی مانعت کے بعد ان سب کے مقابلہ میں آپ کے قول و استناد کو کون تسلیم کرے گا۔ اور اگر آپ ان جلیل مقتدا علماء کی ہدایات و تنبیہات کو اہمیت دینے کے لئے تیار نہیں تو جمہور اہل اسلام آپ کے قول و استدلال کو ہرگز نہیں اہمیت دے سکتے۔ ہاں یہ ہو جائے گا کہ آپ کے ساتھ آپ کے چند معتقدین پر مشتمل ایک نیا فرقہ سرزمین بدایوں سے وجود میں آجائے گا جس کی عمر انتہائی حسرت ناکوں کے ساتھ بہت کم ہوگی۔ اور اگر یہ تسلیم بھی کر لیا جائے کہ آپ کا مقام

عرفان حضرت شیخ اکبر سے قریب ہے اور علم دین میں آپ کا مرتبہ حضرت صاحب در مختار، علامہ شامی، علامہ ابن حجر، علامہ سیوطی کے برابر ہے تو آپ کے علم و عرفان نے اسے مستدل قرار دینے کی اجازت کس دلیل سے دی یا آپ اس مقام پر ناز کرنے کے بعد دلیل ہی سے آزاد ہیں۔

ہاں آپ پھر وہی دوہرائیں گے جسے آپ نے لوگوں سے کہا ہے اور اسی پر عوام بلکہ خواص بھی پریشان ہیں کہ فلاں فلاں صاحب نے اپنے اپنی کتاب میں حضرت شیخ اکبر قدس سرہ سے دلیل پکڑی ہے لہذا مجھے بھی دلیل پکڑنے کا حق ہے اور یہی بہت بڑا دھوکہ ہے۔

بہاری عرض سماعت فرمائیے کہ فلاں فلاں صاحب نے اپنی اپنی کتاب میں حضرت شیخ کے حوالہ سے اسلام فرعون پر بحث ضرور کی ہے مگر یہ آپ ہرگز نہیں دکھا سکتے کہ انہیں فلاں فلاں صاحب نے مستدل و مقیس علیہ قرار دے کر کافر عدیم العلت کے لئے استدلال و قیاس کیا ہو یا اس کی اجازت دی ہو۔

اس کو وضاحت کے ساتھ یوں عرض کروں کہ عوام بھی سمجھ لیں، حضرت شیخ نے فرعون کے بارے میں ضرور کلام کیا ہے مگر جن علتوں کی بنیاد پر کلام کیا ہے ان ہی علتوں پر قیاس کر کے ابولہب کا اسلام نہیں ثابت کیا ہے اس لئے کہ ابولہب کا کافر جہنمی ہونا نص قطعی سے ثابت ہے جہاں فرعون کی علت معدوم ہے ابولہب میں نہ یہ تاویل چل سکتی ہیں نہ کوئی پہلا سکتا ہے اسی طرح حضرت مخدوم کچھ چھوٹی یا حضرت علامہ جامی یا حضرت امام غزالی رحمہم اللہ تعالیٰ نے ہرگز یہ قیاس نہیں کیا ہے نہ ایسے قیاس کی ان حضرات میں سے کسی نے اجازت دی ہے بس اسی طرح جہاں جہاں جس جس کے کفریات علماء شیعہ دین کے نزدیک قطیعت کے ساتھ ثابت ہوں گے آپ کے فرعون کی علت کا رگڑ نہ ہوگی۔

یہاں تک تو ہمارے علماء کرام کی تنبیہات پر تنبیہ تھا۔ آگے ہماری مزید معروضات سنئے۔ جن سے روز روشن کی طرح واضح ہو گا کہ حضرت شیخ اکبر قدس سرہ کے متعلق ہمارے علماء معتمدین کے ارشادات ہمارے لئے ہدایات کاملہ ہیں اور ان حضرات نے اپنی تنبیہات سے امت پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ حضرت شیخ اکبر قدس سرہ کی تعریف "الفتوحات المکیہ" جلد ثالث ص ۱۱ پر ہے۔ واعلم ان الاسلام المتخذ من دون الله الهة طائفتان منہما من ادعت ما ادعایہما مع علمہم فی انفسہما انہم لیسوا کما ادعوا وانما احبوا الریاسة وقصدوا ضلال العباد کفرعون وامثالہ وہم فی الشقاء الا ان قالوا۔ یعنی یہ جان لے کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اپنے لئے خدائی کا دعویٰ کرنے والوں کے دو گروہ ہیں۔ ان میں سے ایک تو وہ ہے جس نے اپنی عبودیت کے بارے میں جو دعویٰ کرنا تھا کیا حالانکہ وہ اپنے دلوں میں جانتے تھے کہ وہ ایسے نہیں ہیں جیسا دعویٰ کر رہے ہیں جڑیں نیست کہ انہوں نے سرداری و سلطنت کی ہوس کی اور بندوں کو مگر ہی میں ڈال دینے کا ارادہ کیا جیسے فرعون اور اس کے جیسے۔ اور یہ لوگ شقاوت میں ہیں مگر یہ کہ توبہ کر لیں۔ ع

اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ فرق فرعون سے قبل کا زمانہ حضرت شیخ اکبر قدس سرہ کے نزدیک فرعون کے کفر و ضلالت کا زمانہ تھا۔ اس عبارت کے بعد شیخ نے متصل دو قسمیں اور بیان کی ہیں۔
۱۔ ایک ان کی جنہوں نے بصیرت و صحو اور تحقیق معرفت پر دعویٰ کیا اور ان کی مثال حضرت بایزید بسطامی قدس سرہ سے دی۔

ع یہاں سے یہ واضح ہے کہ حضرت شیخ اکبر کے نزدیک فرعون کی توبہ ہی علت ایمان ہو سکتی ہے اور یہ دیوبندیہ میں معدوم ہے۔

۲۔ دوسری ان کی جنہوں نے حالت سکر میں دعویٰ کیا اور ان کی مثال حضرت علاج رحمہ اللہ سے دی۔ دو گروہ شقا و سعد کے اعتبار سے ہیں اور تین قسمیں شقا کی ایک اور سعد کی دو قسمیں و سکر کے اعتبار سے ان تینوں قسموں کے ذکر کے بعد فرماتے ہیں۔ فہولاء اصداف ثلثۃ ادعوا الا لہوۃ لا نفسہم فشیق واحد من الثلاثۃ وسعد اثنان۔ یعنی یہ تین قسمیں ہیں جنہوں نے خدائی کا دعویٰ اپنے لئے کیا ہے پس ان میں سے ایک یعنی فرعون شقی ہے اور دونوں صنف حضرت بایزید بسطامی اور حضرت علاج کی سعید ہے۔

نوٹ: یہاں سعید سے مراد شرعاً صاحب ایمان۔ اور شقی سے مراد شرعاً "صاحب کفر" ہے۔ والسعید قد یشتقی بان یرتد بعد الایمان نفوذ باللہ من ذالک والشیق قد یسعد بان یومن بعد الکفر۔ (شرح عقائد نسفی)

یہاں یہ بات خاص طور پر ذہن میں رکھنی ہے جو آگے بحث ہوگی کہ:

۱۔ حضرت شیخ اکبر قدس سرہ نے حضرت بایزید بسطامی اور حضرت علاج رحمہما اللہ کو ان کی زندگی کے حکم کے لئے ہی جب کہ وہ دعویٰ کر رہے تھے ان کے ایمان و عرفان کی وجہ سے سعید فرمایا ہے۔

۲۔ اور فرعون کو اس کی زندگی کے حکم کے لئے جب کہ وہ خدائی کا دعویٰ کر رہا تھا۔ اس کے کفر و ضلال کی وجہ سے الگ شقی ٹھہرایا ہے۔ فرعون کے بارے میں اسی حکم کی تائید میں اسی فتوحات مکیہ جلد سوم ص ۳۲ کے یہ عبارت اور دیکھیے فرماتے ہیں۔ ومع ہذا فانظر موطن الدنیا ما اقتضاه فی حق الحق من دعوی العبد فیہا الربوبیۃ ومنارۃ الحق فی کبریائہ وعظمتہ فقال فرعون اناریکم الاعلیٰ وتکبر وتجبر۔

حضرت شیخ اکبر قدس سرہ کا یہ پُر زور ارشاد ملاحظہ فرمائیے کہ فرعون نے ربوبیت کے دعویٰ میں خدائے قدوس کے ساتھ اس کی کبریا کی عظمت میں منازعت کر کے لوگوں سے اناریکم الاعلیٰ (میں تمہارا سب سے بڑا رب ہوں) کہا اور تکبر و تجبر کیا۔ حضرت شیخ کا یہ قول صاف بتلا رہا ہے کہ یہ فرعون کی زندگی کے کفر و ضلالت کی عمیق وادی ہے۔

اسی جلد سوم ص ۳۱ کی یہ عبارت اور دیکھ لیجئے۔ فاذا نظرت الی الجبال۔ الی قولہ۔ اور کہ الکبریاء فعمی وقال اناریکم الاعلیٰ وادعی الا لہوۃ مندرجہ بالا عبارتوں سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت شیخ ابن عربی قدس سرہ کے نزدیک عذاب غرق سے قبل کا زمانہ فرعون کے کفر و ضلالت، تکبر و تجبر و عصیان کا زمانہ تھا۔ بخلاف اس کے حضرت بایزید بسطامی اور حضرت علاج رحمہما اللہ تعالیٰ کی زندگی کا زمانہ ایمان و ولایت کا زمانہ تھا۔

یوں بھی عذاب غرق کے وقت توبہ ایمان لانے کی بحث کا تقاضا ہے کہ فرعون کی زندگی کو توبہ سے قبل کا فناء زندگی تسلیم کیا جائے۔ اب آئیے ان عبارتوں کے مقابلہ میں اسی فتوحات مکیہ جلد ثالث ص ۵۳ تا ص ۵۴ کی یہ عبارتیں دیکھیے۔ وعلم فرعون ان الحق سمیع خلقہ وبصرہ ولسانہ وجميع قواہ لذالک قال بلسان الحق اناریکم الاعلیٰ اذ علم ان اللہ هو الذی قال علی لسان عبدا اناریکم الاعلیٰ فاخبر اللہ تعالیٰ انه اخذ ذالک النکل القید فقید اللہ تعالیٰ بعبودیتہ مع ربہ فی الاولیٰ بعلمہ انه عبد اللہ وفی الآخرۃ اذا بعثہ اللہ تعالیٰ ببعثہ علی مامات علیہ من الایمان بک علماء قولہ۔ یعنی فرعون نے جب یہ جان لیا کہ حق تعالیٰ اپنی مخلوق کا کان آنکھ اور زبان اور ان کی قوتیں ہے۔

نوٹ :- (یہاں اس حدیث قدسی کو ذہن میں رکھئے جس میں خدا
قدس نے ارشاد فرمایا ہے کہ میرا بندہ نوافل کے ذریعہ میرا قرب حاصل کرتا جاتا
ہے یہاں تک کہ میں اس کو اپنا محبوب بنالیتا ہوں اور جب میں اس کو اپنا محبوب
بنالیتا ہوں تو میں اس کا وہ کان ہوتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی وہ
آنکھ ہوتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔ (الآخر بخاری)

اس لئے اس فرعون نے زبان حق سے انکار یکم الاعلیٰ کہا۔ اس لئے کہ
وہ جان چکا تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے اپنے بندے کی زبان پر انکار یکم
الاعلیٰ (میں تمہارا سب سے بڑا رب ہوں) کہا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسی
کے بارے میں "خبر دی ہے" (سورۃ نازعات پارہ ۳۴ عم دیکھئے) کہ (اس دعویٰ
پر) اس (فرعون) کو دنیا و آخرت کی نکال نے پکڑ لیا اور (نکل) قید کو کہتے
ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے دنیا میں اس (فرعون) کو عبودیت رب کے ساتھ جکڑ
لیا۔ یعنی عبودیت رب کے اعلیٰ مقام سے سرفراز فرمایا۔ اس (فرعون) کے یہ
جاننے کی وجہ سے کہ وہ اللہ کا بندہ ہے اور آخرت میں جب اسے اٹھائے گا
تو علماً اور قولاً جس ایمانی حالت پر مرا ہے اسی ایمان پر اٹھائے گا۔

دیکھا آپ نے کہاں حضرت شیخ اکبر ابن عربی کی وہ پہلی عبارتیں
جن میں ذہن کی زندگی کے لئے کفر و ضلال، کبر و تجبر اور عصیان
کا دعویٰ کیا گیا تھا۔ اور حضرت بایزید بسطامی اور حضرت حلاج
سے دور رکھ کر فرعون کو شقی ٹھہرایا گیا تھا۔ اور کہاں ان ہی شیخ اکبر
قدس سرہ کی یہ عبارتیں جن میں فرعون کے اسی دیکھ الاعلیٰ کے
دعوے کو زبان حق سے بتلا کر اس کی اسی کافرانہ زندگی کو نہ صرف
ایمان کی بلکہ عرفان و ولایت کے اعلیٰ مدارج کی زندگی قرار دے کر
حضرت بایزید بسطامی اور حضرت حلاج قدس سرہا کی صف میں کھرا کر دیا۔

جب ہم خود اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ حضرت شیخ اکبر ابن عربی
قدس سرہ کی کتاب فتوحات مکیہ ہی میں تضاد و اختلاف موجود ہے تو کیا ہمارے
معتد علماء کے بارے میں ہمیں ادنیٰ سا شک بھی رہ جائے گا کہ انہوں نے جو کچھ
حضرت شیخ اکبر قدس سرہ کے اقوال کے بارے میں تنبیہات و ہدایات فرمائی ہیں
غلط ہوں گی۔ حاشا لہم حاشا۔ ہم اور تمام سنی اپنے اکابر علماء کا دامن تھکے
ہوئے ہیں اسی میں سلامتی اور اسی میں نجات سمجھتے ہیں۔ کوئی غفلت سنی اس کے
لئے تیار نہیں ہو سکتا کہ جہاں احتمالات ہی نہیں بلکہ تضاد و اختلاف ہوں ان سے
استدلال اور استناد قبول کر لیں یا مولوی خلیل احمد صاحب استدلال کر رہے
ہوں تو اپنے اکابر کا ساتھ چھوڑ کر ان کے پیچھے چل پڑیں۔

بائیں ہمد اگر آپ اپنے استدلال پر قائم ہیں تو ہماری مندرجہ ذیل گزارش
ملاحظہ فرمائیں۔ چند ابتدائی امور عرض ہیں۔

آپ کے اقوال عالمانہ و محققانہ حیثیت رکھتے ہیں اور آپ کو ہر مسئلہ پر
تحقیقی استدلال کے ساتھ بحث کرنی ہے۔ آپ خود ایک عام آدمی کا عامیانہ طرز
کلام برداشت نہ کریں گے جس کے دعوے کی نوعیت اس طرح ہو کہ حضرت شیخ
اکبر قدس سرہ نے فرعون کا اسلام ثابت کیا ہے یا تو قیہ ثابت کی ہے تو میں بھی
مولوی اشرف علی تھانوی کے بارے میں احتیاط کرتا ہوں۔ بلکہ امید ہے آپ
پوری تحقیق کے ساتھ مقیس علیہ و مقیس میں ملت و حکم کی رعایت رکھیں گے
تاکہ ہم حق تک پہنچ جائیں اور باطل باطل قرار پا جائے۔

آپ نے ۲۶ صفحہ تلمذ کی مجلس میں حسام الحرمین کے حکم سے احتیاط
کے لئے کہا ہے، بات آگے بڑھی تو آپ نے مولوی اشرف علی تھانوی پر کفر و
ارتداد سے احتیاط کی بات کہی۔ وجہ میں آپ نے بتایا کہ "جب سے بسط البنان
دیکھی ہے احتیاط کرنے لگا ہوں۔" اس پر آپ نے حضرت شیخ اکبر قدس سرہ

کی فرعون کے بارے میں مثال دی اور مثال کی تقویت کے لئے کتاب نکلا کر سامنے رکھ دی — حسام الحرمین میں ذکر کردہ باقی وہ افراد جن پر کفر و ارتداد کا حکم ہے ان کے بارے میں آپ نے کوئی ذکر نہیں کیا کہ ان سے احتیاط کے وجہ کیا ہیں؟ نہ ہم نے آپ سے دریافت کیا۔ مولوی اشرف علی تھانوی کے بارے میں آپ کے بیان کردہ وجہ اس طرح ہیں۔

۱۔ مولوی اشرف علی تھانوی کے کفر سے احتیاط کو حضرت شیخ ابرق قدس سرہ کے حکم پر قیاس کرنا۔

۲۔ مولوی اشرف علی تھانوی کی بسط البنان کو آپ کا دیکھنا اور دیکھنے کے بعد احتیاط کرنا۔

وجہ ۳۔ میں حضرت شیخ ابرق قدس سرہ کی تادیلوں پر قیاس کرنے کے لئے دو ملتیں بیان کی جاسکتی ہیں۔

۱۔ فرعون کا عذاب غرق کے وقت ایمان لانا۔

ب۔ فرعون کے قول "اناریکم الا علی" کی اس کی زندگی کے لئے وہ تاویل کرنا جو حضرت سیدنا یزید بسطامی قدس سرہ کے لئے کی گئی ہے۔ جس طرح کہ حضرت شیخ ابرق قدس سرہ کی تاویل سے ظاہر ہے۔ ان کے سوا اور کوئی تاویل ہو تو اس کا بیان کرنا آپ کے ذمہ ہے۔

اب ان دونوں ملتوں میں سے ہر ایک پر ہماری گفتگو ملاحظہ فرمائیے۔

۱۔ اگر آپ اس مسلک کے قائل ہیں کہ فرعون عذاب غرق کے وقت

ایمان لا چکا تھا تو وہی ملت آپ کو مولوی اشرف علی تھانوی کے بارے میں نکالنی ہوگی وہ یہ کہ مولوی اشرف علی تھانوی مرتے وقت ایمان لا چکا تھا جس کو آپ یوں بیان کریں گے کہ مولوی اشرف علی تھانوی مرتے وقت یا اس سے پہلے اپنے کفر و ارتداد سے توبہ کر چکا تھا (ہر صورت میں آپ کے لئے یہ بیان کرنا ضروری

ہے کہ مولوی اشرف علی تھانوی کی توبہ کس طرح ثابت ہے)

یہ یاد رکھئے کہ پوری دیوبندی قوم کے صغیر و کبیر ہرگز ہرگز تیار نہ ہونگے کہ وہ مولوی اشرف علی تھانوی کی توبہ کو کسی طرح قبول کر لیں اور نہ وہ اس کو قطعاً گوارہ کریں گے کہ ان کی توبہ کو ثابت کرنے یا اس کا اظہار کرنے کے لئے آپ کو وکیل بنائیں اور اگر آپ نے اپنے طور پر خود ہی دکالت اختیار کی تو دنیا نے دیوبند میں زلزلہ آجائے گا اور کوئی دیوبندی آپ کے اس فعل کو برداشت نہیں کرے گا۔ یہ سب کچھ ہونے کے بعد بھی آپ کے نزدیک مولوی اشرف علی تھانوی کی توبہ ثابت ہے تو اس کا بیان کرنا آپ کی ذمہ داری ہے۔ آپ پر فرض ہے کہ اس کو ثابت کر کے شائع کر دیں۔ اہلسنت اور خود دیوبندی قوم دیکھ لے گی کہ آپ کے ثبوت کی حقیقت کیا ہے اور وہ قابل قبول بھی ہے یا نہیں؟

ثانیاً یہ بات اچھی طرح یاد رکھئے کہ اگر آپ اشرف علی تھانوی کی توبہ ثابت کرنے لگے تو آپ کی غلط بیانی، تضاد قوی یا غلط فہمی آشکارا ہو جائے گی اس لئے کہ آپ نے مجلس میں سر عام بیان کیا ہے کہ آپ نے بسط البنان دیکھی ہے اور اسی وجہ سے مولوی اشرف علی تھانوی پر حکم کفر لگانے میں احتیاط کرنے لگے ہیں اور ہر تھوڑا پڑھا لکھا آدمی جانتا ہے کہ مولوی اشرف علی تھانوی نے بسط البنان میں اپنی توبہ نہیں شائع کی ہے بلکہ انھوں نے اپنے قول کی تاویل بسط البنان میں کی ہے اور رجوع (توبہ) سے انکار کر دیا ہے۔

سخت مشکلات میں آپ پھنسے ہوئے ہیں کہ دیل پکڑنے میں حضرت ابن عربی قدس سرہ کا سہارا لے کر توبہ ہی قابل استدلال علت نکل سکے گی اور وہ آپ اپنا مدعا ثابت کرنے کے لئے مولوی اشرف علی تھانوی پر چسپاں نہیں کر سکتے۔ حضرت شیخ ابرق قدس سرہ سے منقول تادیلوں میں "عذاب غرق کے وقت ایمان" ہی قابل لحاظ تاویل ہے۔

دوسری وہ تاویل کہ انار بکھمہ الاعلیٰ سے فرعون کی ایمانی و عرفانی زندگی ثابت کی جائے یا تو یہودیوں کا افتراء یا کسی کا الحاق یا خود ان کا احتمال قرار پائے گا۔ نیز خود تعناد و خلاف کی وجہ سے بھی مجروح ہے جو اہل علم کے نزدیک قابل استدلال نہیں ہے، مگر آپ چونکہ استدلال کی بات کہہ چکے ہیں اور اپنی بات پر قائم رہے بغیر رہیں گے بھی نہیں (خدا کرے ہمارا یہ گمان غلط ہو) اور معاملہ اسلام و کفر کا ہے۔ اس لئے ہم اس بحث کو بھی نظر انداز نہیں کر سکتے۔

ب۔ مولوی اشرف علی تھانوی کے قول کی تاویل جس طرح کہ حضرت شیخ اکبر قدس سرہ نے فرعون کے قول کی تاویل کی ہے پہلے دونوں کے اقوال کو سامنے رکھا جائے۔

فرعون نے دعویٰ کیا تھا۔ انار بکھمہ الاعلیٰ۔ میں تمہارا سب سے بڑا رب ہوں۔

مولوی اشرف علی نے کہا ہے۔ پھر آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب، اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔

:- آپ کا قول آپ کے دعوے پر یہ ہوگا۔ جس طرح حضرت شیخ اکبر ابن عربی قدس سرہ نے فرعون کے قول انار بکھمہ الاعلیٰ کی تاویل کی ہے۔ اور فرعون کا اسلام بلکہ اس کا عرفان متقی کہ اس کی ولایت ثابت کی ہے اسی طرح مولوی اشرف علی تھانوی کے مذکور قول کو اسلام قرار دے کر اس کو مسلمان دعائے ولی ثابت کیا جائے۔

سب سے پہلے ہم آپ سے یہ عرض کریں گے وہ کتاب جو آپ نے ہر سفر کی مجلس میں سامنے رکھی تھی۔ اس سے عبارت نقل کر کے بھیجے جو آپ کے اس مدعا کو مفید ہو۔ اب ہم آپ سے یہ دریافت کریں گے کہ فرعون کے قول انار بکھمہ الاعلیٰ میں جو علت ہے کیا مولوی اشرف علی تھانوی کا قول اسی علت کی پیداوار ہے یعنی مقیس کی علت مقیس علیہ کی علت کی مثل ہے۔ چونکہ آپ عالم و محقق ہیں اس لئے اس سے انکار تو نہ ہوگا و فی الشرع تقدیر الفروع بالاصل فی الحکم والعلۃ آگے فرمایا۔ ولذا اقلیل ہوا بانۃ مثل حکم احد المذکورین بمثل علتہ فی الآخر (نور الاقوال) ولذا اقلیل القائل ہو المصنف و نسب ہذا القول الی الماتریدی (نور الاقوال) بلکہ دیوبندیوں کے معتبر مولوی فیض الحسن صاحب حسامی کے حاشیہ التعلیق الحامی میں لکھتے ہیں، جس کو وہ مولوی اشرف علی تھانوی کو دکھا کر ان کی رضا و خوشنودی اور اصلاح حاصل کر چکے ہیں۔ ففیہ نوع تنبیہ علی حد بائذہ ابانۃ مثل احد المذکورین بمثل علتہ فی الآخر و هذا الحد منقول عن الشیخ الجب المنصور (الماتریدی) یعنی اس میں اس کی تعریف پر ایک قسم کی تنبیہ ہے کہ وہ دو ذکر کردہ باتوں میں سے ایک کی مثل کا ظاہر کرنا ہے، مثل اس علت کے جو دوسری بات میں ہے۔ اور یہ تعریف حضرت شیخ ابو منصور ماتریدی سے منقول ہے۔ (جو عقائد میں ہمارے امام ہیں)

اتنی بات تو ایک آدمی بھی سمجھ سکتا ہے کہ فرعون کی طرح مولوی اشرف علی تھانوی پر حکم لگانے کے لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ مولوی اشرف علی تھانوی کا قول فرعون کے قول کے جیسا ہو۔ کہاں فرعون کا دعویٰ خدائی، اور کہاں مولوی اشرف علی تھانوی کی شان نبوت میں گستاخی، دونوں کے دعوے مختلف، دونوں کے کفریات الگ الگ، دونوں کے عنوان علیحدہ علیحدہ۔

کیا مولوی اشرف علی تھانوی نے یہ کہا ہے کہ میں تمہارا سب سے بڑا رب ہوں یا انا اللہ (میں خدا ہوں) یا سبحانی ما اعظم شانی کہا ہے؟ جس طرح فرعون کو حضرت بایزید بسطامی اور حضرت علاج رحمہما اللہ کے ساتھ بچانے کا خیال پیدا ہوا ہو۔ اسی طرح مولوی اشرف علی تھانوی کو بچایا جائے۔ ایک جاہل بھی چیخ کر کہہ سکتا ہے کہ فرعون کا قول اور مولوی اشرف علی تھانوی کا قول دونوں ایک جیسے نہیں ہیں۔ دونوں الگ الگ ہیں دونوں کی ایک تاویل قطعاً غلط ہے۔ جب دونوں قولوں میں لفظاً و معنی کوئی مماثلت نہیں، دونوں کی علتیں ایک نہیں تو ایک عالم و محقق کی شان کے لائق ہرگز نہیں کہ فرعون کے قول پر مولوی اشرف علی تھانوی کے قول کو قیاس کرے یا یہ کہے کہ فرعون کے قول میں جس طرح حضرت شیخ اکبر قدس سرہ نے تاویل کی ہے مولوی اشرف علی تھانوی کے قول میں تاویل کی جائے یا حکم کفر میں احتیاط کیا جائے۔

کہیں یہ بات تو نہیں کہ اپنے یہ باور کیا ہو اور عام لوگوں کو بھی یہ باور کرا دیا ہو کہ ہر کفری قول قابل تاویل ہے۔ مماثلت ہو یا نہ ہو، علتیں پائی جائیں یا نہ پائی جائیں، ہر کفری کو اس کرنے والے کو مسلمان اور اس کے کفری قول سے کو اسلامی قول کہہ دیا جائے۔ نعوذ باللہ من ذالک۔ اگر آپ کی یہی اصل ہو گئی ہے تو بیان کر دی جائے۔

سج: ہاں تاویل کی ایک صورت ضرور آپ کے لئے مفید ہو سکتی ہے وہ یہ کہ آپ کے علم میں فرعون کا دوسرا قول مولوی اشرف علی تھانوی کے قول کی مش ہو۔ یعنی فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام یا کسی نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کو یا کسی وصف کو زید و عمرو، یحییٰ، یونس، یاجوج، ماجوج، یا انوروں سے تشبیہ دی ہو۔ معاذ اللہ تعالیٰ۔

عہ مولوی خلیل احمد صاحب اپنی کتاب انکشاف حق ص ۳۲ پر صاف کھل گئے ہیں کہ قائل کی ہر تاویل قبول کی جائے گی۔

اور سیدنا شیخ اکبر رحمی الدین ابن عربی قدس سرہ نے اس کی گستاخی کی تاویل کر کے اسے مسلمان بتایا ہو یا اس بنیاد پر کافر کہنے سے احتیاط کی ہو تو ہم آپ سے مطالبہ کریں گے کہ آپ حضرت شیخ اکبر قدس سرہ کی کسی تصنیف میں یہ قول و تاویل دکھادیں یا کسی نے ردایتاً یہ قول و تاویل اپنی کتاب میں نقل کی ہو یا اسی کتاب میں منقول ہو جو آپ نے ۲۶ صفحہ کی مجلس میں پیش کی تھی تو نقل کر کے بھیج دیں تاکہ اس کی حقیقت کو دیکھ لیا جائے۔

یہ ہمیں یقین ہے کہ قیامت تک تلاش کے بعد بھی آپ حضرت شیخ اکبر قدس سرہ یا کسی معتمد عالم کی کتاب میں یہ قول و تاویل نہیں دکھا سکتے۔

بحث کے اخیر میں ہم ایک غلط فہمی کا اور ازالہ کر دیں۔ آپ نے فرمایا تھا کہ میں حسام الحرمین کو تو مانتا ہوں مگر جن پر حکم کفر و ارتداد دیا گیا ہے انہ کو کافر کہنے سے احتیاط کرتا ہوں۔ اپنے اس قول پر آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ میں نے تو احتیاط کا دعویٰ کیا تھا اور یہاں ساری گفتگو اثبات پر ہے لہذا یہ ساری بحث بیکار ہے اور مجھے حلق نہیں رکھتی ہے۔

اگرچہ آپ کے علم و تحقیق کا تقاضا یہ ہے کہ یہ اعتراض ہی سرے سے پیدا نہ ہو مگر اس اعتراض اور اس کی تردید کا خیال آپ کے اضطراب اور آپ کے علاقہ کے بعض لوگوں کے موجودہ حالات و اقوال اور ان کے غلط فہمی میں پڑ جانے کی بنیاد پر ہے۔

عرض ہے کہ اگر آپ کا تعلق آپ کے فہم پر صرف احتیاط سے تھا تو دلیل میں آپ کی جانب سے اثبات کا پہلو ہی غلط قرار پائے گا۔ آپ ہی نے احتیاط کے دعوے پر حضرت شیخ اکبر قدس سرہ کا حوالہ دیا تھا۔ فرعون کی یاد کی تھی اور آپ کے اسی مسئلہ کو سامنے رکھ کر بحث کی گئی ہے۔ اب آپ کی برأت دے دے تعلق کا انہار خواہ کسی طرح سے کیا جائے باطل ہو گا۔

چند امور اس مجلس کے اور باقی رہ گئے ہیں۔ ہمیں یاد پڑتا ہے کہ.....

آپ نے اس تذکرے کے سلسلے میں کہ ہندوستان میں اور دوسرے علماء اہلسنت نے حسام الحرمین کے حکم پر احتیاط کی ہے۔ مولوی عبدالحئی صاحب فرنگی علی کا ذکر کیا ہے۔ ہماری آپ سے گزارش ہے کہ مولوی عبدالحئی صاحب فرنگی علی کی انے بحثوں کا ہمیں پتہ دیجئے جن میں انہوں نے مولوی اشرف علی تھانوی کی بسط البنان سامنے رکھ کر یا اپنے ہی طور پر دلائل کے ساتھ مولوی اشرف علی تھانوی پر حکم کفر و ارتداد سے احتیاط کی ہو۔

ہمارا یہ مطالبہ صرف آپ کے قول پر ہے ورنہ اس احتیاط کا سرے ہی سے نہ کوئی سر ہے نہ پاؤں۔ حقیقت حسب ذیل ہے۔

مولوی اشرف علی تھانوی نے "حفظ الایمان" ۸ محرم ۱۳۱۹ھ کو لکھی دیکھی "حفظ الایمان" مولوی عبدالحئی صاحب نے وفات حفظ الایمان کی پیدائش سے ۱۵ سال پہلے ۱۳۰۴ھ میں ہوئی۔ دیکھئے "عمدة الرافیہ" کے اخیر میں آسی صاحب کا مصرعہ وفات "فات عبدالحئی والقیوم حی لا یموت" ۱۳۰۴ھ۔ حسام الحرمین ۱۳۲۲ھ اور مبین احکام و تصدیقات اعلام ۱۳۲۵ھ کی ہے۔ اور بسط البنان ۱۳۲۹ھ میں لکھی گئی ہے۔ دیکھئے بسط البنان اور "وقعات السنان" ۱۳۳۳ھ میں۔

اگر مولوی عبدالحئی صاحب فرنگی علی کی احتیاطی بحث یا قول ہو سکتا ہے تو ۱۳۲۲ھ یا ۱۳۲۵ھ کے بعد ہی اب اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ یا تو یہ تسلیم کیا جائے کہ مولوی عبدالحئی صاحب فرنگی علی نے حسام الحرمین کے وجود میں آنے سے ۲۰ سال پہلے ہی اپنی وفات سے قبل حسام الحرمین سے احتیاط کرنی تھی۔ یا یہ مانا جائے کہ مولوی اشرف علی تھانوی پر افتاد کے وقت مولوی عبدالحئی صاحب اپنی وفات سے ۲۲ سال بعد (یا بسط البنان کی تحسیر کے ۲۵ سال بعد) دوبارہ زندہ ہو کر مولوی اشرف علی تھانوی کی صفائی کر گئے۔ آپ سے خاص طور پر مندرجہ ذیل سوال ہے۔

حسام الحرمین میں جن جن پر کفر و ارتداد کا حکم دیا گیا ہے کیا آپ سب سے احتیاط کرنے لگے ہیں یا بعض سے۔ ہر دو صورت میں احتیاط کے اسباب کیا ہیں؟ اسباب سے یہ مراد نہیں کہ فلاں فلاں صاحب نے احتیاط کی ہے تو میں بھی احتیاط کرنے لگا ہوں، بلکہ وہ علتیں بیان کیجئے جن کی بنیاد پر ان کے اقوال کی تاویل آپ کے نزدیک شرعاً درست ہو۔

دوسری درخواست یہ ہے کہ مولوی اشرف علی تھانوی کے سلسلہ میں آپ اصل بحث پر آجائیں اور وہ یہ کہ آپ نے ان کی بسط البنان بھی دیکھی ہے اور "وقعات السنان" بھی ملاحظہ فرمایا ہے پھر بھی آپ بسط البنان کی تاویل پر قائم ہیں جس کے معنی یہ ہیں کہ "وقعات السنان" میں جو بسط البنان کے تاویل کو غلط قرار دیا گیا ہے وہ آپ کے نزدیک صحیح نہیں ہے۔

اب آپ کو یہ بتانا ہے کہ وقعات السنان کے اقوال کن وجوہ پر صحیح نہیں ہیں اور اس کے مقابلہ میں بسط البنان کی تاویلیں کس طرح صحیح ہیں۔

والسلام علی من اتبع الهدی

مورخہ ۲۱ ربیع الاول ۱۴۱۸ھ۔ ۹ فروری ۱۹۸۰ء

:- غوث :-

اس کی نقلیں علمائے اہلسنت اور متعلق حضرات کو بھیجی جا رہی ہیں۔

اخلاق و کردار

طابع: حنفیہ پاک پبلیکیشنز کراچی

ممبر منزل، نزد بسم اللہ مسجد، کھارادر کراچی نبر

خط بنام جناب مولوی خلیل احمد صاحب یدایونی

منجانب حضرت علامہ مولانا مفتی غلام محمد خالص صاحب قلیہ ظلہ العالی دارالعلوم اہلحدنگور

(یاد دہانی)

محمد کا تعالیٰ ونصلیٰ ونسلم علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

جناب مولوی خلیل احمد صاحب - بعد ما ہو المنون

سوا مہینے سے زائد ہوا ایک خط رجسٹری سے آپ کو بھیجا گیا تھا ہنوز آپ کی جانب سے کوئی جواب موصول نہ ہوا۔ اس خط کی نقلیں چند علماء اور بعض متعلقین کو بھی بھیجی گئی تھیں، دو تین دن ہوئے بدایوں سے ایک صاحب کا خط موصول ہوا ہے جس میں انہوں نے یہ لکھا ہے کہ خط کے اخیر میں جو مولوی عبدالحی صاحب کے سلسلہ میں کچھ عبارتیں لکھی گئی ہیں سہو پر مبنی ہیں۔

اگر یہ امر واقع ہے اور آپ کے بھی علم میں ہے تو سہو پر مطلع ہو جانے کے بعد پھر اس پر ہمارا قائم رہنا نفس پرستی و معصیت ہے جس سے ہم خدائے عزوجل کی پناہ مانگتے ہیں۔ نعوذ باللہ من شرور النفسنا ومن سسینات اعمالنا، اور خط کے اخیر میں مولوی عبدالحی صاحب کے بارے میں جو مضمون یہاں سے شروع ہوتا ہے ہمیں یاد پڑتا ہے کہ آپ نے اس تذکرہ کے سلسلے میں اور مولوی اشرف علی تھالوی کی صفائی کر گئے "پر ختم ہوتا ہے اس سے ہم رجوع کر کے آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ اس حصہ مضمون کو خط سے حذف کر دیں۔ اب آپ سے یہ عرض ہے کہ آپ کس جانب سے جواب کب موصول ہو گا؟

بات تو صاف یہ ہے کہ ہمارے ۹ فروری ۱۹۸۱ء کے خط میں جو کچھ بحث کی گئی ہے اس کا آپ کے پاس کوئی مفید جواب نہیں ہے اور آپ بھی خوب سمجھ رہے ہوں گے کہ جواب کے لئے قلم اٹھانا آپ پر کس قدر گراں ہے اور اگر آپ نے قلم اٹھانے کی کوشش بھی کی تو آپ کن مشکلات سے دوچار ہونے والے ہیں ہماری آپ سے گزارش ہے کہ اگر ہمارے اس خط کے تمام مباحث کا جواب آپ کے لئے مشکل ہے تو کم از کم وہ جواب تو دے ہی دیجئے جو آپ ہی کے قول و اختیار مذہب پر آسان ہے جس کو ہم نے اپنے ۹ فروری ۱۹۸۱ء کے خط میں مندرجہ ذیل عبارتوں کے ذریعہ آپ سے دریافت کیا ہے۔

۱۔ حمام الحرمین میں جن جن پر کفر و ارتداد کا حکم دیا گیا ہے کیا آپ سب سے احتیاط کرنے لگے ہیں یا بعض سے؟ ہر دو صورت میں احتیاط کے اسباب کیا ہیں؟ اسباب سے مراد یہ نہیں کہ فلاں جتنا نے احتیاط کی ہے تو میں بھی احتیاط کرنے لگا ہوں بلکہ وہ علتیں بیان کیجئے جن کی بنیاد پر ان کے اقوال کی تاویل آپ کے نزدیک شرعاً درست ہو۔

۲۔ دوسری درخواست یہ ہے کہ مولوی اشرف علی تھالوی کے سلسلہ میں آپ اصل بحث پر آجائیں اور وہ یہ کہ آپ نے ان کی بسط البنان بھی دیکھی ہے اور دقتات السنان بھی ملاحظہ فرمایا یا نہیں۔ پھر بھی آپ بسط البنان کی تاویل پر قائم ہیں جس کے معنی یہ ہیں کہ دقتات السنان میں جو بسط البنان کی تاویل کو غلط قرار دیا گیا ہے وہ آپ کے نزدیک صحیح نہیں ہے۔ اب آپ کو یہ بتانا ہے کہ دقتات السنان کے اقوال کن وجوہ پر صحیح نہیں ہیں اور اس کے مقابلہ میں بسط البنان کی تاویلیں کس طرح صحیح ہیں؟

آپ سے گزارش ہے کہ آپ نے حمام الحرمین کو چھوڑ کر جو بسط البنان حفظ الایمان

خط بنام جناب مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی

منجناب حضرت علامہ مولانا مفتی غلام محمد خالفتا قبلہ دارالعلوم امجدیہ ناگپور

(یاد دہانی)

جناب خلیل احمد صاحب (بدایوں) بعد ما ہوا مسنون

آپ کے تبدیل مذہب پر استفسار وجوہ کے سلسلہ میں ایک تفصیلی خط رجسٹری کے ذریعہ مورخہ ۲۱ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ کو آپ کے پاس بھیجا گیا۔ آپ کی خاموشی کی وجہ سے دوسرا خط پھر ۶ جمادی الاولیٰ ۱۳۸۵ھ کو لکھا گیا مگر آج تک آپ کی طرف سے کوئی جواب نہیں ملا حالانکہ رسید اور دوسرے حضرات کے خطوط اور بعض لوگوں کی زبانی یہ معلوم ہوا ہے کہ دونوں خط آپ کو مل گئے ہیں۔ ہم حیران تھے کہ آخر آپ کی طرف سے جواب میں کیوں تاخیر ہو رہی ہے۔ دو ہی باتیں تھیں۔

۱۔ اپنے تبدیل مذہب کی آپ وہ وجوہ بیان کرتے جو اس سلسلہ میں مطلوب ہیں۔

۲۔ یا، بے جھجک اپنی توبہ کا اعلان کرتے۔

افسوس کہ آپ کی طرف سے دونوں میں سے کسی ایک بات کا بھی علم نہ ہوا۔ البتہ جو بات سامنے آئی ہے وہ یہ ہے کہ بریلی شریف میں بدایوں کے ایک صاحب کے ذریعہ اور اندور میں تین چار دن قبل حضرت مولانا مفتی محمد رضوان الرحمن صاحب کے ذریعہ یہ معلوم ہوا کہ آپ نے اس لئے جواب نہیں دیا کہ "غلام محمد خاں ناگپوری آپ کی ٹکر کا نہیں ہے۔"

مجھے اعتراض ہے کہ "غلام محمد خاں آپ کی ٹکر کا نہیں ہے۔" مگر یہ خیال رکھئے

کہ غلام محمد خاں آپ سے کسی ٹکر بازی کے لئے میدان میں نہیں آیا ہے، اور نہ اس کا سر چھوڑے ہوئے ساٹھ اور بکرے کی طرح ٹکر بازی کے لئے بھگلا رہا ہے۔ بلکہ اس کا مقصد صرف احتقاقِ حق اور ابطالِ باطل ہے۔

اگر آپ کے نزدیک آپ کا مسلک حق ہے تو دینِ اعتراضات کے لئے برابری کا حید کیسا؟ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حق کو لوگوں تک پہنچانے، ان کے شبہات و اعتراضات دور کرنے کے لئے یہی لحاظ فرمایا تھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے برابری کے ہوں تو ان پر اسلام پیش کیا جائے گا، ان کے اعتراضات کا جواب دیا جائے گا، ورنہ نہیں؟ آپ کی اس بنیاد پر تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے ہی جیسے خاتم الانبیاء تلاش کرنے پڑتے جو محال ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو دیہاتیوں سے لے کر شہریوں تک، بے پڑھوں سے لے کر پڑھے لکھوں تک، امراء سے لے کر غلاموں لوندیوں تک حق کو حق بتانے، ثابت کرنے، ان کے اعتراضات کو اٹھانے میں پوری عمر اقدس صرف فرمادی۔ تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور ان کے متبعین کا یہی طریقہ رہا ہے، یہی قرآن حکیم کی تعلیمات ہیں۔ خود خدا نے قدوس اپنی جلالت کے باوجود اپنے بندوں پر کرم فرما کر انہیں ہدایت فرماتا ہے۔ آخر آپ کس کی سنت پر عمل کر رہے ہیں اور آپ کا یہ طریقہ کس کے مطابق ہے؟ آپ کس بلند مقام پر پہنچے ہوئے ہیں کہ ہم چوں من دیگر سے نیست" کا تحیل دوسروں کو حقیر سمجھ کر آپ کو اپنی تبدیلی مذہب کے اسباب کو ہم جیلوں کے سامنے پیش کرنے کے لئے آمادہ نہیں کرتا۔

خیر آپ کی یہی ضد ہے کہ آپ ہم سے کلام کے لئے تیار نہیں ہیں تو کم از کم آپ کے تلامذہ اور مریدین تو ہوں گے، آپ ان ہی کے ذریعہ بھیجا دیجئے۔ آپ یقین رکھئے کہ آپ کے شاگرد کے شاگرد بھی آپ کی طرف سے جواب دیں بایں شرط کہ آپ اس کی صحت کی تصدیق اور اپنے مسلک کے ہونے کا اقرار کر لیں تو ہم خود اپنے قلم سے انشاء اللہ المولیٰ تعالیٰ آپ کے تلامذہ کے تلامذہ کا جواب دینے

میں غار محسوس نہ کریں گے۔ اور یہ بھی قطعاً گوارہ نہ کریں گے کہ اپنے شاگردوں کے نام سے جواب دلوامیں اور اپنی غلطیوں اور خطاؤں کو شاگردوں کے سر تعویض پھریں۔

اگر اب بھی آپ کی طرف سے جواب نہ دیا گیا تو کچھ ضروری شرعی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے بعد آپ کے متعلق شرعی حکم عام طور پر علماء اہلسنت کی طرف سے بیان کر دینا ہماری شرعی ذمہ داری ہوگی۔

نقطہ - غلام محمد خاں غفرلہ

دارالعلوم امجدیہ گانج کھیت ناگپور

مورخہ ۱۶ شعبان ۱۴۲۸ھ

مطابق ۳۰ جون ۱۹۸۷ء

ناریل کے تیل سے تیار کردہ اسپیشل خوشبودار
صابن جانوروں کی چربی اور آلودگی سے پاک صاف ستھرا

پاک صابن

تاجر حضرات بھی رجوع کریں۔

ملنے کا خاص پتہ

حنفیہ پاک پبلیکیشنز کراچی

کھارادر کراچی نمبر ۲

نقل خط جناب مولوی خلیل احمد صاحب الیونی بنام حضرت علامہ مفتی غلام محمد خاں صاحب

برادر مولوی غلام محمد صاحب زید عنایت بعد ہوا مسنون کے واضح ہو کہ
فقیر باوجود کمزوری نگاہ کے اور امراض کے بغیریت ہے اور آپ کی اور تمام مسلمانان
اہلسنت کی بغیریت کا خواہاں ہے۔ آپ کی دو تحریریں فقیر کو موصول ہوئیں۔
تیسرا الفاظ جو ابھی حال میں ملا آپ حضرات سخت غلط فہمی کا شکار بن گئے ہیں۔
فقیر بفضلہ تعالیٰ نہ وہابی ہے نہ دیوبندی۔ یہ بعض جہاں کا پروپیگنڈہ ہے جس
میں دنیاوی و نفسانی اغراض پنہاں ہیں۔ بفضلہ تعالیٰ فقیر کو وہابیت سے کوئی
تعلق نہ کبھی رہا نہ اب ہے۔ فقیر جملہ وہابیہ کو بد مذہب و گمراہ جانتا ہے۔ نہ ان
کی اقتدا میں نماز جائز جانتا ہے۔ البتہ مسئلہ تکفیر کے بارے میں فقیر احتیاطاً
کف لسان کو پسند کرتا ہے اور اس احتیاط کا مطلب یہ نہیں کہ فتاویٰ حسام
الحرمین کی مخالفت مقصود ہو یا اس کا انکار۔ صرف اپنے دین و ایمان کی محافظت
کی وجہ سے، نہ ان لوگوں کی موافقت میرا مقصود صرف محاسبہ یوم الجزا کے خوف
سے اپنا بچاؤ مقصود۔

آپ کی دلائل تحریروں کا جواب قدرے تفصیل کے ساتھ انشاء اللہ الکریم
عنقریب آپ کے نظر کے سامنے آجائے گا۔ فقیر کا مقصود دینی حفاظت ہے کوئی دنیوی

عہد مگر آپ نے اپنی کتاب انکشاف حق میں اس کے غلط بیانات دیئے ہیں مگر آپ نے انکشاف
حق میں بدترین مخالفت بھی کی ہے۔ اور صریح انکار بھی۔

عہد مگر انکشاف حق میں آپ نے گستاخ دیوبندیوں کی پوری پوری موافقت و حمایت کی ہے۔

غرض نہیں۔ بتانے والے اور پردیگنڈہ والے جو چاہیں کہیں۔ رب تعالیٰ حسیب ہے اور یوم الحساب قریب ہے۔

اس تحریر میں فقیر نے اس کو ثابت کیا ہے کہ مسئلہ تکفیر مسلم میں احتیاط اور کف لسان اہل حق کا طریقہ رہا ہے۔ اور شریعت مطہرہ نے اس کو ہی پسند کیا ہے بلکہ حکم دیا ہے۔ ہاں اگر علمائے دین کے فتوؤں کی مخالفت اور ان کے معاملہ میں نفسانیت مقصود ہو تو اور بات ہے۔

لکل امرء ما لوی ارشاد غیر الانام علیہ السلام ہے۔ ۲۷ صفر کے موقع پر علمائے کرام بے سچے اور بغیر دریافت کئے چل دیئے۔ عوام نے کیا اثر یا انوس تو یہ ہے کہ مولوی صاحبان بعض جہال کی بے سرو پا باتوں کو سن کر بدایوں کے لئے روانہ ہو گئے۔ آخر جب ان سے ایسی افواہیں منوم ہوئی تھیں تو فقیر سے بذریعہ تحریر کے معلوم تو کر لیتے کہ نہ مجھ سے معلوم کیا نہ کوئی اطلاع بے ضابطہ اور بے قاعدہ از خود تشریف لے آئے اور دو چار جہال کے سامنے میری عدم موجودگی میں نہ معلوم کیا کیا کہہ گئے۔ آخر اس کا کیا اثر ہوا اور اہل فہم نے کیا نتیجہ نکالا۔ ایسی کم فہمی کے نتائج ہم سے کہ آج اغیار ترقی کر رہے ہیں اور ہر جگہ اپنا اثر قائم کر لیے ہیں۔ آپ حضرات کو اپنوں پر فتوے لگانے سے فرصت نہیں۔ اس شدت بیجا کا کیا ٹھکانہ ہے کہ اگر کوئی تکفیر میں احتیاط کرے اور سکوت کرے تو اس پر بھی آپ کا فتویٰ صادر ہو جائے۔ یہ بھی خیال نہ کیا جائے کہ یہ تو اپنا ہی آدمی ہے۔ اس سے کسی موقع پر مخصوص طریقہ سے تبادلہ خیال کر لیا جائے، آج قرب و جوار کے دیوبندی کو یہ کہنے کا موقع مل رہا ہے کہ لو بریلوی خیال کے لوگ تو اب اپنوں پر بھی کفر کے فتوے لگانے لگے۔ صرف اتنی سی بات پر کہ مسئلہ تکفیر میں احتیاط سکوت کر لیا۔ اس کے متعلق قدرے تفصیل کے ساتھ دوسری تحریر آنے والی ہے۔

عہ مگر انکشاف حق میں آپ نے گستاخ دیوبندیوں کو اپنا ثابت کیا ہے۔

عہ انکشاف حق میں آپ نے واضح کر دیا ہے کہ آپ دیوبندیوں کے آدمی ہیں۔

بقول شخصے

ذرا سی بات تھی اندیشہ علم نے اسے بڑھا دیا ہے فقط زبانتاں کے لئے آپ سے میرا کوئی معاہدہ تحریری گفتگو کا نہ ہوا تھا۔ آپ نے از خود بقلم قوی اس کی ابتداء کی مفتی رضوان الرحمن صاحب سے ضرور یہ بامعروفی تھی مگر ان کی کوئی تحریر میرے پاس اب تک نہ آئی۔ آپ کے دونوں تحریروں میں جو غلط فہمیاں اور بعض مقام پر تحریف بھی ہے۔ ان خبروں پر تفصیل سے کلام مجھ کو کرنا پڑا۔ اس تحریر میں انشاء اللہ اکرم یہ سب چیزیں ظاہر کی جائیں گی۔ سنیوں کو دہابی بتانا اور دہابیوں کو محلے لگانا کیا یہی سنت ہے۔ مولوی رضوان الرحمن صاحب کے حقیقی بھائی جو نام ہناد پاکستان سے آئے تھے وہ دیوبندی ہیں یا سنی۔ کیا وہ تقریباً ایک ماہ تک مفتی صاحب کے مکان پر قیام پذیر ہوئے یا نہیں، ابھی تھوڑے ہی عرصہ کا واقعہ ہے مفتی صاحب نے مجھ سے خود ہی فرمایا تھا کہ میرا بھائی مولوی اور بکا دیوبندی ہے۔ اور کہا تھا مجھ کو اس نے چیلنج مناظرہ بھی دیا۔ آج وہ کیا سنی بن گئے۔ جو مفتی صاحب کے مہان بن کر ان کے مکان پر مقیم رہے۔

بدایوں والوں پر جو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ کفر ہے ان کے عرس میں مفتی صاحب خود اور اہلسنت کے علماء تشریف لاتے ہیں یا نہیں۔ ان کے کھانا بھی کھاتے ہیں، ان کے اقتدا میں نمازیں بھی ادا کرتے ہیں یا نہیں۔ کیا اس فتوے کے حکم سے بدایوں والوں نے توبہ کر لی ہے یا اب اس فتوے کا حکم منسوخ ہو گیا ہے؟

نظر کی کمزوری کی وجہ سے تحریر صاف نہیں تحریر میں دشواری بھی ہے۔

فقط ماہو المسنون۔ تفصیلی کلمات انشاء اللہ اکرم عنقریب بدیہ ناظرین ہونے والے ہیں۔ فقیر نبیل احمد قادری غفرلہ۔ از بدایوں ۲۲ ذوالحجہ ۱۴۱۵ھ

عہ مگر انکشاف حق میں تو آپ صاف کھل گئے ہیں کہ آپ دیوبندی دہابی ہیں۔

اور دہابیوں کو گلے لگائے ہوئے ہیں۔

نقل جو حضرت مولانا مفتی غلام محمد خاں نقاباقلہ بنام مولوی خلیل احمد صاحب دیوبند

جناب مولوی خلیل احمد صاحب دیوبند بعد ما ہوا المسنون
آپ کا خط مورخہ ۲۲ ذوقعدہ ۱۳۸۶ کا تحریر کردہ معلوم نہیں کیوں تاخیر
سے موصول ہوا۔ دارالعلوم کی جاری اور ہنگامی شدید مصروفیات کی وجہ سے موقع
نہ تھا۔ مگر بہر حال دقت نکال کر جواب حاضر کر رہا ہوں۔

آپ نے یہ تحریر فرمایا ہے کہ ہم غلط فہمیوں کے شکار ہیں اور اس کی وجہ
میں بعض لوگوں کے پروپیگنڈے کو دخل بتایا ہے جس میں ان کی دنیا دہی و
نفسانی اغراض پنہاں ہیں۔ اور واقعہ یہ ہے کہ آپ کا یہ الزام غلط ہے۔
گزشتہ سال عرس اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے موقع پر بدایوں کے لوگوں نے
بریلی شریف حاضر ہو کر یہی بیان کیا تھا کہ مولوی خلیل احمد صاحب دیوبند اب
اکابر دیوبند کی تکفیر میں احتیاط کرنے لگے ہیں اور فرعون وغیرہ کی مثالیں دیتے
ہیں۔ ان کا یہ اطلاع دینا حق تھا اور پھر انہوں نے علماء کو بدایوں بلوایا اور کثیر
لوگوں کے سامنے آپ سے یہ کہلوایا کہ آپ کی تصدیق کرادی تاکہ روایت
میں شبہ نہ رہے۔

۱۔ بدایوں میں آپ کا اقرار۔

۲۔ آپ کا ۲۲ ذوقعدہ ۱۳۸۶ کا خط بدایوں کے لوگوں کی تصدیق کر رہے
ہیں۔ پھر غلط فہمی کا شکار ہونا کیا معنی؟ — جنہیں آپ جہال اور نفس پرست
سے یاد کر رہے ہیں ان کی تحریک و انفاں صحیح اور حکم شرعی کے مطابق تھے آپ
کا ان لوگوں کو جاہل و حقیر بنا کر ان کی نفسانیت پر اس اضطراب کو نکل کرنا سراسر
ظلم ہے، ہاں آپ ان سے اس وقت خوش رہتے جب کہ احتیاط و کف لسان میں وہ

آپ کی ہاں میں ہاں ملاستے۔

جس احتیاط و کف لسان کو آپ نے اپنے نزدیک ذرا سی بات سمجھ لیا ہے
حقیقت یہ ہے کہ وہ دین میں بہت بڑا فتنہ ہے جس سے عوام و خواص دونوں
کا مضطرب ہونا یقینی ہے اور آپ کے نزدیک آپ کی یہ ذرا سی بات جو کچھ آپ
سے کہلوایا اور کرا لے کم ہے — ہمیں اس سے کوئی واسطہ نہیں کہ آپ
کا وہاں بیت اور وہابیہ سے تعلق ہے یا نہیں۔ البتہ آپ ہی کے یہ اقوال کہ:-
۱۔ "فقیر جملہ وہابیہ کو بد مذہب و گمراہ جانتا ہے۔"

۲۔ "البتہ مسئلہ تکفیر کے بارے میں احتیاطاً کف لسان کو پسند کرتا ہوں۔"
صاف بتلا رہے ہیں کہ آپ دین حق پر قائم نہیں ہیں۔ صریح کفر قطعی میں جس
میں مذہب فقہاء و متکلمین پر حکم یہ ہو کہ "من شک فی کفرہ فہو کافر۔"
آپ کا احتیاطاً کف لسان کرنا اور ان کو صرف گمراہ جانتا بغیر احتمال و شک
کے ناممکن ہے، یہ آپ کی تضاد بیانی ہے کہ آپ ایک طرف تو یہ کہیں کہ میں
حسام الحرمین کو مانتا ہوں جس میں یہ حکم موجود ہے کہ من شک فی کفرہ فہو
کافر۔ اور آپ دوسری طرف کف لسان سے احتمال و شک پیدا کر کے
حسام الحرمین کا انکار بھی کریں۔ حسام الحرمین اور ملحقہ رسائل کے مباحثہ
احکام تصدیقات کا ماحصل تو یہی تھا کہ اکابر دیوبندیہ کے صریح کفریات
قطعیہ ایسے ہیں جن کو جاننے کے بعد شک کرنے والا کافر ہے۔ پھر آپ کا سکوت
و احتیاط کے ذریعہ احتمال و شک کا اظہار کرنا حسام الحرمین کے اصل حکم کا
ماننا کب ہو گا۔ اکابر دیوبندیہ کے یہ کفریات کوئی غیر قطعیہ تو نہ تھے کہ آپ
اپنے دلائل سے احتمال پیدا کر دیتے تو اہلسنت خاموش رہ جاتے اور آپ کو
سکوت و احتیاط کے حال پر چھوڑ دیتے۔ کفریات قطعیہ صریح میں آپ کا اب
سکوت و احتیاط یقیناً اہلسنت میں ایمان پیدا کر دے گا۔
اس خط میں آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ آپ نے میری تحریروں کا جواب

لکھ لیا ہے جس میں آپ نے یہ ثابت کیا ہے کہ۔

”مسئلہ تکفیر مسلم میں احتیاط اور کف لسان اہل حق کا طریقہ رہا ہے

اور شریعت مطہرہ نے اسی کو ہی پسند کیا ہے بلکہ حکم دیا ہے۔“

آپ کے ان جملوں کا جواب ہمیں فوراً دے دینا چاہئے تھا مگر آپ کے اس اقرار کے بعد کہ آپ نے جواب لکھ لیا ہے اور عنقریب آپ بھیجے والے ہیں چند روز تک ہم اپنے جواب کو ملتوی رکھتے ہیں اور آپ کے وعدہ کے مطابق آپ کی تحریر کا انتظار کرتے ہیں۔ لیکن آپ سے اتنی عرض ضرور ہے کہ (۱) ایک مرتبہ آپ پھر اپنے جواب پر غور فرمائیں (۲) میری ۲۵ رمضان ۱۳۸۷ھ کی تحریر بھی دیکھ لیں جو میں نے غلام رضا صاحب کے سوالات کے جواب میں لکھی ہے اور اس کو میں نے بہت تاخیر سے بھیجا ہے نیز اپنے جواب کے ساتھ میرے دو سوالات کے جوابات بھی بڑھا دیجئے۔

۱۔ اہل حق اور شریعت مطہرہ نے تکفیر مرتد کا کیا حکم بیان فرمایا ہے؟

۲۔ زید مسلمان عالم فاضل امام تھا اس نے اب علی الاعلان صریح طور پر حضور

علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت و رسالت کا انکار کر دیا ہے۔ شریعت مطہرہ

اور اہل حق ابھی اسے مسلمان مان کر تکفیر سے کف لسان و احتیاط کا حکم

دیتے ہیں یا مرتد مان کر تکفیر کرنے کو انے کو ضروری سمجھتے ہیں؟

رہا ۲۷ صفر ۱۳۸۷ھ کو علماء کے بدایوں پہنچنے پر آپ کا یہ کہنا کہ اہل فہم سے کیا نتیجہ نکالا، تو اہل فہم عند اللہ وہی ہیں جو حق کو مشدق گو ہوں۔ وہ نہیں جو نتیجہ نکالنے میں حقائق سے دور رہ کر ناحق طرفداری کریں۔ نشیب و فراز ہی سے متاثر ہو کر حق چھوڑنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ آپ کے نزدیک جو اہل فہم آپ کے مسلک کے حامی ہیں۔ ہم ان کی فہم و فراست سے پناہ مانگتے ہیں اور ان کے نتیجہ نکالنے سے ہم متاثر نہیں ہو سکتے۔ ایسے ہی ان دیوبندیوں، وہابیوں کے گمراہ کن احمقانہ اقوال بھی لائق اعتناء نہیں جو یہ کہتے ہیں کہ۔ ”لو بریلوی خیال کے لوگ

تو اپنوں پر ہی فتوے لگانے لگے ہیں۔ معتمد علماء اہلسنت نے اپنوں اور غیروں کے صورتیں دیکھ کر فتوے نہیں لگائے ہیں بلکہ ان کے اقوال و افعال کا شرعی حکم بیان کیا ہے۔ یہ اپنوں کی صورتیں دیکھنے کا نتیجہ تھا کہ دیوبندی مولوی مفتی ملا اپنے اکابر دیوبند کے صریح کفریات قطعیہ کو شیر مادر سمجھ کر پی گئے۔ ان کو اپنے اکابر کے کفریات ”اسلام نظر آئے۔ فتوح باللہ من ذلک۔“

رہا علمائے اہلسنت اور حضرت مفتی اندور کا بدایوں والوں کے یہاں آنا جانا اور حضرت مفتی اندور کا اپنے وہابی دیوبندی بھائی کو اپنے یہاں ٹھہرانا تو بیشک جہاں جہاں محاسبہ ضروری ہو گا بالضرور کیا جائے گا مگر اس سلسلہ میں بطور حکایت و شکایت بیان کار آمد نہیں بلکہ یہ تحریر فرمائیے کہ آپ کی تحقیقات کیا ہیں۔ آپ کے نزدیک شرعاً ان پر کیا اور کس طرح حکم ہوتا ہے۔ تاکہ محاسبہ متعین ہو جائے اور ہمیں شرمندگی اٹھا کر جہالت کا مظاہرہ نہ کرنا پڑے۔ آپ کے جواب کے بعد انشاء اللہ الکریم ہم ضرور قدم اٹھائیں گے۔

نقطہ - غلام محمد خاں غفرلہ

۲۷ ذوالحجہ ۱۴۰۷ھ - ۱۶ اکتوبر ۱۹۸۷ء

صحابہ کرام کا
عشق رسول ﷺ

منہ
پتہ

حنفیہ پاک پبلیکیشنز کراچی

نقل خط حضرت علامہ مولانا مفتی غلام محمد صاحب قتلہ بنام مولوی خلیل احمد صاحب دیوبند
از ناگپور یکم صفر ۱۴۱۰ھ

جناب مولوی خلیل احمد صاحب دیوبند بعد ما ہوا المسنون

آپ کے خط کا جواب میں نے حاضر کر دیا تھا، آپ کے وعدے کے مطابق آپ کی تحریر کا انتظار تھا مگر ہنوز آپ کی تحریر نہیں ملی۔ آپ نے ۲۲ روز قعدہ کو یہ تحریر کیا تھا کہ تحریر تیار ہے معلوم نہیں آپ تاخیر کیوں فرما رہے ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ خط و کتابت میں ہم نے آپ کی رعایت نہیں کی ہے اور گستاخانِ نبوت و رسالت کی رعایت کرنے والے کے ساتھ رعایت کی توقع فضول ہے۔ ہم انتہائی افلاس سے آپ سے پھر عرض کرتے ہیں کہ آپ جذبات و تاثرات سے قطعی دور رہ کر رعایت و عدم رعایت سے بے نیاز حق کو قبول کر لیں۔ اسی میں دنیا و آخرت کی خیر ہے۔ آپ کے ساتھ آپ کے متعلقین کی بھلائی ہے اور ان کا بھی ثواب آپ کو حاصل ہے۔ حق کے مقابلہ میں ہزار آپ جواب کی کوشش کریں سب بے سود ہے۔ اس میں آپ کے سر آپ کے ساتھ آپ کے متعلقین کا بھی وبال ہے۔ حق قبول کرنے میں اکابرینِ دین نے غار نہیں فرمایا ہے، رجوع سے حیا نہیں کی ہے، اپنی غلط بات کو نباہنے کی باطل کوشش نہیں کی ہے اگرچہ حق قبول کرنا تلخ اور نفس پر سخت گراں گزرتا ہے۔ اور جن لوگوں نے ایسا کیا بھی تو ایمان جاتا رہا۔ یا امت میں شدید فتنہ پھیل گیا۔

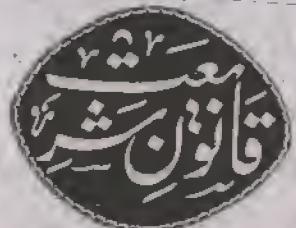
دین و سنت اور اہلسنت کا اس میں کچھ نہیں بگڑے گا کہ آپ نے اپنے سکوت و احتیاط کے ذریعہ گستاخانِ نبوت و رسالت کی رعایت کر کے ان کی صفت میں شمولیت اختیار کرنی ہے۔ اور عزتِ رسالت اور تحفظِ ناموس رسالت کی سپہ سالاری کو آپ نے

بڑے بڑے توہمین کرنے والوں کی رعایت و حمایت پر قربان کر دیا ہے، البتہ بگاڑ آپ کے غصہ، ضد، جذبات، بیابات کو نباہے رکھنے کی وجہ سے ہے کہ آپ نے اپنی اور اپنے متعلقین کی دنیا و آخرت کو بگاڑ کر رکھ دیا ہے۔ یوں تو کسی کفر و ارتداد کی طرف سے چشم پوشی مناسب نہیں لیکن صریح توہینِ نبوت کی طرف سے سکوت و احتیاط سب سے زیادہ تباہ کن اور ہلاکت انگیز ہے۔ دل کا اس سکوت و احتیاط کی طرف مائل ہونا نہ جانے کتنے دساوس، باطل تاویلات، فاسد مثالوں، مضحکہ خیز اقوال و افعال کو جنم دے کر ان پر جا کر رکھ دیتا ہے۔ انسان اسی کو حق سمجھنے لگتا ہے جس سے وہ حق کا مقابلہ کرنے کے لئے کفر و ارتداد کی بھی پرواہ نہیں کرتا ہے۔ یہ آپ کے اسی حال کا نتیجہ ہے کہ آپ نے علماء کرام کے کلمات "مکفیرِ مسلم میں احتیاط چاہئے" کے مفہوم کو بدل ڈالا۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی کیفیت کی وجہ سے آپ کی فہم اور علماء کی عبارتوں کے مفہوم کے درمیان اندھیرا سا چھا گیا ہے۔ اگر آپ اپنی تحریر وعدہ کے مطابق بھیج دیئے تو میں آپ کے نقل کردہ اقوال ہی کو آپ کے سامنے رکھ کر بعونہ تعالیٰ بتا دیتا کہ آپ کہاں ٹھو کریں کھا رہے ہیں۔ اسی لئے میں نے اپنے خط میں لکھ دیا تھا کہ آپ اپنے جواب پر پھر غور فرمائیں۔ اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کا انفس ناک حال آپ کو اپنی تحریر بھی اب میرے پاس نہیں بھیجنے دے گا۔ یہ بات انتہائی انفس ناک ہے کہ آپ جیسا جید عالم جس نے خدمتِ سنت اور اشاعتِ مسلکِ حسام الحرمین کے لئے پوری فکر و نظر کے ساتھ زندگی گزار دی۔ کس طرح اس کی فہم، فکر و نظر، تحقیق و تدقیق کی صلاحیت سلب کر لی گئی؟ وہ کیسے توہینِ رسالت کرنے والوں کی رعایت کے لئے تیار ہو گیا۔ میں نے پچھلے کسی خط میں لکھا تھا اور پھر عرض کرتا ہوں کہ آپ غور کر لیجئے۔ آپ نے کوئی ایسی خطا تو نہیں کی ہے کہ روحانی طور پر آپ پر عتاب ہو رہا ہو۔ یہی غلط سب سے بڑی ہے کہ صریح توہینِ نبوت کے قطعی کفر و ارتداد میں شبہ پیدا کر لیا۔ ہماری پر خلوص درخواست ہے کہ آپ رجوع کے لئے مشائخ کرام کے وسائل سے بارگاہِ اہلِ اہلین

اور اگر آپ واقعی اپنے متزلزل دلائل کی بنیاد پر اپنے اختیار کردہ نئے مسلک ہی کو صحیح سمجھتے ہیں تو انشاء اللہ الکریم ۲۶ صفر ۱۲۸۵ھ کی صبح علما کرام بدایوں میں جمع رہیں گے آپ سے گفتگو ہو کر معاملہ صاف ہو جائے گا۔

امید ہے آپ تیار ملیں گے۔ آپ سے جو کچھ میری خط و کتابت ہوئی ہے اس سے میں نے اپنے علما کو آگاہ کر دیا ہے۔ فقط۔ غلام محمد خاں غفرلہ

والسلام علی من اتبع الهدی



کتابخانه

حنفیہ پاک پبلیکیشنز کراچی

[illegible]

بسور کر گھر بیٹھ جائیے۔ شرعی ذمہ داری سے سبکدوش ہو جائیں گے۔ کوئی اسلام کا دعویٰ کرنے والا، کفر و ارتداد کی نجاست میں آلودہ ہو کر عوام میں نجاست پھیلا رہا ہو شرعی تنبیہ کے لئے پہلے اس سے معاہدہ کر لیجئے ورنہ اپنی زبان و قلم کاٹ کر پھینک دیجئے اور اپنی مسجد، مدرسہ، خانقاہ یا گھر میں شیطان افرس (گھونگا شیطان) بن کر چھپ جائیے۔

ایں کار از تو آید و مرداں چنین کنند

ہاں یہ ہوتا ہے کہ منازعت قرار پا جائے تو احقاقِ حق اور ابطالِ باطل کے لئے آدابِ مناظرہ پر معاہدہ ہو جائے۔ بے ربط کے سنی آپ نے یہ لیا ہے کہ میں (غلام محمد خاں ناگپوری) نے آپ کے مقصد کو سمجھ بغیر اٹنی شروع کر دی اور مزید بات یہ ہے کہ میں اپنی تحریر اور نقول کو بھی نہ سمجھ سکا۔ پھر میں نے بددیانتی کر کے متعدد جگہ غلط بیانی اور تبدیلی الفاظ سے کام لیا ہے۔ کسی نے سچ کہا ہے اذ ایس الا نسان حال لسانہ یعنی جب انسان مایوس ہو جاتا ہے تو اس کی زبان دراز ہو جاتی ہے۔

عرض ہے کہ میں نے جو کچھ پہلی تحریروں میں لکھا ہے وہ مربوط ہے یا نہیں اس پر گفتگو تو بہت پُر لطف اور دلچسپ ہوگی مگر اس پر ابھی وقت نہیں ضائع کیا جاسکتا لیکن اتنا اس وقت ضرور عرض کروں گا کہ میری ان تحریروں سے اتنا تو ہوا کہ آپ نے اپنی اس طویل تحریر میں، حضرت شیخ اکبر، حضرت امام غزالی و حضرت جامی رحمہم اللہ تعالیٰ کی اسلامِ فرعون کی بحث پر اپنا استدلال غائب کر دیا اور اس کتاب کا حوالہ بھی ردِ پوش ہے جس کو آپ نے اپنی احتیاط پر استناد کے لئے، ہر مفسرِ اسلام کو بدایوں کی مسجد میں پیش کیا تھا اور آپ نے آٹھ آٹھ علماء کے فرعون کو مسلمان سمجھنے پر اپنی احتیاط کے جواز کا جو لوگوں میں چرچا کیا تھا وہ سب کا سب دریا برد ہو کر رہ گیا اور اب آپ تو بے درجہ و غیرہ کی لائن پر لگ گئے ہیں۔

اور اب آپ نے جو یہ طویل تحریر بھیجی ہے (اس کی لوائت کا آپ نے خود اپنے خط میں ذکر کیا ہے) جس کا یہ جواب حاضر کر رہا ہوں۔ اس سے اچھی طرح پتہ چل جائے گا کہ ”بے ربط“ اور ”مربوط“ ہونا کسے کہتے ہیں۔ اور دیانت و بددیانتی آخر کہاں نظر آتی ہے۔ اس تمہید کے بعد آپ نے نمبر وار اپنا بیان تحریر فرمایا ہے جس کا جواب حاضر ہے۔

۱۔ آپ نے لکھا ہے ”فقیر بفضلہ تعالیٰ اعتقاداً و عملاً اہلسنت و جماعت کے ہر عقیدہ و عمل کو حق جانتا ہے اور مذہبِ اہلسنت و جماعت کے کسی عقیدے و عمل سے اختلاف نہیں رکھتا۔“ عرض ہے کہ اب محض آپ کے دعوے سے آپ کو سستی نہیں سمجھا جاسکتا، آپ کی یہی طویل تحریر خود بتا رہی ہے کہ آپ کیا ہیں؟ دیوبندی و بابی اپنے اہلسنت ہونے کا ہی دعویٰ کرتے ہیں۔

۲۔ آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ ”فقیر بفضلہ تعالیٰ نہ دیوبندی ہے نہ دبابی نہ دیوبندیوں کا حامی نہ مؤید نہ ان کے مذہب کا محسن۔ یہ فقیر پر اقرار ہے جس کا حساب روزِ جزاء ہوگا۔“ عرض ہے اب تو اقرار پر بحث کی بھی ضرورت نہیں۔ آپ اپنی اس طویل تحریر سے خود ہی کھل کر سامنے آ گئے ہیں کہ آپ کون ہیں دیوبندی بھی و بابیت سے چڑھتے ہیں اور وہ بھی روزِ جزاء ہی کی دہائی دیتے ہیں۔

۳۔ فرعون کے سلسلہ میں آپ نے مجھ پر الزام رکھا ہے۔ ”فرعون کے باسے میں آپ نے یہ ظاہر کیا ہے کہ فرعون کو فقیر مسلمان ثابت کرتا ہے، مومنے مانتا ہے یہ آپ کی فہم کی سخت غلطی ہے (الی قول) از خود کسی گفتگو میں دخل دینے کا انجام یہی ہوتا ہے۔“

ہم تو سمجھے تھے کہ آپ کا ربط و ضبط کمال کو پہنچا ہوا ہو گا مگر یہاں تو آپ کی تحریر سے یہ پتہ چلتا ہے کہ جناب شاید غیض و غضب میں ربط و ضبط سے اپنے حواس ہی کھو بیٹھے ہیں اور اصل مبحثِ استنادِ فرعون سے اب گریز کر کے

جیسے بھی ہو مربوط ہو یا غیر مربوط اپنی صفائی پیش کر دو اور دوسروں پر الزام رکھو اپنا چکے ہیں۔

میں نے اپنی تحریر میں جو جملے لکھے ہیں وہ یہ ہیں۔
 ”بہر حال جس جس نے بھی نقل کیا ہو ہمیں ان کی نقل و تسلیم سے انکار نہیں اور آپ ان کو مستد بنا کر اپنا مسلک بھی فرعون کا اسلام قرار دیں تو ہمیں سروکار نہیں۔“ دوسری جگہ لکھا ہے۔
 ”اگر آپ اس مسلک کے قائل ہیں کہ فرعون عذاب عرق کے وقت ایمان لا چکا تھا تو یہی علت آپ کو مولوی اشرف علی تھانوی کے بارے میں نکال رہی ہوگی۔“

کوئی جاہل جملہ شرطیہ کو جملہ خبریہ پر محمول کر کے بے ربط و ضابطہ بے پر کی ہانکے اور الزامی طلب دلیل کو نہ سمجھ سکے۔ اور یہ کہے کہ اس میں صرف مجھ پر فرعون کو مسلمان سمجھنے کا الزام ہے تو کوئی تعجب نہیں۔ مگر آپ جیسے محقق عالم اور ربط و ضابطہ کے حامل سے تو اس کی امید نہیں ہونی چاہئے تھی مگر آپ کیا کریں۔ بد مذہبی کا انجام ہی یہی ہوتا ہے جہاں اپنی بے ربطی پر دوسرے کے ربط کو قیاس کیا جاتا ہے اپنے غلطی کو بھی دشمن سمجھا جاتا ہے، ہدایت کو گمراہی اور گمراہی کو ہدایت یاد رکھا کرایا جاتا ہے۔ آپ سے یہ تو ہوا ہی نہیں اور ہو بھی کہاں سکتا ہے کہ مقابل جب آپ کے دعوے پر آپ سے علت طلب کر رہا ہے تو آپ علت بیان نہ کرتے آپ اپنی علت تو بیان نہ کر سکے اور بیان بھی کیا کر سکتے۔ فراریوں اختیار کیا کہ:- ہائے مجھ پر فرعون کو مسلمان سمجھنے کا الزام دھر دیا۔

م۔ میں آپ لکھتے ہیں۔ ”آپ کی تحریر کا عنوان حسام الحرمین کے نام سے یہ بھی غلط ہے نفیر کا کلام حسام الحرمین کے بارے میں نہیں، اس کے متعلق نفیر بار بار بتا چکا ہے کہ میں حسام الحرمین کے مخالف ہوں نہ اس کو غلط کہتا ہوں۔ میرا مقصد دوسرا ہے جس کو پہلے بھی بتا چکا

ہوں اب پھر بتاتا ہوں۔“

عرض ہے کہ جناب احسام الحرمین ہی تو اصل نزاع ہے، اسی پر تو سنی عوام و فہم کو آپ نے پریشان کیا ہے۔ آپ کے کتب لسان کا تعلق حسام الحرمین سے نہیں تو اور کس سے ہے، آپ کی مخالفت کی اور کون سی ادنیٰ اڑان ہے۔ اتنی صریح مخالفت کے بعد بھی کیا لوگ اتنے بے وقوف ہیں جو آپ کے اس قول کو مان لیں گے کہ نفیر کا کلام حسام الحرمین کے بارے میں نہیں ہے۔ ”حسام الحرمین“ کوئی جلد کسی بندش اور اق کی شیرازہ بندی، حسین و جمیل کتابت و طباعت اور صرف قاصر عنوان ہی کا نام نہیں ہے وہ اپنی احکام کا قونام ہے جن سے آپ نے احتیاطاً کتب لسان کر کے اہلسنت میں فتنہ پیدا کر دیا ہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ ”میرا مطلب دوسرا ہے۔ جس کو میں پہلے بتا چکا ہوں اب پھر بتاتا ہوں۔“ شاید وہ احتیاطاً کتب لسان کے علاوہ ہوگا۔ چلئے پھر بتائیے اس کے بعد بھی پھر آپ کو موقع رہے گا پھر اور بتائیے گا۔ آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا۔ مطلب بتانے میں بھی آپ نے تھانوی صاحب کی پوری پوری پیروی کا خیال رکھا ہے بلکہ کچھ قدم آپ آگے ہی ہیں، دیئے بھی آپ کی یہ طویل تحریر ”بسط البنان“ سے اطول ہی ہے۔

دفعات السنان کے بارے میں ہمارا یہ دعویٰ نہیں کہ وہ موضوع بحث بن گئی تھی حضرت مفتی اندور نے جب آپ سے گفتگو شروع کر کے آپ کے خیالات معلوم کرنا چاہا تھا تو آپ نے فرمایا تھا، جس کا مفہوم ہمیں یاد ہے کہ ذرا سی بات ہے، جب سے ”بسط البنان“ دیکھی ہے اکابر دیوبند پر حکم کفر لگانے سے احتیاطاً کتب لسان کرنے لگا ہوں جس کو لوگوں نے بڑھا کر بتانا شروع کر دیا ہے۔ اس پر آپ سے دریافت کیا گیا کہ کیا آپ نے دفعات السنان دیکھی ہے؟ تو آپ نے فرمایا تھا۔ ”ہاں دیکھی ہے۔“

آپ فرماتے ہیں کہ دفعات السنان کا ذکر ہی کیوں آتا؟ تو جناب! دفعات السنان

آپ کی "بسط البنان" ہی کا تور دے۔ بسط البنان کو دیکھ کر ہی تو آپ نے اپنے مذہب کو بدلنے کا اعلان کیا ہے اور وقعات السنان میں تو اسی کی روک تھام کی گئی ہے۔ آپ کا موضوع بسط البنان کو دیکھ کر کھٹ لسان کرنا ہی تو ہے۔ لوگ اتنے بیوقوف نہیں ہیں کہ "ذکر کیوں آتا" اور موضوع ہی کو نہ سمجھ سکیں۔ اور یہ بھی خوب سمجھتے ہیں کہ واقعی آپ تھانوی صاحب کے سچے متبع اور پیروکار ہیں۔ آپ ظنیات کے بادلوں میں گھر کر رہ گئے ہیں اور تینہہ کی ہر عدد و برق پر آپ کو یہ لگان ہوتا ہے کہ معلوم نہیں اس میں کیا مصلحت ہوگی؟

مصلحت ہو یا نہ ہو جب آپ اپنے مسلک کو اپنے نزدیک ٹھیک گمان سے کرتے ہیں تو مصلحت اور عدم مصلحت کا خطرہ کیوں؟ — ہمیں حیرت ہوگی کہ آپ "وقعات السنان" کے اس قدر ذکر سے انکار کیسے کریں گے، آپ اطمینان رکھئے اب ہم اس تحریر میں "وقعات السنان" کو مبحث بنا کر پیش نہیں کریں گے آپ اپنی تحریر میں جن باتوں کو لکھا ہے ان ہی کا جواب دیں گے آپ کو خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں۔

۵۔ آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ "آپ نے فقیر پر بہتان قائم کیا ہے کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مقتدار ہونے پر فقیر نے کچھ کلام کیا ہے افسوس کے ساتھ انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتا ہوں، نہ جانے یہ کذب آپ نے کس لئے بولا۔"

اس کے بعد آپ نے اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے ساتھ اپنے حین ظن کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا — "اصل بات یہ تھی کہ قاضی شمس الدین صاحب نے فرمایا تھا کہ

عہدہ راہی کذب بیانی اور بے حیائی۔ مولوی خلیل احمد صاحب نے تو انکشاف حق میں صاف ہم سے اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے ایک معمولی نا قابل اعتبار عالم ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور ہم کو تحقیق ہے پھر مقتدار کہاں سے ہو گئے۔

اعلیٰ حضرت اصحاب ترجیح میں ہیں۔ فقیر نے اس پر کہا کہ اصحاب ترجیح کا درجہ تو صاحب درخشاں و صاحب کنز الدقائق و صاحب وقایہ وغیرہم اصحاب متون سے بھی ادنیٰ ہے۔ الخ

معلوم نہیں اصل قرار دینے کا آپ کے پاس کون سا بیمانہ ہے؟ آپ ہی کی مندرجہ بالا تحریر سے اتنی بات تو معمولی عقل والا انسان بھی سمجھ لے گا کہ حضرت مولانا شمس الدین صاحب نے یوں ہی اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے مناقب کا خطبہ پڑھنا شروع نہیں کر دیا ہوگا پہلے کچھ نہ کچھ بات ضرور ہوئی ہوگی جو اس گفتگو کی اصل ہوگی جس کو آپ کا ٹیپ ریکارڈ بھی بطور خیانت نہیں چھوڑ سکتا جب تک کہ آپ خود چھڑوانے دیں آپ کے اس اظہار کے بعد ہی کہ اکابر دیوبند کے بارے میں اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے تحقیق کے سلسلے میں آپ کے خیالات کیا ہیں۔ تحقیق میں آپ خود اپنا کیا مقام سمجھتے ہوئے ہیں۔ دوسرے علماء عصر کے بارے میں آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ حضرت مولانا شمس الدین صاحب کو اپنا خیال ظاہر کرنا پڑا تھا جس کو آپ نے دوسرا رخ دیا۔ آخر گفتگو میں تلخی پا کر ہی حضرت مولانا شمس الدین صاحب نے یہ فرمایا تھا جس کا مفہوم مجھے یاد ہے کہ:-

"اعلیٰ حضرت کے بارے میں ہم کوئی بات برداشت نہیں کریں گے، ہم نے تو پھر بھٹے سے یہ عبارت احتیاط سے لکھی تھی کہ — آپ کو یاد ہوگا کہ حسام الحرمین پر گفتگو کے دوران جب حضرت مولانا شمس الدین صاحب نے اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے مقتدار ہونے کے مقام کا تذکرہ فرمایا تھا تو آپ نے طبقہ سابعہ کا ذکر کرتے ہوئے اپنے مقام احتیاط کا ادا کیا تھا۔"

جو واقعہ کے مطابق تھا، ہمارے مبحث کا مقتضا تھا جس پر آپ چراغ پا ہو گئے صاف انکار تو کر دیا، اس کو بہتان بتا کر انا للہ تو پڑھ دیا مگر انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی یہی طویل تحریر خود بتا دے گی کہ حقیقت کیا ہے اور کذب و بہتان کہاں پایا جاتا ہے۔ بایں ہمہ آپ نے جس قدر عبارت لکھی ہے اگر اتنی ہی تسلیم کر لیں جب بھی اس سے یہ ثابت ہے کہ حسام الحرمین کے احکام پر آپ کے تحقیقی سکوت کے سلسلے میں

ہی اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے مقام پر گفتگو تھی اور جب آپ کے سکوت کا دعویٰ برقرار تو حسام الحرمین اور اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے بارے میں آپ کا کلام خود آپ کی اسی تحریر سے ثابت، آپ بھاگ کہاں سکتے ہیں؟

اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے ساتھ آپ کے حسن ظن کا دعویٰ صرف ان کی ذات کی وجہ سے ہے تو ہمیں کوئی سروکار نہیں ہے اور اگر دین کی وجہ سے ہے تو آپ کا دعویٰ باطل و کذب ہے اس لئے کہ آپ نے دین ہی پر کاری ضرب لگائی ہے جس کی حفاظت فرما کر اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے ملت پر اسان فرمایا ہے۔

۶۔ آپ نے نمبر ۶ میں لکھا ہے۔ "اکابر دیوبند پر حسام الحرمین میں جو حکم جس بنیاد پر دیا گیا ہے وہ صحیح ہے اور درست ہے باوجود اس کے بغیر اس خیال کے کہ حسام الحرمین کی مخالفت منظور ہو یا فریق ثانی کی موافقت یا جانبداری مقصود ہو۔ محض یوم الحساب کے خوف سے اپنے دین و ایمان کی محافظت کی نیت سے اکابر دیوبند کو کافر و مرتد کہنے سے احتیاطاً کف لسان اور سکوت کرتا ہوں۔ یہ وہ چیز ہے جس کو آپ نے اپنی تحریر میں تبدیلی مذہب سے بھی تعبیر کیا ہے، کہئے اس میں کون سے مذہب کی تبدیلی ہوئی۔ کیا مذہب اہلسنت تبدیل ہوا یا مذہب حنفی تبدیل ہوا، احتیاطاً کف لسان کرنا کون سے مذہب کی تبدیلی ہے کیا احتیاط کرنے سے مذہب بدل جاتا ہے۔" بریں عقل و دانش بیاد گریٹ

جی ہاں! آپ مذہب اہلسنت، مذہب حنفی فرما رہے ہیں یہاں مذہب بمعنی دین تبدیل ہو کر رہ گیا، صریح کفر قطعی التزامی کلامی پر اطلاعی یقینی کے بعد احتیاطاً کف لسان دین سے خارج ہو جانا ہے، اس کے باوجود آپ اپنی عقل پر رونے کے بجائے قہقہے لگائیں تو آپ کی تقدیر ہے۔ مخالفت، موافقت، جانبداری، زبانِ جمع خراج کا نام نہیں ہے، منافقین بھی اسلام کا دعویٰ کرتے تھے۔ وحدانیت، رسالت، آخرت کا اقرار کرتے تھے، مسلمانوں کے ساتھ اسلامی ارکان بکالاتے تھے۔ جہاد میں

شریک ہوتے تھے، قرآن حکیم نے یہ سب کچھ ہونے کے بعد بلا وجہ یہ نہیں فرمایا وہاں ہمہومنین کہ وہ ایمان والے نہیں ہیں۔ بلا وجہ رب تعالیٰ کا یہ ارشاد نہیں ہے واللہ یشہدان المنافقین لکذّبون۔ یعنی منافقین قسم کھا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا رسول ماننے کا دعویٰ کرنے کے باوجود شہادت رسالت میں جھوٹے ہیں۔

اس حکم میں ان کے زبانی جمع خراج پر دعویٰ اسلام کی کوئی رعایت نہیں کی گئی۔ قادیانی کہ جو اسلام ہی کا دعویٰ کرتے ہیں۔ فقہ حنفیہ پر ہی چلنے کے مدعی ہیں۔ ان کے کفریات پر مطلع ہونے کے بعد پھر ان کے کفر سے کف لسان کرنا اسلام ہی سے خارج کر دے گا۔ کسی مسلمان کا دعویٰ کرنے والے نے قرآن حکیم کے کلام اللہ ہونے کا انکار کر دیا۔ باقی تمام ضروریات دین کا اقرار کرتا ہے۔ اسلام سے خارج ہو جائے گا۔ پھر جو مسلمان اس کفر پر یقینی اطلاع رکھنے کے بعد ذرا سی بات کہہ کر اس کے کافر کہنے سے کف لسان کرتا ہے کافر ہو جائے گا اس کا یہ دعوے کہ آخرت کے خوف سے کف لسان کرتا ہے جھوٹ قرار پائے گا۔ اور اس کف لسان کو آخرت سے بے خوفی اور اسلام و کفر کو ایک کر دینا کہا جائے گا۔

ربا اعلیٰ حضرت قدس سرہ کا مولوی اسماعیل دہلوی کے کفر سے احتیاطاً کف لسان جس کے لئے آپ نے سبحان السبوح، کو کبر، شہابیہ، ماہنامہ المیزان کا نام لیا ہے تو وہ تکفیر غریض علیہ کا حکم ہے، جہاں احتیاطاً کف لسان سے دین تو کیا اصطلاحی مذہب بھی نہیں بدلتا یہاں نہ کوئی سستی بدل کر غیر سستی ہوتا ہے نہ کوئی حنفی پھر کر غیر حنفی بن جاتا ہے۔

مولوی اسماعیل دہلوی پر جن ذمہ دار علمائے حرمین اور علمائے ہند نے فتویٰ دیا ہے وہ بر بنائے مذہب فقہا ہے۔ خواہ اسے مولوی نذیر احمد صاحب گجرات نے نقل کیا ہو یا کسی اور صاحب نے، مذہب فقہا پر اگرچہ صریح ناقابل تاویل کے الفاظ استعمال فرمائیں۔ ان کے نزدیک صرف تین دیکھا جاتا ہے۔ اور

مذہب متکلمین پر علماء جب تک اجماع اور متعین و مفسر نہ دیکھ لیں تکفیر نہیں کرتے متکلمین کے مذہب پر فتوے مجمع علیہ ہوتا ہے جہاں انکار کی گنجائش ہی نہیں ہوتی۔ آپ غالباً یہ سمجھ رہے ہیں کہ شیخ جمال، سید احمد دحلان، مفتی ابوالسعود مدنی اور دوسرے علماء کرام کی فہرست گنوا کر دھونس جم جائے گی اور آپ کی تبدیلی مذہب پر پردہ پڑ جائے گا جی نہیں!

ان حضرات نے مولوی اسماعیل دہلوی پر مذہب فقہاء کی بنیاد پر فتویٰ دیا ہے جو صحیح ہے چونکہ مذہب متکلمین پر تاویل بعید کی گنجائش ہوتی ہے جیسا کہ آپ نے علامہ علی قاری مکی رحمہ اللہ تعالیٰ سے شرح فقہ اکبر کی عبارت نقل کی ہے کہ اگر قول میں ننانوے پہلو کفر کے ہوں اور ایک پہلو بھی اسلام کا نکلتا ہو تو اس کو قبول کر لیا جائے گا۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے مولوی اسماعیل دہلوی کے کفریات گنوانے کے بعد اس کی تکفیر سے اسی مذہب متکلمین پر احتیاط فرمائی ہے جو درست ہے۔

یہاں نہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ پر کوئی حکم لگتا ہے نہ آپ کے گنوائے ہوئے علماء کرام پر، بلکہ فتویٰ آپ پر عائد ہو گا کہ آپ ابھی تک حکم کلامی پر چاروں اکابر کی تکفیر کرتے کرتے اب ان اکابر دیوبند کے کفر کلامی مجمع علیہ کو مولوی اسماعیل دہلوی کے فقہی غیر مجمع علیہ حکم تکفیر پر قیاس کر کے آپ نے ان چاروں اکابر دیوبند کی تکفیر سے احتیاطاً سکوت کر لیا ہے جبکہ ان چاروں اکابر دیوبند کے کفریہ اقوال میں تاویل بعید کی کوئی گنجائش نہیں، تنو کیا ہزار تاویلات سے یہاں ایک بھی چسپاں نہیں ہوتی۔ پھر آپ مجمع علیہ اور غیر مجمع علیہ سے واقف ہیں۔ آپ نے عبارتیں نقل کی ہیں جن پر بحث آگے آرہی ہے۔

کو کبہ رشتہا یہ کہ آپ نے دلیل میں پیش کیا ہے جس سے "وقوات انسان" کی طرح انکار نہیں کر سکتے جس میں اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے صاف مذہب فقہاء کی وضاحت کر دی ہے۔ افسوس کہ آپ دانستہ فرق مراتب ترک کر کے لوگوں کو

دھوکہ دینا چاہتے ہیں اور فرق مراتب کرنے والوں پر اندھا دھند رائے کا الزام بھی رکھ رہے ہیں یعنی "الٹا چور کو توال کو ڈانٹے" خود کفریات کے دلدل میں پھنستے چلے جائیں۔ کفر و اسلام کو ایک کر کے اسلام ہی کو مسخ کر کے رکھ دیں۔ اور دوسروں پر مشکلات میں پھنسنے کا گمان باطل تاکہ لوگوں کو دیوبندیت میں پھانسنے کا راستہ صاف رہے۔

آپ نے اسی صفحہ ۸۱ میں احتیاط کا معنی بتانے کی بھی زحمت فرمائی ہے آپ لکھتے ہیں کہ:-

"اب ہم آپ کو احتیاط کا معنی بھی بتا دیں جس کے نہ معلوم ہونے سے آپ چکر میں پڑے ہوئے ہیں۔ سنے علامہ شامی نے رد المحتار میں اور علامہ طحاوی نے بھی حاشیہ در فتاویٰ میں اور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فتاویٰ رضویہ شریف میں تحریر فرمایا ہے، احتیاط کے معنی عمل باقوی الدلیلین کے ہیں، دلیل کفر اگر قوی ہے تو دلیل کف لسان و سکوت اقوی ہے۔"

بے شک علامہ شامی، علامہ طحاوی، اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ کا احتیاط کے معنی "عمل باقوی الدلیلین" (یعنی بیان کردہ دو دلیلوں میں سے جو زیادہ قوی ہو اس پر عمل کرنا احتیاط) بتانا حق ہے، لیکن یہ آپ کا انتہائی غریب ہے کہ آپ نے اسی کے ساتھ یہ بھی جوڑ دیا کہ "دلیل کفر اگر قوی ہے تو دلیل کف لسان و سکوت اقوی ہے۔"

علامہ شامی، علامہ طحاوی، اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نے ہرگز ہرگز یہ نہیں فرمایا کہ "دلیل تکفیر اگر قوی ہے تو دلیل کف لسان و سکوت اقوی ہے۔" یہ آپ کا دیوبندیت کی حمایت کے چکر میں اپنی طبیعت سے معنی گڑھ لینا بھی ہے اور اسے فقہاء کی عبارت سے جوڑ کر لوگوں کو دھوکا دینا بھی، اللہ تعالیٰ ہمیں اور سب مسلمانوں کو آپ کے اس چکر سے محفوظ دماؤں رکھے۔ آمین۔

اس عمل باقوی الدلیلین کے کھلے ہوئے معنی یہ ہیں جو ایک کم پڑھے لکھے آدمی کو سمجھ میں بھی فوراً آتے ہیں کہ جہاں دلیل تکفیر اقوی ہوگی وہاں تکفیر کرنے میں احتیاط ہے اور جہاں دلیل سکوت اقوی ہوگی وہاں سکوت کرنے میں احتیاط ہے۔ "نذکر مطلقاً آپ کا یہ گڑھ لینا کہ سکوت و احتیاط دلیل اقوی ہے لا حول و قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ یہی قول کتنا صریح و پاکیزہ معنی دے رہا ہے کہ مذہب متکلمین پر اگر تاویل بعید کی بھی گنجائش نہیں وہاں تکفیر کرنے میں احتیاط بلکہ تکفیر ضروری جیسے اکابر دیوبند پر۔ اور جہاں دلیل سکوت اقوی ہوگی یعنی مذہب متکلمین پر تاویل بعید بھی ہو سکے وہاں سکوت کرنے میں احتیاط ہے اگرچہ فقہاء کفر کا فتویٰ دیں جیسے یزید اور اسمعیل دہلوی پر۔

آپ نے خود تحریر میں رد المحتار کے حوالہ سے علامہ خیر الدین رملی استاذ صاحب در مختار سے نقل کیا ہے ویدل علی ذالک اشتراط کون ما یوجب التکفیر۔ یعنی تکفیر کے لئے اجماع شرط ہے جب تکفیر پر اجماع ہو گیا تو یہاں احتیاطاً سکوت دلیل اقوی کہاں رہا۔

علامہ غلام الدین حصکفی کا قول آپ نے نقل کیا ہے۔ لایفتی بتکفیر شئی منہا الا بما اتفق المشائخ علیہ۔ اور آپ ہی نے خود اس کا ترجمہ کیا ہے یعنی جو کلمات کفر فتوؤں میں بتائے گئے ہیں ہم ان میں سے کسی پر حکم کفر نہ دیں گے مگر جس پر مشائخ کرام متفق ہو گئے ہوں اس پر حکم ضرور دیں گے کیونکہ جناب کسی کفر قطعی پر آپ کے نزدیک حکم کفر دینا ضروری ٹھہرا وہاں سکوت دلیل اقوی کیسے رہے گا۔؟ تمام امت اس پر متفق ہے کہ کوئی مدعی اسلام اگر صریح طور پر یہ کہتا ہے کہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رسالت و نبوت کو اب نہیں مانتا تو وہ کافر و مرتد ہے۔

یہاں آپ کا احتیاطاً سکوت دلیل اقوی کہاں رہا۔ اکابر دیوبند کی حمایت میں یہ آپ کے باطل و مزدورات و اطوار ہیں کہ آپ وہ دلیلیں بھی لائیں جن میں مجمع

ہونے کی بنیاد پر تکفیر کا حکم ضروریات دین سے قرار پائے اور آپ احتیاطاً سکوت کو دلیل اقوی مان کر اس حکم ضروری کو باطل بھی قرار دیں اور لوگوں کو گمراہی میں ڈال دیں۔ تو منہج ۵۲۵ پر اسی بحث اجماع میں فرمایا۔ لا خفاء فی ان القول الثالث ان استلزام ابطال ما اجمعوا علیہ کان مردوداً۔ یعنی اس میں کوئی خفا و پوشیدگی نہیں ہے کہ تیسرا قول اگر جمع علیہ کو باطل کرنے کا استلزام کر رہا ہے تو وہ مردود ہے۔

۱۔ اس ساتویں نمبر میں آپ نے جو کچھ بیان دیا ہے اس کا انداز ایسا ہے جیسے جاہلوں، احمقوں، دل کے اندھوں کا مید لگا ہوا اور آپ اپنا زور علم صرف کر کے ان کے سامنے اپنی مصفاً پیش کر رہے ہوں اور بے چارے وہ تماشائی آپ کے بیان پر سر دھن رہے ہوں۔

پھر اس پر آپ کا یہ خیال اور توقع ہے کہ اہلسنت بھی آپ کو داد تحسین دیں گے اور آپ کی ہانک پر واہ واہ کرتے رہیں گے۔ آپ کی خامہ فرسائی یہ ہے۔ "مسئلہ تکفیر مسلم تقلیدی نہیں ہے بلکہ تحقیقی ہے۔ دیکھئے یزید پر امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ حکم کفر دیا اور سیدنا امام اعظم صاحب سے توقف منقول اور امام خیر الدین رازی اس کو مسلمان کہتے ہیں اور تین گروہ کافر جاننے والے اور مسلمان جاننے والے اور توقف و سکوت کرنے والے اہل حق اور اہلسنت ہیں۔"

د بات سیدھی کہئے ناکر مولوی اشرف علی تھانوی کے بارے میں میں نے اب جو سکوت اختیار کیا ہے اسی طرح مجھے بھی اہل حق اہلسنت سمجھئے

اس کے بعد آپ نے احکام شریعت حصہ دوم سے اعلیٰ حضرت قدس سرہ کا وہ فتویٰ نقل کیا ہے جو آپ کے اسی مضمون کی تائید کرتا ہے اس کو نقل کرنے کے بعد آپ لکھتے ہیں۔

"دیکھئے ایک شخص یعنی یزید کے بارے میں اہل حق اہلسنت کے

تین گروہ ہو گئے۔ ایک گروہ اس کو کا فر مانتا ہے وہ بھی اہل حق سے اہلسنت ہیں، دوسرا گروہ اس کو مسلمان مانتا ہے وہ بھی اہل حق اہلسنت ہیں اور تیسرا گروہ اس کے بارے میں سکوت فرما رہا ہے وہ بھی اہل حق اہلسنت ہے۔ یہاں سے معلوم ہوا کہ تکفیر مسلم کا مسئلہ جو غیر اجماعی ہے نہ اعتقادی ہے نہ تقلیدی یہ مسئلہ تحقیقی ہے جس کے لئے مستحق دلائل ہو جائے وہ کا فر کہے جس کے لئے پورے طور پر ثابت نہ ہو وہ اپنی تحقیق پر عمل کرے، جیسا کہ یزید کے معاملہ میں علماء مختلف ہو گئے اور سب اہل حق اور جنتی گروہ مانے گئے۔ ایک نے دوسرے پر نہ کوئی اعتراض کیا نہ کسی نے دوسرے کو برا کہا اگر مسئلہ اعتقادی ہوتا تو علمائے کرام کا اختلاف کیسے ہوتا۔ اب آپ اپنے قول پر غور کیجئے کہ احتیاطی کف لسان پر تبدیل مذہب کے لئے کیسے لب کشائی کی، ہمارے اسلاف کرام کا تو یہ طریقہ نہیں ہے۔ آپ نے یہ نئی راہ نکال دی۔ ہاں اگر کسی کی تکفیر پر اجماع ہو جائے تو اس وقت تکفیر ضروری ہے چنانچہ ہمارے علمائے کرام کی تصریحات موجود ہیں کہ تکفیر کے لئے اجماع شرط ہے..... ائمہ

جواباً عرض ہے — چہ دلا درست دزدے کہ بکھت چراغ دارد۔ دلیلیں تو آپ وہ لا رہے ہیں جو بحمدہ تعالیٰ اہلسنت کے مذہب کی پوری پوری تائید کر رہی ہیں۔ وہی اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کا مسلک ہے اس پر بفضلہ تعالیٰ ہندوستان کے اہلسنت قائم ہیں۔ اور دیوبندیہ، دہلیہ کی حمایت میں دیدہ دلیری اس قدر کہ اسلئے ان دلیلوں کو آپ احتیاطی سکوت کی تائید میں پیش کر کے لوگوں کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں حالانکہ یہ دلیلیں آپ کے سکوت و احتیاط کے پرچے اڑا رہی ہیں۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ کا مسلک یہی ہے کہ جو تکفیر جمع علیہ نہیں ہے اس پر سکوت فرماتے ہیں۔ یزید کا کفر جمع علیہ نہیں اس

پر سکوت فرمایا۔ اور جو کفر جمع علیہ ہے اور جس پر حکم کرنے سے سکوت و احتیاط خود کفر ہے اس پر کسی کی رعایت نہیں فرماتے۔ اسی لئے مولوی اشرف علی تھانوی پر کفر قطعی کلامی کا حکم فرمایا۔ سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سکوت مات بتلا رہا ہے کہ صحابہ اور اکابر تابعین میں ہی اختلاف تھا اور اسی وقت تین گروہ موجود تھے اور اسی بنیاد پر بعد کے ائمہ علماء میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اگر آپ بھی یزید کے بارے میں سکوت اختیار کریں یا مسلمان بتائیں یا کا فر کہیں تو ہم آپ کو نہ بے دین سمجھیں گے اور نہ ہی یہ کہیں گے کہ آپ صنفی نہیں رہے۔

مگر جناب یہاں بحث یزید کی طرح غیر جمع علیہ کفر کے بارے میں نہیں ہے جس میں آپ کی باطل تحقیق کی گنجائش ہو اور جس میں اختلاف ہو نیز جس میں متکلمین احتیاط فرمائیں۔ یہاں بحث اس کفر کے بارے میں ہے جس میں اختلاف نہیں جو جمع علیہ ہے جس پر متکلمین کفر قطعی کا حکم فرماتے ہیں، مولوی اشرف علی تھانوی نے بھی جس کو بسط البتان میں نصوص تعلیمی سے مانا ہے جہاں آپ کی تحقیق کے دروازے بند ہیں جہاں مکتبی ملاؤں کو کیا بڑے بڑے علماء کو تسلیم کے بغیر چارہ نہیں ہے۔

صریح تو ہمیں رسالت پر قرآن کریم کا حکم کفر منصوص ہے جس پر صحابہ کرام تابعین کرام، ائمہ فقہ، ائمہ کلام، ائمہ حدیث کا اجماع ہے اور اسی کی اتباع کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت قدس سرہ اور علماء احرارین شریفین اور ہندوستان اور دیگر ممالک کے علماء مولوی اشرف علی تھانوی وغیرہ کے کفری قول میں صریح التزام تو ہمیں رسالت پاک ہی ان پر کفر کلامی کا حکم فرمایا ہے کہ جسے جان لینے کے بعد اعلیٰ حضرت اور وہ علماء تکفیر فرماتے تو خود ان پر کفر کا حکم ہوتا۔

بحمدہ تعالیٰ ہم اپنے قول پر پہلے بھی غور کر چکے تھے اور آپ کی اس طویل تحریر پر غور کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ آپ نے اچھی طرح اطلاع کے بعد مولوی اشرف علی تھانوی کے اس کفر و ارتداد سے اب احتیاطاً سکوت کیا ہے جو صریح التزامی تو ہمیں رسالت پر منصوص قرآنی ہے۔ مجمع علیہ ہے کلامی ہے۔ یزید کی طرح

غیر جمع علیہ نہیں ہے۔ آپ کے بارے میں ہمارا خیال تبدیل مذہب بمعنی تبدیل دین سے ہے۔ ہمارے اسلاف کرام کا یہی طریقہ ہے جو آپ کے ہی ذکر کردہ دلائل سے ثابت ہے۔ یہ ہماری نکالی ہوئی نئی راہ نہیں ہے بلکہ ہمارے اسلاف کا بتایا ہوا راستہ ہے۔ صریح تو ہمیں رسالت پر اطلاع یقینی کے بعد سکوت منافقین و مرتدین کا دین ہے۔ آپ اپنی چالاکي سے مطلقاً کف لسان بولتے ہیں۔ دلیل جس پر سکوت کیا جاتا ہے غیر جمع علیہ فقہی پیش کرتے ہیں اور حکم کلامی پر سکوت کرتے ہیں۔ یہ تبدیل دین پر بددیہی کی انتہا ہے۔

آپ نے لکھا ہے۔ "ہاں اسی تکفیر پر اجماع ہو جائے تو اس وقت تکفیر ضروری ہے۔" ہم کہتے ہیں کہ آپ کا وہ قول کہ "دلیل سکوت" اقولیٰ ہے کہاں باقی رہا۔ یہ آپ ایک جگہ کچھ اور دوسری جگہ کچھ اور کہہ کر لوگوں کو دھوکا کیوں دے رہے ہیں۔ سارا زور آپ نے جو مطلقاً سکوت پر دیا تھا وہ تکفیر ضروری ہے کہہ کر کیسے لوٹ گیا؟ سکوت کے بارے میں آپ کے ذکر کردہ اسلاف کی نصیحتوں کا کیا ہو گا جن کی وجہ سے آپ نے سکوت کیا۔

پھر آپ نے جو یہ کہا ہے کہ کسی کی تکفیر پر اجماع ہو جائے تو تکفیر ضروری ہے۔ اس سے آپ کی کیا مراد ہے؟ کیا آپ جیسے محقق مولوی کا اجماع؟ کیا مجمع علیہ قول پر بعد کے زمانہ کے مولویوں کا اجماع؟ اسی طرح اگر غیر جمع علیہ قول پر آپ کے زمانہ کے مولویوں نے الجواب صحیح کہہ کر اجماع کر لیا تو وہ غیر جمع علیہ کفری قول کیا اب مجمع علیہ ہو جائے گا۔

آپ نے اسی کے بعد متصل علامہ شامی کی علامہ خیر الدین رملی سے نقل کردہ عبارت تحریر فرمائی ہے ویدل علی ذالک اشتراط کون مایوجب التکفیر مجمعاً علیہ۔ اور آپ نے اس کا ترجمہ کیا ہے۔ یعنی تکفیر کے لئے اجماع شرط ہے۔ اس سے آپ کیا سمجھے؟ وہ قول جو مجمع علیہ کفر ہے۔ اگر آپ کے زمانہ میں کوئی وہی جو اس کرے تو کیا آپ کے زمانہ میں آپ جیسے سب مولوی

تکفیر کریں تو کفر ہو گا ورنہ نہیں ہو گا۔

اسی طرح آپ نے علامہ عطار الدین مصطفیٰ رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کیا ہے۔ لا یفتی بتکفیر شئی منہا الا بما اتفق المشائخ علیہ۔ اور آپ نے اس کا ترجمہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔ یعنی جو کلمات کفر فتاویٰ میں بتائے گئے ہیں ہم ان میں سے کسی پر حکم کفر نہ دیں گے مگر جس پر مشائخ کرام متفق ہوں اس پر حکم کفر ضرور دیں گے۔ یہاں انہوں نے صاف فرمادیا کہ تکفیر کے لئے اتفاق مشائخ ضروری ہے۔

پہلے تو آپ مولوی اشرف علی تھانوی جیسا قول ان فتوؤں کی کتابوں سے نکال کر بتائے کہ مشائخ کرام نے اس قسم کے قول پر اختلاف کیا ہے جس کی وجہ سے اجماع نہ ہو سکا اور آپ نے اسی وجہ سے سکوت کیا ہے، آپ کی ساری پول کھلی جاتی ہے۔ پھر اس قول پر مشائخ کرام کے اتفاق سے کون سے مشائخ مراد ہیں؟ کیا مشائخ کے مجمع علیہ کفر پر آپ کے زمانہ کے آپ جیسے مشائخ کا دوبارہ اجماع؟ اس کے بعد آپ نے حموی کی صراحت بانہا لو کانت ثلاث الودایۃ الخ نقل کر کے یہ تحریر فرمایا ہے۔ دیکھئے ان عبارات میں کیسی صاف تصریح ہے کہ تکفیر کے لئے اجماع شرط ہے، غیر اجماعی کفر میں اختلاف کرنا، کف لسان کرنا ہرگز طریقہ اہل حق اہلسنت وجماعت کے خلاف نہیں ہے بلکہ اہل حق کا طریقہ پہلے سے یہی رہا ہے۔ اہل ایمان و انصاف کے نزدیک قابل اعتراض یا قابل ملامت نہیں ہو سکتا۔

جی ہاں! تکفیر کیلئے اجماع شرط ہے مگر مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی جیسے مولویوں اور مشائخ کا؟۔ یہ کوئی یزید اور مولوی اسماعیل دہلوی کی غیر جمع علیہ تکفیر نہیں ہے کہ اختلاف کرنے والوں کو یوں ہی چھوڑ دیا جائے گا اور انہیں اہل حق، اہلسنت سمجھا جائے گا۔ ان پر کوئی ملامت نہیں کی جائے گی بلکہ یہ قادیانی کی طرح مولوی اشرف علی تھانوی وغیرہ کے مجمع علیہ کفر و تکفیر کا مسئلہ ہے جس پر اطلاع کے بعد احتیاط و سکوت کرنے والوں کو چھوڑا نہیں جاتا۔ انہیں اہل حق اہلسنت سمجھا جائے گا ان پر یقیناً ملامت کی جائے گی یہی اہل ایمان و انصاف کا طریقہ رہا ہے۔ آپ کی نقل کردہ مندرجہ بالا عبارات اسی کے

ہدایت کر رہی ہیں اور اسی پر آپ نے ابھی تک فتوے دیتے دیتے اب سکوت و احتیاط کیا ہے۔ آپ کہاں اہل حق اہلسنت سے باقی رہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

”مسئلہ تکفیر یزید و تکفیر مولوی اسماعیل دہلوی پر غور کیجئے جس کو ہم اوپر بیان کر چکے ہیں، لہذا بخوبی ثابت ہو گیا کہ غیر اجماعی تکفیر میں اختلاف یا احتیاط کتب لسان ہرگز طریقہ اہل حق کے خلاف نہیں اور اس مقام تحقیق میں بڑوں کی تکفیر چھوڑوں پر لازم نہیں۔ امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ، امام اور مجتہد مطلق ہیں جو مکفر یزید ہیں اور امام غزالی و فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہما ہرگز ان کے برابر نہیں ہیں مگر ان کے فتوے کے خلاف یزید کے مسلمان ہونے کے قائل ہیں۔ ان کی تحقیق کو اپنے لئے حجت نہیں ماننا۔“

آپ چاہیں دو چار نہیں سینکڑوں ہزاروں بار غور کریں۔ یزید و اسماعیل کی تکفیر غیر جمع علیہ ہی رہے گی جس پر اختلاف سے کسی کو کوئی اعتراض نہیں۔ آپ خود امام اعظم رضی اللہ عنہ کے مسلک کے خلاف مسلمان ثابت کریں تو ہم آپ کے دین آپ کی سنیت پر اعتراض نہیں کریں گے۔ اور قادیانی اور تھانوی کا کفر جمع علیہ ہی رہے گا جہاں اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی مخالفت اجماع کی مخالفت اور اس کو یزید اور مولوی اسماعیل دہلوی پر قیاس کرنا باطل اور بد دینی ہوگا۔

دلیل تو آپ غیر جمع علیہ کفر کی دیتے ہیں۔ بات غیر جمع علیہ کفر کی کرتے ہیں اور اس کو جمع علیہ کفر پر چسپاں کر کے لوگوں کو دھوکا دیتے ہیں۔ آپ نے اپنی باطل تائید اور دیوبندیوں کی کافرانہ حمایت کے لئے حضرت سیدنا امام غزالی و حضرت سیدنا امام رازی رحمہما اللہ تعالیٰ کو بھی نہ چھوڑا۔ ان پر العیاذ باللہ تعالیٰ بدترین الزام دھر کر رکھ دیا۔

امام رازی و امام غزالی رحمہما اللہ تعالیٰ نے اس تکفیر میں تقلید نہیں کی ہے جو غیر اجماعی ہے اور انہوں نے اس کفر کو امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک غیر اجماعی ہی سمجھا۔ اور آپ کا یہ مغالطہ و فریب ہے کہ آپ اپنی طرح اپنے

آپ پر قیاس کر کے یہ باور کرانا چاہتے ہیں کہ امام غزالی اور امام رازی رحمہما اللہ تعالیٰ وقت کے امام ہونے کے باوجود ساری عمر تک اس کو جمع علیہ سمجھتے رہے۔ اخیر عمر میں انہوں نے اس کو غیر جمع علیہ سمجھ کر یزید کو مسلمان بتایا۔ اخیر عمر میں ان کی سمجھ میں آیا کہ وہ کفر نہ تھا۔ اسلام تھا۔ جیسے آپ اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے فتوے کو جمع علیہ سمجھتے رہے اسی پر فتویٰ دیتے رہے۔ دیوبندیوں کا رد کرتے رہے۔ ان کے خلاف مناظروں میں ڈٹے رہے۔ اب اخیر عمر میں آپ کی سمجھ میں آیا کہ ”خود غلط بود آئنگے ما پنداشتیم“ اعلیٰ حضرت کا فتویٰ جس کو ہم ساری عمر جمع علیہ سمجھتے رہے وہ غیر جمع علیہ نکلا۔

”مازیار را چشم یاری داشتیم۔“

کہئے جناب! آپ نے اپنے آپ کو کیا سمجھ کر امام رازی اور امام غزالی پر قیاس فرمایا ہے۔ رب تبارک و تعالیٰ ان دونوں اماموں کو جنت الفردوس عطا فرما کر ان کے مدارج بلند فرمائے۔ الحمد للہ کہ ان دونوں اماموں نے آپ کی طرح بد دینوں کی حمایت میں امت کو فریب اور دھوکا نہیں دیا ہے، دین میرے بد احتیاطی اور خیانت نہیں کی ہے۔ جہالت کا مظاہرہ نہیں کیا ہے، ان حضرات نے سچی رہنمائی فرمائی ہے۔ جہاں اکابر امت اور چاروں امام جس کفر پر متفق ہو گئے اس کو جمع علیہ ہی سمجھا، جمع علیہ ہی بتایا اور اس پر شرعی احکام کھل کر بتائیے۔

آپ نے اب دیوبندیوں کا دین اختیار کرنے کے لئے دانت اس تمیز کو ترک کر دیا کہ کفر فقی الگ ہے، کفر کلامی الگ ہے، جمع علیہ الگ ہے، غیر جمع علیہ الگ ہے۔ دونوں کا ایک دوسرے پر قیاس کرنا باطل اور بد دینی ہے۔ الحمد للہ کہ اہلسنت اتحاد و تجمیع سمجھتے ہیں۔ آپ یہ امید ہی نہ رکھئے کہ اہلسنت آپ کے اختیار کردہ دیوبندی دین کو قبول کر لیں گے اور آپ کو سستی مانتے رہیں گے۔ آپ نے اس طویل تحریر میں اپنے طرز پر فضول بار بار جمع علیہ غیر جمع علیہ کو دوہرایا ہے۔ ہم آپ ہی کے جواب کے لئے مزید بحث دلائل کے ساتھ اخیر میں کریں گے۔ اس کے بعد آپ تحریر فرماتے ہیں۔

”مسئلہ تکفیر مسلم بہت نازک مسئلہ ہے جس کی ممانعت میں احادیث صحیحہ وارد ہوئی ہیں۔“

جی ہاں! آپ نے یہاں نامحمانہ اور داغخانہ انداز میں پھر اسی پُر فریب الطلاق سے کام لیا ہے جو آپ نے یزید اور تھاؤزی صاحب کے درمیان قائم کیا ہے۔ آپ کا مطلقاً نہ ممانعت کا دعویٰ سفید جھوٹ اور احادیث کریمہ پر بہتان ہے۔ آپ نے بخاری و مسلم کی جن حدیثوں کو نقل کیا ہے وہی حدیثیں صحت دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کر رہی ہیں۔ آپ نے بخاری و مسلم کی پہلی حدیث یہ نقل کی ہے ایما رجل قال لا خیرہ کا فر فقد باء ببھا احدھا اھ اور آپ نے اس کا ترجمہ یہ کیا ہے یعنی جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو کافر کہے پس بیشک لوثا ہے اس کلمہ کفر کے ساتھ ایک دن دونوں میں کا۔ یعنی کہنے والا یا جس کے لئے کہا گیا۔

یہ لفظ ایک دن حدیث شریف میں نہیں ہے، یہ آپ کا ترجمہ میں اختراع ہے، اور دیوبندیوں کے دین کی طرف لوگوں کو گھسیٹنے کے لئے فن و عطا و نصیحت کے ساتھ حدیث شریف کے مفہوم کو ہی بدل ڈالنا ہے کہ ان کو کافر کہنے سے ڈرو ورنہ وہ کافر ہوں یا نہ ہوں تم نے کافر کہا تو کسی نہ کسی دن وہ کفر تم پر ضرور لوث جائے گا۔

حدیث شریف کے اس خوف دلانے کی وجہ سے ہی میں نے اشرف علی تھاؤزی وغیرہ کو کافر کہنا چھوڑ دیا ہے اب اپنی زبان بند کر لی ہے۔ آگے اب قادیانی کی باری بھی شاید آجائے۔ یہ حدیث بھی بسط البنان کی طرح اخیر عمر میں آپ کی نظر سے گزری ہے۔

حدیث شریف اپنا مفہوم صاف بتا رہی ہے اگر ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو کافر کہتا ہے تو دو میں سے ایک بات ہوگی۔ پہلی یہ کہ جس کو کافر کہا ہے اس میں واقعی کفر ہوگا، تو یہ کہنا صحیح رہے گا اور جس کے لئے کہا ہے وہ کافر ہوگا۔ دوسری یہ ہے کہ جس کو کافر کہا ہے اگر اس میں کوئی کفر نہیں ہے تو ایک مسلمان

کو کافر کہنے سے کہنے والا خود کافر ہو جائے گا۔ گویا یہ کافر کہنا دونوں میں سے کسی ایک پر ضرور لوث جائے گا۔ لہذا کافر کہنے سے پہلے سوچ سمجھ لو کہ اس میں کفر ہے یا نہیں۔ اندھا دھند کسی کو کافر مت کہو۔

بخاری شریف کی ایک حدیث نقل کی ہے۔ لایروی رجل رجلاً بالفسوق ولا یرمیہ بالکفر الا اردت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذا اللہ۔ آپ نے ترجمہ کیا ہے یعنی نہیں تہمت کرتا کوئی شخص کسی شخص پر فسق کی اور نہیں تہمت کرتا کوئی شخص کو کافر کی مگر پھر تاہے کلمہ فسق و کفر کہنے والے پر۔ اگر دوسرا ایسا نہیں ہے جس کے لئے کہا۔ ”یہ حدیث بھی آپ نے بسط البنان کی طرح بڑھاپے میں پڑھی ہے۔

کیوں صاحب! کیا آپ ہی کی نقل کردہ حدیث میں یہ جملہ ان لم یکن صاحبہ کذا اللہ موجود نہیں ہے؟ اور کیا آپ ہی کے ترجمہ میں یہ جملہ ”اگر دوسرا ایسا نہیں ہے“ آپ نے نہیں لکھا ہے۔ پھر آپ نے مطلقاً ممانعت کہہ کر حدیث شریف پر بہتان کیوں باندھا۔؟ حدیث شریف صاف فرما رہی ہے کہنے والے پر یہ کفر جب لوثے گا کہ جس کو کہا گیا ہے اس میں کفر نہ ہو۔ اگر اس میں کفر موجود ہے تو کہنے والے پر ہرگز نہیں لوثے گا اور آپ یہ دھوکا دے رہے ہیں کہ چاہے کسی میں کفر و ارتداد ہی کیوں نہ بھرا ہو حدیث شریف منع کر رہی ہے کہ اس کو بھی کافر نہ کہو۔ کیوں جناب! اطلاع یقینی شرعی کی قید تو بہت دور سے نظر آگئی اور حدیث شریف نقل کرنے کے بعد بھی سامنے کے سامنے ان لم یکن صاحبہ کذا اللہ اگر دوسرا ایسا نہیں ہے کی قید دکھائی نہیں دی۔

ایسے ہی آپ نے بخاری و مسلم سے تیسری حدیث نقل کی ہے :-
من دعا رجلاً بالكفر او قال عدو اللہ ولیس کذا اللہ
الا جاء علیہ ام آپ نے ترجمہ کیا ہے یعنی جو شخص پکارے

کسی شخص کو ساتھ کفر کے یا کہے اس کو دشمن خدا کا " اور نہیں ہے وہ شخص ایسا مگر رجوع کرتا ہے۔ کفر باعداوت اس کہنے والے پر یعنی کہنے والا خود کا فریاد دشمن خدا بن جاتا ہے معلوم ہوتا ہے ممانعت کی ساری حدیں بڑھنے کا موقع آپ کو اب ضعیفی میں ہی ملا ہے۔ اس حدیث شریف میں بھی یہ جملہ صاف موجود ہے "ولیس کذلک" اور آپ نے ترجمہ بھی لکھا ہے "اور نہیں ہے وہ شخص ایسا" یعنی ممانعت اس وقت ہے کہ کوئی شخص کا فریاد دشمن خدا نہیں ہے پھر اس کو کافر یا دشمن خدا کہا تو خود کا فریاد دشمن خدا ہو جائے گا۔ مگر براہود یوں بند کی حمایت کا کہ آپ اطلاق کے ساتھ دھوکا دے کر باور یہ کرانا چاہتے ہیں کہ کافر اور دشمن کو بھی کافر اور دشمن خدا کہنے کی ممانعت ہے۔

ان احادیث کریمہ سے دھوکا دینے کے بعد آپ نے جو فریب پر فریب دیا ہے وہ بہت زیادہ افسوسناک ہے — آپ فرماتے ہیں۔
"غور کیجئے ان احادیث کریمہ صحیحہ میں کیا ارشاد فرمایا جا رہا ہے۔ علماء کے تقریرات اور بیانات ان احادیث کے متعلق ہمارے پیش نظر ہیں۔ ان حضرات کا کلام جو ان احادیث کے بارے میں ہے وہ ہم کو بفضلہ تعالیٰ معلوم ہے لیکن... الخ" میوں صاحب! یہ لیکن کہہ کر پلٹا کھانے کی ضرورت کیوں پیش آئی۔؟ آپ خوب جانتے تھے کہ ان احادیث شریفہ صحیحہ سے آپ کا باطل مدعا ثابت نہ ہوگا۔ احادیث کریمہ اپنا مطلب خود صاف بتلا رہی ہیں۔ اجلہ علمائے کرام نے جو سنی بتائے ہیں ان پر جو تقریریں فرمائی ہیں وہ سب آپ کے غلط ہیں کافر و مرتد کو کافر و مرتد کہنے سے منع نہیں کرتی ہیں لہذا یہ اعتراف کر لو کہ علماء کے بیانات و تقریرات کلام سب میرے یعنی مولوی غلیل احمد صاحب کے پیش نظر ہیں۔ مگر چونکہ میں خود محقق و مدقق ہوں۔ ان علماء کی بات کیسے مان سکتا ہوں۔ دیکھو احادیث کے اس مفہوم کو اصحاب فقہ کی عبارتوں سے کیسے لڑاتا ہوں کہ دنیا کے بڑے بڑے بدین فریب کار بھی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکیں گے۔

لہذا آپ اپنے ہی ہاتھوں اپنا دین و ایمان پھلنی کرنے کے بعد لفظ "لیکن" سے ان زخموں کا علاج کر رہے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔

لیکن سوال یہ ہے کہ کیا ان احادیث کے ظاہر مضمون کے مطابق حکم علماء امت مرحومہ کی کثیر تعداد نے نہیں دیا کیا۔ ان کا وہ حکم غلط کہا جاسکتا ہے۔

مگر اس "لیکن" کے فریب سے علاج کیا ہوتا یہ "لیکن" اور بھی پھلنی کر گیا۔ باطل کی حمایت کا انجام، صریح کفر و ارتداد کی حمایت کا نتیجہ، آپ کی بلند و بالا تحقیقات حسب ذیل ہیں۔

- ۱۔ آپ نے احادیث کریمہ کے ظاہری مضمون کے خلاف اپنا یہ ظاہری مفہوم گڑھا کہ احادیث مطلقاً ممانعت کر رہی ہیں۔
 - ۲۔ آپ نے دانستہ علماء حدیث کے مفہوم، بیانات تقریرات سے روگردانی کی۔
 - ۳۔ آپ نے اپنے گڑھے ہوئے ممانعت کے مفہوم کو کثیر علماء فقہ کے سر تھوپ دیا کہ انہوں نے ہی میرا ظاہری مفہوم مراد لیا ہے اور اسی طرح کثیر علماء فقہ پر بہتان باندھا۔
 - ۴۔ آپ نے علماء حدیث اور علماء فقہ کو آپس میں لڑا دیا کہ وہ کچھ اور معنی لے رہے ہیں۔ اور وہ کچھ اور معنی لے رہے ہیں اور یہ سرے سے اہتمام اور جھوٹ ہے۔
- چنانچہ آپ نے آگے تنبیہ لکھا ہے۔

"سنیے امام فقیہ ابوبکر اعش اور تمام ائمہ بلخ اور کثیر ائمہ بخاری مسلمان کے کافر کہنے والے کو مطلقاً کافر کہتے ہیں بلکہ صحیح اور مستند مختار للفتویٰ میں تصریح ہے کہ اگر مسلمان کو نہ بدو جبہ شتم بلکہ بطور اعتقاد و جزم کے کافر کہے گا تو خود کافر ہو جائے گا۔ در مختار باب التعزیر میں فرمایا بدیع فی اور فتاویٰ عالمگیری و رد المحتار

میں فرمایا انہ المختار للفتویٰ الغرض مسلمان کو کافر کہنے والا ابو
بکر اعمش اور تمام مشائخ بلخ اور اکثر مشائخ بخاری کے نزدیک مطلقاً
کافر ہے اور مفتی بد پر مسلمان کو نہ بد وجہ شتم بلکہ اعتقاد اور
جزم کے طور پر کافر کہنے والا کافر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ائمہ کرام اس
مقام پر احتیاط ہی کرتے ہیں اور احتیاط کا حکم دیتے ہیں اس لئے کہ
مسئلہ تکفیر امر دینی ہے اور امور دینیہ میں خاص طور پر احتیاط
کا حکم ہے۔

ہم نے آپ کی عبارت پوری نقل کر دی ہے تاکہ آپ کا دھوکہ دینا کس قدر بظنی
پر پہنچا ہوا ہے خوب آشکارا ہو جائے۔ درمختار کی وہ اصل پوری عبارت جس
کی طرف آپ نے "بد یفتی" کہہ کر اشارہ کیا اور عبارت کھائے، یہ ہے
وعز الشاتم بیا کافر دھل یکفر ان اعتقد المسلم کافراً نعمة والا
لا بد یفتی۔ یعنی کسی مسلمان کو "اے کافر" کہہ کر گالی دینے والے کو سزا دی
جائے گی، پھر سوال یہ ہے کہ اگر وہ گالی دینے والا اس مسلمان کے مسلمان ہونے
کے باوجود کافر ہونے کا اعتقاد رکھتا تو کیا اس گالی دینے والے کی اس اعتقاد
کی وجہ سے تکفیر بھی کی جائے گی؟ جواب یہ ہے کہ ہاں اگر اس مسلمان کے کافر ہونے کا
اعتقاد رکھتا ہو تو تکفیر کی جائے گی اور اگر کافر کا اعتقاد نہ رکھ کر لے کافر کہا تو
تکفیر نہیں کی جائے گی۔ کیوں جناب! کھلی کچھ آنکھیں، آپ کے حجابی
نقہائے کرام کس تفصیل سے کیا احکام بیان کر رہے ہیں اور آپ اس کو مطلقاً
مانعت پر محمول کر رہے ہیں یا مولوی اشرف علی تھانوی کی حمایت میں آنکھ ہی بند
کر لی ہے۔

اسی طرح آپ نے رد المختار کا حوالہ دیا اور عبارت گول کر گئے۔ جو حسب

ذیل ہے۔ قال فی النہرو فی الذخیرۃ المختار للفتویٰ انہ اراد الشتم
ولا یعتقد کافر الا یکفرو ان اعتقد کافرًا فخطابہ بہذا ابناء

علی اعتقاد کافر یکفر لانه لما اعتقد المسلم کافرًا فقد اعتقد
دین الاسلام کفرًا۔ یعنی نہاد زخیرہ میں ہے کہ مختار فتوے کے لئے یہ
ہے کہ اگر کوئی مسلمان کسی مسلمان کو "اے کافر" کہتا ہے اور اس نے صرف گالی
کی نیت کی اور مسلمان کو کافر نہیں اعتقاد کرتا ہے تو اس کی تکفیر نہیں کی جائے
گی اور اگر اس مسلمان کو کافر اعتقاد کیا پھر اس کو "اے کافر" کہہ کر مخاطب کیا
اپنے اس اعتقاد پر کہ وہ کافر ہے تو اس کی تکفیر کر دی جائے گی اس لئے کہ جب
اس نے ایک مسلمان کو کافر اعتقاد کیا تو بیشک دین اسلام کے بارے میں کفر
کا اعتقاد رکھا۔

اسی طرح آپ نے عالمگیری کا حوالہ دیا اور عبارت مضم کر دی جو مندرجہ
ذیل ہے۔ کان الفقیہ ابو بکر الاعمش البخی یقول یکفر هذا القائل
وقال غیرہ من مشائخ بلخ لا یکفرو المختار للفتوے فی جنس هذه
المسائل ان القائل بمثل هذه المقالات ان کان اراد الشتم ولا
یعتقد کافرًا لا یکفرو ان کان یعتقد کافرًا فخطابہ بہذا ابناء
علی اعتقاد کافر کافر کذا فی الذخیرۃ۔ یعنی فقیہ ابو بکر اعمش بخیر
فرماتے ہیں کہ "اے کافر" کہہ کر گالی دینے والے کی تکفیر کر دی جائے گی (یعنی
وہ صرف گالی کی نیت کرتا ہو جب بھی اور مسلمان کو کافر سمجھ کر گالی دی ہو جب بھی) اور
آپ کے علاوہ بلخ کے تمام مشائخ فرماتے ہیں کہ تکفیر نہیں کی جائے گی اور فتوے کیلئے
مختار ان مسائل کی جنس میں یہ ہے کہ ان اقوال کی طرح کہنے والا اگر صرف گالی کا ارادہ
کر رہا ہے اور اس مسلمان کو کافر نہیں اعتقاد کرتا تو تکفیر نہیں کی جائے گی اور اگر اس
مسلمان کو کافر اعتقاد کر کے پھر "یا کافر" کہہ کر مخاطب کیا اپنے کافر سمجھنے کی بنیاد
پر تو اس کی تکفیر کر دی جائے گی۔

پھر عالمگیری کی اس عبارت میں فقیہ ابو بکر اعمش کے اسی اطلاق کا ہی تو
ذکر ہے جو صرف گالی کی نیت اور کافر ماننے کی نیت کے درمیان ہے۔ فقیہ ابو بکر

اعش کے قول میں بھی آپ کے اس اطلاق کی ہوا کہاں ہے جو مسلمان اور مرتد کے درمیان ہے کہ مطلقاً کافر کہنے کی ممانعت ہے۔ فقہ ابو بکر اعش تو یہ کہہ رہے ہیں کہ مسلمان آپس میں جو ایک دوسرے کو "اے کافر" کہہ کر گالی دیں یا تکیہ کلام بنالیں ان کا یہ مکلم ہے کہ چاہے وہ اس مسلمان کو کافر اعتقاد کر کے یا مسلمان اعتقاد کر کے کہے ہر حال میں وہ کافر ہو جائے گا۔ شرع فقہ اکبر میں فرمایا۔ رجوع الکل الخ فتوے ابنی بکر البانی وقادو اکفر الشاتمہ۔ یعنی سب فقہاء اسی فتوے کی طرف لوٹ آئے جو امام ابو بکر بلخی کا تھا کہ مسلمان کو ایسی گالی دینے والا خود کافر ہے۔ مگر افسوس ہے کہ آپ اپنی عقل و خرد و فکر و نظر دین و دیانت سب مولوی اشرف علی تھانوی کی توہین و تمقیص رسالت پر قربان کر کے یہ منی لے رہے ہیں کہ فقہ ابو بکر اعش نے یہ فرمایا ہے کہ کوئی مسلمان مرتد ہو گیا پھر اس کو کافر کہا تو جب بھی کافر ہو جائے گا۔ اور مسلمان ہے کافر و مرتد نہ ہوا اور اس کو کافر کہا تو جب بھی کافر ہو جائے گا۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

کچھ اور ملاحظہ فرمائیے تاکہ فرار کا کوئی راستہ کھلا نہ رہے۔ درمختار سے آپ کے اسی نقل کردہ حوالہ کی عبارت کا یہ حصہ ان اعتقد لا المسلم کافر انعم کے تحت ردالمحتار میں فرمایا۔ ای یکفر ان اعتقد لا کافر الا بسبب مکفر۔ یعنی تکفیر اس وقت کی جائے گی جب کہ اس کافر کہنے والے نے اس مسلمان کو بغیر کسی کافر بنانے والی بات کے کافر کہا ہو۔

کیوں جناب! اب تو آپ اجاگر ہو گئے، اور بالکل خالی ہاتھ بھی رہ گئے اور اگر آپ کی ابھی تسلی نہ ہوئی ہو تو شرح مواقف مرصعہ ثلاث مقصد خامس کی یہ اخیر عبارت بھی ملاحظہ فرمائیے آپ کی بخاری و مسلم کی اسی نقل کردہ حدیث من قال لا خیر المسلم یا کافر فقد باء بها احدهما کے تحت فرمایا۔ ومع ذلک نقول المواد مع اعتقاد لا اندہ مسلم فان من ظن المسلم اندہ یهودی او نصرانی فقال له یا کافر لم یکن ذالک کفراً بالاجماع (شرح مواقف)

یعنی یہ حدیث آحاد سے نہ ہو جب بھی اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ جس کو کافر کہہ رہا ہے اس کے مسلمان ہونے کا اعتقاد کر کے کافر کہا تو خود کافر ہو جائے گا اور اگر کسی مسلمان کے بارے میں اس کا گمان یہ ہے کہ وہ یہودی ہے یا یہ کہ وہ نصرانی ہے اس گمان پر اگر اس نے اس کو اے کافر کہا تو اس سے وہ کہنے والا بالاجماع کافر نہ ہوگا۔ کیا فقہ ابو بکر اعش آپ کے نزدیک اس اجماع سے الگ ہیں؟

کیوں جناب مولوی خلیل احمد صاحب! کچھ اور باقی رہ گیا۔ آپ نے سنے کہہ کر امام فقہ ابو بکر اعش ائمہ بلخ، ائمہ بخاری پر جو بہتان باندھا تھا کہ یہ حضرات کافر کہنے کی مطلقاً ممانعت کرتے ہیں جس کو آپ نے اس مقصد کے لئے استعمال کیا تھا کہ اگر میں بھی مولوی اشرف علی تھانوی وغیرہ کو کافر کہنے سے سکوت و احتیاط کروں تو ان فقہاء کی مطلقاً ممانعت میں داخل ہو جاؤں گا۔ ان سب کا بھانڈا پھوٹ کر رہ گیا۔ اور آپ کا کذب و فریب بام عروج پر پہنچا آپ پر رو رہا ہے یا حق تعالیٰ نگاہ ہے اس کا کچھ اندازہ آپ کو ہوا۔

جناب مولوی خلیل احمد صاحب! آپ کہاں ہیں؟ اعلیٰ حضرت قدس سرہ علامہ ترین شریفین اور دوسرے علمائے کوئی گالی نامہ لکھ کر حسام الحرمین کے نام سے شائع نہیں کیا ہے کہ آپ فقہاء کی گالی والی عبارتوں کا سہارا لینے لگے۔ مولوی اشرف علی تھانوی وغیرہ اکابر دیوبند اور قادیانی نے شانِ اہدیت و شانِ رسالت و نبوت میں جو گالیاں بچی ہیں ان پر شرعی یقینی اطلاع کے بعد ان گستاخوں پر کفر و ارتداد کلامی کا فتویٰ دیا ہے۔ اب آپ کو تھانوی اور قادیانی سے عقیدت ہو جائے۔ اور آپ کی بنیادی مطلقاً ممانعت آپ کو سکوت و احتیاط کا حکم دے اور آپ اس کو بسر و چشم قبول کر کے احتیاط و سکوت کر لیں تو یہ آپ کا کفری حصہ ہے جس کو کوئی دلیل آپ سے چھین نہیں سکتی۔

آپ نے محدث عبدالرزاق ابن عدی امام بیہقی سے بھی حدیث نقل کی ہے۔ خذ الامر بالتدبیر فان فی عاقبتہ خیراً فامض وان خفت عنہ فامسک

آپ نے اس کا ترجمہ کیا ہے۔ یعنی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کام کو تدبیر کے ساتھ کرو اور اگر اس کا انجام خیر یعنی بہتر ہو تو اس کو اختیار کرو اور اگر اس کے انجام سے تو خوف کرے تو رک جا۔

یہ اچھا ہوا کہ آپ نے اس حدیث سے اتنی بات تو صاف کر دی کہ اجماعی کفر پر حکم کفر دینے سے عاقبت برباد ہونے کا خطرہ نہیں ہے بلکہ سکوت کرنے پر عاقبت برباد ہونے کا یقین ہے اسی لئے آپ نے اسی حدیث کو نقل کر کے ہی فرمایا ہے کہ "غیر اجماعی تکفیر مانع احتیاط و سکوت نہیں ہو سکتی۔ غیر اجماعی تکفیر کی صورت میں احتیاط کرنے والا صاحب شریعت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حکم پر عامل ہے اس پر اعتراض کی شرمناک گنجائش نہیں۔"

جی ہاں! لیکن کیا آپ سے اس کی امید ہے کہ آپ دیوبندیوں کی حمایت میں کوئی قاعدے کی بات کریں گے۔ اپنی اس غیر اجماعی اور اجماعی دونوں اصولوں میں امتیاز قائم رکھ کر پھر مطلقاً ممانعت کی طرف ہلٹی نہیں کھائیں گے۔ اکابر دیوبند کو بچانے کے لئے باطل تدبیریں نہ نکالیں گے۔ پھر ابھی ابھی آپ نے ادھر متصل فقیہ ابو بکر اعش، ائمہ بلخ و کثیر ائمہ بخاری پر مطلقاً ممانعت کا جوہر بنا رکھا ہے اس کا کیا ہو گا؟ اور اس کو رد کرنے کے لئے آپ کون سی تدبیر نکالیں گے دیکھئے آگے آپ کی یہ طویل تحریر کیا بتاتی ہے۔

آپ کی اس عبارت سے سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ و علماء حرمین شریفین وغیرہم نے حسام الحرمین میں مولوی اشرف علی تھانوی کی جو تکفیر کی ہے وہ غیر اجماعی ہے۔

آپ نے کو کبہ شہابیہ دیکھا ہے جس میں صاف تحریر ہے کہ حکم فقہ پر مولوی اسماعیل دہلوی پر یہ کفریات لازم آتے ہیں، لیکن حکم کلامی (یعنی حکم اجماعی) پر کف لسان کیا گیا ہے۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ سے بحوالہ احکام شریعت آپ نے یزید کے بارے میں اعلیٰ حضرت قدس سرہ کا مسلک سکوت نقل کیا ہے جس

کی وجہ غیر اجماعی کفر ہے۔

کیا آپ کے نزدیک اعلیٰ حضرت قدس سرہ اس قدر بد احتیاط تھے کہ مولوی اسماعیل دہلوی، یزید کے غیر اجماعی کفر پر تو احتیاط فرمائی، کف لسان کیا، اور مولوی اشرف علی تھانوی کے اس غیر اجماعی کفر پر اعلیٰ تکفیر کلامی کر دی جس کو اب آپ اخیر عمر میں سمجھتے ہیں۔ کیوں جناب! کیا اسی طرح آپ کا کلام حسام الحرمین پر نہیں ہے؟ کیا یہی اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے ساتھ آپ کا حسن ظن ہے۔ اسی مقصد کو بتانے کا آپ نے وعدہ کیا تھا۔ جناب! آپ کی طویل تحریر سے یہ بات ڈھکی چھپی نہیں رہی کہ اکابر دیوبند کے بچانے کے لئے اگر بات مطلقاً ممانعت کی چل جائے تو اطلاق چلاؤ، توڑ مروڑ کر احادیث فقہ کی عبارتوں کے معانی بیان کرو۔ اگر اطلاق نہ چلے تو اجماعی اور غیر اجماعی کے شوشے چھوڑتے رہو، اور آپ جانتے تھے کہ چلے گی تو کچھ نہیں لہذا اخیر میں تھانوی صاحب وغیرہ کی توبہ و رجوع کا تیر تیار رکھو۔ پوری حسام الحرمین کے احکام بسمل ہو جائیں گے۔ کسی صورت چاروں اکابر دیوبند یہ جیسے بدترین گستاخوں کے ساتھ آپ کے وابستہ رہنے کی سبیل نکل آئے گی مگر آپ کو کیا خبر تھی کہ ان کو تو توں کا کیا انجام ہونے والا ہے۔

آپ کی اس غیر اجماعی تحریر کی روشنائی ابھی خشک بھی نہ ہونے پائی تھی کہ فوراً آپ نے متصل مطلقاً ممانعت کا قریب کارانہ انداز شروع کر دیا۔ مشاہد العزیز محدث دہلوی کے حوالہ سے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت نقل کرنے کے بعد آپ نے جو اطلاق پر زور دیا ہے وہ یہ ہے۔ "دیکھئے امام حجتہ الاسلام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے کیسی عظیم الشان وصیت فرمائی ہے کہ کافر کہتے ہیں بڑا خطرہ ہے اور کافر کہنے سے خاموش رہنے میں کوئی خطرہ نہیں ہے۔ ہر ذی عقل جانتا ہے کہ خطرہ کی راہ سے بچنا چاہئے۔ اور بے خطر راہ کو اختیار کرنا چاہئے۔" یعنی مولوی خلیل احمد بدایونی کے نزدیک امام حجتہ الاسلام غزالی رحمۃ اللہ علیہ

نے یہ عظیم الشان وصیت فرمائی ہے کہ کفر جمع علیہ ہو یا غیر جمع علیہ یعنی فقہی ہو یا غیر فقہی بصورت میں کافر کہنے میں خطرہ ہے اور کافر کہنے سے خاموش رہنے میں کوئی خطرہ نہیں ہے اور اس طرح آپ کے اطلاق اور آپ کے اس فاسد قول کی تائید ہو جائے کہ "دلیل سکوت اقوی ہے" اب کیا ہے کوئی مسلمان وحدانیت کا انکار کر دے، کوئی مسلمان رسالت کا انکار کر دے کوئی خدائے قدوس کی شان میں گستاخیاں کرے، انبیاء کرام علیہم السلام کی جناب میں توہین کرے۔ و تادیانی انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی شان اقدس میں منہ بھر بھڑکائیاں دے۔ نبوت کا دعویٰ کرے، مولوی فلیل احمد صاحب بجنوری جیسے ذی عقل نے بے خطر راستہ بتایا ہے کہ امام غزالی کی عظیم الشان وصیت ہے کہ خیریت اسی میں ہے کہ اس کو کافر نہ کہو۔ کوئی اگر کہتا بھی کہ اس طرح تو اسلام بھی باقی نہ رہتا تو یہی جواب دو کہ امام غزالی کی عظیم الشان وصیت پر مولوی فلیل احمد صاحب جیسے عقل مند بھی عمل کر رہے ہیں اور تم بھی عمل کرو، چپ چاپ رہو، سکوت اختیار کرو، منہ سے ہرگز اسلام باقی نہ رہنے کی بات ہی نہ نکالو۔ لغوذ باللہ من ذلک

جناب مولوی فلیل احمد صاحب! ایک صرف دیوبندیہ وہابیہ کو ہی کیوں آپ اپنی اس عظیم الشان وصیت سے مستفیض فرما رہے ہیں کچھ تادیان کی بھی خبر لیجئے، دنیا کی تکفیر سے تادیائیوں مرزائیوں پر زمین تنگ ہے آپ وہاں بھی اس عظیم الشان وصیت کو لے کر پہنچ جائیے۔ آپ کے اس مزیدہ نوبہار سے ان کی جان میں جان آئے گی۔ دیوبندی بھی آپ کی وصیت سے فائدہ اٹھا کر انہیں اپنی حدود عمل میں پناہ دیں گے۔

براہو گستاخان دیوبند کی حمایت کا، آپ نے امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ پر بھی بہتان عظیم رکھ ہی دیا۔ کہ انہوں نے ایسی مطلقاً مانفت کی وصیت فرمائی ہے اور بدترین گستاخوں کی توہین پر سکوت اختیار کرنے میں وہ آپ کے ساتھ ہیں۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔ حالانکہ آپ کی اسی نقل کردہ تحریر میں امام غزالی

یہ فرما کر "غیر المنافقین لہا والمنافقۃ تجوزہم الکذب علیہ۔" بری الذمہ ہو گئے ہیں کہ جو شخص منافقت سے کلمہ پڑھتا ہے اور اہل قبلہ بنتا ہے اور منافقت یہ ہے کہ وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کذب جاکرز رکھتا ہے (جس میں استہزاء و توہین و تنقیص رسالت بھی داخل ہے)، اس کے بارے میں ہم وصیت نہیں کر رہے ہیں کہ انہیں کافر نہ کہو۔ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی اول تو یہی دینی دیانت تھی کہ موصوف نے اسی وصیت میں جسے آپ نے نقل کیا ہے۔ استنفاذ فرما کر اپنی دینی ذمہ داری پوری کر دی۔ اور آپ دیوبندی حمایت باطلہ میں اسی استنفاذ کو ہضم کر گئے۔ دوسرے حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی "کتاب الاعتقاد فی الاعتقاد" کا چوتھا باب ملاحظہ فرمائیے اس باب کا عنوان ہی آپ پر قاتلہرجلی ہے۔

:- الباب الرابع فی بیان من یجب تکفیرہ من الفرق :-

یعنی یہ چوتھا باب ہے فرقوں میں سے اس کے بیان میں جسکی تکفیر واجب ہے۔

اس باب کے عنوان نے تو آپ کی احتیاط کی دھجیاں ہی بکھر کر رکھ دی کہ خبردار ان لوگوں کی تکفیر واجب ہے اور وجوب تکفیر پر سکوت و احتیاط خود کفر ہے اب آپ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ سے ہی مناظرہ کی کوئی صورت نکالئے۔ ہم تو آپ سے یہی کہیں گے کہ جناب! دیوبندیوں کی حمایت میں آپ نے امام غزالی کی آدھی وصیت پر کیوں عمل کیا اور آدھی وصیت کیوں کٹا گئے؟

امام غزالی علیہ رحمۃ الہی اس باب رابع میں فرماتے ہیں۔ والاصل المقطوع بہ ان کل من کذب محمدؐ اُصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فہو کافر ای یخلد فی النار بعد الموت و مستباح الدم والمال فی الحیاۃ الی جملۃ الاحکام۔ یعنی اصل قطعی کسی کو کافر کہنے کی یہ ہے کہ ہر وہ شخص جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلاتے (اور جنہوں نے فقہ و کلام کی باتوں کا معمولی بھی مطالعہ کیا، وہ جانتے ہیں کہ نبی کی توہین و استہزاء جھٹلانا ہے) وہ کافر ہے یعنی

مرنے کے بعد وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔ اور دنیا میں اس کا خون و مال مباح ہے اور دیگر تمام احکام تک

اسی باب رابع کے رتبہ ثانیہ میں فرمایا۔ الذین یصدقون بالصالح والنبوت ویصدقون البنی ولكن یعقلون اموراً تخالف نصوص الشریع۔ امام غزالی فرماتے ہیں ان لوگوں کی تکفیر بھی واجب ہے جو صالح حقیقی کی اور نبوت کی تصدیق کرتے ہیں اور نبی کی بھی تصدیق کرتے ہیں لیکن ایسے امور کا اعتقاد رکھتے ہیں جو نصوص شرع کے خلاف ہے۔ اسی میں فرمایا ویجب القطع بتکفیر فی ثلثه مسائل وهی انکارهم لحشر الاجساد والتعذیب بالنار والنعیم فی الجنة بالحدود والعین والمأكول والمشروب والملبوس والاخری۔ یعنی اس فلسفی فرقہ کی تین مسائل کی وجہ سے تکفیر قطعی واجب ہے اور وہ انکار کرنا ہے جسموں کے حشر سے اور جہنم کے ذریعہ عذاب دیئے جانے سے اور جنت میں نعمتیں دیئے جانے سے حوروں کی کھانے پینے پہننے اور دوسری چیزوں کی۔

وہی امام غزالی رتبہ سادسہ میں فرماتے دھوان قائلان لوقال یجوز ان یتبع رسول بعد نبینا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فیبعد التوقف فی تکفیر۔ یعنی اجماع کے خلاف امور شرعیہ میں سے یہ بھی ہے کہ اگر کوئی قائل یہ کہتا ہے کہ ہمارے نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی رسول کا مبعوث ہونا درست ہے تو اس کی تکفیر میں توقف بعید ہوگا یعنی اس کی تکفیر میں سکوت نہیں کیا جائے گا۔

کیوں جناب مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی! کیا آپ یہ سمجھ رہے تھے کہ اپنی آدمی وصیت سے اہلسنت کو آسانی کے ساتھ گمراہ و اغوا کر لیں گے۔ الحمد للہ حضرت امام غزالی اور ہمارے ائمہ و علماء نے انتہائی دیانت کیساتھ امت کی پوری پوری رہنمائی فرمائی ہے اور اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے انہیں کی اتباع کر کے یزید و اسماعیل اور مولوی تھانوی وغیرہ کے درمیان فرقہ کر کے احکام

شرع بیان فرمائے ہیں اور مسلمانوں کو گمراہی اور کفر و ارتداد سے بچایا ہے۔ اور ایک آپ ہیں کہ اپنی باطل تحقیق اور آدمی وصیت کے بل بوتے مسلمانوں کو گمراہی بلکہ کفر و ارتداد میں ڈھکیل دینا چاہتے ہیں۔

”رہ گیا علامہ ملا قاری رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد کہ سناوے احتمالات کفر کے ہوں اور ایک احتمال ایمان کا ہو تو قاضی و مفتی کو چاہئے کہ اس ایک احتمال پر عمل کرے“ تو عرض ہے کہ مجھ تبارک و تعالیٰ یہی ہم اہلسنت کا مسلک ہے اور اسی پر عمل کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے یزید اور مولوی اسماعیل دہلوی کی تکفیر سے احتیاط فرمائی ہے مگر جناب یہ کیوں کھا گئے کہ جہاں تنو نہیں ہزار تاویلیں بھی نہ چل سکیں۔ کوئی چسپاں نہ ہو وہاں کیا حکم ہوگا؟ جب کسی قول میں کتاویل کی گنجائش نہ ہو تو اسے خود متعین و مفسر ہو تو اس صورت کیلئے ان ہی حضرت علامہ قاری رحمۃ اللہ علیہ کی اسی شرح فقہ اکبر میں آپ نے یہ عبارت نہیں دیکھی جس نے آپ کے سکوت و احتیاط کو مٹی میں ملا دیا ہے۔

لان التوقف موجب للشک وهو فیما یفترون اعتقاداً کالافتکار کہ اب توقف (سکوت و احتیاط) شک کا موجب ہے اور اس مسئلہ میں جس کا اعتقاد رکھنا فرض ہے۔ پھر توقف کیا تو وہ مثل انکار کے ہے۔ مجھ تعالیٰ یہی اہلسنت کا مذہب ہے اور اسی پر عمل کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے تھانوی وغیرہ پر کفر کا فتویٰ دیا۔ جہاں سکوت و احتیاط خود کفر تھا۔

کہئے اب تو کھلی آنکھیں! جی نہیں بلکہ اب حمایت دیوبندیوں میں بند کر لیں۔ ورنہ آدھا آدھا مذہب آدمی آدمی وصیت جو دیوبندیوں کے کام آئے آپ پیش نہ کرتے۔ پھر جناب نے علامہ قاری کی سنتوں سے ایک تاویل کی دہائی تو دیدی اور طویل تحریر بھی لکھ ماری مگر کہیں تو ایک آدھ تاویل بیان کرتے کہ اس تاویل پر تھانوی صاحب کفر سے بچتے ہیں۔ آپ نے بہت زور مارا بھی تو اتنا ہی نکلا کہ آپ نے تھانوی صاحب کے انکار تبری و تمناشی کو توبہ و رجوع قرار دیدیا جس نے تھانوی صاحب

کی کھوپڑی اور گنجی کر کے رکھ دی اور آپ بھی ان کے ساتھ ایک رسی میں بندھ کر رہ گئے۔ یہی حال آپ کی اس عبارت کا ہے جو آپ نے الیواقیت والنجواہور کے حوالہ سے امام تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے۔ امام سبکی تو اپنے اسی آپ کی نقل کردہ عبارت میں یہ لکھ کر بری الذمہ ہو گئے کہ اللہم الا ان ینالوا النصوص الصریحۃ التی لا تحتل التاویل عناداً و مجوداً۔ یعنی خدا گواہ ہے کہ اگر یہ اسلام کا دعویٰ کرنے والے نصوص صریحہ کی عناد سے یا انکار سے مخالفت کریں جو تاویل کا احتمال نہیں رکھتی ہیں تو ان کا حکم یہ ہے کہ ضرور ان کی تکفیر کی جائے گی۔ اور ایک آپ ہیں کہ عبارتوں کے آدھے آدھے حکم سے دلیل پکڑ کر لوگوں کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں کہ کچھ دوسرے سے تکفیر ہی نہیں کی جائے گی۔

حضرت امام سبکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سچی رہنمائی فرمائی ہے۔ مجذوب تبارک و تعالیٰ انہوں نے امت کو فریب نہیں دیا ہے جہاں انھوں نے کفریات پر حکم تکفیر لگانے میں غور و خوض کی تاکید فرمائی ہے اس کی دشواریوں پر آگاہ کیا ہے وہیں کج فہم بد دینوں اور ان کی حمایت کرنے والوں کو تنبیہ فرمادی ہے کہ میری اس وصیت سے ناجائز قائدہ اٹھا کر اپنے اپنے زمانہ کے بد دینوں کو جو نصوص صریحہ کی عناداً یا مجوداً مخالفت کریں انہیں مومن مسلمان نہ سمجھ لینا۔ ان کی تکفیر قطعی ہی کی جائے گی۔

شاید آپ کہیں کہ مولوی اشرف علی تھانوی نے نصوص صریحہ کی مخالفت کب کی ہے؟ تو عرض ہے کہ کیا انکی گستاخی نصوص صریحہ کے مطابق ہے۔ العیاذ باللہ تعالیٰ جس گستاخی کے بارے میں در بھنگی صاحب نے سوال کیا ہے اسی اپنی گستاخی کے بارے میں تھانوی صاحب نے کہا ہے کہ :-

”میں اس کو خارج اسلام سمجھتا ہوں کہ وہ کذب کرتا ہے۔ نصوص قطعیہ کی اور تنقیص کرتا ہے۔ سرور عالم، نضر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ (بسط البیان)

خدا نے قدوس رحم فرمائے امام سبکی علیہ الرحمۃ والرضوان پر اور ان کے مدارج بلند

کرے ان کی فراست ایمانی قیامت تک کے بد دینوں اور ان کے حامیوں کے کرتوت دیکھ رہی تھی کہ ایسے سبوت ضرور پیدا ہوں گے جو ابن سبا جیسے غالی رافضی بدترین گستاخ دیوبندیوں کا دیاہنوں کو مسلمان سمجھیں گے انہوں نے اپنی نصیحت میں اس پہلو کو بھی نظر انداز نہیں فرمایا۔ ملا انکشاف نے اپنی اسی طویل تحریر میں اس کے بعد لکھا ہے۔

”غور کیجئے کہ امت مرحومہ کے علماء اعلام در بارہ تکفیر مسلم کیسی احتیاط کامل فرما رہے ہیں اور اسی احتیاط کا حکم دے رہے ہیں۔“

یہ آپ کا وہی فریب دینا ہے کہ اسی اطلاق کو دہراؤ اور اپنے باطل مقصد کو پورا کر دو جس جمع علیہ پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حدیث کا واسطہ دیکر عامل رہنے کا اقرار کیا تھا اب اس کو ہضم کر جاؤ۔ آپ نے جن جن علماء کا ذکر اپنی طویل تحریر میں کیا ہے۔ سب نے دیانت کے ساتھ صاف صاف بیان فرمادیا ہے کہ کفر قطعی صریح کلامی پر ہرگز تکفیر میں احتیاط نہیں کی جائے گی۔ اس پر احتیاط خود کفر ہے۔ صرف اس کفر پر احتیاط کی جائے گی جو مختلف فیہ ہے۔ آپ نے آگے لکھا ہے کہ :-

”ان احادیث شریفہ اور ارشادات علماء اعلام کی بنا پر نقیر نے اگر ان اکابر دیوبند کے بارے میں احتیاطاً کف لسان کر لیا تو کون سے حکم شرع کے خلاف ہوا۔ عرض ہے کہ کیا حافظ باقی نہ رہا۔ آپ کے اس قول کا کیا ہو گا کہ ”تکفیر بر اجماع ہو جائے تو اس وقت تکفیر ضروری ہے۔“ جی ہاں! حکم شرع کے خلاف آپ کہہ رہے ہیں۔ آپ نے تو جان بوجھ کر دین ہی کو ڈھا کر رکھ دیا ہے۔ احادیث کریمہ کی صراحت کے باوجود آپ نے احادیث پر بہتان باندھا ہے۔ احادیث شریفہ نے دونوں جانب برابر بیان کر دیئے تھے۔ آپ نے استثناء و استدراک کو ہضم کرنے کے جو اصول اکابر دیوبند کی حمایت میں اپنا یا ہے وہ قرآن حکیم، احادیث کریمہ فقہ کے ہزاروں مسائل میں جاری ہو کر

دین ہی کو سب کر رہے ہیں۔ یہ آپ کی انتہائی دیدہ دلیری ہے کہ آپ نے اپنے باطل مقصد کو پورا کرنے کے لئے پوری شریعت مطہرہ پر اس اصل سے منہ بٹھائی ہے اور ڈھٹائی سے یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ کون سا حکم شرع کے خلاف ہوا؟

آپ کے ذکر کردہ علماء نے پوری دیانت داری کے ساتھ آپ کی نقل کردہ عبارتوں میں ہی احتیاط محکم احتیاط کو لایا پہلوؤں کو بیان فرمادیا مگر آپ نے اکابر دیوبند کی حمایت کے لئے بازاری لوگوں کی طرح دونوں جانب کو ایک کر کے علماء اعلام پر غیوٹ باندھا کہ وہ مطلقاً ہر کفر پر احتیاط کی تعلیم دے رہے ہیں۔ اور اسی لئے آپ نے اپنا یہ فاسد اصول گڑھا کہ "سکوت کی دلیل اتوی ہے" اور اسی طرح اپنے ان بازاری اصولوں پر ایک نہیں، شرع شریف کے ہزاروں مسائل اعتقاد یہ علیہ کو فاسد کر کے رکھ دیا جس سے آپ کے ساتھ عوام بھی اپنا دین کھو بیٹھیں گے۔ آپ نے جان بوجھ کر ان سرغٹہ بد دینوں کا طریقہ اپنایا ہے جو احکام شرع کو توڑ مڑ کر عوام کو بد دین بناتے ہیں اور یہ سب کچھ ہونے کے بعد بھی آپ سادگی کے ساتھ یہ کہہ رہے ہیں کہ کون سے حکم شرع کے خلاف ہوا؟ یہاں تک تو ہم نے آپ ہی کی نقل کردہ عبارتوں سے آپ کی غلط روی کو ثابت کیا ہے اور تقویت کے لئے چند حوالے نقل کئے ہیں۔ اب آگے ان نصوص کو ملاحظہ فرمائیے جو توہین اور گستاخیاں کرنے والے کے سرور پر تیز دھاردار تلواروں کی مانند کھینچی ہوئی ہیں جنہیں آپ اپنی بد دینی سے بھنم کر گئے۔

قرآن حکیم ارشاد فرماتا ہے۔ ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والاخرۃ واعد لہم عذابا مہینا۔ بیشک جو لوگ اللہ و رسول کو ایذا دیتے ہیں ان پر اللہ کی لعنت ہے۔ دنیا و آخرت میں اور اللہ نے ان کے لئے دلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے (اشرف علی تھانوی نے ایذا ہی دی ہے) قرآن حکیم فرماتا ہے۔ والذین یؤذون رسول اللہ لعنہم عذاب الیم۔ جو لوگ اللہ کے رسول کو ایذا دیتے ہیں

ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

قرآن حکیم کا ارشاد ہے۔ یحلفون باللہ ما قالوا ولقد قالوا کلمۃ الکفر وکفروا بعد اسلامہم۔ اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ انھوں نے (نبی کی شان میں گستاخی کا بول) نہ بولا اور البتہ بے شک انہوں نے یہ کفری بول بولا اور اپنے مسلمان ہونے کے بعد وہ اب کافر ہو گئے (یہی حال مولوی اشرف علی تھانوی کا ہے)

بخاری شریف :- حضرت انس ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل عام الفتح وعلیہ راسہ مغفر فلما ترعہ جاء رجل فقال ان ابن خطل متعلق باستار الکعبۃ فقال اقتلوا۔ یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فتح مکہ کے سال اس حال میں داخل ہوئے کہ آپ کے سر مبارک پر خود تھا جب آپ نے خود اتارا تو ایک صاحب حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ابن خطل کعبہ کے پردوں سے چپکا ہوا ہے تو حضور نے ارشاد فرمایا کہ اسے وہیں قتل کر دو۔ یہ وہی ابن خطل ہے جو مسلمان تھا پھر مرتد ہو گیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان اقدس میں گستاخی و بھوکا کرتا تھا۔ وہ یہ سمجھ بیٹھا تھا کہ کعبہ حرم ہے یہاں میرے ارتداد و توہین کی سزا نہیں ملے گی مگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مرتد گستاخ کو اسی حرم کعبہ میں غلاف کعبہ سے چپکا ہوا قتل کر دیا۔

آپ کے وہی امام تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جن کی آدھی وصیت کو ناجائز طریقہ پر استعمال کر کے آپ نے لوگوں کو فریب دینا چاہا ہے امام مومنون نے ایک رسالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں توہین کرنیوالوں کے بارے میں تحریر فرمایا جس کا نام رکھا ہے "السیف المسلول علی من سب الرسول" یعنی کھینچی ہوئی تلوار اس پر جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی۔ اس نام کا رکھنا ہی بتلا رہا ہے کہ حضرت امام سبکی علیہ الرحمۃ والرضوان گستاخ رسول مرتد کے

لئے شمشیر برہنہ ہیں اور انہوں نے پُر فریب سکوت و احتیاط کے پرچے اڑا کر رکھ دیے ہیں۔ اور حق یہی ہے کہ "توہین رسول" دوسرے کفر و ارتداد کے مقابلے میں اتنا بڑا اہمیت کفر و ارتداد ہے کہ خود قرآن مکیم اور اس کی اطاعت میں ائمہ فقہاء ائمہ حدیث، ائمہ کلام عام علماء سب کے سب اپنی تلواریں کھینچے ہوئے ہیں بغیر توبہ کے تو کوئی بھی گردن سلامت رکھنے کے لئے تیار نہیں۔ اور کئی ائمہ تو توبہ کے بعد بھی رعایت نہیں فرماتے ہیں۔ حضرت امام سبکی تو بہین رسالت کے مرتکبوں کے لئے ائمہ اربعہ کے مذاہب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں جس کو علامہ شامی نے ملخصاً ردالمحتار میں اس طرح تحریر فرمایا ہے۔ حاصل المنقول عن الشافعية انه متى لم يسلم قتل قطعاً ومتى اسلم فان كان السب قذفاً فالوجه الثلاثة هل تقتل او يجلد او لا شئ وان كان غير قذف فلا عرف فيه نقلاً للشافعية غير قبول توبته وللحنفية في قبول توبته قريب من الشافعية ولا يوجب للحنفية غير قبول التوبة واما المخالفة فكلما هم قريب من كلام المالكية والمشهور عند احمد عدم قبول توبته وعنده رواية بقبولها فلهذا ذهب مذهب مالك۔ یعنی شافعی ائمہ کے نزدیک گستاخ رسول مرتد پھر سے اسلام نہ لایا توبہ نہ کی تو قطعاً قتل کر دیا جائے گا۔ (اور یہ تمام ائمہ کا مذہب ہے) اور اگر اسلام لے آیا اور وہ توہین قذف کی تھی تو تین صورتیں منقول ہیں۔ یا تو قتل کر دیا جائے گا، یا کوڑے لگائے جائیں گے، یا کچھ بھی نہیں، اور وہ توہین قذف نہیں ہے تو اس گستاخ مرتد کے لئے پھر سے اسلام لانے کے بعد سوائے قبول توبہ کے ائمہ شافعیہ سے کوئی دوسری روایت میں نہیں جانتا اور ائمہ حنفیہ کے نزدیک اگر گستاخ رسول مرتد پھر سے اسلام لے آتا ہے تو قبول توبہ میں ائمہ شافعیہ کے قریب ہی کا مذہب ہے۔ اور ائمہ حنفیہ سے توبہ قبول کرنے کے سوا دوسری روایت نہیں پائی جاتی۔ اور ائمہ

حنبلیہ کا کلام المالکیہ کی طرح ہے اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مشہور روایت توبہ قبول نہ کر کے قتل کر دینے کی ہے اور انہیں سے ایک روایت توبہ قبول کر کے قتل نہ کرنے کی ہے پس ان کا مذہب امام مالک رضی اللہ عنہ کی طرح ہے۔ اب آپ امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں ان کی وصیت پیش کر کے عرض کیجئے کہ حضورؐ نے تو آپ کی وصیت پر مطلقاً سکوت و احتیاط کا فیصلہ کیا تھا بلکہ "السکوت اقوی الدلیلین" کی اصل قائم کیا تھا۔ یہ آپ نے کیا کیا کہ آپ اس گستاخ رسول مرتد کو کوئی امان دینے کے لئے تیار نہیں۔ اگر اس گستاخ نے توبہ نہیں کی اسلام نہ لایا تو آپ بالا جماع قتل کر دینے کا حکم بیان فرما رہے ہیں، میں تو اب کہیں کا نہ رہوں گا اور اب میرے ان اکابر و دیوبند کا ہائے کیا ہوگا۔ دیکھتا ہوں شاید توبہ و رجوع ہی نکل آئے۔

فتح القدیر میں فرمایا کل من انقض رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بقلبه کان موقداً لاسباب بطریق اولی ثم یقتل حداً ۳۳۲ جلد ۵ یعنی جو کوئی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دل کے ساتھ بغض رکھتا ہے تو وہ مرتد ہے تو جو توہین کرے وہ بدرجہ اولیٰ مرتد ہو جائے گا۔ پھر اس گستاخ مرتد کو حداً قتل کر دیا جائے گا۔

رد مختار میں نفق معین الا حکام شرح طحاوی حاوی زاہدی وغیرہ کا حوالہ دیتے ہوئے نفق کے الفاظ نقل کئے ہیں من سب الرسول صلی اللہ علیہ وسلم فانہ موقد وحکمہ حکم المرتد ویفعل بہ ما یفعل بالموقد یعنی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں توہین کرے وہ مرتد ہے اور اس کا حکم مرتد کا حکم ہے اور اس کے ساتھ وہی کیا جائے گا جو مرتد کے ساتھ کیا جاتا ہے (یعنی اس گستاخ توہین کرنے والے سے توبہ طلب کی جائے گی۔ اگر اس نے توبہ نہ کر لی اسلام قبول کر لیا تو جھوٹ دیا جائے گا ورنہ قتل کر دیا جائے گا) شامی میں فرمایا۔ و قولہما ای ابی حنیفۃ والشافعی ان کان مسلماً یستتاب والا قتل۔

یعنی امام اعظم ابو حنیفہ اور امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول یہ ہے کہ اگر وہ توہین رسول صلی اللہ علیہ وسلم کرنے والا مسلمان تھا تو اس سے توبہ طلب کی جائے گی اگر توبہ کرے تو ٹھیک ورنہ قتل کر دیا جائے گا۔ ردالمحتار میں فرمایا۔ وحاصلہ انکہ نقل الاجماع علی کفر السلب۔ یعنی ان تمام نقول کا حاصل یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں توہین کرنے والے کے کفر پر اجماع ہے۔

اسی ردالمحتار میں ابن سحنون مالکی کا قول نقل فرمایا ہے کہ اجماع المسلمین ان من اثمہ کافر وحکمہ القتل ومن شک فی عذابہ وکفرہ کفر۔ یعنی تمام مسلمانوں نے (جن میں اثمہ فقہ ائمہ کلام، ائمہ حدیث، ائمہ تفسیر عام علماء سب شریک ہیں) اس بات پر اجماع کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والا کافر ہے اور اس کا حکم قتل ہے۔ اور جو اس گستاخ توہین کرنے والے کے عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

شفار شریف میں بھی قاضی عیاض نے اسی عبارت کا ذکر فرمایا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والا اجماع علیہ کافر ہے اور اس کا حکم قتل ہے اور جو اس کے کفر و عذاب میں شبہ کرے وہ بھی کافر ہے۔ ردالمحتار میں فرمایا۔ قلت وھذا العبارة مذکورۃ فی الشفاء للقاضی عیاض مالکی۔ شامی میں ارشاد ہے۔ اقول ورأیت فی کتاب الخراج لابی یوسف ما نصہ ایما رجل مسلم سب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم او کذبہ او عابہ او تنقصہ فقد کفرا باللہ تعالیٰ وبانت منه امراتہ فان تاب والاقول۔ یعنی سیدنا امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتاب الخراج میں نص فرمایا ہے کہ جو کوئی مرد مسلم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرے یا آپ کو جھٹلائے یا آپ کو عیب لگائے یا نقص لگائے تو وہ بے شک کافر باللہ ہو گیا اور اس کی عورت اس کے نکاح سے نکل گئی۔ اگر وہ توبہ کرے تو ٹھیک ہے ورنہ قتل کر دیا جائے گا۔

کیوں جناب! یہ قرآن حکیم، حدیث شریف اور آپ کے وہی فقہاء متقیہ میں جن کی آپ نے دہائی دی ہے اور دوسرے ائمہ میں جو سب کے سب توہین رسالت پر کفر و ارتداد اور قتل کا حکم فرما رہے ہیں۔ یا احتیاطاً سکوت اور سکوت کو اقویٰ الدلیلین گراھنے کی وصیت فرما رہے ہیں کہ احادیث کریمہ اور ائمہ و علماء پر جھوٹ اور بہتان باندھو اور بدترین دیوبندی گستاخوں توہین کرنے والوں کی حمایت میں سکوت اختیار کرو۔ خود کافر و مرتد بن جاؤ۔ اور اپنے ساتھ اپنے ماننے والوں کو بھی کفر و ارتداد میں گھسیٹو، اللہ تعالیٰ کی زمین پر کفر و ارتداد، فتنہ و فساد پھیلاؤ اور پھیلانے کی کھلی جھوٹ دے دو اور گھر میں آرام سے خاموش عالم جلیل بنے بیٹھے رہو۔

لنعود باللہ تعالیٰ من ھذا الشور۔ اس کے بعد آپ نے تحریر فرمایا ہے۔

”اور جب کہ وہ اس مضمون سے انکار صریح و تبری و تماشی کر رہے ہیں تو ایسی صورت میں حسب تصریحات فقہاء مذہب حنفیہ کے کافر کہنے سے امتراز ضروری ہے۔ فقیر نے مولوی اشرف علی تھانوی وغیرہ کی تحریر صریح تبری و تماشی کے دیکھ کر اور سمجھ کر یہ فیصلہ موافق ارشادات علماء مذہب حنفی کے کیا ہے جیسا کہ ان حضرات رحمہم اللہ تعالیٰ نے اپنی کتب معتبرہ و مستندہ میں فرمایا ہے جس کے بعد حنفی المذہب کو چون و چرا کی گنجائش نہیں رہتی۔۔۔۔۔ الی قولہ۔۔۔۔۔ اب میں مولوی تھانوی صاحب وغیرہ کی انکاری تحریر پیش کرتا ہوں جن کی بنا پر میں نے ان کی تکفیر سے احتیاط و کف لسان کو اختیار کیا ہے۔“

آپ کی تحریر کا مطلب صاف ہے کہ اول تو میں احادیث کریمہ اور علماء کی آدمی وصیت کی وجہ سے سکوت و احتیاط کرتا ہوں اور اب جب کہ میں نے مولوی اشرف علی تھانوی وغیرہ کی تحریریں دیکھ لی ہیں، جن میں انکار تبری و تماشی ہے تو اب مولوی کے

اشرف علی تھانوی وغیرہ کے کفر و ارتداد سے سکوت ضروری ہو گیا ہے۔

عرض ہے اولاً تو احادیث کریمہ اور علماء کرام پر آپ کا بھوٹ اور بہتان اباگر ہو کر رہ گیا اور آپ کے سکوت و احتیاط کی دھجیاں بکھر گئیں۔ ثانیاً کون تسلیم کرے گا کہ آپ نے بسط البنان جو انی اور ادھیڑ عمر کے پچاس ساٹھ برس گزرنے کے بعد اب بڑھاپے میں دیکھی ہے۔ ثالثاً اگر دیوبندی کی حمایت اور اہلسنت کو فریب دینے کے لئے آپ نے توبہ اور رجوع کے مسائل کو توڑ مڑ کر مسخ کر دیا ہے۔ رابعاً آپ اپنے توڑے مڑے مسائل سے اہلسنت کو تو کیا دھوکا دیتے البتہ مولوی اشرف علی تھانوی پر بھی زور دار بہتان ہی رکھ دیا کہ ان کا انکار تبری و تماشی ان کی "توبہ و رجوع" ہے۔

گویا مولوی اشرف علی تھانوی بھی دین دیوبندی پر حکیم الامت کے مرتبہ پر فائز ہونے کے بعد نرے بدھو اور احمق تھے جو اپنے انکار و تبری و تماشی کو آپ کی طرح توبہ و رجوع کا معنی دیتے اور توہین رسالت کے صریح الزام میں گرفتار ہو کر مزید کفر و ارتداد کے بقیہ احکام کو اپنے سر لاد لیتے۔ تھانوی صاحب توبہ و رجوع کی حقیقت اور اس کے انجام سے خوب واقف تھے۔ آپ کی اس صفائی اور توبہ و رجوع کے معنی لینے سے آپ کا یہ اعتراف تو معلوم ہوا کہ تھانوی صاحب توہین رسالت کی وجہ سے بدترین کفر و ارتداد کے مرتکب تھے اور اب آپ کے قول پر تھانوی صاحب کے انکار و تبری و تماشی کو حسب حکم شرع توبہ و رجوع پر محمول کر کے چھوڑ دینا چاہئے۔ جو آپ کے قول پر مستند و معتبر کتب حنفیہ کے مطابق ہے۔ اور یہ آپ کا فریب ہے۔ ہماری بحث آپ کے اقوال کے ساتھ انشاء المولیٰ الکریم آگے آ رہی ہے۔

آپ کی یہ صفائی کہ فقیر نے دیوبندی ہے نہ دیوبندی سے کچھ تعلق؟ قطعاً غلط اور ناقابل قبول ہے۔ یہ آپ کا اپنی دینی تبدیلی پر پردہ ڈال کر لوگوں کو فریب دینا اور اغوار کرنا ہے یہی نہیں بلکہ آپ کا بر دیوبندیہ کے بہت

زیادہ دنا دار ہیں۔ کہ آپ نے عالم اور مفتی ہونے کے منصب اور اپنی صلاحیت علم و افتاء کو بھی دیوبندیوں کے بچاؤ کے لئے ان کے چرنوں پر قربان کر دیا ہے۔

دیوبندی وہابی ہونے کے لئے یا کسی گروہی کافرین جانے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ تمام معمولات اہلسنت پر عمل پیرا باقی نہ رہ گیا ہو، یا تمام عقائد اہلسنت پر گامزن نہ رہا ہو، یا تمام عقائد ضروریہ کا انکار ہی ضروری ہو۔ اگر ایک عقیدہ ضروریہ بھی دیوبندی وہابی یا کسی کافر کی حمایت میں بگڑا یا دیوبندی وہابی یا کسی کافر کے کفر قطعی کی حمایت کی یا اس کی باطل صفائی کی وہ یقیناً اس دیوبندی وہابی یا کافر کے ساتھ بندھ گیا۔ جو خارج اسلام ہے۔ اس کے سارے اعمال و عقائد ضبط ہو کر رہ گئے۔

کیوں مولوی صاحب! کیا آپ نے بچپن سے بڑھاپے تک یہی پڑھا تھا اسی کا فتویٰ دیتے رہے کہ ایک آدمی عقیدہ ضروریہ بگڑنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ ذرا سی بات ہے وہ جیسا کا ویسا ہی مسلمان رہتا ہے۔

اس کے بعد آپ نے بسط البنان کی ان مشہور عبارتوں کو نقل کیا ہے جس میں تھانوی صاحب نے انکار و تبری و تماشی کی ہے۔ بسط البنان کی عبارتیں نقل کرنے کے بعد آپ نے خاص طور پر ہمیں ان الفاظ سے متوجہ کیا ہے۔

"کیوں صاحب! اس عبارت میں تھانوی صاحب اس مضمون کو خبیث کہہ رہے ہیں یا نہیں؟ اور صاف صاف انکار کر رہے ہیں یا نہیں؟ اس خبیث مضمون سے تبری و تماشی کر رہے ہیں یا نہیں؟ اور یہ خبیث بات اعتقاداً یا بغیر اعتقاد گمے کہے اس کو خارج اسلام بنا رہے ہیں یا نہیں؟"

اس کے بعد آپ نے مولوی خلیل احمد انبٹھوی کی عبارت نقل کر کے ہمیں یوں توجہ دلائی ہے۔

الغرض اب آپ اس کا انکار نہیں کر سکتے کہ مولوی اشرف علی تھانوی اور مولوی خلیل احمد انبٹھوی نے ایسے عقیدے سے صاف صاف انکار اور اس تبری و تماشی کر دی۔ اب سوال یہ ہے کہ اس انکار و تبری و تماشی کی آپ کے

نزدیک کچھ حیثیت ہے نہیں۔ اگر ہے تو بتائیے کیا حیثیت ہے اگر نہیں ہے تو کیوں؟ جب کہ مذہب حنفی کے فقہائے کرام تصریح فرما رہے ہیں کہ کفر سے انکار تو بہ رجوع ہے۔ سنئے تنوید البصار اور اس کی شرح درمختار میں ہے:۔
شہدوا علی مسلم بالردۃ وهو منکول یتعرض لہ لا لتکذیب
الشہود العدول بل لان انکارہ توبۃ ورجوع یعنی جماعت مسلمین نے
کسی مسلمان کے لئے اس کے مرتد ہونے کی گواہی دی اور وہ خود اس کا انکار کرتا
ہے اس کے لئے کوئی تعرض نہ کیا جائے اور یہ تعرض نہ کرنا اس لئے نہیں کہ
گواہان عادل کو مجتہد یا گیا ہے بلکہ اس لئے کہ ان کا انکار کرنا توبہ ورجوع ہے۔
آپ کی تحریر پر گفتگو آگے آرہی ہے لیکن اتنی بات تو ہم مزور آپ سے کہیں
کہ کسی اصلی پرانے دیوبندی سے آگے بڑھ کر ہی آپ نے اپنی صفائی کو مرتب کیا ہے۔
اور دلیلیں دینے میں آپ آسمان کے تارے ہی توڑ لاتے ہیں کہ جس کی ہمت پرانے
خرانت دیوبندیوں نے بھی نہ کی ہوگی۔

— کسی نے سچ کہا ہے ع خدا جب دین لیتا ہے تو عقلیں چھین لیتا ہے۔

اصحاب تنویر البصار رد المحتار فتاویٰ سراجیہ، مجمع الانہر، الاشباہ والنظائر
کو کیا معلوم تھا کہ ایسے محقق عقلمند مولوی بھی ہماری عبارتیں پڑھیں گے جو انکار
سے توبہ ورجوع اور گناہوں سے پاک ہو جانا تو سمجھ لیں گے۔ لیکن قائل نے انکار
کے بعد پھر اقرار کیا تو ابھی وہ توبہ ورجوع اور گناہوں سے پاک رہنا ہی سمجھتے
رہیں گے۔ ہزار وہ کفر و ارتداد کی نجاست میں آلودہ رہے، ورنہ یہ حضرات
اپنی اپنی کتابوں میں آپ کی نقل کردہ عبارت سے متصل بعد مزور بڑھا دیتے کہ اگر
انکار کے بعد پھر اقرار کرے تو وہ بدستور مرتد باقی رہے گا۔ پھر اگر آپ کے ان
ذکر کردہ اصحاب فقہ نے آپ کی نقل کی ہوئی عبارتوں کے ساتھ متصل یہ نہیں
لکھا تھا کہ انکار کے بعد اقرار کرے تو وہ دیسا ہی مرتد رہے گا اس پر دیئے ہی احکام
جاری ہوں گے مگر اسی باب میں دوسری جگہ صاف صاف تحریر فرمادیا کہ اگر انکار

کے بعد پھر اقرار کرے گا، توبہ ورجوع کے بعد پھر وہی جو اس کرے گا۔ پھر وہی توہین
رسول کا بول بولے گا تو پھر توبہ کرنی پڑے گی۔ اگر توبہ نہ کیا تو مرتد ہے اور اسے کو
قتل کر دیا جائے گا اور توبہ کر لیا ہے تو اب دوسری بار اس کو توبہ پر دیا ہی نہیں
چھوڑا جائے گا۔ بلکہ سزا بھی دی جائے گی اور تیسری بار تو قید بھی کر دیا جائے گا۔
اسی درمختار میں یہ عبارت موجود ہے جو یہی مسئلہ بیان کر رہی ہے۔

وکذا لو ارتد ثانیاً لکنہ یضرب و فی الثالثۃ یحبس ایضاً۔

اسی رد المحتار میں علامہ شامی نے فرمایا:۔ ای اذا ارتد ثانیاً شہد قاتب ضروبہ
الامام وخلق سبیلہ۔ خود مولوی اشرف علی تھانوی نے اسی بسط البنان میں
اپنی اسی انکار تبری و تماشی کے بعد اپنے اسی کفری قول کو برقرار رکھا ہے۔ اسی
کفری عبارت کے معنی بتائے ہیں تاویل بتائی ہے۔

اسی بسط البنان میں انہوں نے کہا ہے۔

”اب آخر میں اسی جواب کی تسمیم کے لئے ضروری سمجھتا ہوں کہ حفظ الایمان کی
اس عبارت کی مزید توضیح کردوں جس کی بنیاد پر مجھ پر تہمت لگائی گئی ہے۔ (بسط البنان)
آگے لکھا ہے وہ عبارت دوسری دلیل کی ہے جو اس لفظ سے شروع ہوتی ہے
”پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر... الخ (بسط البنان)

آگے لکھا ہے اور اگر بعض علوم مراد ہوں گے تو وہ ایک ہی چیز علم اور گودہ چیز
ادنیٰ درجہ کی ہو تو اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا تحقیق ہے ایسا علم غیب
کہ زید و عمر کے لئے بھی حاصل ہے۔ (بسط البنان)

آگے لکھتے ہیں خود اس عبارت میں سرسری نظر کرنے سے مطلب واضح ہو رہا ہے۔

(بسط البنان)

ویسے بھی معمولی پڑھا لکھا شخص جانتا ہے کہ بسط البنان عبارت سے انکار
پر نہیں لکھی گئی ہے بلکہ عبارت کو برقرار رکھ کر اس عبارت کی تاویل پر زور دینا
کیا گیا ہے۔ ہزار مولوی اشرف علی تھانوی مضمون کا انکار کریں اپنے معنی بتائیں

تاویل گڑھیں مگر ان کی وہ کفری عبارت تو ہمیں رسالت پر متبعین و مفسر ہے جہاں تاویل بعید کی بھی گنجائش نہیں ہے اور وہ عبارت تھانوی صاحب نے جوں کی توں برقرار رکھی ہے۔ اس کفر و ارتداد سے بچنے کی صورت بھی یہی تھی کہ وہ صاف علی الاعلان اس عبارت سے رجوع کرتے، اس کے متعین معنی سے توبہ کرتے یا اپنے اس قول سے ہی صاف انکار تبری و تمناشی کر دیتے مگر اس کا کیا علاج کہ انہوں نے قول کو برقرار رکھا ہے اور جناب مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کے بیان کردہ اصول پر اس کے بعد پھر توبہ و رجوع درکار ورنہ وہ کفر و ارتداد اور وہی سزا سے قتل بحال، گویا آپ اندھی حایت میں تھانوی صاحب کو جوں کا توں پورا کاپورا بلکہ کچھ زیادہ ہی پھر کفر و ارتداد میں ملوث رکھ کر ہی اس کے دامن سے وابستہ رہنا چاہتے ہیں یہ آپ ہی کا حق ہے آپ مایوس نہ ہوں پھر اس کی توبہ تلاش کیجئے اور تھانوی صاحب کی اور اپنی نجات کا ایک ساتھ راستہ نکالئے رب کریم مسلمانوں کو آپ کے فتنہ سے دور رکھے۔

یہاں تک بحث مولوی اشرف علی تھانوی کی اس عبارت پر تھی جو نصیحت معنی تو ہمیں رسالت اور ارتداد کفر و ارتداد کی منتشر تھی۔ مگر ہم جانتے ہیں کہ آپ کون سے پانی میں ہیں اور آپ کہاں سے لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونکا چاہتے ہیں۔ لہذا آگے آپ اپنے مضمون سے انکار پر ہماری بحث ملاحظہ فرمائیے آپ نے اسی تحریر میں فرمایا ہے۔

”اور جب کہ وہ (یعنی مولوی تھانوی صاحب) اس مضمون سے انکار صریح و تبری و تمناشی کر رہے ہیں دیوبندیوں کی طرح آپ بھی غیب جانتے تھے کہ مولوی اشرف علی تھانوی کے انکار تبری و تمناشی کے یہ معنی توبہ جیسے گئے ہی نہیں کہ انہوں نے عبارت سے توبہ و رجوع کی سب سے جو کفر و ارتداد کی منتشر ہے لہذا آپ نے بھی تھانوی صاحب اور دیوبندیوں کا ہی سہارا لیا ان کے راستہ پر ہی چلے اور بول آپ نے وہی بولا جو دیوبندی و بانی بولا کرتے ہیں بلکہ آپ نے دیوبندیوں سے زیادہ ہی تھانوی صاحب

کی حمایت میں اس کو بچانے کی لجاجت کی ہے اور اس طرح آپ کھل کر دیوبندیوں و بانیوں کی صف میں کھڑے ہو گئے ہیں اور نرم ٹھونک کر اہلسنت کے مقابل میں آگئے ہیں۔ فرقی اتنا ہے کہ آپ گھر کے صیدی ہیں اور جانتے ہیں کہ مولوی اشرف علی تھانوی اور دوسرے دیوبندیوں نے جو تاویلیں کی ہیں وہ تو چل نہیں سکتیں اور نہ قیامک چلائے جاسکتی ہیں اس میں سو تو کیا ہزار تاویلوں میں سے ایک کی بھی گنجائش نہیں ہے۔ تھانوی صاحب۔ پھر صیغے کے واسطے کافر و مرتد رہیں گے۔ لہذا تھانوی صاحب اور دیگر دیوبندیوں کی راہ سے ہٹ کر اور اپنی دانست میں ان سے کچھ زیادہ اڑان مار کر آپ نے مولوی اشرف علی تھانوی کو بچانے کے لئے اس کے انکار تبری و تمناشی کو توبہ و رجوع قرار دیا ہے۔

دوسری طرف مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنی دانست میں بہت ہوشیاری کی کہ ایک بیچارے مولوی خلیل احمد بجنوری بدایونی تو کیا اپنے اُس پاس کے بڑے بڑے پرکھوں اور چھوٹے چھوٹے ملاؤں، مریدوں، معتقدوں کے لئے بھی توبہ و رجوع سمجھنے کی گنجائش نہ رکھی اور ان کی امت نے بھی توبہ و رجوع کا نام نہ لیا اگرچہ وہ اپنی ہوشیاری کے باوجود کفر و ارتداد میں جوں کے توں ملوث رہے۔

مولوی اشرف علی تھانوی اپنی اسی بسط البنیان میں صاف لکھ گئے۔

”اس سے یہ شبہ بھی نہیں ہو سکتا کہ اب تک کیوں نہیں شاید اب رجوع

کر لیا ہو (بسط البنیان از مولوی تھانوی)

مولوی اشرف علی تھانوی تو توبہ و رجوع کے شبہ کا بھی انکار کر رہے ہیں اور آپ ہیں کہ تفسیر بقول لایرضی بہ قائلہ کو سینے سے لگا کر بے ربط و منطہ بانک رہے ہیں کہ تھانوی صاحب نے توبہ و رجوع کر لیا۔ مولوی منظور نعمانی وغیرہ نے بلاوجہ تھانوی صاحب سے یہ نہیں کہا تھا کہ ”عنوان بدل دیجئے اور مضمون باقی رکھتے“ اور مولوی اشرف علی تھانوی نے دل و جان سے پچھے مانسوں کی بات مان کر مضمون باقی رکھتے ہوئے بلا سبب اپنا عنوان نہیں بدلا ہے۔ مولوی اشرف علی تھانوی اور ان

کی دیوبندی امت تو مضمون ہی کو معدوم قرار دینا چاہتے ہیں مگر ایک آپ ہیں کہ توبہ و رجوع سے اس کو موجود بنا رہے ہیں تاکہ کفر و ارتداد کے احکام تقاضی صاحب پر سوار رہیں۔ اب آپ اپنے انکار، تبری و تماشی کے توبہ و رجوع کے معنی لینے کا نتیجہ دیکھتے جس کی طاقت دیوبندیوں نے اپنی دانست میں نہیں کی اگرچہ پھر کفر و ارتداد میں بھرے رہے مولوی اشرف علی تھانوی اور علامہ دیوبند یہ اچھی طرح جانتے تھے کہ توہین رسالت کلمہ شدت خباثت کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ توبہ کے باوجود امام مالک اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک قتل کر دیا جائے گا۔ احناف کے نزدیک توبہ سے صرف قتل نہیں کیا جائے گا۔ باقی کفر و ارتداد کے احکام بدستور جاری ہونگے ان کے تمام اعمال ضبط ہو کر رہ گئے۔ بلوغ سے اس ارتداد کی توبہ تک پورا زمانہ کفر کا زمانہ ہو گیا۔ حج فرض دوبارہ ادا کرنا ہو گا، بیوی نکاح سے نکل گئی پھر سے نکاح کرنا ہو گا ویسے ہی رکھنا ہو گا، اولاد، اولاد زنا ہو گی۔ بیعت کا سلسلہ دہر نیچے سے باطل ہو کر رہ گیا پھر سے اپنے یا کسی پیر سے بیعت کیجئے اور پھر سے اپنے مریدوں کو مربد کیجئے۔ پھر حکیم الامت ہونے کی وجہ سے اپنے کفر و ارتداد اور توبہ کی میا و شرم الگ ہے، ملا انکشاف یہ دیکھتے ہی نہیں کہ آپ کی توبہ و رجوع سے مولوی اشرف علی تھانوی کا کیا انجام ہو رہا ہے جس سے بچنے کے لئے وہ توبہ و رجوع کا شبہ بھی نہیں پیدا کرنا چاہتے، اب آپ اپنی دلیل کا انجام دیکھئے۔ آپ نے بڑے زور و شور سے اپنے عالمانہ محققانہ، مدققانہ مقام کا مظاہرہ کرنے کے لئے "توبہ و رجوع" کی دلیل میں تنویر الابصار و در مختار سے عبارت کو نقل کر دی مگر آگے کی عبارت کو آپ نے اپنے تبدیلی دین پر پردہ ڈالنے کے لئے ہفتم کر گئے، یہ آپ کی بہت بڑی دینی خیانت بلکہ بددینی ہے کہ آپ آدمی عبارت سے دھوکا دے کر اپنے ساتھ لوگوں کو دیوبندی و ہابی بنانا چاہتے ہیں تنویر الابصار و در مختار کی پوری عبارت صوب ذیل ہے۔

(شہد و اعلى مسلم بالردة وهو منكرا لا يتعرض له) لا لتكذيب الشهود والرد

بل (لان النكاره توبه و رجوع) یعنی نیتین الفتنہ و تثبت بقیۃ احکام المرتد کبھی عمل و بطلان وقف و بیعت زوجہ لو فیما قبلہ توبہ و الاقل کالرد بسبب علیہ الصلوٰۃ والسلام کما مر ا شباعہ زاد فی البحر و قد رایت من یغلط فی هذا المحل و اقر المصنف و صینہ فالمتثنی اربعۃ عشر و فی شرح الوصایا لشر نبلائی ما یکون کفر ا نفاقا یبطل العمل و النکاح و اولادہ اولاد من فی و ما فیہ اختلاف یومر بالاستغفار و التوبۃ و تجدید النکاح۔

یعنی گواہ اگر کسی مسلمان کے مرتد ہو جانے کی گواہی دے رہے ہیں اور وہ منکر ہے تو اس سے تعرض نہیں کیا جائے گا اس لئے نہیں کہ عادل گواہوں کو جھوٹا قرار دینا ہے بل اس لئے کہ اسکا انکار توبہ و رجوع ہے یعنی صرف اس کا قتل کرنا ہی منوع رہے گا اور باقی مرتد کے احکام اس پر ثابت رہیں گے جیسے عمل کا ضبط ہونا۔ وقف کا باطل ہونا، عورت کا نکاح سے نکل جانا اور یہ قتل اس صورت میں منوع رہے گا جس میں توبہ قبول کی جاتی ہے ورنہ انکار کے باوجود قتل کر دیا جائے گا جیسے کوئی حضور علیہ السلام کی شان میں توہین کر کے مرتد ہو جائے جیسا کہ گذر چکا ہے اشباع، بحر الرائق میں اس قدر زیادہ کیا ہے کہ میں نے ان کو دیکھا ہے جو اس مقام پر غلطی کرتے ہیں اور اس کا اقرار مصنف نے کیا ہے اس صورت میں مستثنیٰ کی تعداد چودہ ہو جائے گی اور علامہ شرنبلالی کی شرح و ہانیہ میں فرمایا کہ جو کفر اتفاقی ہے اس میں عمل اور نکاح باطل ہو جائیگا اور اس کی اولاد، اولاد زنا ہو گی اور جس کفر میں اختلاف ہے اس میں استغفار کا اور توبہ (یعنی تجدید اسلام، رد المختار) کا اور تجدید نکاح کا حکم دیا جائیگا۔

بحر الرائق میں فرمایا۔ ولیس المراد ان ردتہ لا تثبت بالمشاہدۃ مع الانکار بل تثبت و بحکم بعضی تین زوجہ منہ و بحسب تجدید النکاح

وانما یمنع القتل فقط للتوبة بالانکار بزبانی اس کے انکار کو توبہ و رجوع ماننے سے یہ مراد نہیں ہے کہ اس کا ارتداد شہادت سے ثابت نہ ہوگا اس کے انکار کی وجہ سے بلکہ اس کے انکار کے باوجود اس کا ارتداد ثابت رہے گا اور ارتداد کا حکم دیا جائے گا یہاں تک کہ اس کی عورت اس کے نکاح سے نکل جائیگی وہ تو مرنے کو قتل کر دینا ہی فقط ممنوع رہے گا اس کے انکار کو توبہ قرار دینے کی وجہ سے

خلاصہ سے اسی بحر الرائق میں منقول ہے۔ من ارتد ثم اسلم وهو قد جم مرق فعلیه ان یحج ثانیاً ولیس علیہ اعادة الصلوة والزکوة والصدقات لان بالردة کانه لم یزل کافراً فاذا اسلم وهو متقی فعلیه الحج ولیس علیہ قضاء سائر العبادات۔

یعنی جس نے ارتداد کیا پھر مسلمان ہوا اور وہ اپنا حج فرض ایک بار ادا کر چکا تھا تو اس پر دوبارہ حج کرنا فرض ہے اور اس پر نمازوں، زکوٰتوں، روزوں کا عادہ فرض نہیں ہے اس لئے کہ مرتد ہو جانے کی وجہ سے اب یہ حکم ہے کہ وہ پہلے سے ہی اب تک ہمیشہ کافر رہا اور جب مسلمان ہو گیا ہے اور غنی ہے تو اس پر حج فرض ہے اور تمام عبادتوں کی قضا (اسلام لانے کے قبل کی کافر اصلی کی طرح) اس پر فرض نہیں ہے۔

کیوں جناب! یہ مذہب حنفی کے فقہاء کرام کیا فرما رہے ہیں، اور آپ نے ان فقہاء کی آدمی آدمی عبارتیں نقل کر کے کیا فرمایا ہے؟ کیا آپ کا یہ فریب بے ربط ہانکنا تھا مولوی صاحب کو کفر و ارتداد سے بچا سکا ہے؟ اور کیا آپ بھی خود بچ سکے ہیں۔

وہ تمام شاخیں کٹ چکی ہیں جن پر آپ اچھل کود کیا کرتے تھے اور آپ اسی تنے پر بیٹھے ہیں جس کو دیوبندی اپنا ماویٰ اپنی پنا گاہ سمجھتے ہیں اب آپ کے لئے سوائے اس کے چارہ نہیں کہ دیوبندیوں کی سفت میں کھڑے ہو جائیے اور

دیوبندیوں کی اسی اصل پر کہ تعالٰوی صاحب کی کفری عبارت میں کفری مضمون ہی معدوم ہے اہلسنت سے تقریری یا تحریری مناظرہ کرتے رہے۔ ہمارے خیالات آپ عنقریب انشاء المولیٰ ثنائی ملاحظہ فرمائیں گے جو آپ کی دعوت غور کے جواب میں ہوں گے۔

ضروری بات آپ نے اسی تحریر میں ایک ضروری بات پیش کی ہے جس کی عبارت یہ ہے۔

”اب میں ایک ضروری بات اور عرض کرتا ہوں جس سے اکثر دھوکا کھائے ہوئے ہیں اور عوام کو بھی دھوکے میں ڈال رکھا ہے وہ یہ کہ مسامحہ میں یہ فرمایا گیا ہے کہ من شک فی کفرہ وعذابه فقد کفر۔ جس کا مطلب یہ بتاتے ہیں کہ دیوبند کے علماء یعنی رشید احمد گنگوہی، مولوی خلیل احمد بیٹھی، مولوی قاسم نانائوی، مولوی اشرف علی تھانوی کے کافر و معذب ہونے میں جو شک کرے وہ کافر ہے۔ سنتے یہ عبارت امہ اربعہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے تو منقول نہیں۔ البتہ ابن سحنون مالکی کا قول ہے اس قول کو جس موقع اور جس مقام کے لئے فرمایا ہے وہ بے شک صحیح ہے اور درست ہے اسکا ہر مسلمان قائل ہے اس عبارت کو اس شخص کے لئے کہا گیا ہے جو شخص نعوذ باللہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں سب و شتم کرتا ہے ایسا شخص بے شک قطعی کافر و مرتد ہے اس کفر میں جو شک کریگا اس کے لئے بے شک یہی حکم ہے۔

جناب مولوی خلیل احمد صاحب! آپ نے اپنی اس عبارت سے جی کھول کر خوب فریب بھی دیا ہے اور آپ کھل کر سامنے آگئے ہیں کہ آپ کون ہیں اور کیا ہیں؟

”آپ نے اس عبارت سے مسامحہ میں اور اعلیٰ حضرت قدس سرہ پر کبہ و فریب کا ناپاک الزام رکھا ہے۔

دہ اکثر علماء اہلسنت پر آپ نے دھوکا کھا جانے اور لوگوں کو دھوکا دینے کا الزام رکھا ہے

حسام الحرمین اور اعلیٰ حضرت قدس سرہ پر فریب کاری کا الزام یوں کہ لکبر دیوبند پر کفر و ارتداد کا حکم دیتے ہوئے یہ کہا ہے کہ من شد فی کفر و عذابہ فقد کفر، یعنی جس نے ان اکابر دیوبند کے کفر اور عذاب میں شک کیا وہ بیشک کافر ہو گیا یہ قول امر اربعہ (چاروں اماموں) سے منقول نہیں ہے بلکہ صرف ابن سحنون مالکی کے قول پر تکیہ کر کے ہی اتنا بڑا کفر و ارتداد کا حکم دیا گیا ہے اور بڑے چھوٹے علماء اہل سنت مسام الحرمین کی اس فریب کاری کو نہ سمجھ سکے۔ دھوکے میں آگئے اور عوام کو بھی دھوکہ میں ڈال رکھا ہے (اکابر دیوبند کے کفر و عذاب پر غلط ڈٹے ہوئے بھی ہیں اور لوگوں کو دھوکا دے کر ڈٹے رہنے پر ابھارتے پھرتے ہیں) اور شک کرنے والے کو بھی غلط کافر و مرتد کہہ کر جہنمی بنارہے ہیں اس کید و فریب کو مولوی غیبیل احمد صاحب تو جوانی سے اپنی بیچاس ساٹھ سال کی زندگی اہل سنت میں گزار کر اب کہیں سمجھ میں یا سمجھ ہوئے تو بہت پہلے سمجھ مگر اظہار کرنے کے لئے اپنے معقدین و مریدین کا حلقہ وسیع کر لینے اور تعداد بڑھا لینے کا انتظار تھا۔

پھر آپ نے اپنے اس عظیم بہتان کو مضبوط کرنے کے لئے یہاں تک لکھنے کی جرات کی ہے کہ اس قول کو جس موقع اور جس مقام کے لئے فرمایا ہے وہ بیشک صحیح ہے اور درست ہے اسکا ہر سادہ انسان قائل ہے۔

یعنی حسام الحرمین میں اعلیٰ حضرت قدس سرہ (معاذ اللہ تعالیٰ) اس قدر فریب کار اور ستم ظریف ہیں کہ اس قول من شد فی کفر و عذابہ فقد کفر کو جس مقام اور جس موقع کے لئے فرمایا گیا ہے اس کے خلاف استعمال کیا ہے حکم کفر و ارتداد تو ان تو ہمیں اور گستاخی کرنے والوں پر ہوتا ہے جو مولوی اشرف علی تھانوی اور دیگر اکابر دیوبند کے علاوہ ہیں اور شک کرنے پر کفر کا حکم تو ان لوگوں پر مائد ہوتا ہے جو مولوی غیبیل احمد بدایونی کے علاوہ ہیں۔

یعنی — حسام الحرمین کا اکابر دیوبند پر کفر و ارتداد کا حکم ہی سرے سے غلط

اس لئے کہ انہوں نے کوئی توہین اور گستاخی نہیں کی ہے جس پر کفر و ارتداد کا حکم لگتا ہو۔ چونکہ اکابر دیوبند پر کفر و ارتداد کا حکم ہی سرے سے غلط ہے اس لئے اکابر دیوبند کے کفر و ارتداد کے بارے میں شک کرنے والوں پر حکم کفر ہی غلط ہے اور بے موقع اور بے محل ہے۔ اور حسام الحرمین میں یہ بے موقع اور بے محل حکم لگا کر علماء اہل سنت اور عام اہل سنت کو دھوکا اور فریب دیا ہے اور علماء اہل سنت بھی فریب میں آکر لوگوں کو دھوکا دے رہے ہیں۔

کیوں جناب مولوی غیبیل احمد صاحب! آپ نے تو اپنی اس طویل تحریر کے نمبر میں یہ لکھ کر کہ ”آپ کی تحریر کا عنوان حسام الحرمین کے نام سے یہ بھی غلط ہے فقیر کا کلام حسام الحرمین کے بارے میں نہیں ہے اس کے متعلق فقیر بار بار بتا چکا ہے کہ میں حسام الحرمین کا نہ مخالف ہوں نہ اس کو غلط کہتا ہوں میرا مقصد دوسرا ہے جس کو پہلے بھی بتا چکا ہوں اور پھر بتاتا ہوں“ ہم کو جھٹلایا تھا اور اپنا مقصد بتانے کا وعدہ کیا تھا اب تو آپ کا وہ دوسرا مقصد آپ کی زوردار تحریر سے سامنے آگیا، اسی طرح آپ نے اپنی اس طویل تحریر کے نمبر میں یہ تحریر فرما کر کہ ”آپ نے فقیر پر یہ بہتان قائم کیا ہے کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مفتدا ہونے پر فقیر نے کچھ کلام کیا ہے افسوس کے ساتھ انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتا ہوں نہ جانے یہ کذب کس لئے بولا“

ہم پر کذب و بہتان کا الزام رکھا تھا، حالانکہ ہم نے بے جملہ بہت احتیاط سے لکھا تھا اب تو آپ اپنی طویل تحریر سے کھل کر سامنے آگئے اور اعلیٰ حضرت اکابر دیوبند قدس سرہ پر اپنے گھٹو نے ناپاک الزام کا اظہار کر دیا اور صاف بتا دیا کہ آپ اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے بارے میں حقیقتاً کیا خیال رکھتے ہیں۔ اور علماء اہل سنت کو آپ کیا سمجھتے ہیں اور اپنی دیوبندیت پر پردہ ڈالنے کے لیے عقیدت کے الفاظ کس طرح چپکاتے ہیں۔

اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی امانت پر آپ سے شکایت ہی فضول ہے کہ مولوی

اشرف علی تھانوی اور اکابر دیوبند کی خدائے قدوس اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بدترین گستاخیاں اور توہین جب دیوبندیوں کی حمایت میں آپ کے دل و دماغ میں توہین اور گستاخی نہیں ہے تو اعلیٰ حضرت قدس سرہ اور علماء اہل سنت کو آپ کیا سمجھ سکتے ہیں۔

جناب مولوی خلیل احمد صاحب! آپ نے معلوم ہوتا ہے ایک خاص بلان کے تحت اہل سنت کو سلو یا تزن (رفتہ رفتہ اتر کرنے والا زہر) دیا ہے پہلے دور میں آپ نے اپنے آپ کو اہل سنت میں کھرا پر تشدد سنی اور سنت کا وفادار ثابت کیا۔ دوسرے دور میں اکابر دیوبند کی تعریف شروع کی اور حکم کفر باقی رکھا اور تیسرے دور میں سکوت کے ذریعہ دیوبندیت کے زہر سے نہ جانے کتنے بھولے بھالے سنیوں کو ہلاک کر کے رکھ دیا۔

اب ابن سحنون مالکی کے قول کی حقیقت ملاحظہ فرمائیے جس سے آپ نے فریب پر فریب دیا ہے اور انشا عمام الحرمین اور علماء اہل سنت پر فریب کا الزام رکھا ہے درختار میں اسی قول کو نقل کرتے ہوئے فرمایا۔ وتمامہ فی الدرر فی فصل الجزیۃ معنی الجزایۃ۔ اسی عبارت سے تین نقل کرنے والے فقہاء حنفیہ کا پتہ چلا۔ ایک درختار، دوسرے صاحب درر تیسرے صاحب بزازیہ، پھر شامی میں درختار کے قول (وتمامہ فی الدرر) کے تحت اسی قول کو نقل کیا یہ چار فقہاء حنفیہ ہوتے۔

معلوم نہیں ان چاروں عظیم فقہاء حنفیہ کو کیا ہو گیا کہ اتنا اہم تکفیر کا قول کہ ”جو توہین صلی اللہ علیہ وسلم کرنے والے کے کھر میں شک کرے وہ کافر ہے“ یوں ہی نقل کر رہے ہیں ان کو اتنا بھی نہیں معلوم کہ یہ قول جب چاروں اماموں سے مروی نہیں ہے تو پھر کیسا اتنا بڑا حکم اس قائل پر لگا دیں۔ مولوی خلیل احمد بدایونی جیسے بڑے فقیح، جید عالم جب تک چاروں اماموں کا جمع علیہ قول نہ ہو ہرگز نہ مانیں گے۔ پھر اس پر ستم یہ کہ یہی قول شفاء الثریب میں حضرت قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی نقل کر دیا وہ بھی اتنا نہ سمجھ سکے کہ یہ قول میرے امام حضرت

سیدنا مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی نہیں ہے میں کیسے اس کو نقل کر کے اتنا بڑا حکم کفر و ارتداد قائل پر لگا دوں۔

لیکن ستم بالا کے ستم یہ ہے کہ علامہ شامی نے اپنی اس کتاب رد المحتار میں مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کا بھانڈا پھوڑ کر ہی رکھ دیا کہ جناب نے صرف اپنے دیوبندی اکابر کی خاطر نقل عبارت میں بہت بڑی خیانت کی ہے۔ چنانچہ وہ پوری عبارت اس طرح نقل فرماتے ہیں۔

حيث قال نقلًا عن البزازیة ابن سحنون المالکی اجمع المسلمون ان شاتمہ کافر وحکمہ القتل ومن شک فغذابه وکفره کفر۔

یعنی صاحب درر نے بزازیہ سے نقل کرتے ہوئے فرمایا کہ ابن سحنون مالکی نے فرمایا کہ تمام مسلمانوں نے اس پر اجماع کیا ہے کہ نبی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین کرنے والا کافر ہے اور اس کا حکم قتل ہے اور جو اس کے عذاب و کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

یہ تو علامہ شامی صاحب بزازیہ کا کرم ہے کہ ان حضرات نے پوری عبارت نقل کر کے صاف صاف بتا دیا کہ اس مسئلہ پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے اور جب یہ حضرات اجماع کیساتھ المسلمون کا لفظ استعمال فرماتے ہیں تو اس سے ان کی مراد صحابہ کرام و تابعین عظام، ائمہ فقہ، ائمہ کلام، ائمہ حدیث، ائمہ تصوف، عام علماء مسلمین سب کا اجماع ہوتا ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ یہ سب کے سب تو ہمیں رسول کرنے والوں کو کافر و مرتد، واجب القتل اور اس کے حامی کو بھی ویسا ہی سمجھتے ہیں۔

افسوس ہے آپ پر کہ آپ نے دیوبندیوں کی حمایت میں ابن سحنون مالکی کے قول کو گھٹانے کے لئے آگے پیچھے سب غائب کر دیا اتنا بڑا اعتراض اور دلیل آپ کے پاس خاک نہیں کہ تو ہمیں رسول کرنے والے کے کفر میں شک کرنا تو کون فلاں فلاں امام کافر نہیں کہتے مسلمان مانتے ہیں کہیں تو آپ یہ لکھا ہوا

دکھاتے کہیں سے اس کا حوالہ دیتے۔

آپ نے جب دیکھا کہ میری بات چلے گی نہیں، جاننے والے بھانڈا پھوڑ کر رکھ دیں گے تو فوراً پینترا بدل کر آپ فرماتے ہیں۔

”اس قول کو جس موقع اور جس مقام کے لئے فرمایا ہے وہ بیشک

صحیح ہے اور درست ہے۔ اس کا ہر مسلمان قائل ہے۔ اس

عبارت کو اس شخص کے لئے کہا گیا ہے جو شخص نعوذ باللہ

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں سب و شتم کے

بے شک ایسا شخص قطعی کافر و مرتد ہے۔ اس کے کفر میں جو شک

کرے گا اس کے لئے بیشک یہی حکم ہے۔“

کیوں صاحب! جب آپ کے نزدیک ائمہ اربعہ سے منقول ہی نہیں ہے تو۔

”بیشک صحیح ہے اور درست ہے۔“ آپ کا کہنا کیسے درست ہو جائے گا۔ اور

اتنا بڑا حکم دینے کی آپ نے جرأت کیسے کی، جس پر ائمہ اربعہ کا اجماع آپ

کے نزدیک منقول نہیں ہے۔ آپ خود کیسے ہو کہ کھانا اور دھوکہ دینے کے لئے تیار

ہو گئے اپنی ہی چھری سے اپنی زبان کیوں کاٹ کر پھینک دیا۔ یہ دورخی کھیل

آپ کس لئے کھیل رہے ہیں۔ دیوبند کے باطل دین کی حمایت اور بچاؤ میں

آپ کا کوئی ٹھکانہ بھی رہا ہے کوئی ربط و ضبط بھی آپ نے باقی رکھا ہے

حسام الحرمین کے حکم کو منہ زوری سے گرانے کے لئے آپ اناپ شناپ ہانک

رہے ہیں۔

پھر مولوی اشرف علی تھا لڑکی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اطہر میں

سب و شتم پر ہی تو کفر و ارتداد کا فتویٰ دیا گیا ہے۔ یہ بے شک صحیح اور

درست کیوں نہ ہو گا اور شک کرنے والا کافر کیوں نہ ہو گا۔

آپ خوب سمجھ رہے تھے کہ میرا یہ فریب چلے گا نہیں اس پر اعتراضات

دارد ہوں گے حسام الحرمین کا حکم اپنی جگہ اٹل ہے لہذا آپ نے خود ہی راہ

فرار اختیار کی اور آگے لکھا ہے کہ۔

”یعنی جس شخص کو یقینی اور شرعی طور پر اس کی اطلاع حاصل ہو جائے

جس میں شک و شبہ باقی نہ رہے اس کے بعد پھر وہ شخص اس

کے کفر میں شک کرے جب یہ حکم ہے تو حکم مطلق نہیں ہے بلکہ مفید

ہے۔ اطلاع یقینی شرعی کے ساتھ۔“

ہماری عرض ہے کہ بے شک کفر و ارتداد جیسے اہم ذمہ دارانہ حکم میں شریک ہونے

کے لئے یقینی شرعی اطلاع کی ضرورت ہے۔ مگر یہ بتلایے کہ جب آپ

اور آپ کا علم دونوں ضعیف نہ ہوئے تھے آپ بھی جوان تھے اور آپ کا علم

بھی جوان تھا اور ادھیڑ عمر تک آپ کے علم کی پختگی باقی رہی۔ آپ نے

جو اکابر دیوبند پر کفر و ارتداد کا حکم لگایا تھا اور اس پر آپ نے انتہائی

شدت برتی تھی جو تو اتر سے ثابت ہے۔

اس وقت اس حکم کفر و ارتداد کے لئے آپ کو یقینی شرعی اطلاع ملی تھی یا

نہیں۔ اگر اطلاع شرعی یقینی مل گئی تھی تو اب بڑھاپے میں کون سی

بوڑھی یقینی اطلاع آپ تلاش کر رہے ہیں۔ ؟ اور اگر آپ نے اس وقت بغیر

شرعی یقینی اطلاع کے کفر و ارتداد کا حکم لگایا تھا تو آپ خود اپنی ہی سے

تصریحات اور اپنی ہی نقل کردہ نصوص اور قول مذکور پر اسی وقت کافر و مرتد

ہو چکے تھے گویا آپ نے اپنے ہی قول و حکم پر جوانی سے اس بڑھاپے تک کفر

و ارتداد میں اپنا زمانہ گزارا، کفر و ارتداد، فسق و حرام کے احکام سے آپ خود

اپنے قول پر نہ بچ سکے۔

کیوں جناب! مندرجہ ذیل عبارت تو آپ ہی کی ہے یا یہ بھی آپ پر ہی

ہے۔ ”وہابیہ دیوبندیہ جنہوں نے حق تعالیٰ کے لئے اسکا کذب مانا یعنی

حق تعالیٰ کے لئے یہ کہا کہ وہ جو ٹول سکتا ہے بلکہ ان کے قطب عالم رشید

احمد گنگوہی نے مہری دستخطی فتوے میں صاف صاف لکھ دیا کہ وقوع کذب

کے معنی درست ہو گئے یعنی کہ حق تعالیٰ جھوٹ بول بھی چکا ہے اور ان کے ایک بڑے مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے اپنی کتاب براہین قاطعہ میں صاف صاف لکھ دیا کہ شیطان اور ملک الموت کا علم حضور نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) سے وسیع ہے اور شیطان کو تمام روتے زمین کا علم ہے اور معاذ اللہ حضور کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں اور ایک دوسرے مشہور اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب حفظ الایمان میں لکھ دیا کہ جیسا علم معاذ اللہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے ایسا تو ہر پاگل اور بچوں اور جانوروں کو ہے (الحی قولہ) یہ مسلم منہ کفار سے نہ صلح رکھتے۔ ہرگز ہرگز نہ رکھتے جو ایمان ہوتا۔

ماہنامہ نقیب حق بدایوں مئی ۱۹۵۶ء از مولوی خلیل احمد صاحب بجنوری بدایوں — کیوں جناب مولوی خلیل احمد صاحب! مندرجہ ذیل فتوے تو آپ ہی کا ہے جو آپ نے ۱۲/۱۳ رسال قبل محمد صدیق صاحب جپوری ضلع نیتی تال کے جواب میں دیا ہے۔

”فرقہ دیوبندیہ کے سرگرد ہوں نے اپنے رسائل اور کتابوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں صریحاً توہین و تنقیص کی ہے جیسا کہ براہین قاطعہ گنگوہی، حفظ الایمان، تھانوی، تقویت الایمان دہلوی وغیرہ سے ظاہر و باہر ہے۔ ان کے اقوال ملعونہ و عبارات کفریہ پر ہندوستان کے علماء اہلسنت و حرمین شریفین کے علماء کرام نے حکم کفر و ارتداد دیا۔ چنانچہ حسام الحرمین و صوامر ہندیہ کے مطالعہ سے ظاہر ہے اور بے شک ائمہ دین تویم رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے صریحاً ارشاد فرمایا۔ من شک فی کفرهم و عذابہم فقد کفر۔ یعنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں تنقیص و توہین کرنے والوں کے کفر و عذاب میں بعد علم کے شک کرے گا وہ بھی کافر ہے۔ یقیناً جو کلمہ طیبہ پر ایمان

لایا وہ ہرگز ان توہین و تنقیص کرنے والوں کے کافر و مرتد ہونے میں شک کرے گا ہاں جس کا ایمان سرکار محمد رسول اللہ پر نہیں وہ کچھ کرے۔ پس زید اگر ان دیوبندیوں کو شان رسالت کی تنقیص و توہین کرنے والوں کے بعد جان لینے کے کافر خارج از اسلام نہیں ماننا تو زید کے لئے بھی یہی حکم ہے یعنی یہ خود اسلام سے خارج ہے ایسی صورت میں نماز کے احکام جواز و عدم جواز سے زید کو تعلق ہی کیا رہا تا وقتیکہ توبہ شرعیہ نہ بجالائے۔

کتبہ فقیر خلیل احمد قادری برکاتی بجنوری

خادم الطالبہ بدرستہ طہیر الاسلام واقع مسجد جعفری بدایوں ۲۹ ریح الثانی ۱۴۲۸ م کیوں جناب! آپ جیسے محقق جید عالم کی یہ عبارت اور فتوے تو صاف بتلا رہے ہیں کہ آپ دیوبندیوں کے قطب عالم کے بہری و دستخطی فتوے کے ذریعہ وقوع کذب کے سلسلہ میں شرعی و یقینی اطلاع رکھتے تھے۔ براہین قاطعہ پر بھی یقینی شرعی اطلاع تھی۔ حفظ الایمان جو بسط البنان کے ساتھ تقریباً پون صدی سے چھپ رہی ہے۔ اس کی توہین پر بھی آپ شرعی یقینی اطلاع رکھتے تھے۔ ورنہ دیوبندیوں سے صلح رکھنے والوں پر آپ مسلم منہ کفار کا تو حکم نہیں لگاتے۔ ان دیوبندیوں پر مرتج تنقیص و توہین کرنے کا حکم عائد نہ فرماتے۔ ان کے اقوال اور عبارتوں کو ملعون اور کفریہ نہ کہتے۔ بعد علم کے شک کرنے والوں کو کافر نہ بتاتے۔

ائمہ دین تویم رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے مرتج ارشاد۔ من شک فی کفرهم و عذابہم فقد کفر سے آپ نے زبردست دلیل پکڑی ہے، شاید۔۔۔۔۔ آپ کے ان ائمہ دین تویم میں ائمہ اربعہ ضرور شامل ہوں گے اور ابن سمنون مالکی پر کامل اعتماد ہو گا۔

آپ نے اپنی تحقیق اور یقینی شرعی اطلاع کے بل بوتے پر شک کرنے

دالوں کے بارے میں یہاں تک کہا ہے کہ (جو کلمہ طیبہ پر ایمان لایا وہ ہرگز اللہ توہین و تنقیص کرنے والوں کے کافر و مرتد ہونے میں شک نہ کرے گا۔)

آپ نے یہ بھی حکم دیا ہے کہ (زید اگر ان دیوبندیوں کو جان لینے کے بعد شک کرے گا تو زید بھی خارج اسلام ہے۔)

کیوں جناب! یہ آپ کی عبارتیں احکام کن باتوں کا پتہ دے رہے ہیں اور پھر آپ تو زید سے بہت زیادہ تحقیق و تدقیق و اطلاع یقینی و شرعی کے ساتھ اکابر دیوبند کو جانتے تھے۔

اب تو آپ کے لئے سوائے اس کے کوئی صورت نہیں رہی کہ:-

۱۔ آپ اپنے جدید قول پر اسی وقت اپنی جوانی کے زمانہ میں ہی کافر و مرتد ہو چکے تھے جب کہ آپ نے یہ احکام لگائے تھے۔

۲۔ ورنہ آپ اپنے قدیم قول پر جب سے کف لسان و اعتیاد کیا ہے۔ اپنے ہی فتوے سے کافر و مرتد ہو چکے ہیں۔

اس کے بعد آپ نے ہمیں دعوتِ غور دیتے ہوئے لکھا ہے۔

”اب غور کیجئے ہم کو اس کو یقینی اور قطعی اطلاع کیے حاصل ہوئی۔“

یہ تو آپ اپنے دل سے پوچھئے کہ ان عبارتوں کے لکھتے وقت اور شرعی فتوے دیتے وقت آپ کو یقینی اور شرعی اطلاع کیے حاصل ہوئی تھی۔ آپ کا محقق، جید عالم، مفتی، دوا، خادم الطہار مدرس دینیات) ہونا اور اکابر دیوبند اور شک کرنے والوں پر کفر و ارتداد کا حکم دینا آپ کی جہالت کی دلیل تو نہیں ہے، کوئی آپ کا جاہل اور مفت کا مفتی تو نہیں سمجھ سکتا کہ آپ نے جہالت سے یا مفت کی فتویٰ گری سے سینکڑوں مسلمانوں کو کافر بنا دیا ہوگا۔ ہم سے ہمارے غور کو پوچھتے ہیں تو بے فائدہ تعالیٰ ہم غور کر چکے ہیں جس کا خلاصہ ذیل ہے۔

حفظ الایمان ایک نہیں پچیسوں بار، ہزاروں نہیں لاکھوں کی تعداد میں چھپ کر ملک میں عام ہو گئی ہے اور اب تک چھپ رہی ہے۔

۳۔ بسط البنان، حفظ الایمان کے ساتھ ساتھ ۶۰-۷۰ سال سے چھپ رہی ہے۔

۴۔ مولوی اشرف علی تھانوی کی ابتدائی تحریر کے زمانہ سے اب تک حفظ الایمان میں وہ کفریہ عبارت موجود ہے۔

۵۔ آج تک مولوی اشرف علی تھانوی کے دیوبندی معتقدین بعینہ اس عبارت پر مناظرہ کر رہے ہیں۔

۶۔ بسط البنان میں بعینہ اس عبارت کا اقرار شروع سے اخیر تک موجود ہے۔

۷۔ بسط البنان میں مضمون کے انکار کے بعد جو اپنا مفہوم بیان کیا گیا ہے اور تاویلات کی کوشش کی گئی ہے سرسے باطل ہے۔

۸۔ حفظ الایمان کی کفریہ عبارت اپنے سیاق کے اعتبار سے ایسے سب دہشتم کی مضمون کی ملزم ہے جو جمع علیہ کفر ہے اور یہ اجماع نصوص قرآنیہ و احادیث کی تعلیم کے ساتھ پوری امت کا ہے جس پر صحابہ کرام، تابعین، ائمہ فقہ، ائمہ کلام، ائمہ حدیث، ائمہ تصوف، فقہاء علماء سب متفق ہیں۔ اور اس مفہوم کا التزام بغیر ارادہ و خیال کے محال ہے۔ اگرچہ تھانوی صاحب نے بغیر ارادہ و خیال کے بھی کفر بتایا ہے۔

۹۔ آپ کے توڑ مروڑ قول پر بھی فی زمانہ عبارت سے قطعی توہین کا مفہوم اجماعی ہے، ماصرین میں سے نااہل مولویوں سے اجماع نہیں ٹوٹتا۔ ایسے ہی غیر معلوم الحان غیر مطلع مولویوں کے شریک نہ ہونے سے اجماع نہیں ٹوٹتا ایسے ہی متعصب اور بدعتی مولویوں کی عدم شرکت سے اجماع پر کوئی ضرر نہیں آتا۔ ایسے ہی اجماع میں شریک کسی مولوی کے اخیر عمر میں اجماع سے ہٹ جانے کی وجہ سے اجماع نہیں ٹوٹتا۔

۱۰۔ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کی تحقیق و تدقیق و کمال احتیاط شرعی تک عام مولویوں کی دسترس نہیں ہے، ڈیڑھ مارنے کا ہم نے بھی

مطلوع کیا ہے۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ کا دُور علم، فقہ و فراست، فنونِ ضروریہ کی مہارت، امورِ دینیہ پر ہر سوئی گہری نظر، اتباع و احترام ائمہ و فقہاء و علماء کا پائیزہ جذبہ، تقویٰ و طہارت میں علماء و زاہدین زمانہ سے متاثری، احکامِ دینیہ میں اعتدال اور تعصب سے پاکی تمام کے تمام اپنے کمال کو پہنچے ہوئے ہیں۔ ہم نے اپنی بساط پر حفظ الایمان، بسط البنان اور دیوبندیوں کی دوسری تاویلات و اقوال کو سمجھنے کے ساتھ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کی تحقیق و حکم پر اعتماد کیا ہے۔

علیٰ حضرت قدس سرہ کے زمانہ کے اجلہ علماء حرمین شریفین اور ہندوستان اور دیگر ممالک کے علماء اہلسنت اس حکم میں اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے ساتھ ہیں۔ علیٰ زید کا کفر غیر مجمع علیہ ہے، اسمعیل دہلوی کے کفریات میں کہیں لزوم کفر اور کہیں صریح التزام کفر تو ہے مگر اس کفر پر تکفیر غیر مجمع علیہ ہے اور تھا تو کسی صاحب کا کفر صریح التزامی کلامی مجمع علیہ ہے جس پر تکفیر اجماع المسلمون صادق آتا ہے۔ تھا تو کسی صاحب کو زید و اسمعیل پر قیاس کرنا باطل ہے۔ یہ ہیں ہمارے غور و فکر جن میں اطلاعِ شرعی یقینی بھی ہے اور حکم کفر و ارتداد کا ضروریاتِ دین سے ہونا بھی۔ جن کی بنیاد پر اپنے اور مسلمانوں کے دین و ایمان کی حفاظت کے لئے مولوی اشرف علی تھانوی کو ہم کافر و مرتد سمجھتے ہیں اور جو ان کی توہین و گستاخی پر یقینی مطلع ہونے کے بعد انہیں کافر و مرتد نہیں مانتا اسے بھی کافر و مرتد مانتے ہیں کہ یہ دونوں گستاخ و عامی بدترین توہین رسالت میں ملوث ہیں۔ دین کو ڈھار ہے ہیں کفر و اسلام کو ایک کر رہے ہیں۔ خود بھی جہنم میں چھلانگ لگا رہے ہیں اور لوگوں کو بھی جہنم میں گھسیٹ رہے ہیں۔ آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ :-

”ان کے علاوہ اور اہل علم ہندوستان کے بھی ہیں جو ان عبارات کے مضامین پر جو حرام الحرمین میں بتائے گئے ہیں کلام کر رہے ہیں۔ ان عبارات

کا مطلب یہ نہیں مانتے ہیں چنانچہ علماء لکھنؤ، علماء رامپور و علماء بدایوں بھی حرام الحرمین کے احکام جو ان چاروں علماء دیوبند پر لگائے گئے ہیں متفق نہیں ہیں یہ حضرات تو دیوبندی نہیں ہیں۔ بات کفر و ارتداد کی اور اس قدر اہتمام سے کام لے رہے ہیں آپ اکیلا اسی اجماع پر آپ تکیہ لگائے ہوئے تھے۔ چلے اس کا بھی برا اثر دیکھ لیجئے۔

آپ نے یہ نہیں بتایا کہ وہ کون سے علماء ہیں، علم میں ان کا مقام کیا ہے۔ علوم متداول میں ان کی کون سی تصنیفات یا کارنامے ہیں جن سے ان کی اہلیت اجماع کا پتہ چلتا ہے، ان کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ وہ اہل الرائے والا اجتہاد ہیں یا نہیں؟ انہوں نے کیا کام کیا۔ کس طرح انہوں نے حرام الحرمین کی جگہ احکام کا انکار کیا ہے؟ وہ مہتمم بالفسق تو نہیں ہیں؟ ان میں ستائش تو نہیں ہے۔ تعصب تو نہیں ہے۔ مبتدع تو نہیں ہیں، مبتدع بے دین کے بارے میں عدم مبالغہات تو ان میں نہیں ہے؟

اب تک تو آپ نے ان پر اعتماد نہیں کیا تھا۔ اب ان پر اعتماد کی کیسی سوچھی، یا ان کے کلام سے بھی آپ ضیق میں اب آگاہ ہوئے ہیں گویا بسط البنان سے بڑھاپے میں واقفیت اب ہر اس بات سے آپ کو مطلع کر رہی ہے جو حرام الحرمین کی مخالف اور تھا تو کسی صاحب وغیرہ کی حمایت ہو۔ اگر وہ سرے سے اہل الرائے والا اجتہاد آپ کے نزدیک نہ تھے تو اجماع میں۔۔۔۔۔ ان کے شریک نہ ہونے پر آپ کا اب رونا ہی لغو و جہالت ہے، یا بددینوں کی حمایت میں آپ کی حیل سازی ہے۔ اور اگر وہ اہل الرائے والا اجتہاد تو ہیں مگر ان میں مذکورہ بالا عیوب میں سے کوئی عیب تھا جس کو آپ جانتے تھے تو اجماع میں ان کی عدم شرکت سے اجماع کو کیا ضرر اور آپ کی تبدیلی دین پر توازن کی دلیل دہ کب بن سکیں گے۔ اگر وہ اہل الرائے والا اجتہاد تھے اور ان میں یہ عیوب بھی نہیں اور نزاع ان کے سامنے پہنچ چکا تھا تو اگر ان کے دلائل پر حرام الحرمین کے احکام حق تھے تو ان پر حرام الحرمین کی حمایت فرض تھی اور اگر تامل تھا تو دونوں گروہ ان کے سامنے موجود تھے ان سے دلائل کی دریافت ان کے سامنے اپنے دلائل پیش

کرنا اور ضروری شرعی مباحث کے بعد کسی فیصلہ پر پہنچنا ان کے لئے ضروری تھا اگر انہوں نے محض ٹالنے کے لئے یا کسی کی برائی مول نہ لینے کے خیال سے پرواہ نہیں کی بے توجہی برتی تو عدم مبالغہات ثابت وہ کب قابلِ اجماع رہے اور اجماع میں ان کے شریک نہ رہنے سے اجماع کب ٹوٹے گا۔

اور اگر ان مولویوں کے نزدیک حسام الحرمین کے خلاف شرعی دلائل تھے جیسا کہ آپ نے لکھا ہے کہ ”وہ کلام کر رہے ہیں“ اور وہ کلام آپ کے نزدیک آپ کی تبدیلی دین پر قابلِ اعتماد شرعی دلائل ہیں تو آپ کو چاہئے تھا کہ ان کو تحریر فرماتے۔ آخر آپ نے ان کو نقل کرنے سے فرار کیوں اختیار کیا؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ آپ کی اس طویل تحریر کے سارے دلائل ان ہی مولویوں سے منقول ہیں اگر ایسا تھا تو آپ کو چاہئے تھا کہ اپنے دلائل کے ساتھ ساتھ ان مولویوں کی کتابوں کے حوالے آپ دیتے چلے جاتے۔

جناب مولوی صاحب! آپ اپنی ان بے سرو پا بے ربط و ضبط باتوں سے ممکن ہے۔ اپنے معتقدین کے منہ پر ہاتھ پھیر دیں اور وہ بے چارے آپ کی عقیدت میں آجائیں مگر بفضلہ تعالیٰ سنی مسلمان آپ کی تحریر کے ہر لفظ سے شکتے ہوئے فریب کو خوب سمجھتا ہے۔

ملاحظہ فرمائیے توضیح توحید ص ۵۷

واما الثانی ففي اهلية من ينعتقد به الاجماع وهي لكل مجتهد ليس فيه فسق ولا بدعة فان الفسق يورث التهمة ويسقط العدالة وصاحب البدعة يدعون الناس اليها وليس هو من الامة على الاطلاق وسقطت العدالة بالتعصب او السفه وكن المجنون اعلم ان البدعة لا تخلو عن احد الامرين اما تعصب واما سفه لانه ان كان وافر العقل كان عالما بقرينة ما يعتقده ومع ذلك يعاند الحق ويكابره فهو المتعصب وان لم يكن وافر العقل كان سفيها اذا السفه خفة واضطراب

يحمله على فعل مخالف للعقل لقلة التأمل واما المجنون فهو عدم المبالاة فالمفتي الما جن هو الذي يعلم الناس الخيل۔

یعنی دوسری شرط اہلیت کے بارے میں ہے اس شخص کی کہ جس سے اجماع منعقد ہوتا ہے اور یہ اہلیت ہر اس مجتہد کے لئے ہے جس میں نہ فسق ہو نہ بدعت اس لئے کہ فسق تہمت کا مورث ہے اور عدالت کو ساقط کر دیتا ہے اور بدعتی شخص لوگوں کو بدعت کی طرف گھسیٹتا ہے اور وہ علی الاطلاق امت سے نہیں ہے۔ اور عدالت تعصب سے یا سفاہت سے یا مجنون (عدم مبالغہات) سے ساقط ہو جاتی ہے۔ جان لے کہ بدعت دو باتوں میں سے ایک سے خالی نہ ہوگی یا تو تعصب سے یا سفاہت سے اس لئے کہ اگر وہ وافر العقل (زیادہ عقلمند) ہے اور اپنے عقیدہ کی قیامت کو جانتا ہے اور اس کے باوجود حق سے عناد رکھنے والا ہے اور مبارہ کرتا ہے تو وہ متعصب ہے اور اگر وہ وافر العقل نہیں ہے تو بے وقوف سفیہ ہوگا۔ اس لئے کہ سفاہت بے وقوفی، خفت و اضطراب ہے جو بے وقوف کو خلاف عقل فعل پر ابھارتی ہے۔ قلب غور و فکر کی وجہ سے اور مجنون عدم مبالغہات ہے اسی سے مفتی ماجن اس کو کہتے ہیں جو لوگوں کو حیلہ سازیاں سکھاتا ہے۔

آپ نے اپنے واسطہ سے اور مولانا حبیب الرحمن صاحب مظلہ العالی کے واسطہ سے مولانا ظفر الدین صاحب بہاری پر بھی الزام رکھا ہے کہ وہ اخیر عمر میں تکفیر کے قائل نہ رہے تھے۔ حقیقت حال اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔ بلا تحقیق تو ہم بھی یہی کہیں گے کہ لہذا ابھتان عظیم۔

ہاں آپ سے اتنا ضرور عرض کریں گے کہ آپ کی اس قسم کی باتیں صرف ان جاہلوں کو خوش کر سکتی ہیں جو آپ کے ہمنوا ہیں۔ آپ کا اپنے لئے جو از پیدا کرنے کی غرض سے مولانا ظفر الدین صاحب کو پیش کرنا بہت بڑا فریب اور لوگوں کو اغوا کرنا ہے اس لئے کہ اس سے اجماع کو کوئی نقصان نہیں ہے۔

سوال یہ ہے کہ مولانا فخر الدین صاحب آپ کے نزدیک اہل الرائے والاجتہاد تھے یا نہیں؟

۱۔ اگر مولانا فخر الدین صاحب آپ کے نزدیک اہل الرائے والاجتہاد نہیں تھے تو اجماع کو کیا مقرر؟ پھر آپ نے انہیں پیش کیوں کیا؟

۲۔ اور اگر وہ اہل الرائے والاجتہاد تھے اور وہ اجماع میں شریک بھی تھے تو وفات تک کسی کا اجماع سے الگ ہو جانا اجماع کو توڑتا نہیں ہے۔

صاحب ص ۵۵ پر فرمایا والصحيح عندنا ان اجماع كل عصر من اهل العدالة والاجتهاد حجة ولا عبوة لقلته العلماء وكثرتهم ولا بالثبات على ذلك حتى يمتوتوا ولا لمخالفة اهل الهوى فيما نسبوا الى الهوى ولا لمخالفة من لا رأى له في الباب الا فيما يستتعي عن الراى۔

یعنی ہمارے نزدیک صحیح یہ ہے کہ ہر زمانہ میں ماعول اجتہاد والوں کا اجماع حجت ہے اور اس میں علماء کی کمی و زیادتی کا کوئی اعتبار نہیں ہے اور نہ ان کے شریک اس اجماع پر ثابت رہنے کا اعتبار ہے اور نہ اہل ہوی کی مخالفت کا اعتبار ہے جس میں وہ ہوی کی طرف منسوب ہیں اور نہ ان کی مخالفت کا اعتبار ہے جن کو اس بحث میں رائے کی اہلیت نہیں ہے سوائے ان مسائل کے جن میں رائے کا استغفار ہو۔

توضیح تلویح ص ۵۲۸ پر فرمایا۔ واما الثالث ففی شروط انقراض العصی لیس بشروط عندنا وعند الشافعی یشترط ان یموتوا علی ذلك لاحتمال رجوع بعضهم ولنا انه تحقق الاجماع فلا يعتبر توهم رجوع البعض حتی لو رجع لا يعتبر عندنا۔ یعنی یہ تیسری شرط اس بارے میں ہے کہ اس اجماع پر زمانہ کا گزر جانا ہم حنفیوں کے نزدیک شرط نہیں ہے۔ اور امام شافعی کے نزدیک شرط ہے کہ اسی پر سب کی وفات ہو اس لئے کہ ان میں سے بعض کے رجوع کا احتمال ہے اور ہم حنفیوں کے

لئے تحقیق شان یہ ہے کہ اجماع منعقد ہو گیا پس اب بعض کے رجوع کے توہم کا اعتبار نہیں ہے یہاں تک کہ اگر کسی نے رجوع کر لیا تو ہم حنفیوں کے نزدیک اس کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔ افسوس ہے آپ کے علم پر جو بگڑا کر دیوبندیت کی بددینی پر بچھاؤ ہو گیا، براہو بددینی کی حمایت کا آپ نے اپنی ساری مولویت کو تقاضوی صاحب وغیرہ کے کفر و ارتداد پر قربان کر دیا۔

اخیر میں آپ نے لکھا ہے۔

”کہئے جب یہ چیز ہم نے خود بھی ان سے سنی اور مولانا حبیب الرحمن کے بیان سے جو بواسطہ قاضی صاحب معلوم ہو گئی کہئے ایسی صورت میں جب کہ اپنے علماء بھی اس پر متفق نہیں ہیں احتیاطی کف لسان کرنا مناسب ہو یا نہیں جب کہ اپنے علماء بھی اس پر متفق نہیں ہیں پھر ان کی طرف سے بھی انکار اور تبری و تماشائی ثابت ہو گئی یا مواخذات یوم جزا سے بے خوف ہو کر اپنے دین و ایمان کی کچھ پرواہ نہ کی جائے۔ امام غزالی کا ارشاد کہ تکفیر مسلم میں خطرہ ہے اور خاموش رہنے میں کچھ خطرہ نہیں۔ کیا اس قول پر عمل نہ کیا جائے۔“

عزم ہے کہ بلا تحقیق شرعی ہم مولانا فخر الدین صاحب پر ہرگز کوئی الزام نہیں رکھ سکتے۔ آپ کی روایت کے باوجود حضرت مجاہد ملت مولانا حبیب الرحمن صاحب، حضرت مولانا قاضی شمس الدین صاحب نے اپنا دین نہیں بدلا ہے۔ الزام آپ پر ہے کہ مولانا فخر الدین صاحب کے باپ میں سننے کو تقریباً ۲۵ برس کا عرصہ آپ کو ہو گیا۔ مولوی تھالائی کے انکار تبری و تماشائی کو تقریباً پون صدی گزر گئی۔ آپ کی نوجوانی، جوانی، ادھیڑ عمر، بڑھاپا سب گزر گئے۔ آپ نے اسی وقت حسام الحرمین سے متفق نہ ہونا نہ سمجھا اور توبہ و رجوع نہ جانا۔ شدت سے حوالوں کے ساتھ کفر و ارتداد کا حکم دیتے رہے۔ مولانا

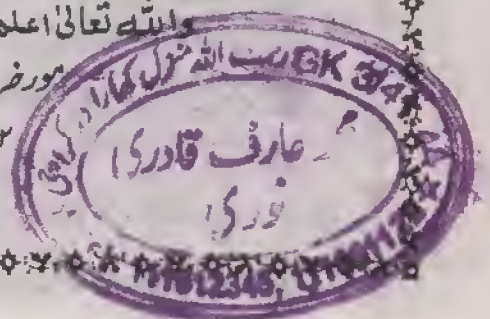
ظفر الدین صاحب کے متعلق آپ کی روایت سے حسام الحرمین کے حکم پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ وہ اپنی جگہ قطعی کلامی مجمع علیہ حکم ہے جس کو ہم تفصیل سے اوپر ثابت کر آئے ہیں۔ تھانوی کے انکار تبری و تحاشی کو توبہ و رجوع سمجھنا باطل ہے۔ امام غزالی پر آپ کا بہتان ہے کہ انہوں نے مطلقاً تکفیر مسلم میں خطرہ بتایا ہے۔ آپ کی نقل کردہ عبارت میں ہی امام غزالی نے صاف استثناء فرما دیا اور اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہو گئے۔ اس کے علاوہ ہم نے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب الاقتصاد فی الاعتقاد سے دلائل پیش کر دئے (کہ ان گستاخوں کی ضرورت تکفیر کی جائے گی) بحمدہ تبارک و تعالیٰ ہمارے مباحث سے مولانا ظفر الدین صاحب سے آپ کے استناد، تھانوی صاحب کے انکار تبری و تحاشی سے آپ کے توبہ و رجوع کے استدلال، اور ائمہ فقہ و علماء سے آپ کے غلط حوالوں کے پرچے اڑ کر رہ گئے۔ اور آپ کا دیوبندیانہ، وہابیانہ فریب اجاگر ہو کر رہ گیا۔ مواخذات یوم جزا اور دین دایمان کے خوف کا ڈھونگ قادیانی، دیوبندی، وہابی سب رچاتے ہیں۔ اہلسنت اسے الفاظ کے دھوکے میں آکر کفر و ارتداد کو اختیار نہیں کر سکتے۔

ان صورتوں میں آپ جیسا شخص جو یقینی شرعی اطلاع رکھتا ہے اور اب تک تحقیق کے دعوے پر کفر و ارتداد کے فتوے دیتا رہا اس کا باطل دلائل کے ساتھ کف لسان و احتیاط ہرگز ایمان نہیں۔ صریح کفر اور بددینی کو اختیار کرنا ہے۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ آپ سے تعلقات توڑ لیں آپ کو اپنا امام پیر و مرشد نہ سمجھیں نہ بنائیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم و علامہ جن محمد الاثم و احکم

مورخہ ۶ ربیع الآخر ۱۴۱۰ھ

۱۲ فروری ۱۹۸۸ء



مناظرہ بدایوں

یہ وہی مناظرہ ہے جس کے بارے میں ملا انکشاف مولوی خلیل الرحمن بدایونی نے اپنی کتاب "انکشاف حق" ص ۳ پر پہلے تو یہ لکھا کہ "کچھ عرصہ کے بعد تیسری مرتبہ پھر شور و شغب چھایا گیا جس کا مختصر نقشہ یہ ہے کہ چند نو عمر کم علم اطفال کو اکٹھا کر کے بدایوں لایا گیا۔" (انکشاف حق ص ۴) پھر ص ۴ کے اخیر سے ص ۱۱ تک واقعات بیان کرتے کرتے اقرار کرنا پڑا کہ جب یہ لوگ بدایوں پہنچ گئے تو فقیر کے پاس ایک تحریر پہنچی اس سے قبل بھی غلام محمد ناگپوری کی تحریریں تیاری مناظرہ کی آچکی تھیں۔ (انکشاف) مناظرہ کے سلسلے میں غلام محمد ناگپوری کے ساتھ خط و کتابت کے اقرار سے ملا انکشاف کا مختصر نقشہ اور نو عمر کم علم کی چھٹاری دھری رہ گئی اب ایک نظر ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی کے ان الزامات کو دیکھ لیجئے جو ص ۱۲ سے ص ۱۹ تک آپ نے "انکشاف حق" میں پھیلانے ہیں خاص طور پر ملا بجنوری کی یہ عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

یہاں بدایوں پہنچ کر حیلہ بنانا بوجہ مصلحت اور دور اندیشی کے یہ کہا کہ ہم مناظرہ نہیں کرتے صرف آپس کی افہام و تفہیم کے لئے کچھ گفتگو ہوگی وہ بھی تنہائی میں۔ ۱۳ انکشاف حق ص ۱۳

حالانکہ یہ اتنا بڑا جھوٹ ہے جو ایک علم کے مدعی کو کسی صورت زبیا نہیں دیتا مگر اس کا کیا علاج کہ وہابی مذہب والے جب اللہ تعالیٰ کے لئے جھوٹ کو عیب نہ سمجھتے ہوں تو وہ اپنے لئے بھیٹ، کذب، بہتان، فریب کو عیب کہاں سمجھیں گے۔

مناظرہ کی تاریخ خط و کتابت سے طے ہونے کے بعد علماء اہل سنت وقت پر بدایوں پہنچے اور پہلی تحریر ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی کے پاس روانہ کی جس کا

ملا انکشاف نے اس کتاب میں ذکر کیا ہے جسے ہم نے اوپر نقل کیا ہے کہ جب یہ لوگ بدایوں پہنچ گئے تو فقیہ کے پاس ایک تحریر پہنچی۔

اب آپ ہماری اس تحریر کو دیکھئے اور اسی پر مولوی خلیل احمد صاحب کی تحریری وصولیابی کو بھی ملاحظہ فرمائیے اور اسی کے بعد مزید دونوں جانب سے مناظر سے متعلق خط و کتابت کو بھی دیکھ لیجئے اور خود ہی اندازہ لگائیے کہ ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی کذب بیانی میں کتنے جری ہیں، اہل سنت تو ان کے کف لسان پر کھلے عام مناظرہ کا مطالبہ کر رہے ہیں جس پر مولوی خلیل احمد صاحب کے دستخط موجود ہیں اور ملا انکشاف مثلاً سے ص ۲۹ تک انکشاف حق میں یہ جھوٹی بکواس کر گئے کہ اہل سنت عام مجلس تو کیا خاص محفل مناظرہ کے لئے بھی تیار نہ ہوئے اور یہ بہتان جڑ دیا کہ مناظرہ کے بجائے افہام و تفہیم ہمارا مقصد ہے۔

بدایوں پہنچ کر اہل سنت کی جانب سے پہلی تحریر بنام مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی بجنوری

ضوابط بابت مناظرہ بدایوں

۶، اور ۷ مارچ ۱۹۱۱ء بروز جمعہ اور ہفتہ

(۱) مناظرہ ایسی جگہ ہو جہاں اس قدر وسعت ہو کہ بالمقابل اسٹیج لگ جائیں اور لوگ درمیان میں بیٹھ کر اطمینان سے کارروائی سن لیں۔

حاشیہ:۔ اہل سنت کی جانب سے وسیع میدان، بالمقابل اسٹیج اور کثرت لوگوں کے اطمینان سے مناظرہ کی کارروائی کو سن لینے کی تجویز کو ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی تنہائی میں افہام و تفہیم سمجھ بیٹھے اور اسی سمجھ پر آپ کو کف لسان کی ہوس ہوئی اور واقعہ یہ ہے کہ یہ بھی ملا انکشاف کی کذب بیانی عادتاً جھوٹ بولنے کا ایک نمونہ ہے۔

(۲) دونوں فریق اجلاس کے لئے قانونی اجازت حاصل کر لیں۔
(۳) اگر عام اجلاس کی قانونی اجازت نہ ملی تو خصوصی مجلس کہ جس میں جس قدر لوگوں کا جمع ہونا ممکن ہو وہیں مناظرہ ہوگا۔

(۴) دونوں فریق کا اپنا اپنا صدر ہوگا جو اپنے اپنے اسٹیج اور اپنی طرف کے لوگوں میں نظم یا قی رکھنے اور امن قائم رکھنے کا ذمہ دار ہوگا اور مخالف کی بے ضابطگی پر تنہہ کرے گا۔

(۵) صدر کا اعلان اجلاس کے شروع ہونے کے وقت کیا جائے گا۔

(۶) مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کو خود مناظرہ کرنا ہوگا۔ دوسرا فریق اپنے مناظر کا اعلان صدارت کے اعلان کے بعد کرے گا۔

حاشیہ:۔ عہ قانونی اجازت بھی ملا انکشاف کے نزدیک تنہائی میں افہام و تفہیم کے لئے حاصل کی جاتی ہے۔

عہ دونوں فریق کا اپنا اپنا صدر اس طرح ہونا کہ اپنے اپنے اسٹیج کے علماء و خواص اور میدان میں بیٹھے ہوئے اپنے اپنے عام لوگوں میں نظم باقی رکھیں یہ اہل سنت کی جانب سے ایسی تجویز تھی جس کو ملا انکشاف مصلحتاً تنہائی میں افہام و تفہیم کی تحریک بیان کر گئے شاید اتنا دیدہ و دلیر کذب بیان دیکھنے میں نہ آیا ہو۔

ص اہل سنت کا مولوی خلیل احمد صاحب سے خود مناظرہ کرنے کا مطالبہ آپ کے نزدیک آپسی افہام و تفہیم کی کچھ گفتگو کا معنی رکھتا تھا۔ یہ ہے بے حیا باش و ہر چہ خواہی کن۔

مناظرہ کا موضوع للہ

(۱) مولوی اشرف علی تھانوی وغیرہ کا انکار اور تبری و تخاصی جو مولوی خلیل احمد

صاحب کے نزدیک توبہ و رجوع ہے جس کو مولوی خلیل احمد صاحب نے خصوصی

طور پر اپنے خط ۲۵ صفر ۱۲۸۵ھ کے اخیر میں اپنے سکوت کی وجہ میں لکھا ہے

(ب) تکفیر کے سلسلہ میں احتیاط کے لئے حضرت امام غزالی علیہ الرحمہ کی وصیت

جس کو خصوصی طور پر مولوی خلیل احمد بدایونی اپنے اس خط کے اخیر میں اپنے

سکوت کی وجہ میں لکھا ہے۔

(ج) مولانا ظفر الدین بہاری کا سکوت دوسرے اور علماء کا متفق نہ ہونا جس کو

مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی نے اپنے اسی خط کے اخیر میں خصوصیت

سے اپنے سکوت کی وجہ میں لکھا ہے۔

(۴) اجلاس ۴ مارچ ۱۹۸۱ء بروز جمعہ بعد نماز جمعہ ۲ بجے سے اذان مغرب

سے پہلے تک ہوگا پنج میں نماز عصر کے لئے وقف ہوگا، دوسرے دن شبہ

۴ مارچ ۱۹۸۱ء کو ۹ بجے دن سے ۱۲ بجے تک اور پھر ۲ بجے دن سے شام

اذان مغرب سے پہلے تک ہوگا۔

(۸) ہر مناظرہ کو ۱۵/۲۵ منٹ کا وقت بحث کے لئے ملے گا۔

(۹) جو فریق دلائل پیش کرے گا اگر فریق مخالف اس کو دیکھنے کے لئے کت میں

طلب کرے تو ذمہ دار شخصیت کے ہاتھ دوسرے مخالف اسٹیج پر کتاب بھیجی ہوگی

(۱۰) اگر فریقین کے معتمد علماء کی کت ابوں میں سے کوئی حوالہ کوئی فریق پیش

کرے تو اس کو قبول کر لیا جائے گا۔

للہ مناظرہ کے موضوع کے عنوان سے جو باتیں کہی گئی ہیں وہ دیکھ لیجئے کہ میدان

مناظرہ کے لئے تھیں یا تنہائی میں کچھ گفتگو کرنے کے لئے۔

(۱۱) اثنائے بحث میں کوئی مناظرہ دوسرے پر ذاتی حملے نہیں کرے گا۔

(۱۲) ایک موضوع پر بحث کے دوران دوسرے موضوع کا چھیڑنا شکست

تسلیم ہوگا۔

(۱۳) شہر کے چند ایسے معزز حضرات درمیان میں ہوں گے جو امن قائم رکھنے

اور ہڑبونگ نہ ہونے کی کوشش کرتے رہیں گے۔ فقط

آپ کی تحریر موصول اس میں جو کچھ کلام

غلام محمد خاں غفرلہ

ہوگا وہ بذریعہ تحریر کے بھیجا جائے گا۔

فقیہ خلیل احمد از بدایوں

۲۶ ربیع الآخر ۱۴۰۲ھ

(نوٹ) ہماری تحریر اور اس پر مولوی خلیل احمد کی تحریر کہ یہ تحریر انہیں مل

چکی ہے، آپ نے اسے ملاحظہ فرمایا۔ اس کے بعد مولوی خلیل احمد صاحب

کی طرف سے شرائط مباحثہ دیکھ لیجئے اگر اہل سنت کی طرف سے کوتاہی

ہوتی تو ضروران کے خط میں موجود رہتی۔

شرائط مباحثہ

منجانب مولوی خلیل احمد بدایوں۔

(۱) دونوں فریق اجلاس کے لئے قانونی اجازت حاصل کریں

(۲) فریقین کا اپنا اپنا صدر ہوگا جو اپنے اپنے اسٹیج اور اپنی طرف کے

لوگوں میں منظم باقی رکھنے اور امن قائم کرنے کا ذمہ دار ہوگا اور فریق

ثانی کی باضابطگی پر تنبیہ کرے گا۔

(۳) فریقین اپنے اپنے صدر کا اعلان اجلاس شروع ہونے سے قبل کریں گے

(۴) فریقین کے مناظرہ ہی رہیں گے جن کے مابین تحریری گفتگو جاری ہے۔

(۵) چونکہ اس گفتگو کو مولوی غلام صاحب نے اپنے ذمہ لیا ہے لہذا بذات خود ان ہی کو گفتگو کرنی ہوگی فریقین اپنی جگہ پر کسی دوسرے کو مقررہ کریں گے۔

(۶) فریقین کے مباحثہ کا فیصلہ دینے والا ایک ثالث ہوگا جس کے فیصلہ کو دونوں فریق مانیں گے۔

(۷) درمیان گفتگو وہ ثالث فریقین کو بے ضابطگی سے روکے گا۔

(۸) فریقین کے دونوں متکلم کے علاوہ کسی تیسرے شخص کو درمیان میں دخل دینے کا حق نہ ہوگا۔

(۹) فریقین میں سے کسی کو بھی اپنی طرف سے گفتگو کرنے کا حق نہ ہوگا۔

(۱۰) یہ گفتگو فیصلہ کن گفتگو ہوگی تاکہ پھر کسی کو قیل و قال کی گنجائش نہ ہو۔

موضوع مباحثہ

(۱) الف) فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے جن لوگوں پر فتاوے کفر لگائے ہیں وہ سب مسلم ہیں یا غیر مسلم؟

(ب) فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے بعض فتاویٰ پر شرعی دلیل کی بنیاد پر احتیاطاً کف لسان درست ہے یا نہیں؟

فقیر خلیل احمد قادری

محلہ سوتھ — بدایوں ۳۴ مارچ ۱۹۸۱ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عجائب انکشاف

یعنی مولوی خلیل احمد بجنوری بدایونی کی اصل کتاب "انکشاف حق" کا جواب

مولوی خلیل احمد صاحب بجنوری بدایونی کا "بیان مقصد" (انکشاف حق ص ۲۰)

علامہ انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی "بیان مقصد" کے تحت صفحہ نمبر ۱ پر لکھتے ہیں: "فقیر (یعنی مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی) کا مقصد بفضلہ تعالیٰ ہر وقت حق گوئی حق طلبی ہی رہا ہے۔ فقیر حق الامکان درپیش ہونے والے حالات کو میزان شریعت پر تول کر حق و ناحق ہونے کا فیصلہ کرتا رہا ہے وضوح حق کے بعد اسی کو اختیار کر لیا ہے۔"

۳۱ آپ وجہ بیان کرتے ہیں، چونکہ فقیر کا مقصد اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رضا جوئی و خوشنودی ہے۔

ان عبارتوں میں مولوی خلیل احمد صاحب نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ آپ آشنائے شریعت ہونے کے بعد ہی بہت بڑے عالم و فاضل محقق و مدقق بن گئے اور عہد جوانی سے بڑھاپے تک اور بجنور سے بدایوں تک ہر وقت حق گوئی و حق طلبی میں سرگرم رہے اور درپیش مسائل کو میزان شریعت پر تول کر حق و ناحق صحیح و غلط ہونے کا فیصلہ کرتے رہے ہیں پھر یہ خالص دینی مسائل ہوں یا آپ کے سیاسی دور کے حالات ان سب کے بارے میں آپ شریعت مطہرہ کے مطابق ہی فیصلہ کرتے رہے ہیں اور ان سب میں آپ کا مقصد اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی رہا ہے اور آپ عذاب قبر و عذاب آخرت کے خوف سے گھلے جا رہے ہیں۔

شاید کسی کو یہ غلط فہمی ہو کہ مولوی خلیل احمد صاحب کے مندرجہ بالا

سارے دعوے "کف لسان" کے وقت سے ہوں جو آپ کے اخیر بڑھاپے کی پیداوار ہیں۔ جی نہیں مولوی خلیل احمد صاحب نے لفظ "ہر وقت" سے نوجوانی سے بڑھاپے تک کا سارا زمانہ ان اوصاف کے لئے گھیر لیا ہے اور آپ نے اسی صے پر تو بالکل ہی صاف کر دیا کہ

"سیاسی دور آیا تو اس میں بھی شریعت مطہرہ کے مطابق جو امر حق ثابت ہوا اسی کو اختیار کیا" اور مولوی خلیل احمد صاحب کا یہ سیاسی دور جس میں آپ نے شریعت مطہرہ کے مطابق تحقیق و اختیار کا شرف حاصل کیا آپ کے کف لسان سے تقریباً ایک تہائی (۱/۳) صدی یعنی تین بیس سال پہلے سے چل رہا تھا جو آپ کے کف لسان سے بہت پہلے ہی ختم ہو چکا ہے۔

آپ کے ان الفاظ کو پھر سے دیکھئے "سیاسی دور آیا تو اس میں بھی" یعنی دینی مسائل میں تو ابتداء ہی سے آپ حق و ناحق، صحیح و غلط کی تحقیق و تدقیق شریعت مطہرہ کے مطابق کرتے رہے اس کے بعد سیاسی دور آیا تو اس میں بھی آپ میزان شریعت پر سیاسی مسائل کو تولتے رہنے سے غافل نہ رہے۔

مولوی خلیل احمد صاحب کو یہ دعویٰ زیب بھی دینا چاہئے اس لئے کہ آپ علم و فضل میں تجریر خود اکبر علما رہیں اور زہد و تقویٰ خوف و خشیت میں قطب زمانہ بلکہ کچھ اور آگے ہیں۔ مگر اس فاضل بے بدل نے (اگرچہ آپ نے انکشاف میں اپنے آپ کو دل بدلوظاہر کیا ہے) اپنی ہی اگلی تحریر سے اپنے اس دعوے کو جو خاک میں ملایا ہے اسے بھی ملاحظہ فرمائیں۔ آپ انکشاف کے صفحہ ۵ پر لکھتے ہیں۔

"اکثر لوگ خوب جانتے ہیں کہ فقیر کا مسلک اس سے قبل دربارہ تکفیر وہی تھا جو فاضل بریلوی مرحوم اور ان کے متبعین کے فتاویٰ میں بیان

کیا گیا ہے۔ چونکہ ان کی تحریرات پر اعتماد تھا اور دوبارہ تکفیر ان حضرات کے فتاویٰ کو صحیح اور درست سمجھا تھا اور اپنی ذاتی تحقیق کے لئے موقع نہ مل سکا تھا اب کچھ عرصہ سے فقیر کو رب تعالیٰ نے کچھ ایسے مواقع اور حالات عطا فرمائے کہ ان فتاویٰ اور تحریرات کو بہ نظر غائر مطالعہ کیا۔

(انکشاف ص ۵ تا ۷)

ابھی ابتدا ہے اور چند سطروں کے بعد ہی علامہ انکشاف کے ہوش و حواس سلب ہو کر رہ گئے انہیں یاد ہی نہیں کہ ایک صفحہ پہلے میں نے گل افشانی کی ہے یا گل اندازی (انکشاف کے صفحہ ۶) کہاں آپ کا یہ عظیم دعویٰ کہ آپ اپنی جلالت علم و فضل اور کمال تحقیق و تدقیق پر نوجوانی سے بڑھاپے تک ہر وقت حق گوئی و حق طلبی پر گامزن رہے زندگی کا یہ انتہائی قیمتی زمانہ پوری تحقیق کے ساتھ مسائل کو میزان شریعت پر تول تول کر کھڑے کھوٹے کو پرکھ کر فیصلے کرتے کرتے گذرتا رہا اور آپ ہمیشہ ان کاوشوں کے بعد حق کو اختیار کرتے رہے اور کہاں ایک ہی صفحہ بعد آپ نے اپنے اسی قول کو جھٹلاتے ہوئے اعتراف کر لیا کہ جی نہیں نوجوانی سے بڑھاپے تک کا بچپلا زمانہ کمال علم و عقل کے باوجود جہالت و حماقت میں گذر گیا۔ سخت کفر و حرام میں مبتلا رہے۔ ایمان و کفر میں اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ اور ان کے متبعین کی تقلید کرتے کرتے بڑے علماء اور دنیا کے مسلمانوں کو کافر و مرتد بناتے بناتے یہ قیمتی زمانہ بیت گیا اور اب بڑھاپے میں مختل الحواس ہو جانے کے بعد علم و تحقیق کے ساتوں طبق آپ پر روشن ہو گئے ہیں اسی لئے آپ کو توبہ و رجوع اور خوف و خشیت الہی کا اب دم واپس پر خیال آگیا اور دل بدل کر آپ دیوبندی و ہابی بن گئے۔

آپ انکشاف کے صفحہ ۷ کی تحریروں کا خلاصہ حسب ذیل ہے

(۱) آپ نوجوانی سے بڑھاپے تک حق گوئی و حق طلبی ورہنا جوئی میں مصروف

رہے اور حالات کو میزانِ شریعت پر تول تول کر فیصلے کرتے رہے اور اس طرح جو حق واضح ہو گیا اسی کو اختیار کرتے رہے۔

جی نہیں یہ جھوٹ بول رہا ہوں معاف کرنا بلکہ جوانی سے بڑھاپے تک کا سارا زمانہ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ اور ان کے متبعین کی پیروی میں گزرا، میں نے اس زمانہ میں کوئی تحقیق نہیں کی نہ میزانِ شریعت پر مسائل کو تول کر میں فیصلے کر سکا اس لئے کہ ذاتی تحقیق کا موقع ہی میسر نہیں ہوا تھا اس کا موقع اب اخیر عمر میں ملا ہے اس سے قبل پوری زندگی نری جہالت اور تقویٰ و طہارت سے بے نیازی میں بسر ہو گئی۔

کہتے جناب علامہ کف لسان! دیکھا آپ نے اپنے انکشاف کے عجائب کیا اپنے اپنے کف لسان کے لئے اسی کذب و تضاد کو بہانہ بنایا ہے ابھی کیا ہے انشاء اللہ تعالیٰ اخیر کتاب تک آپ اپنے انکشافات کے تماشے دیکھیں گے۔ پھر آپ کے بھولے پن کی نمائش دیکھئے کہ آپ عظیم و جلیل عالم و فاضل بلکہ بقلم خود اکبر علماء ہونے کے باوجود ساری عمر یہ بھی نہیں سمجھ سکے تھے کہ تکفیر کے مسائل تقلیدی نہیں ہوتے ہیں تحقیقی ہوتے ہیں اب اخیر عمر میں آپ تکفیر کا خاص علم حاصل کر سکے ہیں آپ کا یہ باتیں بنانا کہ بسط البنان اور دوسری تحریروں ابھی بڑھاپے میں دیکھ کر کف لسان کیا ہے۔ سراسر مکر و فریب ہے، کیا آپ کو یہ بھی عقل نہ رہی کہ دنیا یہ تو پوچھے گی کہ اسے اکبر علماء! کیا آپ کو یہ بھی بسط البنان دیکھنے کے بعد ہی معلوم ہوا کہ تکفیر کے لئے تحقیق ضروری ہے یہاں تقلید کام نہیں دیتی، جب آپ نے جوانی میں علم و فضل کی ڈگری حاصل کی بلکہ اکبر علماء بن گئے تھے تو کیا عقائد خصوصاً تکفیر جیسے اول و اہم مسائل ضروریہ کو پڑھے بغیر ہی فضیلت کی پگڑی بندھوا لی تھی نیز خوف و خشیت الہی سے بھی آپ بالکل عاری ہی رہے پھر بد نصیبی دیکھئے کہ بڑھاپے تک آپ کو یہ شرافیت میسر نہ ہوئیں علم و فضل عقل و فراست کے اس پر شبابِ زمانہ میں انتہائی جہالت

و حماقت سے شدت کے ساتھ بڑھ چڑھ کر دیوبندیوں کو کافر بناتے رہے، علماء بدایوں، علماء فرنگی محل، علماء راسپور کی بے گناہی پر آپ کو ذرا بھی رحم نہ آیا آپ اکبر علماء ہونے کے باوجود علم عقائد سے خاص طور پر تکفیر کے مسائل پر ایسے جاہل و بے خبر رہے کہ آپ کو یہ احساس تک نہ ہوا کہ آپ کے تقلیدی تکفیر کے تیر مار ہرہ مطہرہ کے مشائخ طریقت اور حضرت مولانا شاہ فضل الرحمن گنج مراد آبادی اور ان کے خلفاء و مرید پر برس رہے ہیں نہ یہ خیال کہ شخص میں تقلید و اعتماد پر کیسے دنیا کے لاکھوں کروڑوں مسلمانوں کو کافر و مرتد بنا رہا ہوں۔

بہر حال! آپ جوانی میں ہی وہابی دیوبندی رہے ہوں یا بڑھاپے میں بن گئے ہوں یہ آپ کا عمل ہے آپ نے جو چاہا کیا اور جو چاہا ہیں کریں مگر اپنے اپنے کف لسان اور واقعات دل بدلنے کی جو یہ وجہ بیان کی ہے کہ اس میں آپ کذب و تضاد کے اعلیٰ مقام پر ضرور فائز ہو گئے ہیں جو دلیل نہیں سراسر فریب ہے۔ اس کے بعد علامہ کف لسان اپنے ”انکشاف“ میں فرماتے ہیں۔

”ناظرین! بالانصاف اس پر غور کریں اور انصاف کریں جو خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمام جہان کے لئے رحمت بن کر تشریف لائے

..... جس کی لائی ہوئی شریعت تمام عالم کے لئے رحمت جس کی رحمت سے ہر دوست و دشمن حسب حال فیضیاب ہوں..... الی قولہ۔ پھر جس رسول کے رحمت کا یہ عالم کہ دشمنوں کے ساتھ بھی طرق رعایت و رحمت کو ترک نہ کیا۔“ (انکشاف ص ۱)

آپ کی ان عبارات کا خلاصہ یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رحمت سے دوست و دشمن حسب حال فیضیاب ہوتے رہے ہیں بلکہ

رحمت کا یہ عالم کہ دشمنوں کے ساتھ بھی رعایت اور رحمت کے طریقوں کو نہ چھوڑا
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کرام، ائمہ دین، عارفین، مشائخ طریقت
بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقے اور طفیل میں رحمت عالم بنے
اور انہوں نے بھی دشمنوں کے ساتھ رحمت و رعایت کا برتاؤ کیا۔

علامہ کف لسان کی اس ساری اٹھان کا مقصد یہ ہے کہ علمائے امام
بریلوی قدس سرہ اور علماء اہل سنت کو بھی چاہئے تھا کہ وہ بھی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے گستاخ گالیاں دینے والے مرتدین دیوبندیوں و بابیوں کے ساتھ
رحمت و رعایت کا برتاؤ کرتے ان بددینوں کے کفر و ارتداد کو عین اسلام
و ایمان قرار دے کر انہیں مومن و مسلمان مانتے۔ آپ کو اب بڑھاپے میں ہوش
آتے ہی حضور علیہ السلام کی رحمت و رعایت کے صحیح معنی سمجھ میں آ گئے۔
اور اہل سنت کے طریقوں پر افسوس کرتے ہوئے خود سراپا سعادت و رحمت
بن کر ان دشمنان دین و ایمان، دیوبندیہ و بابیہ پر خصوصاً باران رحمت برسانا
شروع کر دیا ہے پھر یہ رحمت و رعایت صرف کف لسان تک محدود نہیں
بلکہ مولوی خلیل احمد صاحب نے خود کو خالص دیوبندی و بابی کافر و مرتد
بن کر دکھایا کہ رحمت و رعایت اسے کہتے ہیں۔

معلوم نہیں مولوی خلیل احمد صاحب نے ساری عمر کیا بڑھا بڑھایا ہے۔
علم و فضل کی بڑی بڑی ڈیگیں مارنے بلکہ اکبر علماء ہونے کا دعویٰ کرنے کے
بعد جس شخص کو یہ تمیز ہی نہ ہو کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحابہ
کرام، ائمہ دین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کہاں کہاں رعایت و رحمت فرماتے ہیں اور
کہاں قطعی کوئی رعایت نہیں فرماتے، وہ چلا ہے کف لسان پر کتاب لکھ مارنے
کے لئے۔

افسوس کہ مولوی خلیل احمد دیوبندی مرتدین کی حمایت میں کفر و ارتداد
پر جرات کر کے عوام میں کفر و ارتداد پھیلانے اور اس پر انہیں جری بنانے پر

تلیے ہوئے ہیں۔

اے مولوی خلیل احمد صاحب! کیا آپ بالکل ہی جہالت میں غرق رہ
کر علامہ اور اکبر علماء بنے ہوئے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت
کے معنی سے آپ قطعی ناواقف ہیں۔ رحمت کے معنی تو یہ تھے کہ لوگوں کو کفر و
ارتداد سے بچا کر یا نکال کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں جلنے سے بچا لیا جائے۔
یہ نہیں کہ اے کفر و ارتداد پر جہاں اس میں پھانس کر سیدھے جہنم کے لئے
جہنم پہنچا دیا جائے رحمت تو یہ تھی کہ اگر وہ کفر و ارتداد سے نکلنے کو تیار نہیں تو انہیں
کفر و ارتداد کا حکم شرعی سن کر اور حکومت اسلامیہ ہو تو شرعی سزا دے کر باقی
لوگوں کو جہنم سے محفوظ رکھا جائے۔ آپ تو دیوبندیوں کے لئے عجیب رحمت
بے کہ ان کے کفریات خبیثہ کو ایمان بنا کر ان کے ساتھ خود کو بھی جہنم میں جھونک
دیا اور لوگوں کو بھی وہی راستہ دکھا رہے ہیں اور رحمت کا جھوٹا دعویٰ بھی
کر رہے ہیں۔

اے ملا انکشاف علامہ کف لسان! کیا آپ یہ بڑھا ہی نہیں یا مرتدین
کی حمایت میں اس حدیث سے آنکھیں ہی بند کر لیں خود رحمتہ للعالمین حضور
علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ابن خطل کو اس کے کفر و ارتداد پر حرم مقدس
میں خاص کعبہ معظمہ جیسے مقام امن سے چپٹے رہنے کے باوجود اسے وہیں قتل کر
دینے کا حکم دیدیا اور وہ قتل بھی کر دیا گیا۔ دیکھیے بخاری شریف کتاب
المغازی ج ۲) یہ وہی آپ کا ہم مذہب ابن خطل ہے جو اسلام لا کر کافر و مرتد
ہو گیا تھا اپنی لونڈیوں سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بھودگستاخیاں،
کراتا تھا۔

اے ملا انکشاف! بخاری و مسلم کی یہ حدیث آپ کے انکشاف سے کیسے
غائب ہو گئی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اہل عرب کو ان کے کفر و ارتداد
پر ہلاک کر دینے کا حکم فرمایا اور وہ ہلاک کر دیئے گئے دیکھیے مشکوٰۃ باب قتل اہل

اے صاحب انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب! آپ کے دل و دماغ سے بخاری شریف کی یہ حدیث کیسے محو ہو گئی جس میں رحمۃ اللعالمین رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے **مَنْ بَدَلَ دِينَهُ فَاقتلوه** جو اپنا دین بدل دے اسلام سے پھر کر کافر ہو جائے اسے قتل کر دو دیکھا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رحمتیں کہ دنیا کے کفر و ارتداد جہنم کے عذاب کے بجائے اپنے قریبین کے ارتداد سے دیا کو پار کیا اور پھر کھنکھانے کا حکم فرمایا۔ رہے ائمہ دین کے ارشادات تو وہ آپ کی گردن پر برہنہ تلوار ہیں آپ نے اسی سلسلہ میں آگے جہاں اپنی خواص اٹھان دکھائی ہے انشاء اللہ تعالیٰ وہیں اس کی ضرب کو بھی دیکھ لیں گے اتنا تو یاد رکھیے کہ ان ائمہ دین کی تمام کتابیں ان مرتدوں کو قتل کر دینے سے بھری ہیں۔ اے علامہ کف لسان! آپ کو کچھ خوف بھی آیا کہ اپنے اپنے جھوٹے کف لسان پر جھوٹی دلیل کے لئے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ائمہ کرام و بزرگان دین پر یہ بہتان باندھ دیا کہ انہوں نے آپ ہی کی طرح مرتدین کے ساتھ رعایتیں برت کر کفر و ایمان مرتد و مسلمان کو ایک کر دیا۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ اس طرح اہل سنت آپ کے دام فریب میں پھنس جائیں گے۔ اسی تحریر میں آگے آپ کا لڑکھا انکشاف دیکھئے آپ فرماتے ہیں۔

”کیا ایسے بنی رحمت (علیہ الصلوٰۃ والسلام)، اور ایسی رحمت والی شریعت نے کہیں یہ اجازت دی ہے کہ قائلین **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ** (صلی اللہ علیہ وسلم)، اور قرآن مجید کی تلاوت کرنے والوں، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کو پابندی سے ادا کرنے والوں الی قولہ سب

کو کافر و مرتد قرار دے دیا جائے۔“

بہت خوب اے علامہ کف لسان! آپ نے بھی خوب رحمت اور کلمہ گو و پابند صوم و صلوٰۃ و حج و زکوٰۃ کے معنی سمجھے ہیں جب آپ کو یہ سبق ابھی طرح یاد تھا کہ

بنی رحمت (علیہ الصلوٰۃ والسلام)، اور رحمت والی شریعت نے کہیں کسی کافر و مرتد کو کافر و مرتد بنانے کی اجازت ہی نہیں دی تو آپ نے اسی کتاب انکشاف میں قادیانی کو کیسے کافر و مرتد بنا دیا آپ کو اپنے ہی ضابطہ پر قادیانیوں پر زور رحم نہیں کیا آپ کے اصول پر ائمہ دین اور بزرگوں نے کافر نہیں بنایا، مسلمان بنایا ہے آپ نے آنسو بہاتے بہاتے کیسے لاکھوں قادیانیوں کو کافر و مرتد بنا دیا **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** محمد رسول اللہ وہ بھی کہتے ہیں، نماز، روزہ، حج و زکوٰۃ کی پابندی تو وہ بھی کرتے ہیں اور اگر آپ یہ بھی کہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی پر اس کے دعوئے نبوت کی وجہ سے کفر و ارتداد کا حکم دیتے ہیں تو آپ چاروں طرف سے بری طرح پھنسنے کے رہ گئے۔ بنی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور رحمت والی شریعت پر آپ کا یہ جھوٹا الزام و بہتان ہوا کہ انہوں نے کہیں کافر و مرتد کہنے کی اجازت ہی نہیں دی، دوسرے آپ جن اصولوں پر اپنے پیشوا مولوی قاسم نانوتوی کو بچانے کی سرٹوڑ کو شش کر رہے ہیں۔ انہیں اصول کو توڑ کر آپ مولوی قاسم نانوتوی کو کافر و مرتد بنا دیا اس لئے کہ ختم نبوت میں غلام احمد قادیانی اور مولوی قاسم نانوتوی دونوں ہم عقیدہ ہیں بلکہ قادیانی نے مولوی قاسم نانوتوی کی عبارتوں سے دعوئے نبوت پر ہی استحکام حاصل کیا ہے مولوی قاسم نانوتوی کا عقیدہ تو آج تک چپ چپ کر شائع ہو رہا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں بلکہ آپ کے بعد بھی کوئی بنی آئے تو ختم نبوت میں فرق نہیں آتا اور قادیانیوں کی یہ تحریر بھی آپ سے ڈھکی چھپی نہیں ہے جو وہ یہ کہتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ختم نبوت سے انکار کا ہم پر الزام رکھتا ہے جھوٹا ہے ہم قیامت میں اس کا دامن پکڑیں گے۔

اگر قادیانیوں کی یہ تحریر آپ سے چھپی رہ گئی ہے تو ہم اسے آپ کے تبديلی دین کی غیرت کے لئے یہاں نقل کر رہے ہیں، شاید آپ یہ تحریر دیکھ کر وہابیت سے توبہ کر کے قادیانی بن جائیں۔

”کیا مذہب سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
یا امام شافعی و امام مالک و امام احمد بن حنبل (رحمہم اللہ تعالیٰ)
کا یہ ہے ان امامانِ حق و ہدایت نے خارجیوں اور معتزلیوں
پر بھی حکم کفر نہ لگایا حالانکہ ان فرقوں کے گمراہ اور مخالف اہل
سنت ہونے میں کچھ کلام نہیں۔“ (انکشاف ص ۱)

بجہ تعالیٰ اہل سنت کو تو اب ملا انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب
دور کا بھی واسطہ نہ رہا البتہ دیوبندی کفر و ارتداد کی تماشا گاہ میں مولوی
خلیل احمد صاحب کی نمائش سے ضرور حیرت و استعجاب کی ارزانی ہونی
چاہئے کہ یہ کون سی عجیبہ زمانہ ذات علماء دیوبند کی صفوں میں داخل ہو
گئی ہے کہ اس کے ساتھ اس کی کتاب ”انکشاف“ بھی ایک یادگار عجائب
خانہ معلوم ہوتی ہے۔ آئیے ملا انکشاف کی اس
عبارت کی طرف توجہ فرمائیے۔۔۔ معمولی پڑھا لکھا آدمی بھی جانتا ہے کہ
لفظ ”حالانکہ“ کا تقاضا کیا ہے پہلے جملے کے حکم اور دوسرے جملے کے حال
میں مطابقت پاتی جائے۔ اس کو آسان مثالوں میں یوں سمجھئے۔۔۔
اگر کوئی یوں کہے

”زید نے عمرو کو گمراہ بھی نہ کہا حالانکہ عمرو پر کفر لازم ہوتا ہے“
تو دونوں جملوں میں مطابقت موجود ہے کہ زید نے لزوم کفر پر گمراہی کا بھی
حکم نہیں دیا کہ اسے ابھی اس کفر کو سمجھنا ہے۔ اور اگر کوئی یوں کہے۔
”زید نے عمرو کو کافر بھی نہ کہا حالانکہ عمرو نے گمراہی اختیار کی“
تو دنیا اسے گدھا بنائے گی کہ ادا حق! حال تو گمراہی کا ہے اس پر کفر کا حکم
کیسے طلب کر رہا ہے اور وہ بھی ائمہ دین سے مولوی خلیل احمد صاحب کے اس
جملہ کو پھر دیکھئے۔

”ان امامانِ حق و ہدایت نے خارجیوں اور معتزلیوں پر حکم کفر

نہ لگایا حالانکہ ان فرقوں کے گمراہ اور مخالف اہل سنت
ہونے میں کچھ کلام نہیں۔“

یعنی خارجیوں اور معتزلیوں کے گمراہ اور مخالف اہل سنت میں کسی کو کچھ
کلام نہیں مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کے نزدیک چاہئے تو یہی تھا کہ
ان کے صرف گمراہ اور مخالف اہل سنت ہونے کی وجہ سے ان پر کفر و ارتداد
کا حکم لگ جاتا مگر ان امامانِ حق و ہدایت نے صرف اتنی سی بات پر کفر و ارتداد
کا بھی حکم نہ دیا۔۔۔ تو۔۔۔ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ خاص
کفر و ارتداد ثابت ہو جانے پر کفر و ارتداد کا حکم کیسے دے سکتے ہیں! شاباش
اے محقق، علامہ کف لسان شاباش! کیا عیب آپ کے کف لسان کی دلیل ہے۔ اور کیسے
انوکھے آپ مدلل

اے جہالت ماب! جب حال خود آپ کے اعتراف پر ہی صرف گمراہی
و خلاف اہل سنت تک ہے تو کیا آپ نے ائمہ دین کو بھی اپنے جیسا بدھو سمجھ
رکھا ہے کہ وہ اس حال پر کفر و ارتداد کا حکم دیدیتے پھر یہ ساری جہالت
انگریزوں الٹیں دکھا کر آپ کو کیا فائدہ؟

پھر کہاں خارجیوں، معتزلیوں کی وجہ منکالت و گمراہی اور کہاں
آپ کے دیوبندی پیشواؤں کی علت کفر و ارتداد دونوں کا حکم ایک کیسا
ہو جائے گا احکام شرع میں کچھ تمیز بھی ہے یا نہیں یہ آپ اپنے کفر و ارتداد
کو خارجیوں، معتزلیوں کی گمراہی پر قیاس کر کے عوام کو فریب کیوں دے
رہے ہیں۔ اب آپ مولوی خلیل احمد صاحب کی عبارت مذکورہ سے ان
کے اصل مقصود اور اس کے جواب کو ملاحظہ فرمائیے۔

آپ کا مطلب یہ ہے کہ امام اعظم ابوحنیفہ، امام شافعی، امام مالک، امام
احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا یہ مذہب ہی نہیں ہے کہ کفر و ارتداد ثابت
ہو جانے کے بعد بھی کسی پر کفر و ارتداد کا حکم دیا جائے، انکشاف ص ۱

کی یہ تحریر ضرور سامنے رکھنی ہوگی کہ یہ ائمہ دین حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقے اور طفیل رحمت عالم بنے اور دشمنوں کے ساتھ طرق رحمت کو ترک نہ کیا۔

علامہ کف لسان کی عقل ہی کچھ ایسی ماری گئی ہے کہ ان کی سمجھ میں یہ بھی نہ آیا کہ میں اپنے کف لسان کے لئے ائمہ دین اور ان کے مذاہب پر کتنا بڑا بہتان باندھ رہا ہوں نہ اس ذلت و رسوائی کا خیال کہ اس طرح میرا عوام کو فریب دینا ڈھکا چھپا تو نہیں رہے گا۔

ناظرین سے درخواست ہے کہ وہ مولوی خلیل احمد ابوالیونی کو ان کے کذب و بہتان کے حال پر چھوڑیں اور اپنے چاروں اماموں کے مذاہب کو ملاحظہ فرمائیں اور دین مستقیم پر قائم رہیں۔

کفر و ارتداد ثابت ہو جانے کے بعد چاروں اماموں کے نزدیک حکم یہ ہے کہ اسے قتل کر دیا جائے گا ہاں اگر وہ توبہ کر لے تو اسے چھوڑ دیا جائے گا۔ لیکن وہ مسلمان جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کر کے گالیاں دے کر کافر و مرتد بن گیا ہے وہ ایسا مرتد ہے کہ امام مالک و امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک وہ توبہ بھی کر لے تو اسے قتل ہی کر دیا جائے گا۔ اگر واقعی اس نے سچی توبہ کر لی ہے تو وہ عند اللہ مومن ہے مگر قتل سے نہیں بچ سکے گا اور سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ اور سیدنا امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک اس گستاخ کافر و مرتد نے توبہ کر لی ہے تو اسے چھوڑ دیا جائے گا اور اگر توبہ نہ کی یا غلط تاویلات کرتا رہا تو چاروں اماموں کے نزدیک بہر حال وہ قتل کر دیا جائے گا۔ شامی جلد ۲۹ پر فرمایا قال ابن سمنون الما لکی اجمع المسلمون ان شاتم کافر و حکمہ القتل و من شک فی عذابہ و کفرہ کفر۔ یعنی ابن سمنون مالکی فرماتے ہیں کہ تمام مسلمانوں کا اس پر اجماع

ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں گستاخی کرنے والا یعنی گالی دینے والا کافر ہے اور اس کا حکم یہ ہے کہ اسے قتل کر دیا جائے اور جو اس گستاخ کے عذاب اور کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

اسی شامی میں اسی صفحہ ۲۹ جلد سوم پر آگے فرمایا احصاء ائدہ نقل الاجماع علی کفر الساب یعنی اور اس کا حاصل یہ ہے کہ گستاخ نبی کے کافر ہو جانے پر اجماع منقول ہے۔

اسی شامی میں جلد سوم پر ہے و قولہما ای ابی حنیفہ و الشافعی ان کان مسلماً یستتاب فان قاب والا قتل کا المرتد یعنی اور دونوں امام یعنی امام اعظم ابو حنیفہ اور امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول یہ ہے کہ اگر وہ گستاخی کرنے والا مسلمان ہے تو اس سے توبہ طلب کی جائے گی اگر وہ توبہ کر لے تو ٹھیک ورنہ اسے مرتد کی طرح قتل کر دیا جائے گا۔

اسی شامی میں جلد سوم پر سیدنا امام ابی یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتاب "الخراج" کے حوالہ سے بیان فرمایا۔

ایما رجل مسلم سب رسول اللہ یعنی جو بھی مسلمان شخص صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دے یا آپ کو جھٹلائے او کذبہ او عابہ او تنقصہ کو گالی دے یا آپ کو جھٹلائے فقد کفر باللہ تعالیٰ و بان ت یا آپ کو عیب لگائے یا آپ میں منہ امرأتہ فان تاب نقص بیان کرے تو وہ اللہ والا قتل والا قتل تعالیٰ کے ساتھ کفر کر چکا۔ اس کے نکاح سے اس کی عورت نکال گئی اگر وہ توبہ کر لے تو ٹھیک

ورنہ اسے قتل کر دیا جائے گا۔

اسی میں ص ۱۹۱ جلد سوم پر منقول ہے۔

ثم قال فی محل آخر قد پھر اسی کتاب کے دوسرے مقام

ذکرنا ان المشہور عنہ پر فرمایا کہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ اما

مالک واحمد انہ مالک وامام احمد بن حنبل رضی اللہ

لا یستتاب ولا یسقط عنہما مشہور حکم یہ منقول ہے کہ اس

القتل عندہ دگستاخ مرتد سے تو یہ نہیں طلب کی

جائے گی اور نہ اس سے قتل ساقط ہوگا۔ (یعنی توبہ کرے نہ

کرے بہر حال یہ گستاخ مرتد قتل کر دیا جائے گا۔)

اے ملا انکشاف! دیکھا آپ نے اپنے دیوبندی پیشواؤں کے کفر و ارتداد

پر چاروں اماموں کا حکم آگے علامہ کف لسان ص ۱۹۱ پر فرماتے ہیں۔

”نظر غائر اور تحقیق سے ثابت ہوا کہ ان تکفیری فتاوؤں کی

بھر مار صرف عبارات کے تمام کلمات کے مقاصد و مطالب کو نہ

سمجھنے پر ہے فاضل بریلوی مرحوم نے ان کا مطلب وہ سمجھا

جو حسام الحرمین کے صفحات پر بیان کیا گیا ہے اور علماء

محمصر نے بلکہ خود صاحب تحریر نے ان مطالب و معانی کا صاف

صاف انکار کیا اور ان عبارات کا مطلب جو کہ شریعت کے

موافق ہے بیان کر دیا۔“

یہ نظر غائر اور تحقیق علامہ انکشاف کی ہے جنہیں یہ بھی نہیں معلوم

کہ نظر غائر و تحقیق کسے کہتے ہیں، کلمات عبارات کے مقاصد و مطالب کو سمجھنے

سے جو خود قاصر ہیں جنہیں یہ شعور ہی نہیں کہ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس

سرہ نے کیا ارشاد فرمایا ہے جن کو یہ بھی تمیز نہیں کہ صریح غیر محتمل المعانی

عبارتوں کے بعد مجرم دیوبندیوں کا ان معانی و مطالب سے صاف انکار جرم

ارتداد پر کھلی ہوئی ڈھٹائی ہے نہ کہ توبہ یا ایمان و اسلام، پھر اسی عبارت

میں آپ کا بھوٹ اور فریب ملا حفظ فرمائیں کہ ان مرتد دیوبندیوں کے ساتھ

آپ نے غیر دیوبندی علماء معاصرین کو بھی شامل کر لیا خود مابدولت بزم خود عالم

بلکہ اکبر علماء مگر حقیقتاً جاہل مزید برآں انتہائی کذاب و پرفریب تو ایسے ملاؤں

کے انکار سے کیا حاصل آپ ان قابل اعتماد علماء معاصرین غیر دیوبندیہ و ہم یہ

کو بتلایے جنہوں نے حسام الحرمین کے معانی و مطالب پر بحث کر کے اس کا انکار

کیا ہوا اور خود ان عبارتوں کے معانی شریعت کے مطابق بیان کئے ہوں اور

بہیں یقین ہے کہ آپ قیامت تک نہیں دکھا سکتے۔

اے ملا! انکشاف! اپنے ساتھ بھولے بھالے عوام کو کفر و ارتداد میں

گھسیٹنے کے لئے آپ نے کذب و فریب کا یہ کون سا ڈھنگ نکالا ہے۔

علامہ انکشاف اسی صفحہ ۱۹۱ پر آگے متصلاً فرماتے ہیں۔

”مسلمانوں انصاف کرو کہ اب اختلاف کس چیز میں رہا ان

عبارات کی مطلب شناسی میں کسی اعتقاد کی ضرورت دینی

میں تو اختلاف نہیں رہا۔“

شاید لفظ ”مسلمانوں“ سے لڑن جمع کا ندا میں گر جانا عربی اردو ادب کے

ماہر اکبر علماء مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کی اجتہادی اردو ادب

کے خلاف ہے آپ نے کئی جگہ مقام ندائیں اسی طرح استعمال کیا ہے یا پھر

کاتب نے بے دردی سے اردو ادب کی ٹانگ توڑ کر علامہ انکشاف پر ظلم و

ستم کیا ہے، ہمیں اس قسم کے اعمال کے کشف سے کوئی دل چسپی نہیں ہم

اس طرح کے اشارات صرف اس لئے کرتے رہیں گے کہ علامہ انکشاف نے اس

کتاب میں اپنے خصموں پر عربی اور اردو اور دیگر امور کے متعلق جو حملے

کئے ہیں انہیں ان پر ٹوٹا دیا جائے۔ اب اصل مفہوم کی طرف آئیے اور علامہ

کف لسان کے عجائب خانے کی سیر کیجئے۔

آپ فرماتے ہیں کہ ہم وہ دور کی کوڑی لائے ہیں کہ دیوبندیوں کی کفریہ عبارتوں کی مطلب شناسی میں تمام اعتقادی ضرورت دینی کے اختلاف کو ہم نے ختم کر کے دکھا دیا اے مسلمانو! تم بھی ضروریات مقدمہ کا لحاظ کئے بغیر انہوں کی طرح فیصلہ کر دو کہ اب بریلی اور دیوبند کا کسی بات میں اختلاف ہی نہیں رہا۔ ملائے انکشاف نے یہاں عوام کو کتنا بڑا فریب دیا ہے اسے دیکھنے کے لئے تھوڑی سی تکلیف فرمائیے اور پچھلی عبارت کو پھر دیکھ لیجئے جس کا مفہوم یہ ہے۔

۱۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نے دیوبندیوں کی کفریہ عبارتوں کا جو مطلب سمجھا وہ حسام الحرمین میں ہے۔

۲۔ دیوبندیوں کے علاوہ علماء ہم عصر نے حسام الحرمین کے معانی و مطالب کا صاف صاف انکار کر دیا اور دیوبندیوں کی کفریہ عبارتوں کا مطلب شریعت کے مطابق بیان کر دیا۔

۳۔ خود کفریہ عبارات لکھنے والے دیوبندیوں نے حسام الحرمین کے معانی و مطالب کا انکار کر دیا اور ان عبارتوں کا مطلب شریعت کے موافق بیان کر دیا۔

یہ وہ تین امور ہیں جن کی بنیاد پر مولوی خلیل احمد صاحب نے اپنے لئے کف لسان کا فیصلہ کر دیا کہ اب دیوبند اور بریلی کے درمیان کسی اعتقادی ضرورت دینی میں اختلاف نہیں رہا۔

ہماری رائے ہے کہ اہل دیوبند علامہ انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کی قدر کر میں ان کے اعلیٰ علمی مقام اور جدید دیوبندی خدمات کا انہیں صلہ دیں، صرف بدایوں کا قاضی نہیں، یوپی کا ہائی کورٹ یہ بھی کم ہوگا۔ پورے انڈیا کا سپریم کورٹ مقرر کر دیں بلکہ انہیں پوری دنیا کے دہابیت کا قاضی القضاۃ بنا دیا جائے تو ان کی صیغہ قدر و منزلت ہوگی اور اس عجوبہ عدل و انصاف سے وہابی مخلوق کو بہت بڑا فائدہ پہنچے گا۔

اب ہماری گزارش سنئے۔

۱۔ آپ فرماتے ہیں — اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ نے حسام الحرمین میں دیوبندیوں کی کفریہ عبارتوں کا مفہوم بتایا ہے، چلیے ہم اس کو تسلیم کر لیں یہ تو دعوے کی طرف اشارہ ہوا۔ مگر اصل دعوے ملائے انکشاف نے بیان کیوں نہیں کیا جو فیصلہ کرنے کرانے کے لئے ضروری تھا۔

۲۔ جواب دعوے میں بھی صرف اشارہ ہے ضرورت تھی کہ دیوبندی جرموں کی ان عبارتوں کو نقل کیا جاتا جو انہوں نے حسام الحرمین کے معانی و مطالب کے غلط ہونے کے سلسلہ میں بیان کیا ہے۔

۳۔ میں ہم عصر علماء کو بطور گواہ پیش کیا جاسکتا تھا چلیے بے ترتیبی سہی مگر علماء معاصرین کی وہ عبارتیں کہاں ہیں جن کی طرف آپ نے صرف یہ اشارہ کر کے چھوڑ دیا کہ علماء ہم عصر نے حسام الحرمین کے معانی و مطالب کا انکار کیا ہے اور خود شریعت کے مطابق ان کفریہ عبارتوں کے معانی بیان کر دیئے ہیں۔

۴۔ جناب قاضی القضاۃ ملا انکشاف کے ان تینوں دعووں پر قضاء کی مباحث کہاں ہیں، جب دعوے غائب، جواب دعویٰ غائب، گواہوں کا بیان غائب، فیصلہ کے لئے قاضی کے ضروری مباحث غائب تو اس طرح فیصلہ کرنا اور فیصلہ کرنا مشاں علم و قضا نہیں بلکہ انتہائی جہالت و حماقت اور مسلمانوں کے ساتھ بدترین کذب و فریب کا کھیل ہے۔

شاید آپ یہ کہیں کہ اس کتاب میں آگے چل کر تینوں چیزیں بیان کر دیں ہیں تو یہ مزید احمقانہ حرکت ہوگی کہ فیصلہ پہلے کر دے اور بیانات بعد میں سامنے رکھو اس لئے کہ آپ کے سارے بیانات مکر و فریب کے سوا کچھ بھی نہیں ملا انکشاف کے قول پر ہمارا یہ جواب ہے کہ ملا انکشاف علامہ کف لسان مولوی خلیل احمد صاحب دنیا کے کسی پردے میں کوئی قابل اعتماد ایسا معاصر نہیں دکھا سکتے جس نے واقعی مباحث کے ذریعہ حرام الحرمین کے معانی و مطالب کا انکار کر کے دیوبندیوں کی کفریہ عبارتوں کا مطلب شریعت کے مطابق بیان کیا ہو یہ مولوی خلیل احمد صاحب کا سراسر فریب اور جھوٹ ہے۔ اسی طرح عبارتوں کے قائلین کا معانی و مطالب بیان کرنا الٹا کفر و لٹا دین میں مزید دھنس جانا ہی ثابت ہوتا ہے۔ اس سلسلہ میں تفصیلات اسی کتاب کے رد میں آپ ملاحظہ فرمائیں گے، ہم نے یہاں علامہ کف لسان کی احمقانہ انصاف طلبی کا جواب دیا ہے۔ آگے آپ صفحہ ۱۲ پر فرماتے ہیں۔

”الغرض ان متبعین فاضل بریلوی کا مقصد یہ ہے کہ علماء دیوبند اور علماء بدایوں کی عبارات والفاظ کا جو مطلب فاضل بریلوی مرحوم نے اپنی انفرادی رائے سے مقرر کر دیا ان پر سب آنکھیں بند کر کے ایمان لاؤ اور تمام اہل علم ہندوستان اپنے بڑے لکھے کو بلالئے طاق رکھ دیں سوائے فاضل بریلوی کی انفرادی رائے کے کسی طرف توجہ نہ کرو کیونکہ قرآن و حدیث و فقہ کو صرف انہوں نے سمجھا ہے ان کے علاوہ سب جاہل ہیں۔ نادان لوگوں میں ان کی تعریف و توصیف حد سے بڑھ کر کر دو۔“

مولوی خلیل احمد صاحب بدایوںی نے اس قسم کی عبارتوں

سے پوری کتاب کو بھر دیا ہے جن سے سوائے کفنے اور بھڑاس لگانے کے آپ کے کف لسان اور دین بدلنے پر کوئی استدلالی صورت نہیں مگر اس کا کیا علاج کہ علامہ کف لسان نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ دین بدلنے پر یہ بھی میرے اعلیٰ علمی و عقلی کمال کی نمائش ہوگی جس سے لوگوں پر دھاک بیٹھے گی۔ اس لئے ہمیں بھی آپ کی اس گہری فکر و تدبیر پر اپنا قلم اٹھانا، بوجہ پڑا ہے۔

بات چل رہی تھی حسام الحرمین اور دیوبندیوں کی، رونا ان کی تکفیر پر تھا، دفاع دیوبندیوں کے ارتداد کا کیا جا رہا تھا، دیوبندیوں کی گستاخانہ عبارتوں کی صفائی کی جا رہی تھی، باور یہ کرایا جا رہا تھا کہ ہماری تحریر سے سارا اعتقادی ضرورت دینی کا اختلاف بریلی اور دیوبند سے اٹھ چکا ہے، ساری دنیا سے مسلمانوں کا سنی و وہابی فتنہ و فساد دور کرنے کے لئے آپ کا کف لسان اور دین بدلنا چوکھا رنگ لا رہا ہے مگر اچانک یہاں علماء بدایوں کو بھی آپ نے اپنے مخصوص انداز سے شریک کر لیا آخر یہ کیوں۔

آپ کی فتنہ انگیز طبیعت، فتنہ جگانے، فساد اٹھانے اور آپس میں لڑا دینے پر مجبور ہے اگرچہ چند سطروں بعد ہی ہندوستان بھر میں جا بجا جھگڑے، فساد، نا اتفاقیوں، بغض، کینہ، غیبت، بہتان، ایذا، مسلمان کا نام نہاد و نمائشی ماتم کر کے آپ سر پر خاک اڑا رہے ہیں مگر آپ کی طبیعت و طینت رنگ لائے بغیر کہاں رہ سکتی تھی خود آپ کی یہ کتاب ”انکشاف حق“، فتنہ انگیزی، بد گوئی، بغض، حسد، کینہ، غیبت، بہتان اور ایذا، مسلمان سے بھر کر رہ گئی، علامہ کف لسان نے جب اپنے دل بدل کر سنی سے وہابی بن جانے کا انکشاف کیا اور اہل سنت نے آپ کو دھتکار دیا، جو تیاں چٹھارتے پھر رہے ہیں کوئی پوچھنے والا نہیں تو آپ کی رگ

بھڑکے آپ کی بدایوں کی ساری زندگی آپ ہی کے قول پر جن علماء بدایوں کی ایذا رسائیوں پر گزری اب مرتد ہو جانے کے بعد ان کا سہارا ڈھونڈنے اور اپنے ارتداد پر ان کی حمایت حاصل کرنے کے لئے آپ نے برہمہ اور بدایوں کے جھگڑوں کو اٹھانا شروع کیا ہے اور وہ جنگاریاں جو دب گئی تھیں انہیں جگا کر آپ فتنہ و فساد کی آگ بھڑکانا چاہتے ہیں۔ تاکہ دیوبندیوں اور آپ کے سر سے کچھ تو بلا مل جائے۔

اے علامہ کف لسان! اگر آپ ان ذلیل طریقوں سے بدایوں کو یکہندوستان کے جس حصے سے، جس جس سے اپنی حمایت حاصل کرنے کی کوشش کرنا چاہیں ضرور کہیں یہیں اس کی کوئی پرواہ نہیں! آپ یقین رکھئے کہ اہل سنت آپ کی طرح ریت کی سطح پر محل کی تعمیر کے لئے کبھی تیار نہ ہوں گے، الحمد للہ اہل سنت کے دین و ایمان کی عمارت انتہائی مضبوط بنیادوں پر قائم ہے جس میں بکرہ متعالیٰ کسی کجی اور شقاق کا کسی وقت کوئی امکان نہیں چہ جائیکہ آپ جیسے باطل پرست بددینوں کی طرح ایک جھٹکے میں زمین پر آجائے۔

علماء بدایوں کو یہاں لپیٹ کر آگے بدایوں، برہمہ کے سلسلہ میں آپ نے جو فتنے اٹھائے ہیں اور تیل چھڑک کر آگ بھڑکانے کی جو کوشش کی ہے انشاء اللہ تبارک و تعالیٰ اسی مقام پر آپ کی پوری خدمت گزاری کر دی جائے گی۔ انتظار کیجئے۔

علامہ کف لسان نے ان عبارتوں میں علماء اہل سنت پر یہ الزام رکھا ہے کہ ان کا مقصد یہ ہے کہ آنکھ بند کر کے اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کی انفرادی رائے پر ایمان لے آؤ اور ناواقف لوگوں میں ان کی تعریف و توصیف حد سے بڑھ کر دو، کیونکہ قرآن و حدیث و فقہ کو صرف اعلیٰ حضرت نے سمجھا ہے ان کے علاوہ سب جاہل ہیں۔

علامہ انکشاف علامہ کف لسان کی یہ عبارتیں غمازی کر رہی ہیں کہ وہ پرانے خرائٹ و باہی ہیں اور انہیں اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے ساتھ دیوبندیت و دہابیت سے بھری ہوئی پرانی جلن ہے بمشکل اتنے طویل زمانے تک کہ اپنی عداوت کو دبا سکے تھے تاکہ ان کی خصوصی تدبیر اور محنت شاقہ سے اہل سنت خود بخود و باہی، دیوبندی بن جائیں جب انہوں نے یہ دیکھا کہ میرا یہ خواب شرمندہ تعبیر نہ ہو سکا تو وہ اپنی و باہی عداوت اور حسد جلن کو چھپانے سکے اور آخر اصلی دیوبندیوں سے کچھ زیادہ ہی جلی کٹی سنار ہے ہیں۔

الحمد للہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کے غیر معمولی علم و فضل اور عقل و فراست کا اعلیٰ مقام کسی صاحب علم و فضل کی تعریف و توصیف کا محتاج نہیں کہ مشک آں باشد کہ خود بویذہ کہ عطار بگوید، چہ جائیکہ ملا انکشاف بجنوری جیسے نام نہاد عالم، مخزن جہل و سفاہت کی تعریف و تسلیم کا طلب گار ہو۔

ہزاروں ہندی اور غیر ہندی جید علماء کرام اور کروڑوں مسلمان محض کمال علم و فضل اور صحت عقل و فراست اور حفاظت دین ایمان کی بنیاد پر اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ سے عقیدت و محبت رکھتے ہیں اور آپ کی پیروی میں اپنی نجات سمجھتے ہیں اور الحمد للہ یہ بھی حق ہے کہ گزشتہ صدی اور اس وقت بھی اعلیٰ حضرت قدس سرہ سے زیادہ صحیح قرآن و حدیث، فقہ و غیرہ علوم دینیہ کا جاننے والا اور سمجھنے والا ماہر کوئی نہیں ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء جس کا اعتراف ہزاروں عربی عجمی باکمال اہل علم نے کیا ہے تا آنکہ مخالفین بھی اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے علم و فضل کا لوہا مانے بغیر نہ رہ سکے۔

مولوی خلیل احمد صاحب بدایوںی جیسے کتنے ہی بددین درجہ دارین

سورج پر خاک اڑائیں یہ خاک ان کے منہ پر تو پڑ سکتی ہے مجدد تبارک و تعالیٰ سورج کی تابانی میں کوئی فرق نہیں آسکتا۔

پھر آپ کی جوانی سے بڑھاپے تک علماء اہل سنت کب آپ کے پیچھے پڑے ہوئے تھے کہ آپ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ پر ایمان لے آئیں ان کا اتباع کریں۔ وہ تو خود ہی آپ نے علماء اہل سنت سے بھی آگے بڑھ کر اپنے آپ کو ان سے کہیں زیادہ کھراستی اور بہت بڑا عالم بتایا تھا، علماء اہل سنت کو آپ خاطر میں نہیں لاتے تھے کس نے آپ سے اعلیٰ حضرت پر ایمان لانے اور ان کی اتباع کرنے کے لئے کہا تھا اور کس نے آپ سے درخواست کی تھی کہ آپ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کی تعریف و توصیف حد سے بڑھ کر کیجئے آپ کی باتیں اور تقریریں تو مٹ گئیں مگر ماہنامہ ”نفیس حق“، تو باقی ہے جہیں آپ خود نظم و نثر میں اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کی تعریف و توصیف میں بھی — اپنے آپ کو اہل سنت کا مقتدار و پیشوا، باور کرانے کا انداز نہ چھوڑ سکے یا یوں کہتے کہ آپ کے بیان کردہ موجودہ کف لسان کے مسلک کی بنیاد پر نو جوانی میں آپ کی آنکھیں پھوٹ چکی تھیں اور دماغ ماؤف ہو چکا تھا جو آپ یہ دیکھ سکے نہ سمجھ سکے کہ یہ سب کچھ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کی انفرادی رائے ہے اور علماء عصر بھی متفق نہیں ہیں اور اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی تعریف و توصیف کے متولے آنکھ بند کر کے اعلیٰ حضرت کی انفرادی رائے پر ایمان لائے ہوئے ہیں یا یہ کہا جائے کہ جب انکھیاں سے تھے تو مصراطِ مستقیم نظر نہ آئی اور اب بڑھاپے میں ایسا کی دونوں آنکھیں پھوٹ جانے اور غفلتِ الحواس ہو جانے کے بعد راہِ حق دکھائی دی گویا اندھے کو اندھیرے میں بڑی دور کی سو بھی۔“

اے فنکار علامہ کف لسان! آپ کی یہی کتاب ”انکشاف حق“ توصاف تبارہی ہے کہ آپ نصف صدی پہلے سے حالات و واقعات تحریرات

پرائیویٹ گفتگو کے نتیجہ میں امام بریلوی قدس سرہ کی انفرادی رائے سے اچھی طرح واقف تھے پھر یہ سارا بہرہ و ہیا پن اور فریب و کذب کس لئے؟ آپ کی یہ کتنی بڑی افترا پر دازی ہے کہ دیوبندیوں کی تکفیر کے سلسلہ میں آپ نے اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی رائے کو انفرادی بتا دیا جبکہ ہزاروں علماء عرب و عجم کی رائیں اعلیٰ حضرت کے ساتھ ہیں یہ سب کچھ ہونے کے باوجود اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی رائے آپ کے نزدیک انفرادی ہے اور قابل تسلیم نہیں تو آپ جیسے نتمو بدھو کا ذب و فریبی کی رائے بھی کب لائق توجہ ہو سکتی ہے۔ علامہ کف لسان آگے اسی صفحہ ۱۲ پر لکھتے ہیں۔

”امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ و امام فخر الدین رازی، امام غزالی و شیخ محی الدین ابن عربی رحمہم اللہ تعالیٰ وغیرہ کی تنقیص شان کی گئی یہاں تک کہ علامہ مشامی صاحب رد المحتار و امام ابو جعفر طحاوی رحمہم اللہ تعالیٰ کو فاضل بریلوی کی شاگردی کے لائق بتایا استغفر اللہ“
(بلفظ انکشاف حق ص ۱۲)

معلوم نہیں علامہ انکشاف بخجوری مسلمانوں کو استغفار کا حکم دے رہے ہیں یا اتمہ دین کا ذکر کر کے ان کے استغفار کی خبر دے رہے ہیں یہ وہ خود جانیں ہاں خود علامہ کف لسان استغفار سے بھی ضرور کف لسان کر گئے ہیں یا ابھی تک مولوی خلیل احمد صاحب کو یہ بھی نہیں معلوم کہ عربی میں بتکم کے استغفار کرنے میں جمع کا وادہ نہیں لایا جاتا، رہی کاتب و ناقل کے سر غلطی تمہو پنے کی بات تو وہ اس کے قائل ہی نہیں۔

اس کے بعد ص ۱۲ تک علامہ مشامی امام طحاوی رحمہما اللہ تعالیٰ کی توصیف و تعریف کے بعد پھر اسی شاگردی کو آپ نے دو ہر ایسا ہی عرض ہے کہ کسی سنی کی یہ جرات نہیں کہ وہ سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور

دیگر ائمہ دین رحمہم اللہ تعالیٰ کی تنقیص شان کرے یا تنقیص پر خاموش رہے یہ حصہ آپ نجدیوں، وہابیوں، دیوبندیوں کے حق میں ہی آیا ہے پھر آپ جو ائمہ دین کی تنقیص شان پر مگر مجھ کے آنسو بہا رہے ہیں اس پر کون باخبر سچا مسلمان اعتبار کرے گا جب آپ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور خدائے قدوس کی بارگاہ میں تنقیص اور گستاخیاں کرنے والے دیوبندیوں کی گوروں میں کھیل کر ان کی بدترین کفریہ تنقیص کو اسلام قرار دے رہے ہیں تو آپ کی ائمہ دین کی تنقیص کی شکایت سوائے کذب و فریب کے اور کیا قرار دی جاسکتی ہے۔

اور اگر آپ واقعی دیکھ رہے تھے کہ کوئی شخص تنقیص شان کر رہا ہے تو اس کی کلائی تھامنے سے آپ کو کس نے روکا تھا اس وقت تو آپ علماء اہل سنت سے زیادہ بات بات پر شدت کی نمائش کرتے تھے آخر کیا بات تھی کہ آپ نے اتنی بڑی بات پر نہ ٹوکا نہ روکا نہ شدت برتی بلکہ زبان تک نہ ہلاتی اور وہ کون سا منصوبہ تھا جس کی تکمیل کے لئے آپ نے اتنے عظیم جرم پر معنی خیز خاموشی اختیار کر رکھی تھی جہاں آپ کو یہ خوف بھی نہ آیا کہ میں فساد کے زمرے میں داخل ہو کر ساقط الاعتبار ہو جاؤں گا اور میری دینائے علم و فضل میں تباہی مچ جائے گی پھر آپ کے علم و عقل اور خوف و خشیت نے آپ کی اتنی بھی رہنمائی نہیں کی کہ خدا نخواستہ اگر کوئی مسلمان تنقیص شان کرے تو آپ اسلام ہی کو چھوڑ بیٹھیں گے۔ اور اگر آپ کے دین بدلنے یعنی مسیحی سے وہابی دیوبندی بن جانے کی وجہ میں یہ داخل ہے تو دیوبندیوں کے کچھ اقوال اور بھی ملاحظہ فرمائیے جو آپ کو تنقیص شان نبوت کا سبق پڑھائیں گے اور دنیا یہ بھی دیکھ لے گی کہ علامہ کف لسان دیوبندیوں کے تنقیص دیکھ کر دیوبندی دین چھوڑتے ہیں یا نہیں اور پھر اس کے بعد کون سا دین اختیار کرتے ہیں۔

دیکھئے مرثیہ مولوی محمود الحسن صاحب اسیر مائٹا جو بڑے بڑے دیوبندی مولویوں کے استاد بھی ہیں آپ دیوبندی دین کے پیشوائے اعظم اپنے استاد مولوی رشید احمد گنگوہی کے مرثیہ میں کہتے ہیں کہ۔

قبولیت اسے کہتے ہیں مقبول ایسے ہوتے ہیں

عبید سود کا ان کے لقب ہے یوسف ثانی

یعنی دیوبندی پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی کو ایسی مقبولیت حاصل ہوئی اور وہ ایسے عظیم مقبول ہوئے کہ مولوی گنگوہی صاحب تو بڑی بات ہے ان کے کالے کلوٹے بندے غلام جن کی حیثیت تو کر چاکر سے بھی بدتر ہوتی ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ کے جلیل القدر وجیہ نبی حضرت یوسف علیہ السلام کے ثانی ہونے کا لقب رکھتے ہیں۔

دیکھا آپ نے یہ چھوٹے موٹے دیوبندی نہیں بلکہ بڑے بڑے دیوبندی رہنما عقیدت میں کتنے اندھے ہیں ان اندھی عقیدت کی انتہا اور دیکھئے یہی مولوی محمود الحسن دوسرے شعر میں کہتے ہیں۔

نیاں پر اہل اہوا کے ہے کیوں اعلیٰ صہل شاید

اٹھا عالم سے کوئی باقی اسلام کا خانے

یعنی اہل ہوا کیوں اعلیٰ صہل پکار رہے ہیں یعنی صہل جیسے بت کی سر بندی یا اسکے دین کے اظہار اور غلبہ کی طمع کر رہے ہیں۔ شاید بانی اسلام رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ثانی یعنی دیوبندیوں کا پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی دنیا سے اٹھ گیا۔

مولوی محمود الحسن جی اندھی عقیدت کی ایک اور اڑان دیکھئے

جہاں تنقیص نبوت سے دونوں آنکھیں پھوٹ گئیں۔

مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا

اس مسیحائی کو دیکھیں زری ابنے مریم

یعنی مولوی رشید احمد گنگوہی ایسے مسیحائی تھے کہ مردوں کو زندہ تو کیا ہی کیا مگر جو زندہ تھے ان کو مرنے بھی نہ دیا (اگرچہ خود کمرٹی میں مل گئے) حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مسیحائی کا قرآن اور دنیا میں بہت چرچا ہے کہ وہ مردوں کو زندہ کرتے ہیں وہ خالی مردوں کو زندہ کرتے ہوں گے وہ اگر مقتول ہو کر رہیں تو ذرا میرے استاد مولوی رشید احمد گنگوہی کی مسیحائی کو جنہوں نے مردوں کو زندہ کرنے کے ساتھ زندوں کو مرنے بھی نہ دیا۔ لَا خَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ کیوں جناب علامہ کف لسان اکبر علامہ دیوبند بجنوری!

دیوبندی رہنما کے ان شعروں میں آپ کو سیدنا یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جیسے عظیم المرتبت نبی بلکہ سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تنقیص شان نظر آتی ہے یا نہیں یاد دیوبندی گستاخ دین کی حمایت میں آپ کی ظاہری و باطنی دونوں آنکھیں پھوٹ چکی ہیں دیوبندیوں کی یہ ناپاک حرکتیں تو بہت طویل ہیں اخیر میں بڑے بڑے دیوبندی پیشواؤں کی تصدیق کردہ مشہور کتاب براہین قاطعہ کی یہ عبارت بھی دیکھئے۔

”ایک صالح فرما صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے تو آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا آپ کو یہ کلام کہاں سے آگئی آپ تو عربی ہیں فرمایا کہ جب سے علامہ مدد دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آگئی“ (معاذ اللہ)

(براہین قاطعہ)

اے ائمہ دین کو اعلیٰ حضرت کا شاگرد بنانے کا جھوٹا رونا

رونے والو! دیوبندی ملاؤں کو سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے استاد بننے بنانے اور ان کی حمایت کرنے پر ہمیں غیرت و حیا بھی نہ آئی۔ دیوبندی ملاؤں کی جرأت و ہمت دیکھئے کہ خواب گڑھ کریہ باور کرانا چاہتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مدرسہ دیوبند کے ملاؤں سے اردو زبان سیکھی اور یہ دیوبندی ملا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے استاد ٹھہرے۔

اے علامہ کف لسان! ہمیں تو آپ کو آپ کے گھرتک پہچانا ہے اب آپ کے لئے دوہی راستے ہیں۔

۱۔ پھر دل بدلنے کی فکر کیجئے دیوبندیت پر لعنت بھیج کر اور کوئی دین اختیار کیجئے اور یہ کہہ دیجئے کہ بسط البنان کی طرح محمود الحسن کے مرثیہ کو اور براہین قاطعہ کی مذکورہ عبارت کو..... میں نے آج ہی دیکھا۔

۲۔ یا اقرار کیجئے کہ میرے دین و ایمان کی آنکھیں پھوٹ چکی ہیں میں پکا پرانا دیوبندی ہوں مجھے دیوبندیوں کی کسی بھی تحریر میں تنقیص شان اور گستاخی نظر نہیں آتی اہل سنت کی آنکھوں کا چھوٹا سا تنکا بھی دیکھ لیتا ہوں اگرچہ اپنی اور دیوبندیوں کی آنکھوں کا لٹھا مجھ کو نظر نہ آئے۔

آگے علامہ کف لسان مولوی خلیل احمد صاحب دیوبندی دین کی وفاداری میں اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ سے نفرت پیدا کرنے کے لئے اہل سنت کو تنصیحت فرماتے ہیں۔

”مسک اعلیٰ حضرت کیا مسک امام اعظم سے

الگ اور حید ہے۔ اگر حید ہے تو ظاہر کیا جائے

اور وہ ہی ہے تو اس کا نام مسک اعلیٰ حضرت

کیوں رکھا جائے مذہب امام اعظم زندہ آباد کیوں

نہ کہا جائے۔

جی ہاں مسلک اعلیٰ حضرت زندہ باد کے نعرے سے آپ ایسے چڑھے ہوئے ہیں کہ اسے بھی آپ نے دین بدل کر بددین ہو جانے کے سبب میں داخل فرمایا جناب یہ کسی نئے دل بدلو کا انداز تحریر نہیں ہے یہ تو کسی پرانے دیوبندی وہابی کا ہی طرز کلام ہو سکتا ہے جو مدت سے بغض، کینہ، حسد کی آگ میں جھلس رہا تھا، اگرچہ ہمیں ان کے سلگنے سے کوئی سروکار نہیں لیکن علامہ کف لسان کی اس قبیح جہالت و سفاہت کو عریاں کر دینا ضروری ہے جو آپ کی اس عبارت میں موجود ہے اور جس کے ذریعہ آپ عوام کو گمراہ کر دینا چاہتے ہیں۔

اے اکبر علماء دیوبند! جب مسلک اعلیٰ حضرت نام نہ رکھا جائے تو مسلک امام اعظم کیوں کہا جائے؟ کیوں مذہب امام اعظم زندہ باد کا نعرہ لگایا جائے سیدھے دین اسلام زندہ باد، دین محمدی زندہ باد کیوں نہ کہا جائے؟ کیا مذہب امام اعظم دین اسلام سے جدا ہے، دین اسلام، دین محمدی کے نعرے سے آپ کی دلی مراد بھی پوری ہو جائے گی، اور معتزلی، خارجی، رافضی، قادیانی، وہابی، غیر مقلد، دیوبندی دل بدلو مولوی خلیل احمد زندہ باد کا نعرہ لگا کر خوشی سے آپ کو گلے لگائیں گے، پیٹھ ٹھوکیں گے، سر پر بٹھائیں گے کہ واہ بیٹا واہ آنکھ پدھر (من ابار وہابیہ) نہ کر دہسراں تمام کر دو۔ لَا خَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

اے علامہ کف لسان! اس نظریہ کے لئے آپ نے دیوبندی مولویوں سے بھی رائے لی تھی یا نہیں اس لئے کہ وہ بھی نظریات میں امتیاز و تشخص کی دنیا سے الگ نہیں بستے ہیں مگر آپ کو رائے لینے کی کیا ضرورت آپ تو خود اکبر علماء دیوبند ہیں، دیوبندیوں کو آپ کی اتباع کی ضرورت ہے نہ کہ آپ کو دیوبندیوں کی تقلید کی بہر حال یہ آپ کے گھر کے معاملات ہیں آپ نیٹیں مگر آپ اطمینان رکھیے انشاء اللہ تعالیٰ اس طرح کوئی خلص

سنی آپ کے ہاتھ نہ آئے گا آپ اور آپ جیسے بددینوں کا یہی وہ طرز قول و فعل ہے جس سے بحدہ تعالیٰ عوام و خواص اہل سنت کی عقیدت اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کے ساتھ اور بڑھ جاتی ہے اور اہل سنت کا یہ وثوق مضبوط ہو جاتا ہے کہ جس طرح ہمارے مقدس اسلاف نے مسلمانوں کے دین و ایمان کی حفاظت کے لئے اسلام کے دعوے کرنے والے خارجیوں، معتزلیوں، رافضیوں کے مقابلہ میں اہل حق کے لئے اہل سنت و جماعت کا لفظ اختیار فرمایا اسی طرح ہمارے موجودہ متاخرین علماء اہل سنت نے نجدیوں، وہابیوں، دیوبندیوں، غیر مقلدوں قادیانیوں جیسے بددین بد مذہب فرقوں سے بچنے اور ان سے ممتاز رہنے کے لئے لفظ "مسلک اعلیٰ حضرت" و "مسلک بریلی" تجویز فرمایا خاص کر دیوبندیوں قادیانیوں جیسے بددین جو اپنے آپ کو امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقلد بھی کہتے ہیں۔ کھرے حنفی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں بلکہ دیوبندی توفت اداری، چشتی، نقشبندی وغیرہ کی کھال اوڑھ کر شیخ طریقت بھی بنے پھرتے ہیں ایسے ہی مولوی خلیل احمد صاحب جیسے دین و ایمان کے لیڑے جو جہالت کے باوجود اکبر علماء اور کذب و افتراء اور بددینی کو اختیار کر کے حنفی، ماتریدی، فتادری، برکاتی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں (دیکھئے انکشاف ص ۱۳) اور اسی تاک اور تدبیر میں رہتے ہیں کہ کس طرح اعلیٰ حضرت اور بریلی سے نفرت پیدا کر کے لوگوں کو دیوبندیت و وہابیت کے ذریعہ گمراہ سے لے کر کافر و مرتد تک بنادیں، چنانچہ علماء اہل سنت نے یہ بہترین انتظام فرمادیا کہ مسلمانوں کا دین و ایمان "مسلک اعلیٰ حضرت"

”مسک بریلوی“ کے نام پر محفوظ ہو جا اور ان کی دنیا و آخرت تباہی سے بچ جائے۔

مسک اعلیٰ حضرت زندہ باد مسک بریلوی

پایندہ باد“

نہایت افسوس ہے کہ مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی نے اپنی پرائی عادت کے مطابق صرف یہی نہیں بلکہ پوری کتاب میں اپنی تعلی و خود ستائی اور علمائے اہل سنت کی تحقیق خصوصاً اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی ذات پر حملے اور دوسری پھکن بازیاں کی ہیں جن کا اصل مبحث سے کوئی واسطہ نہیں بہر حال ہم ملا انکشاف کے پیچھے چلنے پر مجبور ہیں۔

علامہ کف لسان مولوی خلیل احمد بدایونی نے اپنی اسی کتاب ”انکشاف حق“ میں بیان کیا ہے کہ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ نے امت مرحومہ کے سامنے دو مسئلے ایسے پیش کئے ہیں جن سے ہندوستان کے مسلمانوں میں جا بجا جھگڑے، فساد، نا اتفاقیان، بغض، کینہ، بدگوئی، ایذا رسلین پھیل گئے اور وہ دو مسئلے کیا ہیں انہیں آگے صفحہ ۱۴۵ پر اس طرح ذکر کرتے ہیں۔

”خیر وہ دو مسئلے فاضل بریلوی مرحوم نے پیش کئے وہ یہ ہیں تمام علماء

دیوبند اور تمام علماء مدرسہ قادریہ بدایونی کی تکفیر، دوسرا مسئلہ اذان

ثانی یعنی جمعہ کی اذان خطبہ کا باہر یعنی مسجد سے خارج ہونا“

انکشاف ص ۱۱۔ چند سطروں بعد ملا انکشاف لکھتے ہیں۔

”..... یہی دو چیزیں ہیں جن کو فاضل بریلوی کی خصوصیت

سے شمار کیا جائے یا ان کا مسک قرار دیا جائے مثلاً مسک

اعلیٰ حضرت زندہ باد کے نعرے کا مقصد یہی دو چیزیں ہوں“ (انکشاف ص ۱۲)

(نوٹ) ملا انکشاف کا تضاد اور فریب جاننے کیلئے آپ کے خط کی وہ عبارت ضرور دیکھ لیجئے جو

آپ نے اسی کف لسان کے زمانہ میں اعلیٰ حضرت قدس سرہ سے عقیدت کے بارے میں لکھی ہے۔ یہ خط مقدمہ کے بعد خط و کتابت کے ضمن میں ہے۔

اس تحریر کے بعد کون کہے گا کہ مولوی خلیل احمد جدید دل بدلو دہابی دیوبندی

ہیں۔ آپ کا یہ بیان اعلان کر رہا ہے کہ آپ پرانے دہابی دیوبندی ہیں۔ اہل سنت

کو فریب دینے کے لئے آپ کھرے سخی بنے ہوئے تھے۔ بہر حال ہم اسے نظر انداز

کر کے آپ کی اس تحریر کی ذات و صفات کو دیکھنا چاہتے ہیں۔ شاید لوگوں نے اتنا

پر فریب، اسکار، شرانگیز، بد دین مولوی کم دیکھا ہو گا جس نے جوانی سے بڑھا پے

تک اپنی مولویت کے کمال کا زمانہ اس طرح گزارا کہ وہ اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ

کی پیروی میں اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کی وفات کے بعد سارے

ہندوستان کے مسلمانوں میں جھگڑے، فساد، نا اتفاقیان، بغض، کینہ، دشمنیاں پھیلاتا

رہا، ہندوستان بھر کے شہروں، قصبوں کے مسلمانوں کو تکفیر دیوبند و بدایونی

واذان ثانی کے جھگڑے پر درغلا تارہا۔ اور اب آخری عمر میں دین بدلنے کے

بعد اس طرح واویلا مچا رہا ہے کہ پھر مسلمان آپس میں ٹکرائیں اور ان میں فساد

پھوٹ پڑے۔

یہاں یہ غلط فہمی نہ ہو کہ سارے ہندوستان میں مولوی خلیل احمد صاحب

کیسے جھگڑے، فساد پھیلا سکے ہیں۔ آپ کی طرف فساد کی نسبت اس سے زیادہ

قوی ثابت ہوگی جو آپ نے اسی طرح اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی طرف کی ہے۔

مولوی خلیل احمد نے تو بحکرت دورے بھی کئے ہیں، آپ کا ماہنامہ ”نقیب حق“

یہی جھگڑے اور فساد کی خدمات انجام دیتا رہا۔ چونکہ آپ اکبر علماء کے منصب

پر براجمان تھے اس کے آپ کی تبعیت میں آپ کے عقیدت مند یہی مشن چلاتے

رہے اور آپ اس فتنہ انگیزی پر انتہائی مسرت کے ساتھ ان کی پیٹھ پیچھے پاتے

رہے ان کی حوصلہ افزائی کرتے رہے۔

اے علامہ کف لسان! پورا ہندوستان یہ تو جانتا ہے کہ بارگاہ الہیت

اور حضور رسالت میں دیوبندیوں کی بدترین گالیوں اور گستاخوں کی وجہ سے کفر و ارتداد کا شرعی حکم بتلانے پر دیوبندیوں نے پورے ہندوستان میں فتنہ و فساد پھیلا دیا۔ مگر بدایونی فساد کو آپ نے سارے ہندوستان میں کہاں سے پیدا کر دیا، ہندوستان تو بدایوں بریلی کے فساد کو جانتا تک نہیں، آپ نے بدایوں کو ان مصلحت سے شریک کر لیا۔ اگر اختلاف تھا بھی تو صرف بدایوں تک، کہیں آپ کو کوئٹہ کے سینٹک کی طرح بدایوں ہی پورا ہندوستان تو نظر نہیں آتا ہے۔ اسی طرح بدایوں کے نام پر اذان ثانی کے فساد سے ہندوستان نا آشنا ہے اگر کسی مقام پر اختلاف ہوا بھی ہے تو اس کی بریلی، بدایوں کا ہندوستان گیر فساد آپ نے کسی نیت سے بنالیا ہے۔

یہ کہتے کہ آپ کی شرانگیز طبیعت دل بدلنے سے پہلے اور دین بدلنے کے بعد بھی کسی صورت فتنہ فساد بغض کینے عداوت نا اتفاقیوں پھیلانے سے باز نہیں آتی۔ اور اب اہل بدایوں کے دھتکار دینے کے بعد کہ جو تیاں چٹخا رتے پھرتے ہیں۔ کوئی پوچھنے والا نہیں آپ کی فساد پر در طبیعت بریلی و بدایوں کو آپس میں ٹکرا دینا چاہتی ہے تاکہ آپ جیسے پھکڑ باز دیوبندی سکون سے مزے لیتے رہیں اور دیوبندیت و وابیت کفر و ارتداد پھیلاتے رہیں۔

پھر مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کی پُر فریب سادگی سے بریلی کو فساد میں بدنام کرنے کی یہ پرکاری ایسی نہیں کہ دنیا نے سنیت اس پر ایمان لے آئے گی۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ کا زمانہ تو بہت بعد کا ہے، اعلیٰ حضرت قدس سرہ سے بہت پہلے مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی اور تمام و بابائے دیوبند قوم کے ہندوستانی پیشوائے اکبر مولوی اسماعیل دہلوی نے دین میں فتنے پیدا کئے۔ ہندوستان کے پُر سکون اسلامی ماحول میں لڑائی جھگڑوں کی جو آگ لگائی وہ اتنی شدید تھی کہ نہ صرف دوسرے علماء اہل سنت بلکہ خاندانِ عزیزی کے علماء بھی پیچھے پڑے۔

مولوی خلیل احمد بدایونی شاید اپنے اس پڑھے ہوئے سے بھی مکر جائیں کہ

جب مولوی اسماعیل دہلوی کو یہ جھگڑے سمجھائے گئے تھے تو انہوں نے یہی جواب دیا تھا کہ لڑنے دو خود ہی لڑ جھگڑ کر ٹھیک ہو جائیں گے، دور کیوں جائیے اپنے خود اپنی کتاب "انکشاف حق" کے صفحہ ۱۷۱ پر مولوی اسماعیل دہلوی کی دینی غارتگری پر علامہ خیر آبادی کا ایک فتویٰ نقل کر کے اس کا ترجمہ جو کیا ہے وہ یہ ہے۔

"یعنی مولوی اسماعیل دہلوی اور ان کی تقویت الایمان کی عبارت کے بارے میں جو سوال کا تیسرا نمبر ہے اس کا جواب یہ ہے کہ اس کلام لا طائل کا قائل اذ روئے شریعت بلاشبہ کافر و بے دین ہے۔ ہرگز مومن مسلمان نہیں ہے۔ اس کا حکم شرعاً قتل و تکفیر ہے جو شخصی اس کے کافر ہو، سنے کے بارے میں شک کرے یا تردد رکھے یا اس استخفاف کو ملکا جانے وہ بھی کافر و بے دین نامسلمان ملعون ہے۔"

کیوں جناب علامہ انکشاف! آپ ہی کی تحریر کے مطابق مولوی اسماعیل دہلوی کی ہندوستان بھر پھیلائی ہوئی یہ کتنی ہولناک آگ تھی کہ علماء کو اس کے کفر و ارتداد اور قتل کا حکم دینا پڑا۔ اس وقت اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ تو پیدا بھی نہیں ہوئے تھے مولوی اسماعیل دہلوی کے یہ وہی فتنہ انگیز مسائل وہی گستاخوں سے بھری ہوئی آتشبار کتابیں تھیں جن کو مولوی اسماعیل دہلوی کے متبعین خصوصاً دیوبند نے اپنے سینے سے لگایا اور مولوی اسماعیل دہلوی کی آگ کو پورے ہندوستان میں بھڑکا دیا اور توہین و تنقیص میں اپنے دینی پیشوا مولوی اسماعیل سے بہت زیادہ آگے بڑھ کر فتنے پھیلائے یہی وہ زمانہ تھا کہ خدائے قدوس نے اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کو پیدا فرما کر وہ ہمہ گیر اعلیٰ دینی بصیرت و توانائی عطا کی کہ آپ نے تمام نجدیوں، وہابیوں، دیوبندیوں، قادیانیوں اور دیگر فرق باطلہ و ضالہ کی بددینی و بد مذہبی کے پرچے اڑا کر رکھ دیئے ان کے دینی اغلاط و افلاط اور گستاخوں کو عریاں کر کے رکھ دیا۔ صحیح اسلامی عقائد و اعمال کو نکھار کر دنیا کے سامنے پیش

کیا۔ خدائے قدوس کی ذات و صفات، انبیاء کرام اور سید الانبیاء کے عام و خاص وصفا
ان کی اسلامی تعلیم و تکریم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچی محبت بزرگان دین کے صحیح
احترام و اتباع کا حقیقی درس دیا، جن سے ہندوستان کے کروڑوں مسلمان بفضلہ
تعالیٰ گمراہوں، ابد مذہبوں، بد دینوں خصوصاً دیوبندیوں کی دینی تباہی سے ہوشیار
اور محفوظ ہو گئے جس پر سارا دیوبندی، نجدی کنبہ اور اکبر علما مولوی خلیل احمد
صاحب بدایونی چراغ پا ہیں اور غیظ و غضب میں وہ حرکتیں کرتے ہیں جو انہیں دنیا و
آخرت میں لے ڈوبے۔

پھر یہ دیوبندی صفت خالصہ بھی دیکھ لیجئے کہ تعصب، جلن، حسد نے علامہ
کفّ سان مولوی خلیل احمد کو ایسا اندھا کر دیا کہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ
کی بکثرت تصانیف کا مطالعہ کرنے کے بعد بھی آپ کو صرف دو ہی مسئلے ٹپائی دیئے
ایک فقہی اذان ثانی کا۔ دوسرے تکفیر کا۔ وہ بھی آپ کی گستاخ دیوبندی طینت
پر معمولی حیثیت رکھتا ہے۔

اس کے بعد مولوی خلیل بدایونی نے ص ۱۵۱ سے ص ۱۵۲ تک اپنے سنی حنفی ماتریدی
اشعری قادری برکاتی ہونے کی ڈینگیں ماری ہیں اور بہت کچھ اپنی صفائیاں پیش کی ہیں
الحمد للہ! اہل سنت اب آپ کے فریب میں نہیں آسکتے آپ کون ہیں
یہ آپ نے اپنے منافقہ کے وقت ہی ظاہر کر دیا تھا اور اب "انکشاف حق" لکھنے کے
بعد تو آپ نے اپنے خالص دیوبندی و بابی کافر و مرتد ہونے پر خود ہی مہر لگا دی۔
رہا آپ کا حنفی بننا تو یہ دیوبندیوں کا دیا نہیں کی طرح فریب ہے، رہے
آپ کے دوسرے ٹائٹل تو وہ بھی دیوبندیوں کی طرح ایک چال ہے جو حنفی قادری
چشتی سہروردی مجددی کا ایسب لگا کر اپنی توہین و تنقیص کفر و ارتداد کو چھپانا
چاہتے ہیں۔ آپ کا ادلیائے کرام کی محبت کا دعوے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام
کی تنقیص شان اور گستاخیاں کرنے والے دیوبندیوں کی حمایت کے بعد باطل

اور سکاری ہے۔

یہاں مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کی یہ دلچسپ بات ضرور قابل ذکر ہے کہ
آپ مسئلہ تکفیر میں خود محقق و آزاد رہتے رہتے یہاں تقلیدی بن گئے ہیں چنانچہ
آپ نے یہاں یہ اقرار و اعلان کیا ہے کہ آپ مسئلہ تکفیر میں امام ابو منصور ماتریدی
امام ابو الحسن اشعری اور امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پیروکار ہیں۔ خیر
آپ جتنے بگڑاتے رہتے کہتے اور بدلتے رہتے آپ کی ناموری تو ہو گی جس طرح بھی ہو
ہمارا یہاں یہ کہنا ہے آپ سے کہ:-

"اے علامہ کفّ سان! آپ اپنے دیوبندی حمایتوں سمیت اپنی کتاب
"انکشاف حق" کو پوری طرح چھان ماریئے اور یہ دکھائیے کہ چاروں
دیوبندیوں کی کفریہ عبارات کو نقل کر کے کہاں آپ نے یہ بتایا ہے
کہ امام اعظم، امام ماتریدی، امام اشعری نے یہ فرما کر ان کفریہ
اقوال کو کفر و ارتداد نہیں کہا ہے یا ان جیسے اقوال کو نقل کر کے
آپ نے یہ بتایا ہو کہ یہ ائمہ دین ان کو کفر و ارتداد نہیں کہتے
ہیں۔ آپ اس کتاب میں تو یہ قطعاً بیان نہیں کر سکے اور نہ قیامت
تک آپ کسی کتاب میں لکھ سکتے ہیں۔ آپ نے یہ کیا دعویٰ کر دیا کہ
تکفیر میں ہم ان ائمہ دین کے پیرو ہیں۔"

مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی نے آگے مسئلہ تکفیر دیوبندیہ میں ائمہ اہلسنت
کے اصول و احکام کی اپنی پابندی کا ذکر کیا ہے جو سراسر جھوٹ ہے اور اس پر ہم تبصرہ
کر چکے ہیں مزید جہاں آپ نے اپنی دانست میں اس سلسلہ میں اپنا کمال دکھایا ہے وہیں
آپ کا زوال بھی انشاء اللہ تعالیٰ معلوم ہو جائے گا۔

ایسے ہی آپ نے مسئلہ تکفیر میں تحقیق و تقلید کی متفاد باتیں کہی ہیں وہ بھی
بیان کر دی گئیں ہیں۔ تکرار کی حاجت نہیں۔ البتہ آپ نے اپنی کتاب....

”انکشاف حق کے صفو علی پر اپنے موقف کف لسان کی جو خاص بات کہی ہے اور وہی اصل بحث ہے اسی لئے اس پر تبصرہ مندرجہ ہے۔ علامہ کف لسان فرماتے ہیں۔
 ”لہذا فقیر کا موقف کف لسان دلائل شرعیہ و قواعد اصول علمیہ کیوجہ سے ہے، فقیر نے اپنے علم و تحقیق کی بنا پر خداوند عالم سبوح قدوس کے خوف سے اور روز جزا کے ڈر سے اپنے دین و ایمان کے تحفظ کے قصد سے اپنا موقف ظہر ایا ہے۔“

ہماری عرض ہے کہ مولوی خلیل احمد صاحب کا یہ پورا بیان کذب و فریب ہے آپ کی پوری کتاب ”انکشاف حق“ ان دلائل شرعیہ اور قواعد اصول علمیہ سے یکسر خالی ہے جو تکفیر دیوبند میں آپ کے موقف کف لسان کی تائید کرتی ہو۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ آپ نے بزعم خود عالم و محقق بن کر بے اصولی کا نام اصول۔ جہالت کا علم۔ اور حماقت کا تحقیق رکھ لیا ہے۔ کچھ تو ناظرین نے یہاں تک دیکھ ہی لیا ہے باقی اشارہ تعالیٰ ان مقامات پر ملاحظہ فرمائیں گے جہاں ملائے انکشاف نے اپنے علم و تحقیق وغیرہ کی جولانی دکھائی ہے۔

تکفیر دیوبندیہ سے کف لسان کے لئے آپ کا دلائل شرعیہ، قواعد اصول علمیہ، علم و تحقیق کا اعتراف کرنا صاف بتا رہا ہے کہ آپ دیوبندی کفریات پر یقینی اطلاع رکھتے ہیں۔ اس لئے آپ کے کف لسان پر آپ کے کفر و ارتداد میں کوئی شبہ نہیں مگر آپ نے اپنا موقف جو کف لسان ظہر ایا ہے اس میں بھی آپ کی جہالت نمایاں ہے۔ آپ کے اصول و قواعد علمیہ کی پابندی اور علم و تحقیق نے آپ کو یہ تمیز ہی نہیں کرائی کہ آپ کف لسان کر رہے ہیں۔ یا دیوبندی مرتدین کے موقف کفر و ارتداد کو صاف صاف اختیار کر رہے ہیں۔

اے ملا انکشاف! آپ نے اپنی اسی کتاب میں خارجیوں اور مستزلیوں کی تکفیر سے کف لسان کا ذکر کیا ہے۔ ہم آپ سے پوچھتے ہیں کہ ان کے دین نے صرف کف

لسان ہی کیا ہے یا خود بھی خارجی، مستزلی مذہب کو اختیار کر کے خارجی مستزلی بن گئے تھے، موقف تو آپ دیوبندی دین کے اختیار کرنے کا کر رہے ہیں اور نام رکھ رہے ہیں۔ ”کف لسان“۔ یہاں یہ دھوکہ نہ کھائیے کہ آپ کا کف لسان یہاں خود کفر و ارتداد ہے، اور وہاں ائمہ دین کا کف لسان حفظ اسلام و ایمان ہے۔

ابھی آپ نہیں سمجھے ہیں تو آگے اپنے مباحث کے خاص مقام پر سمجھ لیجئے گا، ہاں اے علامہ کف لسان! یہ مندرجہ دھیان میں رکھئے آپ ہزار اپنے علم و تحقیق میں مگن رہیں مگر دنیا اصلاح کی خوبصورت اصطلاح میں آپ کی تخلیق و تفسیر کو اچھی طرح سمجھتی ہے۔

علامہ کف لسان مولوی خلیل احمد بدایونی نے اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کی ذات اقدس کو مجروح کرنے کا ارادہ کر کے اپنا مطلب حاصل کرنے کے لئے جو چاہا چلی ہے اسے انکشاف کے صفو علی پر دیکھئے۔ آپ لکھتے ہیں۔

”فاضل بریلوی فرشتے نہ تھے، نبی و رسول نہ تھے یقیناً بشر غیر معصوم تھے۔“ ص ۱۶
 جی ہاں! تو کیا علامہ کف لسان مولوی خلیل احمد بدایونی اور آپ کے دیوبندی وہابی، نجدی پیشوا، نبی، رسول، فرشتے معصوم تھے جن سے گستاخیاں گالیاں، کفر و ارتداد اور ان کی جھوٹی اور غلط تاویلات کرنا، ان پر باتیں بنانا، الزام دھرنانا، نہ زوری کرنا سرزد نہیں ہو سکتا۔ دیوبندیوں سے جرم اٹھانے کی آپ نے یہ کون سی دلیل پیش کی۔

الحمد للہ کوئی سنی صحیح العقیدہ مسلمان اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کو نہ نبی سمجھتا ہے نہ رسول نہ فرشتہ اور نہ معصوم مانتا ہے لیکن اس پر یقین رکھتا ہے کہ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ علوم دینیہ و متعلقہ فنون کے عظیم و ممتاز ماہر تھے انبیاء کرام و مرسلین عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی صحیح تعلیم و توفیق کرنے والے سید الانبیاء رسول اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے عاشق اور اپنے آپ کو حضور علیہ الصلوٰۃ

والسلام کا ادنیٰ غلام سمجھنے والے تھے۔ اعلیٰ حضرت ہرگز انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا بھائی بننے اور ہمسری کا دعویٰ کرنے، اپنے جیسا بشر سمجھنے کی کبھی جرأت نہیں کی نہ ان تصورات کو برداشت فرمایا۔ بحمد اللہ تعالیٰ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ نے پورے آداب دینیہ کے ساتھ خدا داد علوم و فنون کے جو دریا بہائے ہیں جو تحقیق و تدقیق کی ہے، دودھ کا دودھ، پانی کا پانی کر کے دکھایا ہے۔ اور مکھن سے بال کو نکال پھینکا، امت کی عظیم و ممتاز دینی رہنمائی فرمائی۔ مسلمانوں کو جہنم کے بھڑکتے ہوئے شعلوں میں گرنے سے بچالیا۔ دنیا و آخرت کی ذلت و رسوائی سے حفاظت کے سامان مہیا کر دیئے وہ معاصرین کو نصیب نہ ہو سکے جس کا نتیجہ ہے کہ مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی اور ان کے ہم پیشہ معاندین مل بھن کر اپنی بد نصیبی کا ماتم کر رہے ہیں۔

آگے ص ۱ پر علامہ کف لسان بقلم خود محقق و مدقق اور اکبر علماء مولوی

خلیل احمد بدایونی رقمطراز ہیں۔

”اس پُر فتن دور میں کافر کہنے کا شوق اس قدر بڑھ چکا ہے کہ نااہل اور نادان لوگ بھی اس کو اپنا مشغہ بنائے ہوئے ہیں۔ ابھی ابھی چند روز کا واقعہ ہے مولوی شاہد رضا سیلی بھیت نے فقیر کے پاس ایک تحریر بھیجی تھی جس میں انہوں نے فقیر کی بابت یہ کہا تھا کہ آپ محال شرعی کو زیر قدرت باری تعالیٰ مانتے ہیں لہذا آپ کی تکفیر کے لئے یہی کافی ہے۔ گو دنیا میں علم کی کمی اور جہالت کی کثرت ہو گئی ہے مگر بفضلہ تعالیٰ اہل علم و فضل ابھی زندہ اور موجود ہیں۔ ان بقلم خود علامہ نے اپنے جہل و بے علمی کا ثبوت دیا ہے اور علم اور اہل علم پر ظلم کیا ہے ابھی تو بیچارہ عبارات اہل علم کے صحیح ترجمہ کرنے پر بھی قادر نہیں ہے۔“

بقول صحیح کے آمدی فکے پیر شدی اس پر ہمت یہ ہے کہ اکابر علماء پر فتوے کفر لگانے کا شوق فقیر نے ایسی لغویات کی طرف توجہ کرنا بے کار سمجھ کر ترک کیا کہ اذا خاطبہم الجاہلون قالوا سلاماً، فرمان رب کریم ہے اور اعرض عن الجاہلین بھی فرمایا گیا ہے۔ ان دونوں آیات شریفہ سے میں سبق ملا ہے کہ جاہلوں سے اعراض کرنا چاہئے۔ فقیر نے اس پر عمل کیا۔ (اشکاف حق مشا) ان عبارتوں میں ملا اشکاف نے خود اپنی جو تعریف کی ہے اور حضرت مولانا شاہ رضا خاں صاحب پر جو کچھ اچھا لایا ہے پہلے اسی پر پھر سے نظر ڈال لیجئے۔ علامہ اشکاف مولوی خلیل احمد صاحب خود اپنی ذات کے متعلق فرماتے ہیں (علامہ کف لسان مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی جیسے) اہل علم و فضل دنیا میں ابھی زندہ ہیں۔

۱- مولانا شاہد رضا خاں سیلی بھیت نے علم اور اہل علم (علامہ کف لسان) پر ظلم کیا ہے۔

۲- ملا کف لسان مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی اکبر علماء ہیں۔

۳- چونکہ آپ جلالت علم و فضل اور دینی اکبریت کے منصب عالی پر فائز ہیں۔

۴- اس لئے آپ نے مولانا شاہد رضا خاں صاحب کی لغویات کی طرف توجہ کرنا ہی بیکار سمجھا اور جواب ترک فرمادیا۔

۵- چونکہ علامہ اشکاف قرآن حکیم کے پکے عامل ہیں اس لئے آپ نے دو آیات

کریمہ واذا خاطبہم الجاہلون قالوا سلاماً اور اعرض عن الجاہلین پر پورا پورا عمل کر کے اپنے قول کے مطابق مولانا شاہد رضا خاں صاحب جیسے جاہل کا جواب دینے سے اعراض ہی کیا۔

بدایوں میں علامہ کف لسان مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کے جھوٹ بولنے کے قصے تو سننے میں آئے تھے ہم نے اس طرف کوئی خاص توجہ نہیں دی تھی مگر آپ کی

یہ کتاب "انکشاف حق" تو جگہ جگہ یہ بتا رہی ہے کہ آپ عادی جھوٹے اور فریبی ہیں، یہیں دیکھئے کہ آپ نے مولانا شاہد رضا خاں صاحب کو کیا کیا کہہ کر بیان کیا کہ ان کی لغویات کا جواب دینا تو درکنار اس طرف توجہ کرنا بھی بیجا سمجھ کر ترک کر دیا پھر اس کو ملا انکشاف نے اس طرح مضبوط و موکد کر دیا کہ قرآن شریف کے حکموں پر عمل کرتے ہوئے آپ نے جواب سے اعراض کرنے پر ہی عمل کیا۔ مگر آپ جیسے عادی کذب بیان و فریبی کہاں خاموش رہنے والے تھے رگ پھڑ پھڑائی۔ آپ نے آخر اپنے ہی بیان کردہ قرآنی احکام سے منہ موڑ لیا اور سارے اعراض اور ترک کو دھتکتا کر ان لغویات کا جواب دے ہی دیا اور اپنے ماتھے پر جھوٹ کا یہ کلک برقرار رکھا کہ آپ نے قرآن حکیم کے حکم کے مطابق ترک و اعراض پر عمل کر لیا ہے۔

یہ تو آپ ہی کے بیان کردہ آپ کے ذاتی اوصاف تھے، حضرت مولینا شاہد رضا خاں صاحب پہلی بھیت مظلہ العالی پر آپ نے جو کیچڑ اچھالا ہے اسے بھی دیکھ لیجئے۔

ملا انکشاف فرماتے ہیں۔

۱۔ "نااہل و نادان واقف ہے ۲۔ بقلم خود علامہ ۳۔ جاہل دے علم ۴۔ علم اور اہل علم پر قلم کرنے والا ۵۔ اہل علم کی عبدتوں کا ترجمہ کرنے پر قادر نہیں ۶۔ بقول شخصہ ہر طرح بے حیثیت ۷۔ اس پر یہ ہمت کہ علامہ کف لسان مولوی خلیل احمد بدایونی جیسے اکبر علماء پر فتوے کفر لگانے کا شوق ۸۔ لغویا والا۔"

اب آپ یہ دیکھئے کہ علامہ انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی اپنے جملوں اور الزامات میں کتنے جھوٹے اور فریبی ہیں اور یہ بھی ملاحظہ فرمائیے کہ ہم سے الزامات اٹھنے علامہ کف لسان پر کیے وارد ہو رہے ہیں اور یہ بھی مشاہدہ

کر لیجئے گا کہ علامہ انکشاف کو ان کا علمی گھنڈ اور تنکیر۔۔۔ کس طرح لے ڈوبا ہے سب سے پہلے علامہ کف لسان کی ان عبارت کو دیکھئے جو مولانا شاہد رضا خاں صاحب کے جواب میں اصل مبحث میں — آپ فرماتے ہیں۔

"اب ہم بتاتے ہیں کہ محال شرعی جو کہ محال بالغیر کی ایک صنف ہے ممکن بالذات ہوتا ہے۔ علماء محققین کا ارشاد ہے کہ ہر ممکن بالذات زیر قدرت... داخل ہے۔ علامہ فضل حق خیر آبادی مرحوم اپنے رسالے "امتناع نظیر" میں فرماتے ہیں "افاد الاستاذ پس حق آنت کہ اوسبحانہ برہر ممکن ذاتی قادر است" ناظرین کرام غور فرمائیں کہ مولانا خیر آبادی نے کس قدر صاف طریقہ سے فرمادیا حق ہی میکہ حق تعالیٰ جل و علا ہر ممکن ذاتی پر قادر ہے۔"

علامہ انکشاف کا دعویٰ اس طرح ہے۔

محال شرعی محال بالغیر کی ایک صنف ہے جو ممکن بالذات ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر ممکن بالذات پر قادر ہے۔

لہذا اللہ تعالیٰ محال شرعی پر بھی قادر ہے۔ (مذاہد اللہ)

اور دلیل میں آپ کہتے ہیں کہ :-

حضرت علامہ خیر آبادی نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر ممکن ذاتی پر قادر ہے۔ اور دلیل کی تائید میں حضرت علامہ عبدالغنی نابلسی اور اعلیٰ حضرت امام بریلوی کے اقوال پیش کئے ہیں۔

اب ہماری بحث کو تمہید کے ساتھ ملاحظہ فرمائیں۔

مولوی حیدر علی رامپوری اپنی منطق، فلسفہ، علم کلام کی مہارت کے گھنڈ میں اسکان نظیر ثابت کرنے پہلے تھے اپنی دانست میں بہت بڑے اعترافات اٹھائے تھے۔ نجد یہ دباہ کی پوری دکان کی تھی، حضرت علامہ خیر آبادی نے "امتناع نظیر"

میں ان کی جہالت و حماقت کو عیاں کر کے رکھ دیا، مولوی حیدر علی رامپوری نے اس جملہ پر بھی بحث کی تھی۔ حضرت علامہ خیر آبادی نے اس جملہ "حق آنت کہ اوسمانہ بر ہر ممکن ذاتی قادر است" سے قبل متکلمین کے اختلاف کا ذکر کرتے ہوئے آگے اس جملہ کی تشریح فرمائی ہے۔ مولوی خلیل احمد صاحب ان مضامین کو کیا خاک سمجھیں بس وہ تو نقل ہی اور نقل کی جو حیثیت ہوتی ہے وہ معلوم، کچھ ہو لوگوں میں اتنا تو چرچا ہو جائے گا کہ علامہ انکشاف منطق و فلسفہ، علم کلام کے بہت بڑے ماہر ہیں اور اس عظیم قوتِ علمیہ کے سبب ہی انہوں نے کف لسان کا موقف اختیار کیا ہے اسے علامہ کف لسان آئیے اور اپنی جہالت و حماقت کا تماشا دیکھئے، حضرت علامہ فضل حق خیر آبادی اسی اپنی کتاب "امتناع نظیر" کے ص ۱۲ پر فرماتے ہیں۔

"واعتقاد ایں کہ ہر ممکن ذاتی کو مستلزم مستنق ذاتی باشد تحت قدرت الہی داخل است نیز بکفر و بے ایمانی می کشد، یہ قدرت وغیرہ صفات کمالیہ حضرت باری جل شانہ نزد عامہ متکلمین وہم نزد پیشوایان ایں سفیہ بے ایمان ممکنات ذاتی هستند و عدم آنها کہ ممکن ذاتی و مستنق بالغیر است نزد متکلمین تحت قدرت الہی داخل نیست و اعتقاد بدو قول آں تحت قدرت کفر و الحاد است۔"

علامہ خیر آبادی کی اس عبارت کا ترجمہ بھی دیکھ لیجئے۔

ترجمہ۔ "اور یہ عقیدہ رکھنا کہ ہر ممکن ذاتی اگرچہ مستنق ذاتی کا مستلزم ہو اللہ تعالیٰ کی قدرت کے تحت داخل ہے۔ کفر و بے ایمانی کی طرف لے جاتا ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی صفت قدرت اور اس کے علاوہ باری تعالیٰ کی دوسری صفات کمالیہ عام متکلمین کے نزدیک اور اس بے وقوف بے ایمان (مولوی حیدر علی رامپوری) کے (وہابی) پیشواؤں کے نزدیک بھی ممکنات ذاتی ہیں اور ان سے

صفات کمالیہ کا مستلزم ہونا جو کہ ممکن ذاتی اور مستنق بالغیر ہے، متکلمین کے نزدیک قدرت الہیہ کے تحت داخل ہی نہیں ہے اور ان کا قدرت الہی کے تحت داخل ہونے کا عقیدہ رکھنا کفر اور الحاد (بے دینی) ہے۔" (ترجمہ عبارت امتناع نظیر ص ۲۱)

اسے علامہ کف لسان بجنوری! کچھ آپ کو اپنی جہالت بلکہ کفر و الحاد پر یقین آیا؟ یہ وہی علامہ۔۔۔ خیر آبادی ہیں جن کے رسالہ "امتناع نظیر" سے آپ نے یہ جملہ نقل کیا تھا کہ۔۔۔ "اللہ تعالیٰ ہر ممکن ذاتی پر قادر ہے۔"

وہی علامہ اسی امتناع نظیر میں سبق پڑھا رہے ہیں کہ۔۔۔

"یہ عقیدہ رکھنا کہ ہر ممکن ذاتی اگرچہ مستنق ذاتی کا مستلزم ہو زیر قدرت داخل ہے، کفر و الحاد ہے۔"

اور یہی مولانا شاہد رضا خان صاحب سیلی بھیت کا ارشاد ہے۔

اے انکشافی ملاجی! کیا آپ یہ گمان رکھیں گے کہ حضرت علامہ فضل حق خیر آبادی آپ جیسے بدحو تھے جو ایک جگہ کچھ کہتے تھے اور دوسری جگہ کچھ اور وہ خود اپنے ہی اقوال و مسلمات کو نہیں سمجھتے تھے؟ انشاء اللہ تعالیٰ قدرے تفصیل سے ہم عنقریب گفتگو کریں گے۔ پہلے ہم حضرت علامہ خیر آبادی کے مندرجہ بالا قول کی تائید میں ایک دو مستند قول اور نقل کر دیں۔

شرح عقائد نسفی ص ۱۲ پر فرمایا۔

والحاصل ان الممكن لا یلزم من فرض وقوعه محال بالنظرانی ذاته واما بالنظرانی امر زائد علی نفسه فلا نسلم انه لا یلزم المحال۔

یعنی ممکن کے وقوع کو فرض کرنے سے اس کی ذات کے اعتبار سے محال لازم نہیں آئیگا۔ لیکن نفس ممکن پر امر زائد کے اعتبار سے ہم نہیں تسلیم کر سکتے کہ محال لازم نہ آئے۔

امام رازی تفسیر کبیر جلد ۲ ص ۲۲ پر زیر آیت کریمہ ان اللہ لا یظلم

مثقال ذرۃ فرماتے ہیں واللہ یدل علی ان الظلم محال من اللہ ان
الظلم مستلزم للجهل والحاجۃ عندکم وهما محالان علی اللہ و
مستلزمہ المحال محال والمحال غیر مقدور۔ یعنی اللہ تعالیٰ سے ظلم محال
ہونے پر جو بات دلائل کرتی ہے وہ یہ ہے کہ ظلم "جہل اور حاجت کا مستلزم ہے۔
تمہارے نزدیک جہل اور حاجت اللہ تعالیٰ پر محال ہیں اور محال کا مستلزم بھی محال
ہوتا ہے اور محال غیر مقدور ہے۔ (یعنی تحت قدرت الہی داخل نہیں)

ہم چاہتے ہیں کہ ان علمائے دین کی عبارتوں کو اصل مسئلہ کے ساتھ منطبق
کر کے مفہوم کو صاف کر دیں اور یہ بھی دکھادیں کہ مولوی خلیل احمد بجنوری بدایونی نے
کہاں کہاں تھوکریں کھائی ہیں اور کس طرح عوام کو کافر و کفر بنانے کی کوشش کی ہے۔
مولانا شاہد رضا خان صاحب کا یہ قول آپ نے نقل کیا ہے کہ :-

"محال شرعی کو آپ زیر قدرت باری تعالیٰ مانتے ہیں جو آپ کے کفر کیلئے کافی ہے"
مولوی خلیل احمد بدایونی نے اس کا رد یوں کیا کہ :-

"محال شرعی محال بالغیر ہے (یہ ہیں بھی تسلیم ہے) اور محال بالغیر ممکن بالذات
ہی تو ہے جس پر اللہ تعالیٰ قادر ہے اور یہی ہیں تسلیم نہیں اسلئے کہ
یہ اسلامی تعلیمات اور ائمہ دین کے ارشادات کے خلاف ہے۔"

ہمارے ائمہ فرماتے ہیں کہ ایک امر ممکن بالذات تھا اب وہ کسی امر زائد کی وجہ سے محال
ہو گیا مثلاً شرعی حکم جیسے غیر نے اس ممکن کو محال بنا دیا یعنی ایک امر متوقع میں ہزار ممکن ہو
مگر حکم شرع جب اس کے وقوع کو محال بنا دے تو وہ قدرت الہی کے تحت آنے کے
صلاحیت کو ختم کر دے گا۔ اب صرف ممکن بالذات پر نظر رکھنا اور اس کے متمتع بالغیر
ہونے سے آنکھیں چرا کر تحت قدرت الہی داخل کرنا کفر و الحاد ہوگا۔ علامہ خیر آبادی
کے الفاظ کو دیکھئے۔

"وعدم آنہا کہ ممکن ذاتی متمتع بالغیر مستلزم نزد ممکن تحت قدرت الہی

داخل نیست و اعتقاد بدخول آل تحت قدرت کفر و الحاد مست۔"

یعنی صفات کمالیہ جو ممکنات ذاتی ہیں ان کا عدم ممکن ذاتی اور متمتع بالغیر ہے۔ ممکن
کے نزدیک قدرت الہی کے تحت داخل نہیں اور تحت قدرت الہی داخل ہونے کا عقیدہ
رکھنا کفر و الحاد ہے۔ دیکھ لیجئے کہ ممکن ذاتی کے ساتھ متمتع بالغیر کا لفظ موجود ہے اور اسی
کو ممکن تحت قدرت ماننا کفر و الحاد بتا رہے ہیں اور اسی کو ملامت انکشاف مولوی خلیل احمد
بدایونی نے یوں بیان کیا ہے۔

"محال بالغیر ممکن بالذات ہوتا ہے علماء محققین کا ارشاد ہے کہ ہر ممکن
بالذات زیر قدرت داخل ہے۔"

اور دلیل میں علامہ خیر آبادی کا یہ جملہ نقل کیا ہے۔

"پس حق آنست کہ او سبحانه بر ہر ممکن ذاتی قادر است۔"

یعنی پس حق یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر ممکن ذاتی پر قادر ہے۔

یہ بدھو علامہ کف لسان یہ سمجھ ہی نہیں سکے۔ ہر ممکن ذاتی جب تک وہ ممکن ذاتی ہے
اور متمتع بالغیر نہیں ہے ایسے ہر ممکن ذاتی پر اللہ تعالیٰ کا قادر ہونا محققین نے مانا ہے
مگر وہ ممکن ذاتی متمتع بالغیر بھی ہے تو اب اس پر خالص ممکن ذاتی کا حکم لگا کر تحت قدرت
داخل نہیں کر سکتے۔ عام ممکن کے نزدیک یہ کفر و الحاد ہے۔

چونکہ اکبر علامہ کف لسان مولوی خلیل احمد صاحب نے علامہ خیر آبادی اور علامہ
محققین پر جھوٹا الزام لگایا ہے۔ بہتان باندھ کر عوام کو کفر و الحاد کی طرف گھسیٹنے کی
کوشش کی اور اس کے لئے اذعان الفاظ استعمال کئے ہیں اس لئے ہم اس پر یہاں
حسب وعدہ تفصیلی گفتگو کریں گے۔

واقعہ یہ ہے کہ حضرت علامہ فضل حق خیر آبادی اپنے والد ماجد و استاذ علامہ
فضل امام کے مسلک پر صفات الہیہ اور ان کے سلب میں محال بالغیر کے قائل ہی نہیں
ہیں جو ان کے اس قول سے کہ "اللہ تعالیٰ ہر ممکن پر قادر ہے" یہ لازم آئے کہ محال

بالغیر حق قدرت داخل ہے، ان کے منقولہ قول سے مولوی خلیل احمد صاحب کا ان کے مسلک کے خلاف استدلال اور اس کی ان کی طرف نسبت ہی سب سے باطل ہے۔ علامہ فضل امام کے مسلک کو پیش کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ صفات الہیہ کے سلسلہ میں اختلاف بیان کر دیا جائے۔ تاکہ نفس مستد کو ان کے مسلک پر اور تمام مذہبوں پر سمجھے میں ہمالی ہو جائے۔

اسی امتناع نظیر ص ۶۶ پر علامہ فضل حق خیر آبادی فرماتے ہیں۔

”اکنون باید دانست که در سلسله صفات کمالیہ حضرت واجب الوجود سبحانہ اختلاف است، معتزله و فلاسفہ حضرات موفیاء کرام و محققین متکلمین صفات کمالیہ را عین ذات می دانند و عامہ متکلمین صفات کمالیہ را غیر ذات حقہ اعتقاد می کنند و عامہ اشاعره می گویند کہ صفات او سبحانه نہ عین اویند نہ غیر اویند۔“

مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کمالیہ کے مسئلہ میں اختلاف ہے جسکی تفصیل یوں ہے معتزلہ، فلاسفہ اور حضرات موفیاء کرام اور محققین متکلمین صفات کمالیہ کو عین ذات سمجھتے ہیں۔

۱۔ عام متکلمین صفات کمالیہ کے بارے میں غیر ذات حق کا عقیدہ رکھتے ہیں۔

۲۔ اور عام اشاعره فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کی صفات نہ اس کی عین ہیں نہ اس کی غیر ہیں۔

ان تینوں مسلکوں میں پہلا مسلک حضرت علامہ فضل حق خیر آبادی اور ان کے والد ماجد حضرت علامہ فضل امام کا ہے چنانچہ اسی قول کے تحت کہ ”اللہ تعالیٰ ہر ممکن پر قادر ہے“ علامہ فضل حق خیر آبادی مولوی حیدر علی راسپوری کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

”استاذ مدعی قائل اند باین کہ صفات کمالیہ عین او سبحانه است۔“

(امتناع نظیر ص ۶۶)

یعنی حضرت استاذ اس مذہب کے قائل ہیں کہ صفات کمالیہ اللہ تعالیٰ کی عین ذات ہیں۔ اسی صفحہ پر چند سطروں کے بعد فرماتے ہیں۔

”استاذ مدظلہ بزیادۃ صفات کمالیہ بر ذات حق قائل نیست و نہ امکان و مقدوریت آنها قائل است تا آنجہ اس قائل در شق امکان و مقدوریت صفات کمالیہ وارد کردہ است و ارد شود۔“ (امتناع نظیر ص ۶۹)

یعنی استاذ محترم منظر ذات حق پر صفات الہیہ کی زیادتی کے قائل ہی نہیں ہیں نہ انہ صفات کمالیہ کے امکان و مقدوریت کے قائل ہیں تاکہ جیسا کہ اس قائل (مولوی حیدر علی راسپوری) نے صفات کمالیہ کو امکان و مقدوریت کی شق میں داخل کیا ہے وارد ہو سکے۔

کیوں علامہ کف لسان اٹھلی کچھ آنکھیں کچھ آپ کو پتہ چلا کہ آپ کتنی جہالتوں کے مرکب ہیں حضرت علامہ خیر آبادی کے مسلک میں تمام استحالات عقلیہ و شرعیہ محال بالذات ہیں۔ ان کے مذہب پر بالغیر کا صفات الہیہ میں سرے سے گزر ہی نہیں جو علامہ کف لسان مجتوری محال شرعی کو بالغیر کی صفت بتا کر ممکن بالذات میں گھسیٹ لیں اور تحت قدرت الہی بتا کر ڈھٹائی سے علامہ خیر آبادی اور محققین کی طرف نسبت کر کے سند یافتہ بن جائیں۔

مذہب ثانی :- دوسرے مذہب والے عام متکلمین صفات کمالیہ کو ذات

حق پر زائد و غیر اور ممکن بالذات کہتے ہیں۔ مگر دوسرے مذہب والے متکلمین ممکن بالذات محال بالغیر کے زیر قدرت الہی ہونے کا انکار فرماتے ہیں اور کفر و الحاد مانتے ہیں۔ ہم نے امتناع نظیر سے جو عبارت نقل کی ہے وہ اسی مذہب پر حضرت علامہ خیر آبادی نے اس عبارت میں ممکن بالذات کہکر زیر قدرت الہی بتانے والوں کا نہ صرف رد کیا ہے بلکہ انہیں کفر و بے دینی تک پہنچا دیا ہے۔ عبارت کا وہ حصہ پھر دیکھ لیں۔

"وعدم آنها که ممکن ذاتی و متمنع بالغیر است نزد متکلمین تحت قدرت الہی

داخل نیست و اعتقاد بدخول آں تحت قدرت کفر و الحاد است۔"

اسی مذہب کے حکم سے متعلق ہم شرح عقائد نسفی و تفسیر کبیر سے عبارتیں پیش کر چکے ہیں اور یہی مسلک حضرت علامہ عبدالغنی نابلسی رحمۃ اللہ علیہ اور اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کہے۔

یہ تو آپ اور ملا حفظہ فرما چکے کہ ماہر کذب و بہتان حاذق کف لسان مولوی خلیل احمد صاحب نے حضرت علامہ فضل حق خیر آبادی پر کتنا بڑا جھوٹ بولا کہ ممکن سے بالذات محال بالغیر کے زیر قدرت الہی ماننے کا الزام علامہ خیر آبادی کے سر دھردیا۔ حالانکہ علامہ خیر آبادی اس عقیدہ کو کفر و الحاد فرماتے ہیں۔

اسی کذب و بہتان سے مولوی خلیل احمد نے حضرت علامہ عبدالغنی نابلسی کو بھی نہیں چھوڑا۔ حضرت موصوف کی عبارت نقل کر کے ترجمانی و مفہوم بیانی میں حضرت علامہ نابلسی پر بھی اتہام رکھ دیا کہ وہ بھی ممکن بالذات متمنع بالغیر کو تحت قدرت الہی مانتے ہیں۔ لعنة الله على الكاذبين۔

مولوی خلیل احمد بدایونی نے علامہ نابلسی کی جو عبارت اپنی کتاب انکشاف حق ص ۱۸ پر نقل کی ہے وہ یہ ہے۔ "قال المحققون المراد بالممكن مالا يجب وجوده ولا عدمه لذاته فلا دخل مالا يتصور من الممكنات لا لذاته بل لغیر ممکن تعلق علمه تعالى بعدم وقوعه كایمان ابی جہل۔"

حضرت علامہ عبدالغنی نابلسی کی اس عبارت کا مفہوم یہ ہے۔

۱۔ ممکن بالذات سے مراد جس کا وجود عدم واجب نہ ہو۔

۲۔ ممکن بالذات میں متمنع بالغیر بھی داخل ہو جائے گا۔

۳۔ پھر اس کو اس طرح سمجھا یا کہ وہ ممکن بالذات اگرچہ وجود میں آ تو سکتا تھا مگر

علم الہی میں اس کا وجود میں نہ آنا تھا اس لئے وہ ممکن بالذات محال بالغیر بھی

کہلائے گا۔

۴۔ اس کو مثال سے سمجھایا جیسے ابو جہل کا ایمان کہ اس کا ایمان لانا ممکن بالذات

تھا مگر علم الہی میں جب یہ تھا کہ وہ ایمان نہیں لائے گا تو اب اس کا ایمان لانا محال بالغیر ہے یہاں تک بات بالکل صحیح ہے۔

مگر مولوی خلیل احمد بدایونی نے اس عبارت کا مفہوم بیان کرتے ہوئے اپنی طرف

سے یہ جملہ بڑھا دیا کہ "زیر قدرت باری تعالیٰ داخل ہے" اور یہ قطعاً جھوٹ اور

بہتان ہے۔ حضرت علامہ عبدالغنی نابلسی کی عبارت میں سرے سے یہ جملہ ہی موجود نہیں

ہے اور نہ مولوی خلیل احمد بدایونی کہیں یہ دکھا سکتے ہیں کہ حضرت علامہ عبدالغنی

نابلسی کا یہ مسلک ہے یا انہوں نے کہیں یہ تحریر کیا ہے۔

یہ علامہ کف لسان جیسے خود کفر و ارتداد کی حمایت و اشاعت میں سرگرم ہے

ائمہ دین پر بھی بہتان باندھ رہا ہے کہ وہ بھی کفر و الحاد کی تعلیم دے رہے ہیں۔

العیاذ باللہ تعالیٰ۔

اسی طرح مولوی خلیل احمد بدایونی نے اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ پر بھی

یہ جھوٹا الزام رکھا ہے کہ وہ بھی ممکن بالذات محال بالغیر کے زیر قدرت الہی داخل

ہونے کے قائل تھے۔ دیکھئے انکشاف ص ۱۸ پر آپ کے کذب و بہتان کو ہم اعلیٰ حضرت

قدس سرہ کے مسلک کو ان کی کتاب سبحان السبوح سے ہی بیان کرتے ہیں اور ایسی

عبارت نقل کرتے ہیں جس سے مولوی خلیل احمد صاحب کے علم و فضل یا حماقت و

جہالت کو دیکھ لیا جائے۔

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:-

"ہر متمنع بالغیر محال بالذات کو مستلزم اور باوجود اس کے خود ممکن

بالذات ہوتا ہے۔" (سبحان السبوح فتاویٰ رضویہ ج ۶ ص ۲۶۹)

اس سے قبل فرمایا۔

”اے ذی ہوش! ورود نص کے سبب خلاف نص کو محال شرعی اس لئے کہتے ہیں کہ اس کا وقوع محال عقلی یعنی کذب الہی کو مستلزم، شرح عقائد میں ہے۔ لوقوع لزوم کذب کلام اللہ تعالیٰ و هو محال۔“ (سبحان السبوح از فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۲۶)

کیوں جناب، مکرہ علوم کذب و بہتان! کچھ آپ کو اپنے کذب و جہالت کا اندازہ ہوا، کچھ حیابھی آئی کہ آپ کیا کیا بکواس کر گئے۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ پر تو آپ نے بہت ناپاک حملے کئے ہیں اور دوسروں کے حلوں کو سراہا ہے کچھ آپ کو تمیز ہوئی کہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ تو ائمہ دین اور علماء اہلسنت کا دامن بھٹائے ہوئے ہیں اور ان کی اتباع کرتے ہوئے مسلمانوں کو صراط مستقیم پر گامزن کرنا چاہتے ہیں اور ایک آپ ہیں کہ اپنے کذب و افتراء جاہلانہ گھنڈا امتحانہ علمی تکبر سے خود کفر و ارتداد میں مبتلا ہو کر مسلمانوں کو بھی ارتداد و جہنم کی طرف گھسیٹ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو آپ کے شر سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

آگے صفحہ ۱۹ پر علامہ کف لسان مولوی خلیل احمد صاحب رقمطراز ہیں۔
”الغرض یہ گروہ مسلمانوں کو کافر کہنے کے مہلک مرض میں مبتلا ہے۔“

آپ کا جھوٹ تو آپ ہی کے عمل سے ظاہر ہوتا جا رہا ہے جو باقی ہے وہ بھی طریاں ہو جائے گا لیکن اتنی بات سن لیجئے کہ ان کے مہلک مرض کی آپ کو کیا فکر پڑ گئی ہے اور آپ کا عادتاً کذب و بہتان، جہالت و حماقت غرور و تکبر کسی کے مرض کو کیا خاک سمجھتے دے گا۔ آپ اپنے مہلک مرض کو دیکھتے جو آپ کو کفر و ارتداد کے غار میں ڈھکیں کر تخت انشری سے جہنم تک پہنچا دینا چاہتا ہے۔

آگے اسی صفحہ پر علامہ کف لسان رطب اللسان ہیں۔

”الحاصل غور کرنے سے ثابت ہوا کہ نہ درحقیقت نہ علماء دیوبند سے کوئی اصول اختلاف ہے بلکہ ضروریات دین میں سے کسی مسئلہ یا

اصول شرعیہ میں سے کسی اصل کا انکار ثابت نہیں ہوتا۔“ (انکشاف ص ۲۵)

جی ہاں علامہ کف لسان! اب آپ کو کیا اختلاف نظر آئے گا، کیا کوئی دیوبندی و بابی اپنے دیوبندی آقاؤں سے اختلاف کرے گا۔ پھر آپ جیسا دیوبندیت و وہابیت کا پکا و قارہ سپوت دیوبندیوں کے کفر و ارتداد کو عین ایمان بنا کر جہنم کی طرف گھسیٹنے والا یہ کہے گا کہ ضروریات دین و اصول دین میں اختلاف ہے۔

اے جامع کفر و ایمان علامہ کف لسان! بریلی اور دیوبند کے درمیان نور و ظلمت دن و رات ایمان و کفر، جنت و جہنم کا اختلاف ہے۔ دونوں ایک دوسرے کی نفی ہیں جن کا اجتماع محال بالذات ہے۔

رہا آپ کا گروہ مسکین بنکر بھولے پن سے فروعات کے اختلاف کا ذکر کرنا تو ان باتوں سے لوگ آپ کے جھانے میں آنے والے نہیں ہیں ان ہی فروعات کی آڑ میں آپ نے بہت دھوکے دیئے ہیں اور کافر و مرتد بنانے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی ہے۔ مولوی خلیل احمد بخوری بدایونی نے ص ۲ سے ص ۲۵ تک اپنے مقالوں کا خلاصہ بیان کیا ہے۔ جس پر یہاں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے البتہ ص ۲۵ پر آپ نے نوٹ کی جو بھرتی کی ہے اس پر تبصرہ ضروری ہے۔ علامہ کف لسان لکھتے ہیں۔

”جب کہ ہم ثابت کر چکے ہیں کہ تکفیر مسلم کا مسئلہ تقلیدی نہیں اور اس مسئلہ میں ائمہ اہلسنت کا اتباع کیا جائے گا۔“ (انکشاف ص ۲۵)

علامہ انکشاف نے یہاں تک ثابت تو کچھ نہیں کیا مگر عادت کے مطابق بے سری ضرور گائے کہ ہم ثابت کر چکے، آپ کے نزدیک ثابت نہ کرنا ہی ثابت کرنا ہے۔ اور جو کچھ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے حقیقتاً وہ باطل اور ثابت نہ کرنا ہے۔ پھر جب تکفیر مسلم کا مسئلہ آپ کے نزدیک سب سے تقلیدی ہی نہ رہا تو اسی مسئلہ میں ائمہ دین کی تقلید کا دعویٰ ہی جھوٹ اور بنیادوں ٹھہرا۔ ص ۲۵ پر مولوی خلیل احمد صاحب کی ایک اور بددیہی کی حرکت دیکھئے جس میں انہوں نے دیوبندیوں، وہابیوں کی کفری حمایت اور ان کے

کفریات پر پردہ ڈالنے کے لئے ہر تاویل کی آڑ میں ارتکاب کفر اور انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی توہین کی کھلی چھوٹ دیدی ہے آپ کہتے ہیں۔

”تکفیر کے معاملہ میں ہمارے ائمہ کرام نے بھونک بھونک کر قدم رکھا ہے اور ہمیں بھی احتیاط کا حکم دیا ہے جس کا کلام ہو اس صاحب کلام کی ہر تاویل قبول کی جائے گی۔“ (مکشاف حق ص ۲۵) مآذ اللہ تعالیٰ۔

اب ہزار کوئی بدتر سے بدتر کفر و ارتداد کرے مآذ اللہ کرام خصوصاً سید الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں لوگ بدترین توہین کرتے جائیں۔ اپنے قول کو برقرار رکھیں جھوٹی تاویلیں چلائیں۔ ملا انکشاف بخجوری ان کی بیٹھ تھپک رہے ہیں کہ بیٹا شاہنشاہ جو کچھ حرکت کی تھی یہ بہت اچھا کیا کہ تو نے تاویل کر لی۔ بس کفریات تک توہین کر اور تاویل کرتا چلا جا سیدے جہنم پہنچ جا جو مولوی خلیل احمد کی محبوب جنت ہے۔ اس لئے کہ صاحب کلام کی ہر تاویل قبول کی جاتی ہے اور پھر کوئی کفر کفر نہیں رہتا اور نہ توہین توہین رہتی چاہے وہ رے خراٹ و ہالی !

یہ قول غلط نہیں معلوم ہوتا کہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی توہین کرنے والوں اور ان کی حمایت کرنے والوں کو توبہ کی توفیق نصیب نہیں ہوتی۔ آپ مولوی خلیل احمد بدایونی کی پوری کتاب دیکھ لیجئے تاویل ہی تاویل نظر آئے گی توبہ و تجدید ایمان کی ہوا بھی نہیں لگے گی صاف معلوم ہوتا ہے کہ خود آپ کی تقدیر میں توبہ نہیں نہ آپ کو یہ نصیب ہوا کہ توبہ و تجدید ایمان کی تعلیم دیں۔

معلوم ہوتا ہے بسط البنان کی طرح قادیانیوں کی تاویلات کا آپ نے مطالعہ نہیں کیا ہے ورنہ ان کی ہر تاویل کو قبول فرما کر آپ کف لسان ہی نہیں بلکہ قادیانی دین اختیار کر لیتے۔ مولوی خلیل احمد صاحب کو ان کی قسمت پر چھوڑ کر ہم ان کی لائن پر ہی گفتگو کرنا چاہتے ہیں۔ اے علامہ کف لسان! شاید آپ کی سمجھ میں یوں آجائے کہ:-

ایک بدتمیز بد لکام کلیر آپ کے اور آپ کے روبرو آپ کی اولاد شاگردوں

مریدوں کے سامنے برسر عام آپ کے باپ داداؤں کو بخش گالیاں دے توہین و تذلیل کرے تو آپ انتہائی متانت سے پوچھیں گے کہ بیٹا، باوا، دادا، میاں آپ یہ کیسی بات کہہ رہے ہیں اس پر وہ کلیر پھر وہی بدترین گالیاں سنائے، اسی تحقیر و تذلیل سے پیش آئے اور یہ بھی کہے کہ مولانا صاحب میں تو کہتا رہوں گا آپ کیا جانیں اس کی تاویل ہے تو ضرور آپ اسے چھوڑ دیں گے آپ کے شاگرد، مریدین، اولاد براخیغتہ ہوں تو آپ منہ پر انگلی رکھ کر یہی کہیں گے۔ کف لسان۔ اے سپوتو! میں خود تاویل قبول کر کے خاموش ہو گیا ہوں۔ تم بھی اس کی ہر تاویل قبول کر کے اس کو گالیاں دینے دو، کف لسان کرو، بس میرے راستے پر جلو میری تقلید کرو۔

اگر اب بھی آپ کی فہم لطیف میں نہیں آیا ہے تو ایک ہلکی پھلکی مثال سن لیجئے۔ ”ایک شخص آپ کے اور آپ کی اولاد، شاگرد، مریدین، متعلقین کے سامنے سر بازار کہتا ہے مولوی خلیل احمد صاحب بخجوری بدایونی کے جابل گدھے ہیں۔“

گرفت پر وہ شخص کہتا ہے ٹھہرو اس میں ہرگز توہین و تذلیل اور گالی نہیں ہے میری تاویل سنو قائل کی ہر تاویل قبول کی جاتی ہے۔ میری بھی تاویل قبول کرو۔ آخر بڑے بڑے شرفار، ادبائر شغور بلکہ علماء اسی انسان کو شیر، ہرن، بیل، پروانہ کہتے ہیں۔ ان اقوال سے ان کہنے والوں کی مراد یہ تو نہیں ہوتی ہے کہ انسان کی شکل و صورت شیر، ہرن، بیل، پروانہ کی طرح ہے نہ یہ ارادہ ہوتا ہے کہ انسان اور شیر، ہرن، بیل، پروانہ تمام اوصاف میں برابر ہیں۔ اسی طرح میرا ہرگز یہ مقصد نہیں کہ مولوی خلیل احمد صاحب کی شکل و صورت، آنکھ، ناک، کان، منہ، سر، ہاتھ، پاؤں گدھے جیسے ہیں یا آپ گدھے کی طرح کوئی دم رکھتے ہیں یا آپ گدھے کی طرح ڈھیچوں ڈھیچوں کرتے ہیں۔ یہ تمام اوصاف میں مولوی خلیل احمد صاحب گدھے کی طرح ہیں۔ عرف عام و خاص میں ”گدھا“ جابل اور بے وقوف کو کہتے ہیں اور خود مولوی خلیل احمد صاحب اور ان

کے عقیدہ تہذیب و محب یہ دعویٰ نہیں کر سکتے کہ مولوی خلیل احمد صاحب تمام علوم ظاہریہ بالغینہ کے عالم اور فتون مروجہ سے واقف ہیں۔ آپ کو علم و فنون کا لاکھوں حصہ نصیب ہوا ہو یہ بھی دعویٰ کرنا باطل ہے تو پھر مولوی خلیل احمد صاحب کا جاہل و بے وقوف ہونا اور اس اعتبار پر گدھا ہونا بھی صحیح و ثابت۔

کہئے علامہ کف لسان مولوی خلیل احمد صاحب! آپ اور آپ کی سعادت مند فرمانبردار اولاد امریدین و متوسلین، معتقین، متعلقین، احباب آپ کی ہر تادیل کے فارمولے کو قبول کر کے آپ کا جاہل، بے وقوف گدھا ہونا برداشت کریں گے؟ اگر برداشت کرنے کو تیار ہیں تو انکشاف حق کی طرح ایک تکیہ پر یا شہار شائع کر کے اعلان کر دیجئے کہ:-

”مولوی خلیل احمد صاحب جاہل بے وقوف گدھے ہیں چونکہ اس قول میں تادیل جاری ہو سکتی ہے بلکہ تادیل کرنے والے جو بھی تادیل کی ہے اس کو ہر حال میں قبول کرنا اور قائل کو برا بھلا کہنے سے کف لسان کرنا ضروری ہے اس لئے مولوی خلیل احمد صاحب کے جاہل گدھا بے وقوف کہے جانے پر ہرگز ہرگز کوئی چراغ پانہ ہو بلکہ قائل کی تعریف کر کے اس کو اپنا پیشوا ماننے“

مگر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر مولوی خلیل احمد صاحب بدایلی کا ہی مسلک ہے تو آپ کو ”انکشاف حق“ لکھ کر اپنا غصہ اتارنے، لگایاں دینے، برا بھلا کہنے اور اپنے چراغ پانہ ہونے اور برداشت نہ کرنے کا اظہار کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی؟ آپ نے اپنے خصموں کی تادیلوں کو اپنے ہی دیوبندی مذہب پر کیے فراموش کر دیا۔ اگر اہلسنت نے آپ کو کافر و مرتد کہا تھا تو دیوبندی مذہب پر تادیل کے ساتھ ہی تو کہا تھا یہاں جب آپ کی ذات کا معاملہ ہوا تو کیسے آپ نے تادیل کو نظر انداز کر دیا۔ صاف ظاہر ہے کہ خود علامہ کف لسان مولوی خلیل احمد اور ان کے ساتھی مولوی خلیل احمد صاحب کی توہین و تذلیل

کو برداشت نہیں کر سکتے نہ کسی تادیل کو سننے کے لئے تیار ہو سکتے ہیں۔

جب علامہ کف لسان نے عملاً اپنی شان میں توہین برداشت نہیں کیا اور نہ وہ اور ان کے متعلقین کی تذلیل و تحقیر برداشت کرنے کے لئے تیار ہیں تو شرم آنے چاہئے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں کھلی توہین کرنے والوں کے خلاف تمہاری دینی حریت کو کیوں موت آجاتی ہے، عزت و حرمت نبوت کے لئے تمہاری جسمانی و ایمانی حرارت کیسے سلب ہو جاتی ہے۔ تم کس سیاہ دلی کے ساتھ توہین رسالت کو برداشت کرتے ہو اور برداشت کرنے کی عام تعلیم دے رہے ہو کہ توہین و تحقیر کرنے والے کی ہر تادیل قبول کی جائے گی نتیجہ میں علامہ کف لسان لکھتے ہیں۔

”ایسی صورتوں میں علماء و اکابر دیوبند کی تحفیر کیسی ہو سکتی ہے۔“

ناظرین! دیکھ لیں کہ علامہ کف لسان نے جو احمقانہ و کافرانہ تمہید اٹھائی تھی اس کا اصل مقصد کیا تھا۔

جی ہاں! جب توہین و تحقیر کی نجاست و نحوست آپ کی اور آپ کے پیشوا دیوبندیوں کی دباہیوں کی طینعت و سرشت مسلک و مذہب بلکہ دین بن چکی ہو اور آپ دیوبندی لوگ آپس میں ایک دوسرے کے ہر کفر کی تادیل کا بیڑا اٹھا رکھے ہوں تو ہزار بدترین نجاست آلود کفریات آپ لوگوں سے سرزد ہو جائیں۔ کب آپ ایک دوسرے پر کفر کا فتویٰ دے سکیں گے۔

اس کے بعد علامہ کف لسان ماہر کذب و بہتان نے پھر جھوٹ کا سلسلہ باندھا ہے۔ فرماتے ہیں۔

”جبکہ ان کی عبارتیں وہ مفروضہ مطلب ہی نہیں نہ ان کو قبول نہ اور علامہ کو قبول حسام الحرمین اور اس کے مصدقین علامہ حرمین شریفین کی تصدیقات کا حال بھی بیان ہو چکا ہے۔“ (انکشاف ص ۲۵)

کفر یہ عبارتیں خود اپنے صریح و ناقابل تاویل کفری معنی کو اس طرح بیان کر رہی ہیں کہ ان میں کسی فرض و اندازہ کی کسی طرف سے کوئی گنجائش ہی نہیں ہے، مفروضہ کہنا سر جھوٹ اور دیوبندی مرتدین کا بڑا فریب شیوہ ہے، بھلا دیوبندی مرتدین اپنے تو ہمیشہ نبوت و رسالت کے کفری جرم کو قبول کریں گے۔ رہا مولوی خلیل احمد صاحب کا یہ کہنا کہ علماء عصر کو بھی ان کفریہ عبارتوں کا وہ مفروضہ مطلب قبول نہیں جس کو حسام الحرمین نے بیان کیا ہے تو یہ بھی آپ کا بہت ہی بڑا جھوٹ اور علماء کو محصور بہ بہتان ہے جس کو باور بار ملا انکشاف نے دوہرایا ہے، اپنے جیسے اوصاف والے ملاؤں کو چھوڑ کر مولوی خلیل احمد صاحب مرتے دم تک یہ نہیں دکھا سکتے کہ قابل اعتماد علماء ہم عصر نے حسام الحرمین کے مطالب پر دلائل کے ساتھ بحث کر کے دیوبندی کفریہ عبارتوں کے کفری معنی کو مفروضہ قرار دے کر حکم کفر و ارتداد سے انکار کیا ہو، رہا آپ کا یہ کہنا کہ حسام الحرمین تصدیقات کا قطعاً کوئی حال بیان نہیں کیا ہے اور آگے بہت دور جا کر اپنے تصدیقات کا ذکر کیا ہے وہیں ان کے جھوٹ فریب اور مکاری کو ملاحظہ فرمایا لیجئے گا۔ اس کے بعد علامہ انکشاف اسی سے متصل ص ۲۵ پر لکھتے ہیں۔

”ہمارے ائمہ کرام نے صریح اقوال میں بھی تاویل فرما کر اقوال کو صحیح محل پر اتارا اور حکم کفر نہیں دیا۔“

اے ملا انکشاف! آپ کچھ اپنے کہے ہوئے کو بھی سمجھتے ہیں یا نہیں، ملاجی! جب صحیح تاویل ہو سکے اور صحیح محل ہو تب تو اتاریں اگر تاویل ہی سرے سے ممکن نہ ہو محل ہی صحیح نہ ہو تو آپ نے کیا ائمہ دین کو بھی اپنا جیسا سمجھ رکھا ہے کہ وہ غلط تاویل کر کے غلط محل پر اتارا کرتے ہیں۔

واقعہ یہ ہے کہ آپ نے کہا کچھ اور ہے اور مطلب اس کے خلاف یہ نکالنا چاہا کہ صریح ناقابل تاویل اقوال کفریہ دیوبندیہ میں غلط تاویل کر کے غلط محل پر اتارا جائے اور اس کا جھوٹا الزام آپ ائمہ دین کے سر رکھنا چاہتے ہیں کہ وہ بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔

العیاذ باللہ تعالیٰ — اے ملا انکشاف! آپ یہ کتنی بڑی کذب بیانی بہتان طرازی مکاری، فریب دہی میں ملوث ہیں۔

اے سان الدیوبندیہ مولوی خلیل احمد صاحب! ذرا مثال دیکر تو بتائیے کہ ائمہ دین نے فلاں فلاں قول کی یہ یہ تاویل کی ہے۔ اس صحیح محل پر اتارا ہے اور کفر کا حکم نہیں دیا ہے۔ پھر ان اقوال میں اور دیوبندیوں کے کفریہ اقوال میں مطابقت پیدا کر کے دکھائیے۔ اگر واقعی آپ دنیا و آخرت کا سچا خوف رکھتے ہیں، حق کو اختیار کرنا چاہتے ہیں تو صاف کھل جائے گا کہ آپ کفر و ارتداد کی کن وادیوں میں جادھنے ہیں۔ ص ۲۶ پر مولوی خلیل احمد بدایونی نے یہ انکشاف فرمایا کہ۔

”خوف و خشیت الہی، حشر و نشر کی جاگدازی، حساب و کتاب کا تخیل، موت، اور قبر کی ہولناکیاں، عذاب جہنم کے دل شگاف واقعات مولوی خلیل احمد کو کھائے جا رہے ہیں۔“

عرض ہے کہ بے شک موت، قبر و حشر و نشر، حساب و کتاب کی ہولناکیوں، سختیوں اور عذاب جہنم کی ابدیت سے مولوی خلیل احمد بدایونی جیسے لوگ بچ نہیں سکتے جنہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی توہین و تحقیر کی ہے یا ان تحقیر و توہین کرنے والوں کی حمایت کی ہے، ائمہ دین و بزرگان ملت پر جموٹا الزام رکھا ہو اور جھوٹ بول بول کر انتہاری مکاری اور فریب سے اپنے جھوٹے خوف و خشیت کا اظہار کر رہے ہوں۔“ ص ۲۶ پر ملا انکشاف لکھتے ہیں۔

”مسلمانوں کو کافر کہہ کر اپنے دین و ایمان کو خطرے میں نہ ڈالو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت کے علماء و راہنہین تم کو یہی راہ بتا رہے ہیں۔“ (انکشاف ص ۲۷)

اے انکشافی نامح صاحب! کافر کہنے پر آپ کیوں گھلے جا رہے ہیں۔ آپ نے خود ہی تو راستہ بتا دیا ہے — کہ تاویل آئی اور معصیت تو کیا کفر بھی غائب۔

اہلسنت نے جن دیوبندیوں پر کفر و ارتداد کا حکم بتایا آپ کے وہی دیوبندی پیشوا بھی تاویل ہی کی بنیاد پر ان اہلسنت کو مومن و مسلم ہی مانتے ہیں۔ پھر آپ کے اور آپ کے پیشواؤں کے دھرم پر دین و ایمان کا خطرہ ہی کہاں باقی رہا جو آپ دین و ایمان کو خطرہ میں نہ ڈالنے کی نصیحت فرما رہے ہیں آپ خود ہی یہ فرما چکے ہیں کہ تاویل کی اور کفر و کفرانہ الحاد! اہلسنت اسلام کی سچی تعلیم کو بھی مٹا رہے ہیں کہ مسلمانوں کو ہرگز ہرگز کافر نہیں کہا جائے گا اور جنہوں نے کھلا ہونا قابل تاویل کفر کیا ان کو مومن و مسلمان کہنے کا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور علماء راسخین نے قطعاً حکم نہیں فرمایا، مسلمان کو مسلمان اور کافر کو کافر ہی کہنے کا حکم فرمایا۔ علامہ کفّٰں اسی ص ۲۶ پر نصیحت فرماتے ہیں۔

”فاضل بریلوی نے اگر اپنی تحقیق اور رائے سے کسی کو کافر لکھ دیا ہے تو سمجھ لو کہ ان کی رائے اور تحقیق حجت شرعیہ نہیں ہے وہ ایک آخر زمانہ کے علماء میں سے ہیں نہ وہ نبی تھے نہ رسول تھے نہ مجتہد کے شاگردوں کے برابر تھے ان کی تحقیق اور ان کی رائے کو ان کے لئے ہی چھوڑ دو اور مسلمانوں کو اس میں نہ بھانسو۔“

بحمدہ تعالیٰ کوئی سنی اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کو نبی اور رسول قطعاً قطعاً نہیں سمجھتا اور نہ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ نے یہ راستہ کھولا ہے نہ اسے برداشت فرمایا ہے۔ یہ حصہ تو آپ کے دیوبندی پیشوا اور قادیانیوں کی قسمت میں ہی لکھا تھا جس میں آپ بھی شریک ہیں۔ اسی طرح کوئی سنی اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کو ائمہ مجتہدین اور ان کے شاگردوں کے برابر نہیں مانتا مگر اسے علامہ کفّٰں لسان! یہ تو بتلائیے کہ کیا آپ نبی رسول، مجتہد امام یا ان کے شاگردوں کے برابر ہیں جو امام بریلوی قدس سرہ کے مقابلہ میں عقل کے ساتھ نصیحت فرما رہے ہیں جب اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کی رائے اور تحقیق حجت شرعیہ نہیں تو آپ جیسے عجوبہ روزگار ماہر کذب و بہتان، مختل العقل والحواس، سراپا خبط و جہالت کی رائے اور تحقیق کب حجت

شرعیہ بن سکتی ہے۔ یہ کون سا سبق آپ پڑھ پڑھا رہے ہیں۔

اب ذرا کان لگا کر سن لیجئے کہ بفضلہ تبارک و تعالیٰ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کی ذات اقدس چودھویں صدی کے علماء میں سب سے زیادہ قابل اعتماد و استناد اور علماء عام تک سب کے لئے حجت شرعیہ رکھتی ہے۔ اہل سنت اچھی طرح جانتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ خود کو اپنے آقا سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ادنیٰ غلام سمجھتے تھے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عشق میں سرشار تھے، انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں غلام امتی کی طرح مودب تھے۔ انہوں نے دیوبندیوں کی طرح ہمسری، و خود سری ہرگز نہیں کی نہ اسے برداشت کیا، امام اعظم ابو حنیفہ اور ان کے شاگردوں اور ائمہ متہدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی اطاعت و اتباع میں مسائل دینیہ عقائد شرعیہ کے وہ جوہر دینے بکھرے ہیں کہ دنیا کے علوم و فنون حیرت زدہ ہے۔

اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکموں کی اطاعت اور ائمہ دین کی اتباع ہی میں دیوبندی و بابی پیشواؤں پر کفر و ارتداد کا شرعی حکم بیان فرمایا ہے، اگر مولوی غلیل احمد بدایونی اور ان کے دیوبندی پیشوا وغیرہم منہم اور دوسرے بدین و دگرہ فرتے اپنے کفر و ضلالت اور بعض علماء اپنی کرکری اور جھوٹی شان بنائے رکھنے کی غرض سے تسلیم نہ کریں تو ان کا تسلیم نہ کرنا اہل حق و سنیوں پر ہرگز حجت شرعیہ نہیں اور مولوی غلیل احمد اور ان کے دیوبندی دھرم کے ساتھی غیظ و غضب میں بھڑکتے ہیں تو موقوف بغیظ و غلبہ اپنے غیظ و غضب کی آگ میں جل کر مر جاؤ۔ اہل سنت تمہارے مجال میں پھنسنے والے نہیں ہیں۔

یہاں تک علامہ انکشاف مولوی غلیل احمد صاحب بدایونی نے اپنی کتاب ”انکشاف حق“ کا بیان مقصد و تعیین موقف اور خلاصہ پورا کیا ہے جس میں نوٹ کا ایک بیونہ بھی لگا ہوا ہے، تمام صفحات پریشان خیالی، بے ربطی، فضول مکرات بے جا طوائف، غیظ و غضب، حماقت و جہالت اور کذب و فریب سے بھرے ہوئے ہیں۔

عرض ہے کہ ایک پرانا خاٹل و بابی دیوبندی لوگوں کو وہابی بنانے کی اپنی دیرینہ
آرزو پوری کرنے کے لئے اپنی ہی نفسانیت کا کیے اقرار کرے گا۔ نفسانیت پر تو آپ
کی پوری کتاب آپ ہی کی زبانی گواہ دے رہی ہے اسے آپ کیسے چھپائیں گے۔ رہا
آپ کا یہاں یہ کہنا کہ "نہ کسی کی حمایت نہ کسی کی مخالفت مقصود ہے۔" تو یہ آپ کا
سراسر جھوٹ ہے۔ آپ کی یہی کتاب "انکشاف حق" توصات شہادت دے رہی ہے
کہ آپ اپنی نام نہاد عالمانہ و فاضلانہ قوتوں سے اپنے دیوبندی آقاؤں کی حمایت
کر رہے ہیں اور اہل سنت کی مخالفت فرما رہے ہیں، کتاب کے مضامین بتا رہے
ہیں کہ آپ نے یہ کتاب ہی حمایت و مخالفت کے لئے لکھی ہے اور جی کھول کر بیٹ بھر
کر آپ نے اس کے لئے جھوٹ پر جھوٹ بولا ہے اور فریب پر فریب کھیلا ہے۔
آپ اسی ص ۲ پر لکھتے ہیں۔

یہ واقعہ ہے کہ ایمان کی دولت سے وہابیوں، دیوبندیوں اور ان کے اکبر علماء پر

مولوی خلیل احمد صاحب کو کیا سروکار اور ان کو یہ دولت نصیب ہی کہاں ہے ایمان اور ایمان والوں سے انہیں کیا محبت، دیوبندیت و وہابیت کا الزام ٹانے کے لئے ایمان، ایمان اور ایمان والوں کی یہ لوگ رٹ لگاتے بھی رہیں تو کفر و ارتداد کے ساتھ کب کار آمد، یہ حقیقت ہے کہ ان دیوبندیوں و وہابیوں اور علامہ کف لسان مولوی خلیل احمد کو کفر و ارتداد اور کافر و مرتد سے پیار، اور ایمان والوں سے سخت دشمنی ہے۔ خدائے قدوس کے لئے جھوٹ، ظلم اور دوسرے نقائص کو روارکھنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم اقدس کو بچوں، پاگوں، جانوروں وغیرہ کی طرح بتانا شیطان لعین کے ساتھ ان دیوبندیہ کی ایسی خوش عقیدگی کہ اس کے علم کو مساذ اللہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم اقدس سے زیادہ بتانا اور ایک ساتھ ذکر کرنا، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں بلکہ آپ کے بعد بھی کوئی نبی پیدا ہو جائے تو ختم نبوت میں فرق نہ آنے کا عقیدہ رکھنا، یہ اور ان جیسی بہت سی توہین اور بدعقیدگیوں اور جھوٹ، فریب، مکاری جیسی بد عملی کی طرف شیطانوں کی طرح بندگانِ خدا کو رغبت دلانا، انہیں اغوا کرنا، اللہ کے لور یعنی دین کو ان کفر و ارتداد اور بد عملی کی بھونکوں سے بچانے کی کوشش کرنا ان دیوبندیوں کا خاص طور پر اکبر علیہ کف لسان کا بہت ہی محبوب دین اور بہت ہی پیارا پیشہ ہے۔ ان عالم بننے والے مرتدوں کی نکیل شیطانوں کے ہاتھوں میں ہے جو انہیں جس بد عقیدہ سے اور بد عملی کی طرف چاہیں مڑ دیتے ہیں اور لوگوں کو نئے نئے رنگ اور انداز سے اغوا کرنے کے لئے ان مرتدین کو سرگرم کر رکھا ہے۔ منافقت میں تو ان مرتدین نے نفاق و منافقین کا ریکارڈ ہی توڑ کر رکھ دیا ہے۔ خاص طور پر مولوی خلیل احمد صاحب نے جو پارٹ ادا کیا ہے وہ اس مذہب کفر و ارتداد کے بڑے بڑے پرکھوں کے لئے قابلِ فخر ہے۔ مولوی خلیل احمد صاحب نے حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک حدیث نقل کی ہے جس کا ترجمہ کیا ہے۔

”حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ اندیشہ ہر اس شخص کا ہے جو دل کا منافق اور زبان کا مولوی ہو۔ ایسے ہی دوسری حدیث حاکم سے نقل کر کے ترجمہ کیا ہے۔

”نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کی خرابی ہے برے علماء سے ایسے علماء جو قوم کے پیشوا کہلا کر قوم کو گمراہی کی طرف لیجاتے ہیں۔“ (ازمات ۳، انکشاف)

ان حدیثوں کا مفہوم بالکل سچ نکلا۔ علامہ کف لسان مولوی خلیل احمد صاحب اس حدیث کے صحیح صحیح اور پورے پورے مثال و مصداق ثابت ہوئے۔ دیوبندیوں و وہابیوں نے پیدا ہو کر بد دینی و منافقت کو تو خاص طور پر اپنایا ہی تھا (یاد کیجئے مولوی اشرف علی تھانوی کا کانپور کا واقعہ) اکبر علماء دیوبند مولوی خلیل احمد نے رہی سہی کسر پوری کر کے اسے بام عروج پر پہنچا دیا۔

آپ انتہائی منافقت و مکاری سے سستی ہونے کا اعلان کرتے رہے۔ اہلسنت کو اپنی مصنوعی تشدید سے پورا فریب دیا۔ جب یہ گمان کیا کہ یہ سستی میرے بن گئے ہیں میرا جادو ان پر چل چکا ہے ان اہلسنت میں اکابر دیوبند کی تعریف و توثیق بھی شروع کر دی، جب کچھ زمانہ گزر گیا تو اس وہم پر کہ تیر نشانہ پر لگ چکا ہے۔ اب میں لوگوں کو آسانی سے دیوبندیت و وہابیت کی طرف کھینچ لوں گا۔ دیوبندیوں کی تکفیر سے کف لسان کا اعلان اس پُر فریب یقین دہانی کے ساتھ کر دیا کہ آپ کے علم و فن کا پُر شباب زمانہ گزر جانے اور ہوش و حواس کی عمر گزر جانے کے بعد اب بڑھاپے میں آپ کو دیوبندیوں کی حقانیت سمجھ میں آئی ہے۔ اور اب آپ کو یہ سوچا ہے کہ ہندوستان کے ہمعصر علماء اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کے ساتھ نہیں ہیں۔

شاید لوگوں کی نگاہوں سے ایسا پکا منافق نہیں گزرا ہوگا جو پوری پوری منافقت کے اختیار و اظہار کے بعد لوگوں کو نصیحت کر رہا ہو کہ منافقت اور منافقوں سے

ہو شیار ہو۔ علامہ کف لسان نے ص ۳۲ پر خطیب بغدادی سے ایک حدیث نقل کی ہے جس کا ترجمہ یہ کیا ہے۔

”یعنی جب فتنے ظاہر ہوں یا بدعات کا ظہور ہو اور میرے اصحاب کو برا بھلا کہا جائے تو عالم کو ضروری ہے کہ اپنے علم کو ظاہر کرے۔ یعنی ان فتنوں اور گمراہیوں کا حتی الوسع صاف صاف رد کر دے اور جو ایسا نہ کرے گا تو اس پر اللہ تعالیٰ اور سب فرشتوں اور تمام آدمیوں کی لعنت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نہ اس کے فتنے کو قبول کرے گا نہ نفل۔“
(انکشاف ص ۳۲)

یہ حدیث بالکل صحیح موقع پر بیان کی گئی ہے۔ تیرہویں چودھویں صدی کے دوران وہابیوں، دیوبندیوں جیسی نئی نئی جماعتوں نے دین میں جو فتنے اٹھائے، بدعتیہ عقیدہ گویوں کی جو بدترین بدعات پیدا کیں ان کی مثال نہیں ملتی۔ ان کو پید فتنہ گردوں نے توحید و رسالت کے اسلامی مفہومات تک کو بدل کر رکھ دیا۔

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے اپنے بے حد کرم سے اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کو پیدا فرما کر ان کے ذریعہ اپنے بندوں کی ہدایت فرمائی، بفضلہ تعالیٰ اعلیٰ حضرت اور علماء اہلسنت نے اپنے خداداد صلاحیتوں سے حق کو واضح فرما کر گستاخ بد دین وہابیہ دیوبندیہ کو عریاں کر کے رکھ دیا، ان کے سر ایسے کچل دیئے کہ آج تک مولوی خلیل احمد صاحب سمیت ان کی ذریت تملکا رہی ہے۔ تمام چھوٹے بڑے حدود و عداوت کی آگ میں بھلس رہے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اور تمام فرشتوں اور آدمیوں کی لعنت میں گرفتار ہیں۔

ملا انکشاف نے فتنوں کی جو زبردست تمہید اٹھائی تھی ص ۳۳ پر کھل گئے ہیں کہ آپ کا مقصد کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

”اس وقت جہاں اور فتنے پھیلے ہوئے ہیں وہاں عوام میں یہ فتنہ

بھی پھیلنا ہوا ہے مسلمانوں کو کافر و مرتد قرار دینا۔“

اہل سنت نے علامہ کف لسان مولوی خلیل احمد صاحب کو کافر و مرتد کیا کہدیا فتنوں کی ساری وہابیہ اور بلایوں کا انکشاف کے سر پر ٹوٹ پڑیں، کیسی کیسی تدبیروں سے علامہ انکشاف کو اپنے مسلک کف لسان و مذہب کفر و ارتداد کی حفاظت کے لئے مشقتیں برداشت کرنی پڑ رہی ہیں، ٹھوکروں پر ٹھوکریں لگ رہی ہیں۔ قدم قدم پر پھوٹوں اور زخموں سے واسطہ ہے۔

بڑے بڑے صف اول کے علماء عرب و عجم نے وہابیہ دیوبندیہ پر حکم کفر و ارتداد کے کاری زخم تو لگائے ہی تھے مگر ان چھوٹے چھوٹے سنی علماء و عوام کو دیکھتے دیوبندیوں وہابیوں کو کافر کہتے کہتے اکبر علماء مولوی خلیل احمد صاحب کے پیچھے پڑ گئے۔ ان کو بھی کافر و مرتد کہدیا۔ ذرا اس کا لحاظ نہیں کیا کہ علامہ کف لسان نے برسوں ان کے درمیان گزارے ہیں۔ ایک زمانہ تھا کہ یہی سنی احسان پر احسان کرتے تھے اور اب کفر و ارتداد کی بادشیں برساتا شروع کر دیں اور ملا انکشاف کو اپنے بچاؤ کے لئے ساری دنیا کے مسلمانوں کو کافر بنانے کے فتنوں میں مبتلا کر دیا۔ بیچارے علامہ کف لسان پریشان ہیں کہ اپنے کفر و ارتداد کو اتارنے کے لئے کس کس کو کیسے کیسے کافر و مرتد بنائیں۔

مگر اسے علامہ کف لسان! اس میں اہل سنت کا کوئی قصور نہیں۔ کفر و ارتداد کا بیان دینے میں تو آپ کو فتنہ نظر آتا ہے مگر آپ کی سمجھ میں یہ نہیں بیٹھتا کہ خود وہابیوں دیوبندیوں نے تو ہمیں الوہیت و توہین رسالت اور بدعتیہ گویوں کے ذریعہ کتنے عظیم فتنے اٹھائے ہیں جن پر یہ حکم کفر دیا گیا ہے آپ رو رو کر تکفیر پر آنسو بہا رہے ہیں۔ دیوبندیوں کے دین و عقل کا ماتم کیوں نہیں کرتے۔ دنیا کفر و ارتداد کو بعد میں دیکھے گی کہ حکم صحیح لگا ہے یا نہیں۔ پہلے تو یہ دیکھا جائے گا کہ جن باتوں پر حکم کفر دیا گیا وہ بایں دین میں فتنہ تو نہیں ہیں اور اگر آپ اس کو تسلیم نہیں کرتے تو آپ

کے دیوبندی پیشوا سب بہت بڑے فتنہ انگیز ٹھہریں گے جنہوں نے قادیانیوں پر کفر و ارتداد کا حکم دیکر آپ کے مذہب پر فتنہ پھیلایا ہے۔ پھر ان دیوبندیوں کے آپ جیسے چھٹ بھیسے اور دیوبندی عوام بھی قادیانیوں کو کافر مان کر اور کہہ کر دنیا میں فتنہ پھیلانے والے کہلائیں گے۔

اس کے بعد مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی اپنے محبوب پیشوا دیوبندی اکابر ابراہیم علی مولوی قاسم نانوتویؒ مولوی رشید احمد گنگوہیؒ مولوی اشرف علی تھانویؒ مولوی خلیل احمد بیٹھویؒ کی تکفیر پر تلملارہے ہیں۔ مختلف طریقوں سے حسام الحرمین کے حکم کو سدوم کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ پر کیچڑ اچھلنے میں سرگرم ہیں تاکہ اپنے دیوبندی مرتد پیشواؤں اور خود کو مسلمان ثابت کریں مگر کفر و ارتداد بھی ان لوگوں سے ایسا چرٹا ہوا ہے کہ کسی صورت دور ہونے کے لئے تیار نہیں۔

اسی سلسلہ میں علامہ انکشاف نے ص ۳۳ سے ص ۳۸ تک جو کچھ کہا ہے ہم ان کے اقوال کو مندرجہ ذیل عنوانات میں تقسیم کر رہے ہیں۔ آپ کا کہنا ہے کہ:-

۱- جب تک کسی کا کفر آفتاب سے زیادہ روشن نہ ہو جائے کسی کو کافر نہ کہا جائے۔
۲- کسی مسلمان کے کلام میں اگر ادنیٰ سے ادنیٰ درجہ کا پہلو اسلام کے لئے نکلتا ہو تو اس ادنیٰ درجہ کے پہلو کو ملحوظ رکھ کر کافر نہ کہا جائے۔

۳- اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ نے ان چاروں دیوبندیوں کی کفریہ عبارتوں کا مفہوم خود اپنی رائے سے مقرر کیا ہے۔

۴- اس مفہوم کو خود اصحاب تحریر نے کفر بتایا ہے مگر اس کفری مفہوم سے تبری و تھامی کی ہے۔

۵- اس کفری مطلب سے اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے ہم عصر بلکہ ہم مسلک علماء بھی متفق نہیں ہیں۔

۶- اعلیٰ حضرت بریلوی کے متبعین کی رٹ یہی ہے کہ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ نے چاروں دیوبندی مولویوں کی تحریروں کا جو مطلب لیا ہے وہ بلاشبہ قطعی ہے اجماعی ہے۔ یہاں تک کہ جو حسام الحرمین کے احکام اور مضامین میں شک کرے یا تامل کرے یا توقف کرے یا کف لسان کرے وہ بھی کافر مرتد ہے اس زبردستی کو ملاحظہ کیجئے۔

۷- کیا حسام الحرمین کوئی آسمانی کتاب ہے جس کے مضامین میں شک کرنے والا کافر ہو جائے گا۔ کیا حسام الحرمین کو آسمانی کتاب کے برابر سمجھتے ہیں؟ آسمانی کتاب تو وہ ہے جو انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام پر اتریں۔ حسام الحرمین میں قطعیت کہاں سے آگئی؟

۸- مجتہدین کرام جن کی شان اجتہاد پر تمام امت کا اجماع ہو چکا ہے ان کے اقوال اجتہاد یہ کو تو قطعی نہیں کہہ سکتے اور نہ وہ واقعی درجہ قطعیت میں ہیں مگر فاضل بریلوی کا فتویٰ حسام الحرمین قطعی اجماعی ہے۔

۹- اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کے ہم عصر علماء جو ہندوستانی زبان، محاورات طرز کلام پہچانتے تھے علوم شرعیہ کے عالم، مدرس، سنی، حنفی تھے وہ حسام الحرمین سے متفق نہیں ہوئے۔ رامپور، لکھنؤ، بدایوں، گجرات کے علماء کے نام ذکر کرنے کے بعد کہا کہ ان لوگوں نے کف لسان ہی نہیں کیا بلکہ مسلمان مانا ہے کیا ایسی صورت میں یہ علماء کافر و مرتد ہو گئے؟

۱۰- اتباع فاضل بریلوی کا مفروضہ فارمولہ کہ جو علماء دیوبند کے کافر جہنی ہونے میں شک کرے یا توقف کرے یا تامل کرے یا کف لسان کرے وہ بھی کافر ہے۔ اس فارمولے کے اعتبار سے عرب و عجم کے کروڑوں مسلمان کافر ہو گئے۔ تو فیقہ تعالیٰ اب ہمارا جواب ملاحظہ فرمائیں۔

۱۱- چاروں اکابر دیوبندیہ مولوی قاسم نانوتویؒ مولوی رشید احمد گنگوہیؒ مولوی

اشرف علی تھانوی، مولوی خلیل احمد انبیطوی کا کفر آفتاب سے زیادہ روشن ہے جس میں
شہرہ کی کچھ بھی گنجائش نہیں۔ اب اطلاع یقینی کے بعد کافر نہ مانتا ایمان ہی سے ہاتھ دھو گیا۔
گر نہ بیند برو ز شہرہ چشم چشمہ آفتاب را چہ گناہ
اگر دن دہاڑے آفتاب کی روشنی میں چمکا ڈر کو دکھائی نہیں دیتا تو آفتاب کا کیا گناہ۔
۲۔ بالکل درست ہے۔ بحمدہ تعالیٰ اعلیٰ حضرت قدس سرہ اور علمدار اہلسنت اس
پر سختی سے قائم ہیں جس کا آپ نے "انکشاف حق" میں اعتراف بھی کیا ہے، اکابر دیوبند
تقصیر و تحقیر کی نجاست و نخوت کو اختیار کر کے کفر و ارتداد کی جس لعنت میں گرفتار
ہوئے ہیں اس میں انہوں نے کوئی ادنیٰ سے ادنیٰ پہلو بھی ایسا نہیں چھوڑا ہے جو ان
کو کفر و ارتداد سے بچا سکے۔ ایسی رعایت طلبی سے باز آجائیں جو جہنم تک پہنچا دے۔
۳۔ اکابر دیوبند یہ کی کفریہ عبارات کا مفہوم اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ
نے متعین نہیں کیا بلکہ وہ عبارتیں خود اپنے کفر و ارتداد کے مفہوم کی قطعیت کو معین کر
چکی ہیں۔ عبارتیں بھی موجود ہیں اور اصحاب عبارات کا اقرار بھی کہ یہ عبارتیں ان ہی کی
ہیں اور وہ تاویلات بھی جو انہوں نے کی ہیں یا ان کی طرف سے کی گئی ہیں اور وہ نئے
تاویلات بھی جو اکبر علمدار دیوبند مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی نے اٹھائی ہیں اور ان تمام
تاویلات نے ان دیوبندیوں کو مزید کفر و ارتداد میں دھنسا کر جہنم تک پہنچا دیا ہے۔
۴۔ جب ان کفری بول بولنے والے دیوبندیوں کے نزدیک بھی مفہوم کفر و ارتداد
ہے اور بول (قول) ہی معنی و مفہوم پر دلالت کرتا ہے، اور ان اقوال کا بولنے والوں کو
اقرار ہے اور تاویل کی کوئی گنجائش ہی نہیں تو بولنے والوں کا مفہوم و معنی سے بڑی و
تماشی کرنا ہرگز کفر و ارتداد سے نہیں بچائے گا بلکہ ان کے کفر و ارتداد پر مہر لگا دیگا۔
ان دیوبندیوں کے لئے سوائے اس کے کوئی بھی صورت نہیں تھی کہ وہ تو بے ار جوع اور
تجدید ایمان کو اختیار کرتے۔ اپنی کتابوں سے کفریہ عبارتوں کو نکال دیتے۔
مگر دیوبندی گستاخ اور ان کی محبت میں تو ہنسن نبوت کی حمایت کرنے والوں کو

تو یہ کہاں نصیب ہو سکتی ہے۔ ان پر تو ہین و تحقیر کی نخوت و لعنت ہی ایسی مسلط ہوئی
ہے کہ ان کی طبیعت باطل تاویلات اور حیلہ سازیوں کی طرف میلان کرتی ہے۔
۵۔ اسے علامہ کف سنان اکبر علمدار دیوبند کچھ تیز بھی ہے کہ معاصرین کا عدم
اتفاق کب معتبر ہوتا ہے۔ یہ دیکھنا مزوری ہو گا کہ
۱۔ علمدار ہم عصر سنی صحیح العقیدہ ہیں یا نہیں؟
ب۔ ان میں اعلیٰ دینی و علمی بصیرت ہے یا نہیں۔ جرح و تعدیل کی صلاحیت رکھتے
ہیں یا نہیں؟
ج۔ وہ علمدار عدل و عمل میں قابل اعتماد ہیں یا نہیں، ایسے بذاتی تو نہیں کہ اپنی کسر
شان پر فضول بجواس کر کے اصل بحث سے گریز کریں۔
د۔ استدلال و استخراج میں خطا کار تو نہیں ہیں۔
۵۔ ان علمدار نے اپنے عدم اتفاق کو دلائل اور صحیح مباحث کی روشنی میں ثابت
کیا ہے یا نہیں؟ اگر واقعی صحیح طور پر عدم اتفاق سامنے آ گیا تو آپ نے حکم
لگانے والوں یا ان کی تائید کرنے والوں کے سامنے عدم اتفاق کے دلائل سے و
مباحث رکھ کر ان سے جواب طلبی کی یا نہیں۔ اگر جواب مل گیا ہے تو ان سب پر آپ
کی تجزیاتی بحث اور فیصلہ کیا ہے اور جواب ملا ہی نہیں ہے جب بھی آپ نے
حکم اور عدم اتفاق کا تجزیہ کر کے کیا فیصلہ دیا ہے؟
۱۔ انکشافی ملا جلی، کسی معاصر سے حکم مروی نہ ہونا یا اس کی کسی کتاب میں نہ پایا جانا
مباحث شرعیہ سے گھبرا کر کسی کا سکوت اختیار کرنا، یا مباحث کی صلاحیت ہی نہ ہونے کی
وجہ سے خاموش رہ جانا، یا اپنی شان باقی رکھنے کے لئے فضول بحثیں غیر متعلق بحثیں
اختیار کرنا، عدم علم (جہالت) پر علم کا پردہ ڈالنے کے لئے ہلچل مچانا، گالیاں دینا ہرگز ہرگز عدم
اتفاق نہیں۔ ان سب کو عدم اتفاق قرار دینا آپ کی حماقت و جہالت ہوگی اور حقیقت یہ
ہے کہ معاصرین کے عدم اتفاق کا آپ کا دعویٰ ہی جھوٹا ہے۔

مے شاید علمائے اہلسنت خاص طور پر بدایوں کے سنی عوام کو رحم آجائے اور زبردستی چھوڑ دیں۔ پچارے علامہ کف لسان کس کسمپرسی کے عالم میں شکایت کر رہے ہیں کہ یہ سستی بھی عجیب ہیں۔ علماء دیوبند اور مولوی خلیل احمد بدایونی پر سوار ہیں، زبردستی کر رہے ہیں پھوڑتے ہی نہیں قطعی اجماعی کفر کی رٹ لگائے ہوئے ہیں۔ مگر اسے ماہر کف لسان! آپ کے دیوبندی پیشواؤں سے کفر قطعی اجماعی تو صادر ہو چکا، دیوبندیوں کی توہین الوہیت و نبوت کفر قطعی اجماعی ہے جو کفری داغ لگ گیا وہ تو ان گستاخوں اور ان کے حمایتیوں کے ساتھ گیا۔ اب بقیہ سارے دیوبندی اور آپ ان گزشتہ دیوبندیوں کے پیچھے خود کو بھی داغدار اور جہنمی کیوں بنارہے ہیں، ان چاروں سے قطع تعلق اور اپنی توبہ کا اعلان کر دو آپ کے سارے داغ مٹ جاتے ہیں نہ زبردستی باقی رہے گی نہ امت میں فتنہ کچھ تو پاکبازی اختیار کرو، عجیب تمہاری حالت ہے کہ اپنی توبہ سے تو شرماء۔ شان الوہیت و نبوت میں گالیاں ردارکھو، جھوٹی تاویلیں کرو، حیانہ پچ کھاؤ اور بے حیائی کی تعلیم دو۔

یہ اچھی طرح یاد رکھو کہ یہ تو ہو ہی نہیں سکتا کہ تم لوگ اسلام کا دعویٰ کر کے خدائے قدوس اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم و توقیر کی غیرت ایمانی کو چیلنج کرو اور ایماندار و فادار مسلمان جانتے بوجھتے ہوئے بے حیاء بے ایمان بن کر تماشا دیکھتے رہیں گے بلکہ آپ کی طمع کے مطابق آپ کی بیٹھ ٹھوکتے رہیں گے شاہنشاہی دیتے رہیں گے۔

مے علامہ کف لسان نے جہاں بہت سے انوکھے انکشافات کئے ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ کیا حسام الحرمین کوئی آسمانی کتاب ہے؟ الحمد للہ نہ کوئی سنی حسام الحرمین کو آسمانی کتاب نہیں مانتا نہ آسمانی کتاب کے برابر جانتا ہے ہر سنی خوب سمجھتا ہے کہ آسمانی کتابیں انبیاء کرام ہی پر نازل ہوتی ہیں کسی غیر نبی پر کلام الہی نازل نہیں ہوتا، یہ عقیدہ وہابیوں کا ہے کہ غیر نبی وحی حقیقی

سے مشرف ہوتا ہے۔ آپ کی دیوبندی بددینی نے آپ کے ایمان اور عقل و فہم کو سلب کر کے آپ کو ہندیائی بجواس پر مجبور کر دیا ہے۔ اس کے فتنہ و شر سے بھی ایک سنی مسلمان غافل نہیں رہ سکتا۔

اے جہالت مآب! کسی کتاب کے مضامین کی ایسی قطیعت کے لئے کہ اس کا انکار کفر ہو یہ کیا ضروری ہے کہ وہ آسمانی کتاب ہی ہو۔ شاید آپ کی سمجھ میں سمایا نہ ہوگا۔

کتاب تو الگ بات ہے ایک کم علم مسلمان صرف ایک ورق کے ایک صفحہ پر لکھا ہے اللہ تعالیٰ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ ہمارے نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے سچے رسول ہیں۔ آپ پر قرآن حکیم نازل کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جتنے صحائف نازل فرمائے حق ہیں احقر و نشر حساب و کتاب اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹنا حق ہے، جنت و جہنم حق ہے۔ کیا یہ ورق آسمان سے نازل ہوا ہے، اپنی منکبرانہ و حاسدانہ طبیعت سے اس ورق کی تحقیر کرتے ہوئے اس ورق کے مضامین یا کسی ایک مضمون کا انکار تو کر دیجئے پھر دیکھئے کہ قطیعت کا مفہوم کیا ہوتا ہے اور آپ کفر و اتداد اور جہنم کی کون سی وادی میں پہنچتے ہیں۔ اور آپ کے کسی محب و محبوب کی تاویل آپ کفر و جہنم سے کیسے بچا سکتی ہے، اسی جہالت پر کتاب لکھنے کا شوق اور حسام الحرمین اور اعلیٰ حضرت قدس سرہ پر ریک حملوں کی جرأت اے ملا انکشاف! یہ سب کچھ آپ کی پرانے دیوبندی پر کارہی ہے۔

مے معلوم نہیں یہ بدھو کہاں سے ملائے ہیں۔ اپنی پرفریب علییت کی دھونس جاکر بدایوں کے اہل سنت کو تو دھوکا دیا ہی تھا اب کتاب لکھ مار کر یہ سمجھے ہوئے ہیں کہ دنیا جھکے بہت بڑا عالم و فاضل منطقی و فلسفی سمجھے گی۔ مولوی خلیل احمد بجنوری بدایوں کی عبارت کا مفہوم ملاحظہ فرمائیں۔

”مجتہدین کرام (ائمہ اربعہ) جن کی شان اجتہاد پر تمام امت کا

اجماع ہو چکا ہے۔ ان کے اقوال اجتہادیہ کو تو قطعی نہیں کہہ سکتے اور نہ وہ واقعی درجہ قطعیات میں ہیں مگر غافل بریلوی کا فتویٰ قطعی اجتماعی۔

اے اکبر جہلانے وہابیہ! کہاں اقوال اجتہادیہ کی خصوصیت اور کہاں انتشار کے عمومیت کیا آپ کی آنکھیں پھوٹ چکی ہیں۔ ان دونوں میں فرق نہیں دکھائی دیتا آپ کو ذرا بھی خوف نہیں اتنی بڑی بڑی مرتبج جہالتوں پر دینیات و ایمانیات میں دخل دینے کی جرأت و ہمت جب آپ کو مسائل اجتہادیہ اور عقائد قطعیہ میں تمیز نہیں تو یہ سارا ڈھونگ کس لئے رچایا ہے۔ الحمد للہ کوئی سنی اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کو امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے شاگردوں کے برابر نہیں سمجھتا مگر وہ مولوی خلیل احمد بدایونی کی اتنی بڑی جہالت اور فریب سے دھوکہ بھی نہیں کھا سکتا۔ ناظرین مثال ملاحظہ فرمائیں۔

زید ہمارے زمانہ کا ایک عالم ہے، کوئی شخص اس سے سوال کرتا ہے ضروریات دین کیا ہیں جن کا انکار کفر ہے۔

”زید عالم فتویٰ دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ایک ماننا اس کی ذات و صفات میں کسی کو شریک نہ کرنا اس کو عیب و نقص سے پاک ماننا۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا بی و رسول اور آخری نبی ماننا۔ قرآن حکیم کو اللہ تعالیٰ کا کلام ماننا۔ جنت و دوزخ، حساب و کتاب وغیرہ ضروریات دین سے ہیں جن کا انکار کفر ہے اور منکر کافرو جہنمی۔“

اسی طرح مولوی خلیل احمد صاحب ایک مولوی ہیں ان سے کوئی مسئلہ پوچھتا ہے کہ عدت کا گزارنا حیض سے ہے یا پاکی سے؟

مولوی خلیل احمد صاحب جواب دیتے ہیں کہ ”یہ مسئلہ اجتہادی ہے۔ لفظ قزو سے امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حیض مراد لیا ہے اور امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پاکی کا زمانہ مراد لیا ہے۔“

ان دونوں مسئلوں کو سن کر ایک دیندار مسلمان کہتا ہے۔

۱۔ یہاں مولوی خلیل احمد کے حیض کے بارے میں نقل کئے ہوئے امام اعظم کا حکم اجتہادی ہے جس کا انکار کفر نہیں ہو سکتا۔

۲۔ اور زید کے بیان کردہ ضروریات دین سے کسی مسئلہ کا انکار کفر ہے۔

یہ سنتے ہی مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی صاحب انکشاف کی رنگ پھڑپھڑائی اور وہ ان دونوں مسئلہ کا مقابلہ کر کے اپنے علم و فضل کی جولانی یوں دکھلانے لگے۔

”جب ہمارے حیض کا مسئلہ قطعی اجتماعی نہیں حالانکہ وہ امام اعظم

کا بیان کردہ اجتہادی مسئلہ ہے تو اس زمانہ کے زید جیسے مولوی کا

ضروریات دین کے بارے میں فتویٰ کہاں سے قطعی ہو جائے گا کیا

زید امام اعظم یا ان کے شاگردوں کے برابر بھی ہو سکتا ہے۔“

دنیا نے علم ہی کہے گی۔ اور سارا جہالت! جب مسائل اجتہادیہ و عقائد قطعیہ میں آپ کو تمیز نہیں تو آپ مولوی ہی نہیں بلکہ اکبر علما ربین کر بھلا بھگت کا پارٹ کس لئے ادا کر رہے ہیں۔

اہلسنت اچھی طرح جانتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم و توقیر

پر ایمان رکھنا اور اس پر عمل کرنا قطعی قرآنی حکم ہے جس پر پوری امت کا اجماع ہے

اسی طرح حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین و تنقیص شان قطعی

کفر ہے جس پر امت کا اجماع ہے۔ مولوی خلیل احمد بدایونی کا ان قطعیات کو انکار دین

کے مسائل اجتہادیہ کے برابر قرار دے کر بلکہ ان سے گھٹا کر دیوبندیوں کی توہین

کفریات سے بچانے کی کوشش کرنا ان دیوبندیوں اور خود کو بدترین کفریات

میں پھانس کر جہنم پہنچا دینا ہے۔

۹۔ مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی نے اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ

کے بمعص علما کی دہائی کئی جگہ دی ہے چونکہ مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی پر کفر

و ارتداد کا فتویٰ لگ چکا ہے اس لئے بچاؤ کے بہت سے جیلوں کے ساتھ اپنے

”بدایوں“ رام پورا لکھنؤ“ وغیرہ مقامات کے علماء کا رونا بار بار رویا ہے کہ اگر ان پر کفر کا فتویٰ نہیں لگتا ہے تو مولوی خلیل احمد بدایونی کو بھی کفر سے جھٹکا رمل جائے گا، پھر کیا ہے مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی مونچوں پر تاؤ دیکر دنیا کو تنقیص و کفر کا سبق پڑھاتے پھریں گے۔ اے ملا انکشاف! ذرا آپ اپنی کشت کی گردن کو اوپر اٹھا کر ہوش میں آئیے۔ اکابر دیوبند کے کلمات پر جو بھی اطلاع یقینی نہیں رکھتے، خواہ عدم علم، یا علمی کا ہلی یا غیظ و غضب کی بے توجہی کی وجہ سے ان پر علمائے اہلسنت نے حکم کفر نہیں لگایا اگرچہ ذاتی طور پر انہیں کسی کی طرف سے کیے ہی صدمے پہنچے ہوں۔ ہاں مولوی خلیل احمد صاحب بخنوری بدایونی مصنف ”انکشاف حق پر ضرور یقینی کفر و ارتداد کا حکم ہے اس لئے کہ آپ ان کے کفریات پر ایسی یقینی اطلاع رکھتے ہیں کہ دعویٰ کفر لسان سے پہلے اور کفر لسان کے بعد بھی آپ نے پورے علم و توجہ سے ان کفریات پر یقینی نسبت کے ساتھ بحث کر ڈالی ہے تا آنکہ اپنی کتاب ”انکشاف حق“ میں پہلو بدل بدل کر بے شمار تدبیروں اور محنتوں سے سینکڑوں صفحات سیاہ کرنے کے بعد بھی آپ دیوبندیوں کے کفر و ارتداد کی سیاہی کو ذرا بھی مٹانے کے سولے ٹھوس ٹھاس کے کوئی تاویل آپ پیدا نہ کر سکے بلکہ اٹان دیوبندیوں کو کفریات میں دھنسا دیا۔

مثلاً یہ سراسر آپ کا جھوٹ اور علماء اہلسنت پر افتراء ہے۔

اے علامہ کفر لسان! آپ کا اپنی برأت کے لئے یہ ڈھنگ آپ کے علم و عقل کا ماتم کر رہا ہے۔ دنیا کے وہ کروڑوں مسلمان جو دیوبندیوں کی نجاست و نحوست کفریات سے واقف ہی نہیں یا جنہیں یقینی اطلاع نہیں ان پر یہ مفروضہ نارمولہ صادق ہی کہاں سے آئے گا اور علمائے اہلسنت نے کب اور کہاں اس مفروضہ نارمولہ کے ذریعے انہیں کافر بنایا ہے۔ یہ کہے کہ آپ اپنے کفر سے بچاؤ کے لئے مفروضہ نارمولہ بنا کر دنیا کے کروڑوں مسلمانوں کو کافر بنانا چاہتے ہیں۔ بحمدہ تعالیٰ اہلسنت اس بے ایمانی سے بری ہیں۔

۳۸ (انکشاف حق) کی اخیر سطروں سے مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی نے رسالہ ”شرعی فیصلہ“ پر گفتگو شروع کی ہے۔ یہ وہ رسالہ ہے جس میں علامہ انکشاف مولوی خلیل احمد بخنوری بدایونی پر کفر کا فتویٰ دیا گیا ہے۔ علامہ کفر لسان نے چراغ پا ہو کر دل کی جو بھڑاس نکالی ہے اور علماء اہلسنت کے بارے میں جو باتیں لکھی ہیں وہ یہ ہیں۔

علمائے اہلسنت نے دروغ بانی و کذب بیانی، اتہام و بہتان سے کام لیا اصل اور صحیح واقعہ کو فریب دہی کے لئے چھپایا گیا۔ غلط و بے بنیاد باتوں کو ملا یا گیا انہیں حلف شرعی کی دعوت مجاہد ملت حضرت مولانا حبیب الرحمن صفا رحمہ اللہ تعالیٰ سے گفتگو اور ان سب کے ساتھ علامہ کفر لسان کا یہ بیان کہ:-

”علماء اہل سنت تینوں مجلسوں میں اکبر علماء دیوبند مولوی خلیل احمد

بدایونی بخنوری کے مقابلہ میں عاجز و ساکت اور مغلوب ہو کر کھاگ گئے وغیرہ۔“

ہماری عرض ہے کہ علامہ کفر لسان صاحب اہلسنت کے عجز و سکوت اور فرار کی داستان کے لئے مزید الفاظ، عبارتیں، واقعات جوڑ لیں۔ ہمیں کوئی ملال نہیں ہاں جواب سننے کے لئے تیار رہیں۔

مگر یہ تو بتائیے کہ آپ نے جو انکشاف حق لکھ ماری ہے اس کو آپ کیسے دبا چھپا سکیں گے اس میں تو آپ نے صاف صاف کھل کر ظاہر کر دیا ہے کہ آپ دینے بدل کر دہائی دیوبندی بن گئے ہیں۔ علمائے اہلسنت کے سامنے اصل مسئلہ تو یہ تھا اسی پر آپ نے دیوبندی بن کر مناظرہ بھی کیا تھا۔ اسی پر آپ کے کفر و ارتداد اعتبار کرنے کا حکم بیان کیا گیا جب آپ نے خود ہی اپنے دین بدل کر دیوبندی دہائی بننے جانے کا اقرار کر لیا تو پھر آپ نے یہ کیسے جھوٹ بک دیا کہ اہلسنت آپ پر دین بدلنے کا جھوٹا الزام رکھ رہے ہیں۔ اصل واقعہ یا حادثہ سوائے آپ کے دین بدلنے کے اور کون سا ہے جو کوئی سستی چھپائے گا۔

اکبر علماء دیوبند مولوی خلیل احمد صاحب سے ان کی ناز برداری کے لئے ہم

یہ اور پوچھ لیں کہ آپ نے جو یہ کتاب انکشاف حق لکھ ماری ہے اور اس پر فخر بھی کیا ہے اس کتاب میں آپ نے اپنے تمام اعتراضات اور کف لسان کے اسباب بیان کر دیئے ہیں یا نہیں؟ جن کی وجہ سے آپ نے علماء اہلسنت کو عاجز کر کے بھگا دیا تھا اور وہ کون سی باتیں ہیں جو اہلسنت کے دروغ و اتہام ہیں۔ اگر آپ نے منکشف فرمادیا ہے تو ہمارے جواب کے لئے بھی تیار رہئے آپ کی ساری قلعی کھل جاتی ہے اور کھلتی جا رہی ہے اور آپ کتنے پانی میں ہیں معلوم ہوا جاتا ہے اور معلوم ہوتا جا رہا ہے اور اگر اس انکشاف سے بھی آپ کی بات ادھوری رہ گئی ہے تو پھر کوئی دوسری کتاب اچھی طرح آراستہ کر کے سامنے لائیے پھر اس کا بھی حشر دیکھ لیجئے۔

۳۹ سے ص ۱ تک علامہ انکشاف نے اپنے دل بدل کر وہابی بننے کا دلچپ افسانہ بیان کیا ہے، چونکہ علامہ کف لسان ایک پرانے تجربہ کار و عجب روزگار ہیں آپ کی ہر بات دور رس اور نتیجہ خیز ہوتی ہے نیز آپ کے کئی پرمغز افسانوں سے واسطہ ہے اس لئے اس پر گفتگو ضروری ہے۔

مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی سہوان میں مقیم تھے یہ اس وقت کی بات ہے جب آپ دل بدل کر وہابی دیوبندی نہیں بن گئے تھے۔ لوگوں میں آپ کی پر تشدد سنیت کا بھرم تھا بعض لوگوں نے آپ سے مسئلہ پوچھا۔

جب دیوبندی کافر و مرتد ہیں تو ان سے سود لینا بھی جائز ہے؟

فقیر (مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی) نے کہا۔ دیوبند والوں کو تم ہی تو کافر کہتے ہو کیا تمام دنیائے اسلام ان کو کافر مانتی ہے؟ یعنی پوچھنے والے یہ مسئلہ پوچھ رہے ہیں کہ اے مولوی خلیل احمد صاحب آپ نے اور علماء اہلسنت نے جب دیوبندیوں پر کفر و ارتداد کا فتویٰ دیا ہے اور کافر و مرتد سے نفع لینا سود نہیں ہوتا ہے تو دیوبندیوں سے یہ لین دین بھی سود نہیں ہوگا۔ ہم بھی آپ کی طرح سستی ہیں تو کیا ہم دیوبندیوں سے یہ نفع لے سکتے ہیں؟

اس سوال کے جواب میں مولوی خلیل احمد صاحب کی حقیقت بیانی دیکھئے۔ آپ کہتے ہیں ٹھیک ہے کہ تم بریلوی سستی ہو مگر سود لینا کہاں سے جائز ہو گا اس لئے کہ دیوبندیوں کو کافر و مرتد کہنے والے صرف تم ہی بریلوی تو ہو۔ ساری دنیائے اسلام انہیں کافر تو نہیں کہتی ہے تو پھر ان دیوبندیوں کو کافروں میں شمار کر کے سود لینا کہاں سے جائز ہو جائے گا۔؟

رہا میرا یعنی مولوی خلیل احمد بدایونی کا معاملہ تو میں خالص بریلوی نہیں ہوں۔ جو ساری دنیائے اسلام کے خلاف دیوبندیوں کو حقیقتاً کافر و مرتد مان کر سود جائز ہونے کا فتویٰ دے دوں۔ یعنی اگرچہ مولوی خلیل احمد صاحب پر تشدد بریلوی بن رہے تھے مگر حقیقتاً آپ دیوبندی تھے۔ اہلسنت کو وہابی بنانے کے لئے آپ نے بریلوی سستی ہونے کا بارہ اور ڈھر رکھا تھا۔

یہ ہے آپ کا "انکشاف حق" کہ کف لسان سے قبل ہی جب کہ کف لسان کے اصل وجہ یعنی مولوی اشرف علی تھانوی کی کتاب "بسط البنان" سامنے نہیں آئی تھی۔ آپ حقیقتاً دیوبندیوں کو کافر و مرتد نہیں سمجھتے تھے نہ ان پر کفر کے دیگر احکام کا جاری ہونا مانتے تھے۔ کیا اب بھی اس میں کوئی شک باقی رہ گیا ہے کہ آپ پرانے قیہ باز وہابی دیوبندی ہیں اور وہابی دیوبندی بنانے کے لئے آپ جھوٹ، فریب، بہتان، حیل سازی کو آپ اپنا پاکیزہ مذہب سمجھتے ہیں اور اسی پر قائم ہیں۔ مولوی خلیل احمد صاحب کے افسانوں کا دلچسپ تسلسل اور دیکھ لیجئے۔

ابھی دیوبندیوں کے سود کا قصہ محفل میں ختم ہی ہوا تھا کہ اچانک اسی وقت مولوی خلیل احمد صاحب کے ایک دوست "بسط البنان" لے آئے۔ یہ رسالہ مولوی اشرف علی تھانوی کا ہے جو انہوں نے حفظ الایمان کے کفر کی صفائی میں لکھا تھا۔ اور یہ رسالہ بسط البنان اب سے تقریباً انسی سال پہلے سے حفظ الایمان کے ساتھ چھپ رہا ہے جب کہ مولوی خلیل احمد بدایونی کے بچپن کا زمانہ تھا۔ تعجب ہے کہ مولوی خلیل احمد نے اٹھتی ہوئی جوانی سے اپنے بڑھاپے تک اس رسالہ کو دیکھا ہی نہیں

تھا۔ اس کے دوست نے آپ کی بچی دوستی کا حق ادا کیا اور اچھا موقع تاک کر ابھی ابھی غیب سے مولوی خلیل احمد کے دین بدلنے کا آغاز ہو گیا ہے۔ اس وقت بسط البنان فوراً اثر کر چکی۔ یہ رسالہ لاکر ہاتھ میں تھا دیا۔ آپ نے اسی وقت بسط البنان کو غور سے دیکھنا شروع کیا اور حیرت زدہ رہ گئے۔ ابھی ابھی سود کے معاملہ میں آنجناب دیوبندیوں کے دلوں میں جگہ بٹھا رہے تھے کہ ساری دنیا نے اسلام تو دیوبندیوں کو کافر نہیں کہتی ہے کہ فوراً ہی غیب سے آپ کی دوسری رہنمائی کر دی گئی کہ مولوی اشرف علی تھانوی تو خود اس کفری مضمون کا انکار کر رہے ہیں۔ اب کیا تھا آپ نے بقیہ دیوبندیوں کی کتابوں کی چھان بین شروع کر دی اور آپ پر چاروں طبق روشن ہو گئے اور یہ شرعی حکم منکشف ہو گیا کہ ان چاروں دیوبندیوں کے انکار اور تبری و تحاشی سے ان کے سارے کفریات خود بخود مٹ کر رہ گئے۔ اگرچہ کفری عبارتیں جوں کی توں باقی رکھی گئیں۔

اسے علامہ انکشاف! دنیا اتنی بے وقوف نہیں ہے جو آپ کی افسانہ طرازیوں اور اسباب کے بھونڈے واقعات گڑھنے کو نہ سمجھ سکے۔ لہٰذا جو ان سے تو آپ واقعات انسان کو دیکھ رہے ہیں۔ یہ واقعات انسان وہی تو ہے جو بسط البنان کے رد میں اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے زمانہ میں لکھی گئی۔ کیا یہ آپ کے عجائب انکشاف سے نہیں کہ واقعات انسان تو آپ جو ان سے بڑھاپے تک دیکھتے رہے اور بسط البنان آپ نے اچانک بڑھاپے میں دیکھی۔ پھر اسی سال تقریباً ہو گئے کہ بسط البنان حفظ الایمان کے ساتھ چھپ رہی ہے۔ یہ کون تسلیم کرے گا کہ آپ نے حفظ الایمان تو پڑھ لیا بسط البنان دانستہ چھوڑ گئے تاکہ بڑھاپے میں دین بدلنے کا اعلان کرنے میں کام آئے۔

رہا آپ کا دیوبندیوں کی صفائی دیکھ کر یہ فیصلہ کرنا کہ دیوبندیوں کا ایسا عقیدہ نہیں ایسا عقیدہ بتانا غلط ہے نہ فریب ہے۔ ائمہ اربعہ کا متفقہ مذہب یہ ہے کہ اس گستاخ تو ہمیں رسول کرنے والوں کا عقیدہ نہیں دیکھا جائے گا۔ یہ دیکھا

جائے گا کہ تو ہمیں ہے یا نہیں۔ اگر تو ہمیں کے الفاظ ثابت ہیں اور تو ہمیں بھی ایسی کہ جس کے مضامین کے کفر قلمی اجماعی اور نصیحت ہونے کا دیوبندیوں اور خود مولوی خلیل احمد بدایونی کو اقرار ہے جیسا کہ خود آپ نے ان ہی صفحات پر اقرار کیا ہے تو اس کی تبری و تحاشی انکار مضامین کی جیلہ سازیاں قطعاً کارآمد نہ ہوں گی اس پر کفر و ارتداد کا حکم جاری کر دیا جائے گا۔ ہاں امام اعظم اور امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک تو بیکہ دھبہ سے قتل سے بچ جائے گا۔ مگر کفر و ارتداد کے دوسرے احکام برابر جاری ہوں گے۔ مولوی خلیل احمد بدایونی اپنے دیوبندی پیشواؤں کی محبت میں اتنے اندھے ہو گئے ہیں کہ سارے احکام شرعیہ بالائے طاق ان کے گستاخ توہین کرنے والے بدترین کفار و مرتدین دیوبندیوں کی توہین پر وہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت و حرمت کو قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئے اور لوگوں کو بھی اس کی طرف گھسیٹنے کے لئے سرگرم ہیں۔ ٹھیک ہے جب اندھا اپنے اور اپنے آباد اجداد کے اندھے پن سے مایوس ہو جاتا ہے تو یہی چاہتا ہے کہ ساری دنیا اندھی ہو جائے اور وہ اطمینان محسوس کرتا ہے کہ تنہا وہ نہیں بلکہ اس کے ساتھ بہت لوگ جہنم جا رہے ہیں۔

مولوی خلیل احمد صاحب نے منہ پر حضرت مجاہد ملت مولانا حبیب الرحمن صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے اپنی بات چیت کا ذکر کیا ہے، اس بات چیت پر ہم کوئی تبصرہ نہیں کر سکتے اس لئے کہ اس گفتگو کی تحقیق کے لئے حضرت مجاہد ملت موجود نہیں اور مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کی واقعہ بیانی بغیر بینات شرعیہ کے خود ان کے دعویٰ کے حق میں قطعاً لائق اعتماد قابل قبول نہیں جب کہ مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی بدین اور عادی کذاب ہیں اور آپ نے پوری کتاب میں تحقیق کا نہیں بلکہ بلیس کا حق منکشف کیا ہے۔

علامہ کعبہ سان نے منہ سے منہ تک پھر بدایوں کا ذکر چھیڑا ہے، جو نیکو عام طور پر اہلسنت اپنی صفائی دل و دماغ کی وجہ سے "سد الفراء" کے مضامین و تاریخ سے خبردار نہیں ہیں اس لئے مولوی خلیل احمد بدایونی نے چھاپے مار کر یہ باور

کرانے کی کوشش کی ہے کہ دیکھو اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ نے ظلماً بدایوں کے علماء کو صریح کافر بنا ڈالا اور پانچ حکم لگا دیئے۔ اس چھاپہ ماری سے مولوی خلیل احمد بدایونی کی غرض یہ ہے کہ بدایوں اور بریلی کو لڑا کر اپنے کین سان کا راستہ صاف کیا جائے اور سینوں کو وہابی دیوبندی بنانے کے لئے ایک اور زور مارا جائے۔ علامہ کف لسان مولوی خلیل احمد بجنوری نے جو کچھ یہاں بدایوں کا ذکر چھیڑا ہے ان کو ہم مندرجہ ذیل عنوانات اور نقشتوں پر تقسیم کر رہے ہیں۔ آئندہ صفحات کی طرف بھی اشارہ کر دیں گے۔

- ۱۔ حضرت مجاہد ملت مولانا صیب الرحمن علیہ الرحمۃ وارضوان نے اعلیٰ حضرت کے کتاب "سد الفرار" کی تحریروں کے پیش نظر علماء بدایوں پر کفر لزومی تسلیم کیا۔
- ۲۔ مولوی خلیل احمد صاحب نے سد الفرار دکھا کر بتایا کہ مولانا عبدالمقتدر صاحب پر یہ پانچ حکم جو لگائے ہیں یہ التزانی کے ہیں لزومی کے نہیں۔ "سد الفرار" کی عبارت یہ ہے۔

"برادرم پر کم از کم بلاشبہ بالاجماع پانچ حکم لازم ہوئے"

مولوی خلیل احمد صاحب نے یہ تبصرہ کیا ہے کہ بلاشبہ بالاجماع کفر التزانی ہوتا ہے۔

- ۳۔ علامہ کف لسان نے مسلمانوں کو غور و فکر کی دعوت دی ہے کہ کفر لزومی بھی مان لیا جائے جب بھی مولوی اسماعیل دہلوی اور مولانا عبدالمقتدر صاحب کا حکم ایک ہو گیا۔

- ۴۔ سد الفرار میں اعلیٰ حضرت نے مدرسہ قادریہ بدایوں کو مدرسہ خما کہکھ کلام فرمایا ہے اور مولانا عبدالمقتدر صاحب اور علماء مدرسہ قادریہ (خما) پر کفر و ارتداد قطعی کا حکم دیا ہے۔

- ۵۔ صریح قطعی حکم کفر و ارتداد دینے کے باوجود جان چرا کر کفر لزومی مان رہے ہیں۔ غرض ہے "خدا جب دین لیتا ہے تو عقلیں چھین لیتا ہے۔"

یہ قول درست اور مآ انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی پر سونی صمد صبح اترتا ہے، علامہ کف لسان مولوی خلیل احمد بدایونی اپنے گستاخ گیر مرتد پیشواؤں کے الفت اور ان کے کفر و ارتداد کی محبت میں ایسے اندھے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی عقل کو سلب کر لیا اور وہ نرے کافر و مرتد ہو کر رہ گئے۔ جب دین ہی نعمت ہوا تو اب کہاں کی دیانت؟ کیسی صلاحیت؟ سب ختم ہو کر رہ گئی۔ حکم کفر و ارتداد پر تاؤ کھا کر اندھے کی لالچی گھار رہے ہیں، اپنے بیگانے تو انک خود انہیں اب اپنی بھی پرواہ نہیں کہ میری لالچی میری ہی کھوپڑی تو ڈر کر رکھ دے گی۔ منبر و اجابات ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ ہم اوپر بیان کر چکے ہیں کہ ہمارے پاس مجاہد ملت رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق تحقیق کی کوئی سبیل نہیں اور مآ انکشاف پر کوئی اعتماد نہیں کیا جاسکتا جو اسی کتاب "انکشاف حق" میں سینکڑوں جھوٹ بول رہے ہوں۔

۲۔ سد الفرار کے مضامین اپنی جگہ بالکل درست ہیں اور سد الفرار کی رو سے مولانا عبدالمقتدر صاحب پر کفر لزومی یا کفر التزانی یا کسی کفر کا حکم عائد نہیں ہوا اور نہ مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کے پانچوں حکم لگ گئے۔ مولوی خلیل احمد صاحب اچھی طرح دماغ میں بٹھالیں کہ "سد الفرار" کسے رو سے علماء بدایوں پر کفر کا کوئی حکم نہیں لگتا۔ "البتہ شرعی فیصد" کے مطابق آپ پر کفر و ارتداد کا حکم بالکل صحیح ہے، سد الفرار کی دہائی دینا اور اسے بہانہ بنانا آپ کو کفر و ارتداد سے نہیں بچا سکتا۔

مولوی خلیل احمد صاحب ہزار اپنے اکبر علماء اور فاضل بے بدل ہونے کا دعویٰ کریں، بوڑھے ہونے کے باوجود ان کی عملی زندگی کے دودھ کے دانت بھی نہیں گرے ہیں، اجمالت و شرارت ان پر پوری طرح مسلط ہے وہ یہ کیا جانیں کہ سد الفرار کیا ہے اور کفر کے احکام کس طرح ثابت ہوتے ہیں۔ اگر آپ کا علم ہی مہلوب نہ ہوتا تو آپ خود مرتد و جہنمی کیوں بن جاتے۔

یہاں ہم ناظرین سے درخواست کریں گے کہ وہ اس تاریخی حقیقت پر خاص نظر رکھیں کہ "سدالفرار" ابھی چھاپ خانہ ہی میں تھی کہ مولانا عبدالمقتدر صاحب بدایونی کی وفات ہو گئی اور آپ کی وفات پر خود حجۃ الاسلام حضرت مولانا حامد رضا خان صاحب قدس سرہ جو اس کتاب "سدالفرار" کے لکھنے والے ذمہ دار ہیں اور آپ کے ساتھ مفتی اعظم ہند حضرت مولانا مصطفیٰ رضا خان بریلوی قدس سرہ جو دونوں اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کے صاحبزادے ہیں حضرت مولانا عبدالمقتدر کے سوئم اور ان کی قبر پر فاتحہ خوانی کے لئے تشریف لے گئے۔ دیکھئے ان ہی ملا انکشاف کی کتاب "انکشافِ حق" ص ۲۲۹

یہاں یہ غلبان ضرور پیدا ہو سکتا ہے کہ ملا کف لسان کی تحریر کے مطابق تو "سدالفرار" کی تحریر سے کفر صریح کا حکم عائد ہوتا ہے اور ملا انکشاف نے عبارتوں کی نشاندہی بھی کی ہے جس کا اہلسنت کو اعتراف ہے۔

پھر یہ کیسے کہا جاسکتا ہے کہ سداالفرار کے مضامین صحیح بھی ہیں اور کفر کا حکم بھی عائد نہیں ہوتا اور حجۃ الاسلام اور مفتی اعظم ہند رحمہما اللہ تعالیٰ دونوں ذمہ دار اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کے اشاہزادے سوئم اور قبر کی فاتحہ خوانی کے لئے بدایوں تشریف بھی لے گئے۔

عزم ہے کہ علامہ کف لسان مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی نے دیوبند و دہابیت کے دیندار و علم بردار ہونے کی وجہ سے اس حقیقت کو چھپایا ہے کہ

"سدالفرار" میں جو مضامین ہیں وہ اپنے اپنے ماخذ سے بالکل صحیح صحیح نقل کئے گئے ہیں۔ مولوی خلیل احمد بدایونی نے بدایوں کار و نالہ خوب رویا ہے مگر پوری کتاب "انکشافِ حق" میں سداالفرار کے ان مضامین کو سرے سے نقل ہی نہیں کیا جن پر کفر صریح کے حکم ہو جانے کی تنبیہ کی گئی ہے نیز ملا انکشاف نے اتنی اہم حقیقت پر بھی پردہ ڈالا ہے کہ "سدالفرار" ایرادات و استفہامات سے متعلق کتاب ہے بلکہ خود

کتاب میں واضح کر دیا گیا ہے اور اہل علم جانتے ہیں کہ ایراد و استفہام میں ہزار خبر کے جملے ہوں۔ بہر حال وہ اشار پر ہی دلالت کرتے ہیں اور اشار حکم نہیں ہے لہذا سداالفرار سے کفر کا حکم ثابت کرنا مستلزم انکشاف کی جہالت و حماقت اور وہابی دیوبندی شرارت ہے اور سداالفرار کو پیش کرنا مسلمانوں میں فتنہ و شر پھیلا کر آپس میں فساد برپا کرنا ہے۔ رہے سداالفرار کے مضامین اور بقیہ مباحث تو اشار مشرقانی مقالات کے جواب میں آتے ہیں وہیں ملا انکشاف کے عجائب کا تماشا دیکھئے گا۔

۲ یہ مسلمانوں کو غور و فکر کی دعوت نہیں ہے بلکہ گمراہ و بددین بنانے کی عادت ہے جب سرے سے کفر کا حکم ہی عائد نہیں کیا جاسکتا تو مولوی اسماعیل دہلوی کی صف میں کیسے کھڑا کیا جاسکتا ہے! بس لازمی و التزامی کے الفاظ ہی آپ نے سیکھے ہیں۔

۳ یہاں ملا انکشاف کی فتنہ پرور و فساد انگیز طبیعت کا اچھی طرح اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ آپ کس کس انداز سے کیا کیا یاد دلا کر مسلمانوں کو آپس میں لڑا دینا چاہتے ہیں۔ آپ پکار رہے ہیں کہ اے مولانا عبدالمقتدر صاحب بدایونی کے خاندان والو! اور اے ان سے عقیدت رکھنے والو! تم بھول تو نہیں گئے ہو! یاد کرو جب بریلی والوں نے تمہاری مسجد قادریہ کو مسجد خرماکہا تھا۔ بریلی والے تمہارے پرانے دشمن ہیں اگرچہ میں بھی اس وقت اس دشمنی میں شریک تھا۔ میں نے تم لوگوں کو کافی اذیتیں پہنچائیں مگر اب تو یہ کہ کہ کف لسان کر لیا ہے۔ میری پرانی دشمنی کو بھول جاؤ نئی دوستی کو قبول کر لو یہ کہ ہم دونوں مل کر بریلی کے مقابلہ میں صفت آراء ہو جائیں اور تمہاری جو گزشتہ بے عزتی ہوئی ہے اور میری جو موجودہ بے آبروئی و ذلت ہو رہی ہے اس کو مٹانے کی مشترکہ کوشش ہو جائے۔ اگر بڑھاپے کی وجہ سے تمہارا یہ نیا

دوست مولوی خلیل احمد بدایونی پیچھے رہ جائے یا گھر میں بیٹھ جائے تو کچھ خیال مت کرنا۔
تم برابر مقابلے پر ڈٹے رہنا پیچھے ہٹ کر بھی مت دیکھنا۔

یہ ہے آپ کی مسجد خرمائی یاد دہانی کا حاصل جس کے بارے میں مولوی خلیل احمد بدایونی نے یہ سمجھ رکھا تھا کہ دنیا میرے اس مطلب کو نہیں سمجھ سکے گی اور آسانی سے میں بھس میں چنگاریاں لگا کر نکل جاؤں گا۔ مگر اے علامہ کف لسان! یہ مسجد خرمائی آپ کے کف لسان پر کون سی دلیل قطعی ہے؟

ع۔ یہ آپ کا ہر طرح جھوٹ اور اتہام ہے صاحب سد الفزار نے سوالے ایرادات واستفہام کے ہرگز ہرگز التزامی یا لزومی کا حکم نہیں لگایا ہے۔ یہ آپ کا الزام کہ کفر و ارتداد کا حکم قطعی دیا ہے مگر حبان چرا کر لزومی مان رہے ہیں سراسر جھوٹ اور اتہام ہے۔ اور اگر آپ حضرت مجاہد ملت رحمہ اللہ تعالیٰ کی ذات مراد لیتے ہیں تو آپ کا یہ کتنا بڑا جھوٹ ہے کہ انہوں نے کفر و ارتداد قطعی کا حکم دیا ہے اور آپ کا پھر یہ دوسرا فریب ہو گا کہ وہ لزومی مان رہے ہیں ابھی ابھی اپنے جواپنی چھاپہ ماری کا ذکر کیا ہے اے اتنی جلد بھول گئے صحیح ہے "درود گوراحافظہ نہ باشد" کہ جھوٹے کو حافظہ نہیں ہوتا۔ ابھی آپ ہی نے منک و ملک پر متصل یہ بیان کیا ہے کہ حضرت مجاہد ملت کو آپ نے سد الفزار دکھا کر کفر و ارتداد قطعی التزامی ثابت کیا مگر مجاہد ملت اپنے اسی انکار پر ڈٹے رہے کوئی مسکن جواب نہیں دیا کفر لزومی مجاہد ملت کا اقرار رہا۔ آپ کا یہ کیسا خوب لٹی ہے کہ آپ نے اتنا بڑا جھوٹ بک دیا اور بہتان دھر دیا۔ "کہ کفر قطعی التزامی کا حکم دے دیا۔"

اے علامہ کف لسان! کسی صورت بھی آپ کو جھوٹ سے چھٹکارا ہے یا نہیں؟ ویسے ہم اوپر بیان کر چکے ہیں کہ آپ کی روایت کا کوئی اعتماد نہیں اس لئے کہ آپ بالکل جھوٹے اور بددین ہیں۔

اسی ملک پر علامہ کف لسان نے تحریر دینے کا دلچسپ واقعہ بیان کیا ہے۔ ملا انکشاف لکھتے ہیں۔

"اس گفتگو میں فقیر سے ایک تحریر بھی لی گئی تھی جس میں حسام الحرمین نے جو علماء دیوبند پر احکام کفر و ارتداد بتائے ہیں ان کے بارے میں سوال کیا گیا تھا۔"

اب علامہ کف لسان کا جواب دیکھئے لکھتے ہیں۔

"فقیر نے اختصار کو ملحوظ رکھتے ہوئے لکھ دیا کہ جس طورے حسام الحرمین میں احکام کفر بتائے گئے ہیں وہ صحیح و درست ہیں۔"

جواب کی تحریر تو ملا انکشاف نے دیدی جس سے اہل سنت اور دوسرے بھی یہی سمجھتے ہیں کہ دیوبندیوں کے کفر و ارتداد میں طوط ہونے کا سوال تھا۔ ملا انکشاف نے پوری پوری تائید کر دی ہے مگر وہ خوف کہاں جانے والا تھا جس نے ملا انکشاف کو دلوچ کر اضطراب میں ڈال رکھا تھا۔ آپ نے بات بنانے کے لئے جو باتیں بایید کی اس کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

اے میرے مخالف سینو! اور اے میرے پیارے دیوبندی بھائیو! اگرچہ مجھ سے کھلے طور پر علماء دیوبند کے کفر و ارتداد پر حسام الحرمین کے حکم کے بارے میں سوال کیا گیا تھا اور وقت پر حالات کا کچھ تقاضا ہی ایسا تھا کہ میں نے یہ جواب دے دیا تھا کہ "جس طورے حسام الحرمین میں احکام کفر بتائے گئے ہیں وہ صحیح و درست ہیں۔" میرے اس جواب سے یہ نہ سمجھ لینا کہ میں دیوبندیوں کو کافر و مرتد مانتا ہوں بلکہ میرے جواب کی تحریر کا منشاء یہ ہے کہ اگرچہ منشاء بنتا ہو یا نہ بنتا ہو کہ حسام الحرمین نے جو مضمون بتایا ہے وہ واقعی خبیث ہے جس کی بنیاد پر کفر و ارتداد کا حکم لگ جاتا ہے مگر علماء دیوبند کی ان کفریہ عبارتوں کا سیاق و سباق وغیرہ بتا رہے ہیں کہ ان عبارتوں کا یہ کفری مضمون ہی نہیں بنتا ہے لہذا اے سینو! یہ نہ سمجھ لینا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں اور اے دیوبندی بھائیو! یہ نہ خیال کر لینا کہ وہ تحریر دے کر میں اپنے دیوبندی

پیشواؤں سے غداری کر رہا ہوں۔" (واہ سے دیوبندی سپوت)

علامہ اہلسنت فرماتے ہیں کہ دیوبندی وہابی کا تقیہ رافضیوں سے بھی بدتر ہے۔ مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کی اس تحریر سے صاف کھل گیا کہ آپ سکتے تقیہ باز اور مولوی اشرف علی تھانوی کے کانپور والے تقیہ پر بازی لے گئے ہیں۔ اے ملا انکشاف! ابھی ابھی چند سطریں پہلے تو آپ نے اہلسنت کی جھوٹی شکایت کی تھی کہ "جان چرا کہ کفر لزومی مانتے ہیں۔" اور یہیں آپ نے یہ بھی ثابت کر دیا کہ آپ دیوبندی تقیہ کی پیروی کرتے ہوئے جان چرا کہ کتنا بڑا فریب دیتے ہیں اور اگر آپ تقیہ باز جان چرانے والے فریب نہ تھے تو دیوبندیوں کے بارے میں کفر و ارتداد کے کھلے سوال پر اپنے صاف صاف کیوں نہیں لکھ دیا کہ میں ان دیوبندیوں کو کافر و مرتد نہیں سمجھتا ہوں۔ کون آپ کی گردن پر چھری پھیر رہا تھا۔ آپ کے اسی مضمون کا دوسرا پہلو اور ملاحظہ فرمائیں جس کا مفہوم یہ ہے۔

۱۔ حاتم الحرمین نے علامہ دیوبندی کی عبارتوں کا جو مطلب لے کر حکم کفر بیان کیا ہے اس مطلب پر کفر و ارتداد کا حکم صحیح و درست ہے۔ پہلے بھی ہم اس کو مانتے تھے اور اب بھی مانتے ہیں۔

۲۔ مگر اب ہم کو یہ کلام ہے کہ دیوبندیوں کی ان عبارتوں کا یہ مفہوم ہے یا نہیں اگر یہ خبیث کفری مضمون متعین ہو تو پھر کفر میں کیا شک ہو سکتا ہے۔ کسی مسلمان کو بھی کفر میں تردد نہیں ہو سکتا۔

۳۔ مگر یہ کفری خبیث مضمون دیوبندیوں کے کلام کے سیاق و سباق، قرآن صحیحہ اور الفاظ عبارات کے خلاف ثابت ہو رہا ہے۔ ہماری عرض ہے کہ اے علامہ کف لسان! سیاق و سباق، قرآن صحیحہ، اور الفاظ عبارات کی بنیاد پر دیوبندیوں کی ان کفریہ عبارتوں میں ایمان پیدا کرنا ہی سہے باطل ہے۔ آپ آگے چل کر جو قدرے تفصیل سے کلام کرنے والے ہیں اگر وہیں مباحث سے یہ ثابت ہو گیا کہ دیوبندیوں کی ان عبارتوں میں کفری خبیث مضمون

متعین ہے اور سیاق و سباق، قرآن صحیحہ، الفاظ عبارات ان ہی خبیث کفری مضمون کو متعین کر رہے ہیں۔" تو آپ کی اس ہٹ کا کیا علاج ہو گا کہ کچھ ہو میں تو نہیں مانوں گا۔"

ثانیاً آپ اپنے اس فارمولے سے کیسے نجات پائیں گے جسے آپ نے خاص طور پر اپنے لئے تیار کر رکھا ہے کہ۔ "صاحب قول کی ہر تاویل قبول کی جائے گی۔"

اے علامہ طویل اللسان! ان بھونڈی باتیں بنانے کو چھوڑیے، غصہ کو کھو کر دیجئے یہ ساری باتیں آپ کے کف لسان پر کوئی دلیل نہیں بلکہ اسلٹ آپ کے بے علمی چھچھورے پن اور کفر و ارتداد کی شہادت سے رہی ہے جو آپ کو سید سے جہنم پہنچا دے گی۔

اسی صاف پر ملا انکشاف نے شمس العلماء حضرت مولانا شمس الدین صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ اور دیگر علمائے اہلسنت کے ساتھ اپنی گفتگو کے سلسلے میں اپنے محبوب فرعون کا ذکر پھیرا ہے۔ آپ کی فغول تھ گئی ہے گریز کر کے ہم آپ کے اصل مقصد پر گفتگو کر رہے ہیں۔

مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کا مقصود یہ ہے کہ فرعون کے بارے میں اجماع تو یہی ہے کہ وہ کافر مرا مگر بعض علماء و مشائخ فریق اس طرف بھی گئے ہیں کہ فرعون دنیا سے مسلمان گیا۔ اس بیان سے مولوی خلیل احمد بدایونی کی عرض یہ ہے کہ جس طرح ان بڑے بڑے علماء و مشائخ فریق نے فرعون کو کافر کہنے سے کف لسان کیا پھر بھی وہ صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ مسلمانوں کے پیشوا گئے جاتے ہیں۔ اسی طرح دیوبندیوں کے کفر و ارتداد سے کف لسان کرنے کی وجہ سے مولوی خلیل احمد بدایونی کو بھی کافر نہیں کہہ سکتے بلکہ میں پکا مسلمان اکبر علماء ہوں۔

اس سلسلے میں ایک طویل تحریر ہم نے مولوی خلیل احمد بدایونی کے پاس بھیج دی تھی مگر معلوم ہوتا ہے کہ علامہ انکشاف اپنی منہ اور ہٹ کے پکے ہیں وہ اپنی ہٹ

سے باز نہیں آئیں گے ورنہ پھر اس انکشاف حق میں اسکو اس کو دہرانے کی مزدورت نہیں تھی۔ چونکہ مولوی خلیل احمد بدایونی نے یہاں فرعون کا سہارا لیا ہے اس لئے اس مسئلہ پر یہاں گفتگو کریں۔

فرعون کا واقعہ ناظرین کو یاد ہے، وہ ایک کافرو ظالم بادشاہ تھا، قوم بنی اسرائیل کو اس کے ظلم و ستم سے بچانے کے لئے سیدنا موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام حکم خداوندی کے انہیں لے کر دریا پار کر گئے۔ دریا نے ان کے لئے راستے بنا دیئے، فرعون بھی ان کا تعاقب کرتا ہوا۔ دریا کے ان راستوں میں گھس گیا، دریا اپنی اصل حالت پر آگیا۔ راستے بند ہو گئے۔ لشکر کے ساتھ جب فرعون ڈوب کر مرنے کے قریب ہوا تو کہنے لگا۔ قال امنت انہ لا اله الا الذی امنت بہ بنو اسرائیل وانا من المسلمین بولا میں ایمان لایا کہ کوئی سچا معبود نہیں سوائے اس کے جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے اور میں مسلمان ہوں۔ (قرآن حکیم سورہ یونس) جب ڈوبتے وقت فرعون نے ایمان کے یہ کلمات ادا کئے تو ارشاد فرمایا "الآن" (قرآن حکیم) کیا اب؟ یعنی زندگی بھر کفر میں مبتلا رہنے کے بعد اب جب کہ زندگی سے مایوس ہو گیا اور موت کا یقین ہو گیا تو ایمان لاتا ہے۔

اس قرآنی بیان سے جمہور اسی طرف گئے ہیں کہ فرعون کی توبہ اور اس کا ایمان لاتا مرنے وقت قبول نہیں جس پر "الآن" دلالت کر رہا ہے۔ اور بعض علماء اس طرف گئے ہیں کہ الآن سے توبہ و ایمان کے غیر مقبول ہونے کا مطلب نہیں نکالا جا سکتا۔ جب فرعون ایمان لے آیا تو وہ دنیا سے مسلمان گیا چونکہ سیدنا امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذہب پر توبہ یا اس قبول ہے اور سیدنا محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مالکی ہیں اس لئے انہوں نے اپنے مذہب کا سہارا لے کر فرعون کی توبہ کو مقبول رکھا اور اپنی کتابت قصص الحکم میں اس کو مسلمان فرمایا ہے۔ تفسیر روح البیان میں فرمایا۔ وهو مقبول عند الامام مالک حکما بالظاہر کالمومن عند سلسل السیوف والمومن عند اقامۃ الحد علیہ یقبل ایمانہ وعلیٰ هذا

نبی کلام حصرة الشيخ الاکبر المالکی فی القصوص ذہب الی الایمان۔ یعنی ایمان یا سیدنا امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک ظاہر پر حکم دیتے ہوئے مقبول ہے۔ جیسے کہ وہ کافر جس کے قتل کرنے کے لئے تلوار کھینچ لی جائے اور وہ ایمان لے آئے اور وہ جس پر مد قائم کرتے وقت مومن رہا تو اس کا ایمان قبول کر لیا جاتا ہے اور اسی پر مبنی ہے۔ حضرت شیخ اکبر ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ کا کلام قصص الحکم میں جو فرعون کے ایمان لانے کو تسلیم کرتے ہیں۔ (روح البیان جلد ۴ ص ۷۷)

بہر حال فرعون کے بارے میں اختلاف اس کی توبہ و ایمان کے مقبول رکھنے نہ رکھنے پر ہے مگر دونوں فرق یہ تسلیم کرتے ہیں بلکہ اس پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن حکیم کے ارشاد کے مطابق فرعون نے ایمان کے کلمات ادا کئے تھے۔ ۱۱

ان کے مقابلہ میں ملا انکشاف اکبر علماء دیوبند مولوی خلیل احمد بدایونی کے دیوبندی و بابی علم و فضل کو ملاحظہ فرمائیے کہ کس طرح آپ نے اپنے کتب لسان کے لئے اکابر دیوبند اور فرعون کی ملتوں کو ایک کر دیا۔

اے ملا انکشاف! جب آپ نے اکابر دیوبند اور فرعون دونوں کو ایک ہی صفت کفر سے موصوف فرما کر ایک ہی صفت میں کھڑا کر دیا تو جس طرح حضرت شیخ اکبر کے نزدیک ان کے کتب لسان کی بنیاد توبہ و ایمان ہے کیا اسی طرح آپ کے کتب لسان کے لئے اکابر دیوبند نے زندگی میں نہ سہی موت کے وقت ہی اپنے کفریات سے توبہ کی؟ پھر قرآن حکیم نے فرعون کے ایمان کا جو انداز ذکر فرمایا ہے کیا اکابر دیوبند اسی طرح ایمان لائے ہیں۔ فرعون کو ایمان لانے میں۔۔۔۔۔ بنی اسرائیل کا ذکر کرتے ہوئے تو شرم نہ آئی حالانکہ وہ اپنی زندگی میں بنو اسرائیل کو حقیر و ذلیل سمجھتا تو فرعون اور دیوبندی کی آپ کی بیان کی ہوں علت مشترکہ کی بنیاد پر دیوبندیوں نے کفر سے توبہ کرنے میں کیا اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کی ہدایت کا بھی ذکر کیا ہے چلئے حیا کی وجہ سے فرعون کی طرح توبہ نہ کی کسی طرح بھی توبہ کی ہے یا نہیں؟ ہم جانتے ہیں کہ توبہ کا ثابت کرنا تو درکنار اگر مولوی خلیل احمد بدایونی دیوبندیوں کے سامنے اکابر دیوبند

کی توبہ کا سوال بھی اٹھایا تو پوری دنیا نے وہابیت و دیوبندیت آپ پر پٹ پڑے گی اور آپ کی نومولود دیوبندیت کو دھورے پر رکھ دے گی۔

جب اکابر دیوبند کی توبہ ہی سرے سے ثابت نہیں بلکہ توبہ سے انکار اور دھڑائی ثابت ہے تو علامہ انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کی ہی اصل پران کے نزدیک توبہ نہ کرنے والے دیوبندی مولوی توبہ کرنے والے فرعون سے بدتر قرار پائے اور اکابر دیوبند کی توبہ کے بغیر توبہ کرنے والے فرعون پر قیاس کر کے حضرت شیخ اکبر کی طرح قیاس کرنا اکبر علار دیوبند مولوی خلیل احمد بدایونی کی جہالت و حماقت ہوئی۔

اسے جہالت مآب! کیا سمجھ کر آپ نے دیوبندی اکابر کو فرعون پر قیاس فرمایا۔ آخر آپ کے قیاس کا یہ نتیجہ نکلا کہ آپ نے اپنے کف لسان کے شوق میں اکابر دیوبند کو فرعون سے بدتر ثابت کر کے جہنم میں ڈھکیں دیا اور آپ بھی ان کے پیچھے لٹکے چلے جا رہے ہیں۔

ص ۴۴ سے ص ۴۵ کی ابتدائی سطروں تک علامہ کف لسان مولوی خلیل احمد صاحب نے حضرت مولانا مفتی محمد رضوان الرحمن علیہ الرحمۃ والرضوان کے سوال اور اپنے طویل بیانات کو پھیلایا ہے جو اس طرح ہے۔

حضرت مولانا مفتی محمد رضوان الرحمن صاحب مرحوم نے اعتراف کیا کہ حضرت سید محمد میاں صاحب مارہروی رحمۃ اللہ تعالیٰ اکابر دیوبند کو کافر کہتے تھے اور آپ (علامہ انکشاف) نہیں کہتے ہیں تو آپ کا سلسلہ بریعت ان سے قائم نہ رہا، اس کے جواب میں مولوی خلیل احمد صاحب نے جو کچھ کہا مندرجہ ذیل نمبروں میں ہم نے تقسیم کر دیا ہے۔ اصل کتاب انکشاف حق سے ملائیں۔ آپ فرماتے ہیں۔

(۱) پیری مریدی کا دار و مدار مسئلہ تکفیر پر نہیں ہے۔ یزید کو امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ کافر مانتے تھے اور حضور غوث پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ امام احمد بن حنبل کے مقلد ہیں ظاہر ہے غوث اعظم اپنے مذہب کے خلاف تو نہیں تھے وہ بھی یزید کو کافر کہتے تھے۔ اور اعلیٰ حضرت امام بریلوی، علما اہلسنت اور دوسرے محققین

قادر یہ امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ کی تبعیت میں یزید کو کافر نہیں کہتے ہیں بلکہ سکوت اختیار کرتے ہیں تو یہ لوگ بھی غوث اعظم کی مریدی سے نکل گئے اور اگر نہیں نکلے تو میں بھی اکابر دیوبند کو کافر نہ مان کر حضرت سید محمد میاں کی بیعت سے نہیں نکل سکتا۔

(۲) جب اہلسنت امام اعظم و امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہما کا یزید کے بارے میں اختلاف مان رہے ہیں تو ثابت ہوا کہ یہ مسئلہ سلف میں مختلف فیہ رہا جس کو تحقیق ہو گئی، اس نے تکفیر کر دی اور جس کو نہ ہوئی اس نے نہ کی۔ ہر اہل تحقیق اپنی تحقیق کے مطابق جواب دے گا کسی کو کسی پر اعتراض کا حق نہیں۔

(۳) فاضل بریلوی کا فتویٰ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ کے برابر نہیں ہو سکتا۔ (۴) امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ کے مقلدین میں بڑی بڑی ہستیوں میں غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہیں۔ جن کی غلامی پر فاضل بریلوی ناز کرتے ہیں۔ پھر اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نے غوث اعظم کے خلاف تکفیر یزید میں کف لسان کیوں کیا؟

(۵) اصل بات یہ ہے کہ یہ مسئلہ تقلیدی نہیں ہے۔ تحقیقی ہے یہی وجہ ہے کہ امام غزالی، امام فخر الدین رازی یزید کو مسلمان ثابت کرتے ہیں اور تکفیر کو منع کرتے ہیں۔

(۶) یزید کے بارے میں اہلسنت کے تین گروہ ہو گئے۔ ایک گروہ اس کو کافر قطعاً مانتا ہے۔ دوسرا گروہ توقف و کف لسان کا عامل ہے۔ تیسرا گروہ اس کو مسلمان قطعاً مانتا ہے۔ اور یہ تینوں اہل حق ہیں اہلسنت ہیں ان میں سے کسی کو نشانہ طاعت نہیں بنا سکتے۔

(۷) مسائل کفر و اسلام میں شیوخ و مرشدین کا بھی اتباع نہیں بلکہ ائمہ ہدی اہلسنت و جماعت کا اتباع کیا جائے گا۔

ہم نے صرف مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کے مقاصد کو واضح کرنے کے لئے نمبر لگا دیئے ہیں۔ جوابات میں ان نمبروں کی پابندی ہم نے ضروری نہیں سمجھی۔ انشاء اللہ تعالیٰ ناظرین ہمارے جواب کو بہت اچھی طرح سمجھ لیں گے جو مولوی خلیل احمد بدایونی کے تمام مقاصد پر حاوی رہیں گے۔

ع۔ بالکل صحیح فرمایا تھا حضرت مولانا مفتی محمد رضوان الرحمن صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ

نے کہ آپ کی بیعت ٹوٹ چکی ہے۔ اگرچہ آپ کف لسان کہہ رہے ہیں مگر پورے کافر و مرتد ہو گئے ہیں۔ کفر و ارتداد اور مرتدین کی ملافت میں سرگرم ہیں جب کہ صرف کف لسان اور توقف ہی مولوی خلیل احمد بدایونی کے لئے ارتداد ہے۔

مولوی خلیل احمد بدایونی کا یہ قول قطعاً غلط اور کافرانہ ہے کہ پیری مریدی کا دار مدار تکفیر پر نہیں ہے۔ پیری مریدی کی پہلی شرط ایمان کو ایمان اور کفر کو کفر جاننا ہے مولوی خلیل احمد بدایونی اب جب کہ بیعت سے نکل چکے ہیں اپنے غیر امتیازی مذہب پر اگر کسی جوگی یا مرتد کو اپنا پیر بنالیں یا خود جوگی یا مرتد پیر بن جائیں تو کوئی تعجب نہیں۔ بہر حال ان کی بیعت ان کے پیروں کے ساتھ ٹوٹ گئی ہے اور آپ کے جو مرید مسلمان ہیں ان کی بیعت بھی باقی نہیں رہی۔

ہم یہاں چند شکلیں بیان کرتے ہیں جن سے تکفیر کی نزاکتیں اچھی طرح سمجھ میں جائیں گی۔ اگر کسی شخص کے کفر قطعی ناقابل تاویل کی یقینی نسبت کے پہلی شکل

قطعاً ہوگا کہ تکفیر کریں اگر دونوں میں سے کسی نے بھی تکفیر سے کف لسان کیا تو وہ خود کافر و مرتد ہوگا اور بیعت ٹوٹ جائے گی۔ مثلاً زید تمام ضروریات دین کا ماننے والا مسلمان تھا دعویٰ اسلام کرتے کرتے شامت آئی اور اس نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت سے ہی انکار کر دیا اور بکر و عمرو دونوں پیر و مرید کو زید کے اس انکار نبوت کی یقینی اطلاع ہے چونکہ زید کے قول انکار نبوت میں تاویل کی قطعاً کوئی گنجائش ہی نہیں یہ انکار کفر قطعی قرآنی ہے اور بکر و عمرو کے خبردار ہو جانے میں بھی اصلاح کوئی شبہ باقی نہ رہا جس نے یقینی قطعی حکم پیدا کر دیا تو اب پیر و مرید (بکر و عمرو) میں سے کسی کا زید کی تکفیر سے انکار یا کف لسان کرنا اس کو کافر و مرتد بنادے گا اور بیعت قطعاً ٹوٹ جائے گی اور یہ نہنا باطل بلکہ کفر ہوگا کہ یہاں پیری مریدی کا دار مدار تکفیر پر نہ تھا۔

دوسری شکل

زید سے اسی نبوت کا انکار بیان کیا جاتا ہے جو شکل اول میں ذکر کیا گیا ہے کہ کفر قطعی یقینی قرآنی

ہے۔ مگر پیر اور مرید یا استاد اور شاگرد یا ہم زمانہ یا مختلف الزماں لوگوں میں سے بعض کو یقینی اطلاع ہی نہیں خواہ وہ اختلافات روایات کی بنیاد پر ہو، یا نسبت میں ہی شبہ ہو کہ زید سے یہ کفر مرزد ہو یا نہیں یا بعد میں توبہ کا شبہ پیدا ہو گیا ہو۔ اسی طرح مشبہات کی اور صورتیں ہیں اگر ان میں سے کوئی پیدا ہو جائے جو عدم اطلاع یقینی پر دلالت کرتی ہوں تو اگرچہ یہ ضرور ضرور کہا جائے گا کہ وہ کفر کفر قطعی یقینی ہے جس میں کوئی شبہ نہیں مگر زید کی طرف نسبت کفر پر یقینی اطلاع نہ ہونے کی وجہ سے اگر کوئی انکار کرتا ہے یا کف لسان کرتا ہے تو ہرگز کافر نہ ہوگا نہ بیعت وغیرہ ٹوٹے گی۔

تیسری شکل

تیسری شکل یہ کہ خود وہ قول کفر قطعی پر دلالت نہیں کرتا بلکہ اس میں تاویل کی گنجائش ہے تو یہاں اس کے کفر کا انکار کفر نہ ہوگا۔ مثلاً زید اللہ تعالیٰ کے لئے ہاتھ پاؤں بیان کر گیا۔ تو اگرچہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہاتھ پاؤں بتانا کفر ہے مگر زید کے اس قول میں اس معنی کا احتمال ہے جو خود قرآن حکیم نے ید اللہ (اللہ کا ہاتھ) کہہ کر مراد لئے ہیں۔ اس لئے زید پر مرتد ہو جانے کا حکم نہیں دیا جائے گا۔ لیکن علماء کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ پوری قوت سے اللہ تعالیٰ کے لئے ہاتھ پاؤں ہونے کی عقلی قباحتوں اور حکم کفر لازم آنے کی شامت کو کھلے کھلے طور پر بیان کر دیں تاکہ محض احتمال معنی پر لوگ کفر میں ملوث ہو جانے کو ہلکا نہ سمجھیں اور حقیقی کفری معنی کو اختیار نہ کر جائیں۔ اور ایسی بات کہنے سے قطعاً اجتناب کریں جو کفر کا بھی احتمال رکھتی ہوں، احتمال بتاتا کہ اس کی بیٹھ ہرگز ہرگز نہ چھٹے ہیں۔ خدا خواستہ احتمال سے ماوراء کفر کا عقیدہ ہی جم گیا تو یہ احتمال بیانی و عدم کفر کا فتویٰ کچھ کام نہ دے گا۔ عند اللہ اسے کافر بنا کر سیدھے جہنم میں پہنچا دے گا۔ اسی مقام کے لئے کہا جاتا ہے کہ ایک مسلمان کو ایمان پر قائم رکھنا ہزار نئے مسلمان بنانے سے زیادہ اہم ہے۔ نہ وہ اسے معنی توبہ وصولاً انکشاف سمجھ بیٹھے ہیں۔ ناظرین سے ہماری درخواست ہے کہ وہ ان تینوں شکلوں کو اچھی طرح دیکھ کر

خوب سمجھ لیں یہ تینوں ایسے مسلمات ہیں جن سے خود مولوی خلیل احمد بدایونی انکار کی جرأت نہیں کر سکتے اور یہاں یہ فیصلہ کر لیں کہ ہر بیان کردہ کفر پر یکساں حکم نہیں لگایا جاسکتا۔ حکم دینے یا قیاس کرنے سے پہلے تینوں شکلوں کی تمام نزاکتیں سامنے رکھنی ہوں گی۔ اگر پہلی شکل ثابت ہے تو اس پر دوسری تیسری شکل کا حکم یا قیاس غلط ہوگا اور اگر دوسری تیسری شکل ثابت ہے تو اس پر پہلی شکل کا حکم یا قیاس صحیح نہ ہوگا۔

یہی وہ مقام ہے جہاں علامہ انکشاف علامہ کف لسان اکبر غلام دیوبند مولوی خلیل احمد صاحب بخنوری بدایونی نے ٹھوکریں کھائی ہیں۔ اور ان کی گمراہی نے انہیں آخر کار فرود بردار بنا کر رکھ دیا ہے۔ ناظرین تھوڑی زحمت فرما کر ان تینوں شکلوں کو اچھی طرح سمجھ کر ذہن میں رکھیں تو انشاء اللہ تعالیٰ پوری کتاب "انکشاف حق" کی سفاہت و حماقت اور مسک و فریب کو سمجھنے میں دشواری نہ ہوگی بلکہ یہ شکلیں ہر جگہ میزان کا کام دیں گی ویسے ہم انشاء اللہ مولوی اکبریم ہر ضروری جگہ ہندی کی چندی کرنے کا پورا خیال رکھیں گے۔ پیری مریدی سے متصل ہی مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی نے یزید کا ذکر بھی کر دیا ہے جس کا ماحصل یہ ہے کہ مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی اپنے دیوبندی پیشواؤں کے کفر کو یزید کے کفر پر قیاس کر رہے ہیں۔ اور اپنے کف لسان کو سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کف لسان پر اور مولوی خلیل احمد بدایونی کے یہ دونوں قیاس باطل محض ہیں اس لئے کہ یزید کی طرف نسبت کفر میں ہی اختلاف ہے کہ اس سے سرزد ہوا یا نہیں۔ بعض فرماتے ہیں کہ ثابت ہی نہیں۔ بعض نے یزید کی توبہ کا ذکر بھی کیا ہے۔ وہی امام غزالی جن کا ذکر علامہ انکشاف نے کیا ہے احیاء العلوم میں فرماتے ہیں۔

فان قيل هل يجوز لعنة يزيدي لكونه
قاتل الحسين رضي الله تعالى عنه او
امربه قلنا هذا لم يثبت اصلاً ولا
يجوز ان يقال انه قتله او امربه
فضلاً عن اللعن۔

یعنی اگر یہ کہا جائے کہ کیا یزید پر لعنت کرنا جائز ہے اس وجہ سے کہ وہ قاتل سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ ہے یا اس نے اس کا حکم دیا تھا تو ہم کہیں گے کہ یہ اصلاً ثابت نہیں ہوا اور یہ کہنا بھی جائز نہیں کہ اس نے آپ کو شہید کیا۔

یا اس کا حکم دیا۔ چہ جائیکہ اس پر لعنتیں کی جائیں۔

بہر حال تمام مذاہب اہلسنت کے سامنے رکھکر یزید کا حال صرف شکل ثانی سے شکل ثالث تک جاتا ہے۔ شکل اول میں داخل نہیں کیا جاسکتا۔ اگر یزید کے کفر کو کفر قطعی بھی مان لیں تو نسبت کفر قطعی یقینی نہیں ہے اور وہ شکل اول میں داخل نہیں ہوتا۔ لہذا یزید کے کفر کے بارے میں کف لسان و عدم کف لسان سے کسی پر الزام کفر نہیں ہوگا اسی طرح یزید کے بارے میں توبہ کا شبہ بھی یزید کی طرف کفر کی نسبت کی قطعیت و یقین کو باقی نہیں رکھے گا۔ اور اہل سنت کے یزید کے بارے میں اس اختلاف کو خود مولوی خلیل احمد بدایونی نے بیان کیا ہے بخلاف اس کے دیوبندی اکابر کی طرف ان کے اقوال کی نسبت صحیح قطعی یقینی ہے۔ خود ان قائل دیوبند اکابر نے ان اقوال کا اقرار کیا ہے۔ ڈھٹائی اور بے حیائی سے باطل تاویلیں بھی کی ہیں جن کی بحث اپنے مقام پر آتی ہے۔ یہاں اس وقت صرف اس سے کلام ہے کہ ان اقوال کفریہ کے سرزد ہونے میں کوئی شبہ نہیں نہ ان اکابر دیوبند کی طرف سے توبہ کا کوئی شبہ ہے نہ کہیں بیان کیا گیا ہے۔ ان سے اہل دیوبند نے متفقہ طور پر مرتے دم تک ان اقوال پر قائم رہنے اور ان اقوال کی تاویل ہی کو بیان کیا ہے اور مرنے کے بعد سے ابھی تک وہ اقوال اور تاویلیں برابر شائع کی جا رہی ہیں۔ پورا دیوبندی کنبہ اور دوسری تمام جماعتیں ان کی اپنی اور غیر برادریاں سب کی سب بلکہ خود مولوی خلیل احمد بھی ان اقوال کی نسبت پر متفق ہیں۔ جب یزید کی نسبت اور دیوبندیوں کی نسبت میں مشرق و مغرب کا بعد ہے دونوں میں سے ہر ایک کی نسبت کی کیفیت جدا جدا اور متضاد ہے تو علامہ کف لسان نے مولوی خلیل احمد بدایونی کا یزید کی غیر یقینی مختلف فیہ نسبت پر دیوبندیوں کی یقینی متفق علیہ نسبت کو قیاس کرنا ہی باطل ہے اور علامہ کف لسان کی نری جہالت و سفاہت اور اس پر کف لسان کرنا بطالت و حماقت ٹھہرتا۔

مولوی خلیل احمد بدایونی نے یزید اور دیوبندیوں کو ایک کر کے اپنے کفر سے ہلاکت نامہ پر ویسے ہی دستخط کر دیئے ہیں جیسے اس سے قبل فرعون اور دیوبندیوں کو

ایک کرنے کے سلسلے میں ناظرین ملاحظہ فرما چکے ہیں۔

مولوی خلیل احمد صاحب نے یزید کے ذکر سے یہاں جو مقصد رکھا ہے اس کے باطل ہونے کا فیصلہ بھی ناظرین آسانی سے کر سکتے ہیں کہ جب کفر کی نسبت ہی یزید کی طرف یقینی و قطعی نہیں رہی تو سیدنا امام احمد بن حنبل ہوں یا آپ کے اصحاب یا سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہم جیسے جناب تقلید یا دوسرے مذاہب کے ائمہ یا ان کے اصحاب خواہ اہل فقہ ہوں یا اصحاب طریقت کسی کے اقرار کسی کے انکار کسی کے کفر کسی کے کفر کسی کی تکفیر کسی کے مسلمان سمجھنے سے ایک دوسرے پر کوئی کفر یا فساد بیعت کا حکم نہیں لگا سکتا یہاں اسلام بھی برقرار رہے گا اور بیعت بھی باقی رہے گی۔

ہاں دیوبندیوں کے کفریات یزید کے کفر سے الگ ہیں جو خود یقینی قطعی ہیں۔ اور ان کفریات کی نسبت دیوبندیوں کی طرف بھی قطعی یقینی ہے اس کا انکار یا کفر لسان کا فرد مرتد بنا کر بیعت سے نکال دے گا اور اسی وجہ سے مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کا فرد مرتد ہو کر حضرت سید محمد میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی بیعت سے نکل گئے ہیں ہمیں یہاں سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ اور دوسرے جناب علماء کے بارے میں کفر یزید کے اقرار و انکار پر گفتگو کرنی تھی مگر چونکہ مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کا مقصد ہی دفن ہو کر رہ گیا ہے اس لئے اس وقت ہم اسے نظر انداز کر رہے ہیں۔

۳۲۵ اس میں شک نہیں جناب علامہ کفر لسان مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی نے دنیا کے علم فن کی عجوبہ روزگار ایک نادرا المثل نمونہ شخصیت ہیں۔ آپ نے اپنے گمان میں ایک بہت بڑے دینی قضیہ کا فیصلہ ہی کر کے رکھ دیا ہے۔ چونکہ یزید کے بارے میں سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ اور سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما مختلف ہو گئے ہیں اس لئے مولوی خلیل احمد بدایونی کی بلند ترین تحقیق و دقیق ترین تدقیق پر ضرورت منظرہ کی ساری تکفیریں مختلف فیہ قرار پا کر رہ گئیں۔ ابھی تک دنیا کے علماء اس نکتہ کو سمجھ نہ پائے تھے۔ دنیا تکفیر کفر و ارتداد سے سننے تک آگئی تھی مگر انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی پر یہ نکتہ اتھا ہوا اور انہوں نے کفر و تکفیر کا سارا جھگڑا

ہی ختم کر کے دنیا پر احسان عظیم فرمایا۔ اور اب دنیا کے سارے مرتدین کو کفر و ارتداد سے اور دنیا کو ان آوازوں کے سننے اور کفریات کی زد میں آنے سے نجات مل گئی۔ ہزار کوئی غلط کفریات کے اسے مختلف فیہ ہونے کا فائدہ ضرور ملے گا۔ کم از کم بعض کے کفر لسان کی وجہ سے اسلام سے خارج نہیں ہو سکے گا۔ اور جب مولوی خلیل احمد بدایونی نے اپنا کفر لسان بیان کر دیا تو جنت کا سرٹیفکیٹ ہی مل جائے گا۔

پھر دیوبند کے اس نئے سپوت اور عظیم قانون ساز مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی نے مرتدین کے لئے کیسا عجیب نفع بخش قانون دنیا کے سامنے پیش کیا ہے کہ قادیانی ہزار کفریات میں نہا جائیں، دیوبند کے بڑے بڑے جید کہلانے والے مولوی مثلاً انکشاف مولوی خلیل احمد سمیت متفق ہو کر قادیانیوں پر کفر و ارتداد کا فتویٰ دیں۔

یہ دیوبندی فتویٰ سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کے کفر لسان کے فتوے کے برابر نہیں ہو سکتا۔ اور نہ یہ دیوبندی مولوی امام اعظم کے برابر ہو سکتے ہیں لہذا دیوبندیوں کا قادیانیوں کے بارے میں فتویٰ باطل اس لئے کہ بہر حال ملا انکشاف کے قانون پر وہ مختلف فیہ ٹھہرا اور ملا انکشاف علامہ کفر لسان نے قادیانیوں کو سیدنا امام اعظم کے کفر لسان کی پناہ گاہ تک پہنچا دیا اور ملا انکشاف کے مذہب پر ظاہر یہی ہے کہ ملا انکشاف اور سارے دیوبندی مولوی اپنے مذہب کے امام کے خلاف جاکر کفر لسان کو تو چھوڑ نہیں سکتے۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ اللہ تعالیٰ ہر فتنہ و شر سے ہمیں اور مسلمانوں کو محفوظ رکھے۔ (آمین)

ہم نے یہاں خاص طور پر الزام و تالیف کے انداز کو اختیار کیا ہے۔ دوسری جگہ یہ مباحث آگئے ہیں۔

علامہ کفر لسان طویل البیان سلب الایمان مولوی خلیل صاحب بدایونی کا کہنا ہے کہ :-

جب اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا محبوب امام طریقت و مرجع عقیدت مانتے ہیں تو غوث اعظم

کے خلاف تکفیر یزید میں کف لسان کیوں کیا؟
 اولاً عرض ہے کہ ملا انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی اپنی ان تحریر میں
 یہ ثابت ہی نہیں کیا ہے کہ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ تکفیر یزید کرتے تھے۔
 آپ نے جو چالاک دھکائی ہے وہ یہ ہے حضور غوث اعظم اسیدنا امام احمد بن منسل
 رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مقلد تھے اور ان کی تقلید کی وجہ سے ظاہر یہی ہے کہ غوث
 اعظم اپنے امام کے مذہب کے خلاف جا نہیں سکتے تھے وہ بھی تکفیر یزید کرتے تھے۔
 مولوی خلیل احمد بدایونی کی کتنی بڑی عیاری ہے کہ بغیر کسی مستند روایت کے آپ
 نے تکفیر یزید کی نسبت حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی طرف کر دی اور صرف ظاہر
 ہلکے فریب دینے کی کوشش کی۔

جب تکفیر کا مسئلہ مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کے نزدیک تقلیدی نہیں تحقیقی
 ہے تو یہ کیسا فریب ہے کہ علامہ کف لسان تو تکفیر میں تحقیق کے لئے آزاد اور حضور
 سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مقلد ہی مقلد۔ ملا انکشاف نے صرف ظاہر پر حضور
 غوث اعظم کی تقلید کو واجب و ضروری قرار دیا ہے۔

اے اکبر علماء دیوبند صاحب انکشاف! کچھ پڑھا بھی ہے یا وہی شیخ چلتی بنے
 پھرتے ہیں۔ آپ کو یہ بھی نہیں معلوم کہ کفر غیر یقینی میں ائمہ دین و علماء ملت مختلف
 نظر آتے ہیں مگر جہاں کفر یقینی ہو وہاں سب کے سب متفق دکھائی دیتے ہیں۔ کیا مثلاً
 انکشاف بتا سکتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے انکار پر ائمہ دین مختلف
 ہو گئے ہیں؟ اور مسلمہ کذاب جس نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کا انکار اور اپنی نبوت
 کا دعویٰ کیا تھا اس کے کفر و ارتداد میں متفق نہیں ہیں؟

ثانیاً اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تکفیر
 یزید کی ہے تو اس پر آپ کا یہ اعتراض کہ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ نے حضور غوث پاک
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خلاف کیوں کیا لغو و جہالت ہے اگر آپ کا علم ناقص اور اسس پر
 مگر یہ مہر یہ سمجھنے کا موقع ہی دیتے تو آپ کوین بدل کر دیوبندی گستاخ مرتدوں کے

کے دین میں کیوں داخل ہو جاتے۔

اے علامہ کف لسان! کیوں کا جواب سنئے۔ اگر نسبت ہی کا اذعان ہوتا تو خود امام
 اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت امام احمد بن منسل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یزید
 کی تکفیر میں اختلافات مروی نہ ہوتے۔ جہاں نسبت میں اختلاف تھا وہاں کف لسان کرنا
 جائز تھا۔ اور یہ طہنات میں داخل ہے۔ اور جہاں کفر یقینی کے ساتھ نسبت کا بھی یقین
 ہو اور اطلاع بھی یقینی ہو وہاں ہرگز ہرگز ائمہ دین نے تکفیر میں اختلاف نہیں کیا۔ اور
 نہ کف لسان کی ہوا آنے دی۔ اور یہ یقینیات میں داخل ہے جیسے وہ ابن حنبل جو
 اپنے کفر و ارتداد کی وجہ سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حکم سے مرتد قرار پا کر قتل
 کر دیا گیا۔ ذرا کسی امام یا شیخ طریقت کا اس کے بارے میں اختلاف دکھائیے۔
 ہاں آپ جیسے محقق وقت کف لسان کر جائیں تو کچھ تعجب نہیں۔

پوری دنیا سارے علماء دیوبند آپ کے گستاخ دیوبندی پیشواؤں کی کفریہ عبارتوں
 کی نسبت پر تو متفق ہیں۔ آپ جیسے نومولود دیوبندی جو ابھی دیوبندیوں کی گود میں آئے
 ہیں اگر اختلاف کریں تو جہالت و حماقت کا تماشا ہی ہوگا اور آپ دکھائی رہے ہیں۔ جب
 دیوبند کے تو ہمینی کفریات قطعی ہیں، نسبت قطعی ہے، تو یہ سرے سے اخیر دم تک معدوم
 اور اطلاع یقینی موجود تو جس جس کو یقینی اطلاع ہو جائے اس پر فرض ہے کہ تکفیر
 کرے۔ ان کفریات کو کفر ہی جانے۔ اسلام نہ مانے اگر انکار کرے گا یا کف لسان
 تو کافر و مرتد جہنمی ہو جائے گا۔

چونکہ آپ کے پیر و مرشد حضرت سید محمد میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ دیوبندیوں
 کے ان یقینی کفریات کی یقینی اطلاع رکھتے تھے اس لئے وہ بغیر کسی حیلے کے صاف
 صاف ان دیوبندیوں کے کفر و ارتداد پر قائم رہے اور آپ نے دعوے ایمان سے لیکر
 مرتد بن جانے تک یقینی اطلاع رکھنے کے باوجود کف لسان کیا ہے اسی لئے مرتد ہو کر بیعت
 سے خارج ہو گئے۔ اپنی بے اصولیوں اور فضول غیر متعلق مثالوں سے آپ کا اپنے
 آپ کو اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ اور حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

پر قیاس کرنا سوائے ضبط و جنون کے کچھ نہیں۔ اب آپ کے لئے سوائے اس کے کوئی چارہ نہیں کہ آپ مولوی اسماعیل دہلوی کی طرح کسی جاہل کو اپنا پیر بنائیے اور اس کے مقابلہ میں خود محقق و مدقق بنکر پیر صاحب کو ساتھ لئے گھومیں اور کفر و ارتداد اور توہین نبوت کی اشاعت کیجئے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو آپ کے شر سے بچائے۔ (آمین)

اے اکبر علما دیوبند! کیا آپ یہ سبق بھول گئے کہ ائمہ دین و مشائخ طریقت نفسیات میں صحیح اختلاف کی اجازت دیتے ہیں۔ بلکہ صفائی قلب کے ساتھ خوش ہوتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ اپنے آقا حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ائمہ دین کے بتائے ہوئے راستے پر چل رہے ہیں اور ان سے اس باب میں رضا و خوشنودی کی ہی امید رکھتے ہیں۔ یہاں ملا انکشاف کیا اور کیوں کے چکر میں پڑے ہیں۔ اور جہاں یقینات و قطعیات ہوتے ہیں وہاں یہ ائمہ دین و مشائخ طریقت رالی برابر نہ ملتے ہیں نہ ملنے کی اجازت دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ تھوڑے سے گمان پر فرعون کے اختلاف سے چشم پوشی کی اور ابو جہل اور ابولہب کے کفر پر اٹل رہے اور اٹل رکھا۔

علامہ کف لسان فرماتے ہیں۔

”یہ مسئلہ تقلیدی نہیں تحقیقی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ امام غزالی امام فخر الدین رازی یزید کو مسلمان ثابت کرتے ہیں اور تکفیر کو منع کرتے ہیں۔“

سمجھ میں ہی نہیں آتا کہ مولوی خلیل احمد بدایونی واقعی بڑے لکھے مولوی ہیں یا کوئی شیطانی طاقت انکار کر کے آپ پر مسائل مشکف کرتی ہے۔ دعویٰ تو آپ مطلق مسئلہ تکفیر کرتے ہیں اور مثال مقید مسئلہ تکفیر کی دیتے ہیں۔ مطلق مسئلہ تکفیر سے ان بدھو کی سمجھ میں آیا ہی نہیں کہ ابو جہل اور ابولہب کے کفر کی تحقیق کے راستے کھیں گے اور کف لسان کے خطی ابو جہل اور ابولہب کی تکفیر سے بھی کف لسان کرنے لگیں گے اور اگر مطلق تکفیر مسلم سمجھا جائے تو ابن خطل جیسے مرتد جن کے ارتداد اور ان کے مرتد ہو جانے پر امت متفق ہے۔ ان میں اختلاف کی باطل صورتیں نکالی جائیں گی۔

ملا انکشاف اپنے ذوق کف لسان کی تسکین کے لئے یزید کے مختلف فیہ کفر ہی کے کیوں حریص ہیں وہ دیوبندیوں کو ابن خطل جیسے مرتد پر کیوں قیاس نہیں کرتے جس کا ارتداد قطعی اور مستفق علیہ ہے۔ اگر آپ کو دونوں میں فرق نظر آتا ہے تو شرم آنی چاہئے کہ کیوں مطلق تکفیر کا دعویٰ کر کے مقید تکفیر کی مثال سے دنیا کو فریب دیا۔ اور اگر ملا انکشاف کی نیت یہ ہے کہ انہیں صرف اس تحقیق کی ضرورت ہے کہ دیوبندیوں کی عبارتوں میں کفر ہے یا نہیں تو ہم عرض کریں گے کہ اس نیت کا اظہار بھی جھوٹا قرار پائے گا۔

جب دیوبندیوں کی عبارتوں کی نسبت کا آپ کو یقین ہے تو بے کا آپ انکار کرتے ہیں، اگر حسام الحرمین کی طرح مضامین ثابت ہو جائیں تو آپ ان کے کفر قطعی ہونے کو قبول کرتے ہیں تو پھر صرف اس کی ضرورت تھی کہ دیوبندیوں کی ان عبارتوں پر مصلیٰ دیوبندیوں کی طرح گفتگو کرتے۔ یہ ساری غیر متعلق بحثیں، فضول مثالیں بے معنی واقعات وغیرہ اوراق کی طرح اپنی پیشانی کو اور سیاہ کرنے، جہالت و حماقت کا تماشہ دکھانے، اور کفریات میں مزید دھنستے چلے جانے کے سوا کچھ بھی نہیں۔

یہ بحث گزر چکی ہے تکرار کی حاجت نہیں۔

ملا انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب فرماتے ہیں ”مسائل کفر و اسلام میں شیوخ و مرشدین کا بھی اتباع نہیں بلکہ ائمہ ہدیٰ اہلسنت و جماعت کا اتباع کیا جائے گا۔“

جی ہاں بالکل ٹھیک شیوخ و مرشدین کا بھی اتباع نہیں مگر آپ یہ تو تسلیم کریں گے کہ شیوخ و مرشدین اور مریدین دونوں کو ائمہ ہدیٰ اہلسنت کا اتباع کرنا چاہئے۔ ایسا تو نہیں کہ صرف شیوخ و مرشدین کو ہی اتباع کرنا چاہئے اور مریدین اتباع سے آزاد خود محقق بن کر آوارہ پھرتے رہیں۔

کیا آپ کو معلوم نہیں کہ تمام ائمہ ہدیٰ اہلسنت نے متفقہ طور پر توہین نبوت کریمؐ کے گناہوں کو مرتد قرار دیکر قتل کر دینے کا حکم دیا ہے۔ بعض توہین پر قتل سے مامون رکھتے ہیں یہاں دیوبند کے گستاخ پیشواؤں

نے بدترین توہین نبوت کی ہے اور دنیا کے اغت کا فرو مرتد بن گئے ہیں۔

اور ائمہ ہدیٰ کی اتباع میں ہی حضرت سید محمد میاں رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان چاروں دیوبندی گستاخ پیشواؤں کو کافر و مرتد مانا ہے بخلاف اس کے آپ نے ائمہ ہدیٰ اہلسنت کی متفقہ تعلیم و اتباع کو پس پشت ڈال کر کف لسان کیا ہے بلکہ صاف انکار کر کے ان گستاخ مرتدوں کی گودوں میں جا بیٹھے ہیں۔ مجددہ تعالیٰ حضرت سید محمد میاں رحمہ اللہ تعالیٰ اتباع ائمہ ہدیٰ کے مضبوط مستقیم پر قائم رہے اور آپ نے ائمہ دین اہلسنت کی اتباع کا پرفریب جھوٹا دعویٰ کیا اور بدترین گستاخ مرتد دیوبندیوں اور ان کی توہین نبوت کی اتباع و حمایت کر کے ائمہ ہدیٰ اہلسنت کی اتباع سے نکل کر کافر و مرتد بن گئے اور اسی وجہ سے حضرت سید محمد میاں رحمہ اللہ تعالیٰ کی بیعت سے خارج ہو گئے۔ علامہ کف لسان مولوی خلیل احمد صاحب نے "انکشاف حق" ص ۱۶ پر تیسری مرتبہ شور و شغب کا ذکر کیا ہے۔ آپ نے جو نقشہ کھینچا ہے اس کے الفاظ دیکھئے

"کچھ عرصہ کے بعد تیسری مرتبہ شور و شغب مچایا گیا جس کا مختصر نقشہ یہ ہے کہ چند نو عمر کم علم اطفال کو اکٹھا کر کے بدایوں لایا گیا، معتبر ذرائع سے معلوم ہوا کہ ان لوگوں نے بدایوں میں جمع ہونے سے قبل بریلی میں ایک مخصوص میٹنگ کی جس میں طے کیا کہ ہمارے بچاؤ کی صرف ایک صورت ہی ہے کہ ہم لوگ حسب عادت خوب شور و غل مچادیں اور عوام کی فریب دہی کے لئے فتویٰ کفر مندر لگادینا چاہئے کیونکہ جانتے تھے کہ کسی حق بات کا جواب تو نہیں ہو سکتا۔"

علامہ کف لسان مولوی خلیل احمد بدایونی کا ڈیل ڈول دیکھو گمان تو یہی ہوگا کہ آپ بھاری بھر کم شخصیت ہوں گے مگر آپ کا اصل روپ دیکھو افسوس ہوتا ہے کہ آپ اتنے ہی چمپورے اور جھوٹے آدمی ہیں، مختصری مندرجہ بالا عبارت میں آپ کیا کیا

مجبور ہوئے ہیں اور کیا کیا فریب دیا ہے۔ بہر حال آپ کی عبارت کا مفہوم دیکھئے۔ اہل سنت نے عادت بنائی تھی کہ بار بار ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی پر چڑھ دوڑ کر شور و شغب مچاتے رہیں تیسری مرتبہ شور و شغب کے لئے نو عمر اطفال جمع کئے گئے مگر بدایوں میں اکٹھے ہونے سے قبل بریلی میں میٹنگ کر کے یہ طے کیا گیا کہ یہ نو عمر چھو کرے جو جاہل کم علم ٹھہرے ان سے یہ کام لیا کہ سوار ہو کر اپنا کام کر جائیں۔ شور مچا کر کفر کا فتویٰ لگادیں اور عوام کو یہ باور کرا دیں کہ یہ نو جوان غالب رہے اور اہلسنت کی حجت ہو گئی۔ یہ حرکتیں ان نو عمروں کی طرف سے اس لئے کرائی گئیں کہ وہ جانتے تھے کہ کسی حق بات کا جواب تو ہو نہیں سکتا۔

ہمارا یہ طرز گفت گو علامہ کف لسان مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کے انداز تحریر کی ترجمانی ہے۔ آپ اسی ص ۲۶ پر آگے دیکھ لیجئے کہ مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کو یہ شکایت رہ گئی کہ یہ نو عمر چھو کرے حق کو چھوڑ کر غلط طریقہ سے اپنا کام کر گئے اور جو عمر رسیدہ علامہ اہلسنت تھے وہ مولوی خلیل احمد صاحب کے سامنے نہیں آئے۔ مولوی خلیل احمد صاحب کی یہ گل فشانی دیکھئے۔

"اس جماعت میں مولوی شریف الحق صاحب بھی آئے تھے مگر فقیر کے سامنے نہیں بڑے۔" (انکشاف ص ۲۶)

یعنی مولوی شریف الحق صاحب بڑے ہوشیار نکلے کہ انہوں نے پہلے ہی نو عمر چھو کر دلوں کو آپ کے پیچھے لگا دیا۔ اور آپ ان سے اتنے تنگ ہو گئے کہ مولانا شریف الحق صاحب پر گالیاں برسانا شروع کر دیں۔ پھر یہاں مولوی خلیل احمد صاحب نے جو فریب کھیلایا ہے اس کو بھی دیکھ لیجئے۔ ملا انکشاف لکھتے ہیں۔

"کچھ عرصہ بعد تیسری مرتبہ پھر شور و شغب مچایا گیا۔۔۔۔۔ چند نو عمر کم علم اطفال کو جمع کر کے بدایوں لایا گیا۔" (انکشاف ص ۲۶)

اسی صفحہ پر ملا انکشاف و اشد علم کے بعد لکھتے ہیں۔

"جب یہ لوگ بدایوں میں پہنچ گئے تو فقیر کے پاس ایک تحریر پہنچی۔" (ص ۲۶)

اس پر سے صفحہ کی عبارتوں سے مولوی خلیل احمد صاحب یہ باور کرنا چاہتے ہیں کہ —
 اس تیسری مرتبہ اہلسنت کا نو عمر کم علم اطفال کو بریلی میں جمع کر کے شور و شغب مچانے کا پلان بنانا دینا
 کا نام اور فائدہ حاصل کرنے اور حق کو دبانے کے لئے جال بچھانا بدایوں پہنچنے تک مولوی خلیل
 احمد صاحب کو بے خبر رکھنا اور بدایوں پہنچنے پر اچانک ایک تحریر کے ذریعہ مولوی خلیل احمد
 صاحب کو اطلاع دینا اہلسنت کی یہ ایسی حرکتیں تھیں جن سے وہ دفعتاً چھاپ مار کر عوام کو اپنی جیت
 اور مولوی خلیل احمد صاحب بدایوں یعنی وہاں کی شکست بتانا چاہتے تھے چنانچہ یہ اہلسنت ایسا
 ہی کر گئے۔ مگر "دروغ گو را حافظہ نباشد" دوسری ہی سطر میں ملا انکشاف اپنے اس
 من گھڑت افسانہ پر سیاہی پھیر گئے۔ فرماتے ہیں۔

"اس سے قبل بھی مولوی غلام محمد ناگپوری کی تحریریں تیاری مناظرہ کی آپکی

تھیں۔" (انکشاف ص ۱۷)

ملا انکشاف کا یہ جملہ صاف بتا رہا ہے کہ تیسری بار کی نشست جو اصل میں مناظرہ
 کی مجلس تھی اس کی تیاریوں اور تاریخ کے بارے میں ایک مدت سے خط و کتابت چل رہی تھی۔
 پھر یہ بار بار تحریروں کا آنا جانا۔ بدایوں میں بیٹھ کر نہیں ہو رہا تھا بلکہ ناگپور اور بدایوں
 کے درمیان دہلی ہو کر تقریباً پندرہ سو کلومیٹر یا کسی راہ سے کم و بیش فاصلہ یہ خطوط طے
 کر رہے تھے اور یادداشت تازے پر تازہ ہوتی جا رہی تھی۔ اس مناظرہ کی تیاری جسے تیسری
 مرتبہ اچانک شور و شغب باور کرنے کی کوشش بتائی ہے خط و کتابت میں ملاحظہ فرمائیں۔
 مندرجہ بالا ایک سطر میں مولوی خلیل احمد صاحب کے ان اقراؤں کے بعد کون یہ تسلیم
 کرے گا علامہ کف لسان کو بے خبر رکھ کر اچانک چھاپہ ماری کی گئی اور شور و شغب مچا کر
 مولوی خلیل احمد صاحب بدایوں کی بیچارگی و مغلوبیت کا تماشا دکھایا گیا۔

چلیے ان نو عمر چوکروں نے علامہ کف لسان پر بہت بڑا ظلم کیا، ملا انکشاف اب بتائیں
 کہ یہ کتاب "انکشاف حق" لکھنے میں کوئی آڑے نہیں آیا، ایسا تو نہیں ہوا کہ آپ لکھنا چاہتے
 تھے کسی نے زبردستی کر کے لکھوا کر اور کیا۔ آپ کی اس کتاب کا انداز بتا رہا ہے کہ آپ

نے یہ کتاب تنہائی میں پوری تحقیق و تدقیق کے ساتھ لکھی ہے، اظہار خیال کی پوری آزادی
 کے ساتھ تمام ضروری مباحث و مسائل پر آپ نے علم و فضل کا پورا خزانہ ٹٹا دیا ہے جن
 باتوں کی آپ کو اہلسنت سے شکایت تھی وہ بھی آپ نے اس میں جمع کر دی اور آپ کے
 وہ سوالات جن سے علماء اہلسنت گھبرا گئے تھے انہیں سانپ سوٹنگ کیا تھا۔ ان کے پاس
 ان سوالات کا کوئی جواب نہ تھا وہ بھی آپ نے اپنی اس کتاب "انکشاف حق" میں لکھ
 دیئے ہیں۔ شور و شغب مچا کر جن باتوں کو اہلسنت نے دباننا چاہا تھا وہ بھی آپ نے اس
 کتاب میں تحریر فرما دیا ہے۔

جب سب کچھ اس کتاب میں آ گیا ہے تو اب جوابات سننے کیلئے بھی تیار ہو جائیے۔

مبادی مناظرہ

علامہ کف لسان مولوی خلیل احمد صاحب بدایوں نے اس عنوان میں چند سوالات
 تحریر کئے ہیں اور یہ حکایت بیان کی ہے کہ یہ سوالات آپ نے مناظرہ سے قبل علماء
 اہلسنت کے پاس بھیجے تھے جن کو دیکھتے ہی اہلسنت کی ساری پارٹی کو سانپ سوٹنگ گیا۔
 اور ملا انکشاف کے کان میں ڈالا گیا کہ حضرت مولانا مفتی محمد شریف الحق صاحب نے
 لوگوں کے سامنے یہ فرمایا۔ "اگر ہم نے اس کا جواب دیا تو ہمارے ہاتھ کٹ جائیں گے۔"
 (انکشاف حق ص ۱۷ دیکھئے)

کسی کے جہل مرکب و حماقت تمام میں گرفتار و سرشار رہنے کے لئے اتنا ہی کافی
 ہے کہ وہ باتیں تو بچوں اور خبیثوں کی طرح کرتا ہو اور سمجھ یہ بیٹھا ہو کہ میں اکبر علماء
 و افضل فضل ہوں۔

ملا انکشاف اپنے ہی طرز فکر پر اس گمان میں ہیں کہ یہ سوالات آسمان سے آپ پر
 نازل ہوئے ہیں۔ جن کا اہل زمین کے پاس کوئی جواب نہیں اور مبادی مناظرہ کے طور پر
 ان سوالات میں ملا انکشاف بے قصور ہیں۔ ہم اس سے قبل عرض کر چکے ہیں کہ واقعات

کیا تھے ان کی کرید اور چھان بین بیکار رہے۔

جب علامہ کف لسان مولوی خلیل احمد صاحب نے سب کچھ اس کتاب میں تحریر فرما دیا ہے تو آپ کیا ہیں آپ کی یہ کتاب آنکشاف حق کیسی ہے سوالات اور دیگر امور میں آپ نے کیا تیر مارا ہے سب سامنے آجاتا ہے۔ یہاں ہم اپنے جوابات لکھ رہے ہیں۔ سوالات مآ آنکشاف کی کتاب "آنکشاف حق" کے مسئلے پر مبادی مناظرہ کے تحت دیکھنے دیے جاتے ہیں۔ سوالات سے سوالات بھی سمجھ میں آجائیں گے۔ نیز اس خط و کتابت کو مزور دیکھ لیجئے جو اسی مناظرہ کے بارے میں ہے اور ہم نے اسے خط و کتابت کے اخیر میں اسی کتاب میں درج کر دیا ہے۔

۱۔ اہلسنت و جماعت وہ سواد اعظم ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے معتقدات، معمولات اور امور و خواہی کے معتقد و عامل ہوں، اور انہیں جاننے ان کا مفہوم سمجھنے اور ماننے میں صحابہ کرام اور جماعت اہل حق کے ساتھ ہوں۔

۲۔ اہل قبلہ یا اہل لار لہ الا اللہ مومن کا علم ہے جب تک وہ ضروریات دین کو ماننا ہے ایمان پر قائم ہے وہ اہل قبلہ اور اہل لار لہ الا اللہ کہلائے گا۔ فق و غور اس کو اہل قبلہ ہونے سے خارج نہیں کرے گا۔ خدا خواستہ اگر اس نے کفر و ارتداد کا اختیار کیا یا کفر و ارتداد پر کف لسان کیا تو اہل قبلہ یا اہل لار لہ الا اللہ نہیں رہیگا اسلام سے خارج ہو جائے گا۔

۳۔ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کس طبقہ سے تھے اس حساب و کتاب میں آپ اور آپ کے دیوبندی ساتھی بڑے رہیں۔ اہلسنت اتنا جلتے ہیں کہ کجمرہ تعالیٰ علیہم السلام امام بریلوی قدس سرہ اپنے زمانے اور اپنی صدی کے سب سے بڑے عالم تھے، سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سچے پکے پیروکار، سادات علماء حنفیہ کے حضور بہت ہمے مکتوب اور تمام ائمہ و علماء اہلسنت کی تعظیم میں سرگرم رہتے تھے۔

۴۔ ہندوستان میں وہابی وہ ہے جو مولوی اسماعیل دہلوی کے واسطے سے

محمد بن عبد الوہاب نجدی کا پیروکار ہو اگرچہ فریب دینے کے لئے وہایت سے انکار کرتا ہو یا وہابیوں کو برا بھلا کہتا ہو۔ اور حکم کفر و ارتداد میں دیوبندی وہ ہے جو توہین الہیہ و نبوت کا مرتکب ہو یا ان پر یقینی اطلاع رکھتے ہوئے کف لسان کرتا ہو۔

۵۔ آپ کے کفر و ارتداد پر دلیل شرعی صاف ہے۔ آپ اکابر دیوبند کے توہین کفر و ارتداد سب البنی علی اللہ علیہ وسلم پر اطلاع یقینی رکھنے کے بعد اس کفر و ارتداد سے کف لسان کر رہے ہیں بلکہ کفر و ارتداد کو اسلام و ایمان ماننے منوانے پر پوری طاقت صرف کر رہے ہیں۔ اس لئے آپ کے کفر و ارتداد میں کوئی شبہ نہیں ہے۔

۶۔ آپ نے بہت سے علماء کے نام گنو کر ان کا حکم ہم سے دریافت کیا ہے، شاید ہی کوئی عالم کہلانے والا ایسا احمق ہو جو دعویٰ تو کرے خود اور دلیل و حکم اپنے خصم سے طلب کرے۔ اسے علامہ کف لسان! اگر ان علماء کے اقوال آپ کے کف لسان پر دلیل ہیں تو ہر عالم کے بارے میں تفصیل سے بیان کیجئے کہ اس نے حرام الحرامین کا اس طرح روکے ان گالیوں اور گستاخیوں کی یہ یہ تاویل کی ہے، پھر دیکھئے کہ بفضلہ تعالیٰ و توفیقہ ہمارا قلم کس طرح جنبش میں آتا ہے اور ان علماء کے متعلق شرعی حکم ہم کس طرح بیان کرتے ہیں۔ ویسے آپ نے اپنی دانست میں جہاں جہاں کچھ علماء کو بطور شہادت پیش کیا ہے وہی سے ہمارے جواب میں آپ کی سفاہت واضح ہو جائے گی۔

مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی نے ص ۴۸ سے ص ۴۹ تک اہلسنت کے مناظرہ سے بھاگنے کا ذکر کیا ہے۔ اہلسنت نے کسی مصلحت سے مناظرہ سے گریز کیا، صرف تنہائی میں افہام و تفہیم کے لئے تیار ہوئے، مآ آنکشاف نے بدایوں کے مولویوں کو بلوانا چاہا تو علماء اہلسنت نے اس عرض سے کہ اس طرح عوام کو فریب دینے کے موقعے میں گئے اس سے بھی انکار کر دیا وغیرہا۔

مآ آنکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی کی ان باتوں کے جواب میں ہم یہی کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جھوٹوں پر نصرت کرے، ویسے ہم پوری قوت کے ساتھ کہتے ہیں کہ بدایوں

کے وہ مخصوص حضرات جو مناظرہ کے لئے درمیان میں تھے وہ خود گواہی دیں گے کہ یہ سب اہلسنت پر بھوٹے الزامات ہیں پھر وہ شخص جس کی اسی کتاب میں ہم نے اس کے کتنے ہی بھوٹ گنوا دیئے ہیں اور آگے مزید دکھائیں گے۔ اس سے کیا توقع کی جاسکتی ہے کہ باتیں بنانے اور جھوٹ بولنے سے کام نہ لے گا۔ بدایوں کے لوگ بھولے نہیں ہیں کہ پہلی مرتبہ مناظرہ کا وعدہ کر کے آپ کیسے بدایوں سے فرار ہو گئے اور اہلسنت اور علماء اہلسنت کتنے پریشان ہوئے اور دوسرے مناظرہ کے وقت آپ کی کیسی کیسی ناز برداریاں کرنی پڑیں۔ چلئے آپ کی ایک ناز برداری اور سہی کہ جب حق طلبی ہی اصل منشا ہے اور کال سے کوٹھری کی اندھیری آپ کی مغلوبیت و مظلومیت کا سبب بن گئی تھی تو اب بھی کیا بگڑا ہے آپ جس وقت چاہیں سرعام مناظرہ کئے نہ صرف بدایوں بلکہ دیوبند سے نجد تک کے گئے چنے علماء کو جمع کریں۔ اہلسنت کو اطلاع دیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ علماء اہلسنت تیار ملیں گے مگر ہم جانتے ہیں کہ خود آپ اور آپ کے ساتھی براتی اور آپ کے گھر سے دیوبند تک۔

آپ کا کوئی حامی اس کے لئے تیار نہ ہو گا۔ اگر کوئی پُر جوش نادان حامی جوش میں آیا بھی تو آپ اور آپ کا دیوبندی کنبہ اسے دبا دے گا۔

یہ اچھی طرح یاد رکھئے کہ اب ہمیں نہ آپ کے الزامات کا رخ ہے نہ آپ کے مناظرہ کے لئے تیار نہ ہونے کا غم، اس لئے کہ آپ نے اپنی کتاب ”انکشاف حق و دنیا کے سامنے اس طرح کھول کر رکھ دی ہے کہ وہ خود بتا دے گی کہ مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی میں کیا کیا عیب ہیں جنہیں وہ الزام تراشیوں میں چھپا رہے ہیں۔

اس کے بعد مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی نے مولوی اسماعیل دہلوی کا ذکر حضرت مولانا شاہد رضا خاں صاحب کی حکایت بیانی کے سلسلہ میں صرف پھبتیاں کہنے کے لئے چھیڑا ہے۔ اصل مسئلہ کفر پر کوئی بحث نہیں ہے اس لئے اصل مسئلہ کو ہمارے اٹھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ آگے جہاں مولوی خلیل احمد صاحب نے اس مسئلہ کو اٹھا کر یہ سمجھا ہے کہ لا جواب ہے انشاء اللہ تعالیٰ وہیں آپ ملاحظہ فرمائیں گے کہ آپ جہالت و حماقت

میں کیسے اپنی مثال آپ ہیں۔

اس کے بعد ملا انکشاف صفہ پر مناظرہ کی روداد بیان کرتے ہوئے اکابر دیوبند اور ان کی کفریہ عبارتوں کی صفائی کی ہے۔

آپ لکھتے ہیں :-

”پھر فقیر نے سوال کیا کہ علماء دیوبند نے جب صریح انکار اور اس مضمون سے تبری و تحاشی بیان کر دی اور اس عبارت کا مطلب بھی بتا دیا اس کے بعد فاضل بریلوی کی کوئی تحریر جو خاص ان ہی کی ہو جس میں انہوں نے ان کے انکار اور تبری و تحاشی کے علم کا اقرار کرتے ہوئے پھر بھی ان کے لئے حکم کفر و ارتداد باقی رہنے کو بیان کیا ہو تو دکھائیے۔ اس کے جواب میں ”وقعات السنان“ کو پیش کیا۔ فقیر نے کہا۔ میری شرط کے مطابق یہ رسالہ نہیں ہوا کیونکہ میری شرط تو یہ ہے کہ فاضل بریلوی کی تصنیف ہو کیونکہ کفر کا فتویٰ دینے والے وہی تو ہیں۔ یہ رسالہ تو مولوی مصطفیٰ رضا خاں صاحب بریلوی کا لکھا ہوا ہے لہذا اس کو پیش کرنے سے کیا فائدہ خاص فاضل بریلوی کی تصنیف دکھائیے۔ میرے سوال کا جواب جب ہی ہو گا۔ چنانچہ اس کے جواب میں عاجز ہو گئے۔“

پہلے ہم مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کے ہی انداز فکر پر اس تحریر کے متعلق گفتگو کریں۔ علامہ کف لسان کی اس تحریر نے آپ کے کف لسان کی تاریخ ہی کو مسخ کر کے دکھایا ہے۔ ملا انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب ابتداء عمر سے جانتے ہیں کہ حضرت امام بریلوی قدس سرہ نے بسط البنان کا جواب لکھا ہی نہیں ہے اور آپ جوانی کی عمر سے اس سے بھی اچھی طرح واقف ہیں کہ ”وقعات السنان“ جو بسط البنان کا جواب ہے وہ حضرت مولانا مصطفیٰ رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا لکھا ہوا ہے۔ مگر یہ ملا کف لسان کے عجاب سے ہے کہ آپ نے بسط البنان ابھی اچانک بڑھاپے میں دیکھ کر

کف لسان کیا ہے اس سے وفات انسان کے بارے میں ملا انکشاف کے غرض تو اس کی دو ہی صورتیں نظر آتی ہیں۔

۱۔ یا تو علامہ کف لسان اتنے بدھو ہیں کہ سرے سے وفات انسان کا مضمون ان کی سمجھ میں ہی نہیں بیٹھ سکا۔

۲۔ یا سمجھ میں تو ٹھیک بیٹھ گیا مگر صفت دیوبندیت سچائی سے انکار پر مجبور کرتی ہے۔ اسے علامہ کف لسان! جب آپ حق پرست حق کے متلاشی ہیں حق کو قبول کر لیتے ہیں تو وہ خواہ اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ کی طرف سے میسر ہو یا حضور مفتی اعظم ہند رحمہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے، آپ ایمان و کفر جیسے بنیادی معاملہ میں تریا ہٹ کے طرح اس شرط پر کیے اڑ گئے کہ اعلیٰ حضرت کی تصنیف ہو جب ہی میں مالوں گا ورنہ جہنم میں چھلانگ لگاؤں گا۔ پھر آپ "وفات انسان" کو نہیں مانتے ہیں تو آپ کو یہ بتانا ہو گا کہ آپ کو اس کے کون سے مضامین سے اختلاف ہے اور کیوں اختلاف ہے؟ صاف صاف یہ اقرار کیجئے کہ آپ اور پوری دیوبندی قوم کے پاس وفات انسان کا جواب نہیں! یہ یاد رکھئے کہ وفات انسان بسط البنان کے رد میں اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے گھر سے خود ان کے زمانہ میں شائع ہوئی تھی، یہ کون مانے گا کہ اتنی ذمہ داری کسے کتاب اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے دیکھی بھی نہ ہو۔ بایں ہمہ حقیقت یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت مام بریلوی قدس سرہ نے وفات انسان کا ذکر فرما کر اسے بسط البنان کا قاهر رد فرمایا ہے۔ عبارت یہ ہے۔

"اشرف علی سے زیادہ اپنی مراد کون بتا سکتا ہے۔ اس نے جو عرق ریزی و حرکت مذہبوحی بسط البنان میں کی ہے اس پر شدید قہرا لہی "وفات انسان" وغیرہ میں ملاحظہ ہوں۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۶ ص ۷۷)

مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی نے صاف پر الغرض کہہ کر پیران ہی باتوں کو دہرایا ہے جنہیں وہ بار بار کہہ چکے ہیں۔ اہلسنت پر آپ نے الزام دکھایا ہے کہ وہ حق طلب

نہیں ہیں اور خود اپنی حق گوئی و حق طلبی کی تعریف کو اپنے منہ میاں مٹھو آسمان پر پہنچایا ہے۔ ہم عرض کریں گے کہ اہل حق کا یہ پرانا تجربہ ہے اور مولوی خلیل احمد بدایونی کی یہ کتاب "انکشاف حق" بھی یہی مشاہدہ کر رہی ہے کہ حق گوئی و حق طلبی اور قواعد شرعیہ میں اور دیوبندیت و دہائیت میں تضاد و تناقض ہے۔ دونوں کسی فرد و واحد یا مولوی خلیل احمد صاحب میں جمع نہیں ہو سکتے جو حق گو، حق طلب، اور قواعد شرعیہ کا دلدادہ ہے وہ دیوبندی و دہائی ہرگز نہیں ہو سکتا اور جو دہائی دیوبندی ہے وہ حق گو، حق طلب اور علوم شرعیہ کا طلب گار نہیں پایا جاسکتا۔ جب ایمان ہی مسلوب ہو گیا تو باقی سب ڈھونگ اور فریب ہے۔

ملا انکشاف کا اس صفحہ پر یہ پھبتی کتنا کہ کیا اہلسنت شریعت مطہرہ کے ٹھیکیدار ہیں؟ کیا وہ جنت و دوزخ کے مالک ہیں۔ سرسرخ و جہالت ہے۔ آپ نے ایسی ہی لغویات پر کف لسان کیا ہے۔ اسے جناب ملا انکشاف صاحب! دعویٰ تو آپ نے اکبر عمار ہونے کا کیا ہے اور آپ اتنا بھی نہیں جانتے کہ ٹھیکیدار تو کوئی نہیں ہوتا مگر شریعت مطہرہ کا معنی صحیح حکم بیان کر دینا ایک مومن کی سب سے بڑی ذمہ داری ہوتی ہے۔ ایسے ہی ایمان و کفر کی تمیز کر کے جنت و دوزخ سے خوف دلانا ایک مسلمان کا اولین فرض ہوتا ہے۔ کسی چور، شرابی، زانی کے سامنے چوری، شراب نوشی، زنا کا حکم اگر کوئی سستی بیان کرے اور اس کے جواب میں کوئی یہ کہہ دے کہ کیا تو شریعت مطہرہ کا ٹھیکیدار ہے تو وہ بدترین فاسق و فاجر بازاری ہٹ باز ہی ہو سکتا ہے اگرچہ وہ مولویت کا جامہ بھی کیوں نہ پہنا ہو۔

اسی طرح اگر کوئی مخلص سنی کسی قادیانی کو نصیحت کرتا ہے کہ توجن تو ہمینوں اور ضروریات دین کے انکار میں مبتلا ہے وہ کفر و ارتداد ہے اور اس کا نتیجہ جہنم ہے۔ اس پر اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ کیا تو جنت و دوزخ کا مالک ہے تو وہ پکا خبیث ترین شیطان ہے اگرچہ اکبر علاؤ ہی کیوں نہ بننا چھڑتا ہو۔ اسے علامہ کف لسان! کچھ آپ سمجھتے بھی ہیں کہ

علامہ کف لسان نے اسی سے متصل بدایوں کا فتہ پھر چکا ہے۔ اس سے پہلے ہم جواب دے چکے ہیں انشاء اللہ مولیٰ تعالیٰ بقیہ مباحث مولوی خلیل احمد صاحب بدایوں کے مستقل عنوان کے تحت آتے ہیں۔

اس کے بعد مد۵۲ پر القہہ کہہ کر مآ انکشاف خلیل احمد صاحب بدایوں نے ہماری حیلہ بازی و فریب دہی کا واقعہ بہت ہی دلچسپ انداز میں بیان کیا ہے، ہمیں امید ہے کہ ناظرین بھی علامہ کف لسان کے سروالے راگ اور ان کی دلائلیوں پر جھوم اٹھیں گے اور انہیں ان کے فن کی داد دیں گے۔ آپ فرماتے ہیں۔

”فقر نے علامہ ہندوستان کا فتویٰ مولوی قاسم صاحب کے بارے میں جو سنہ ۱۳۰۰ء میں شائع ہوا جس میں مولانا عبدالحی صاحب اور مولانا ارشاد حسین صاحب راہپوری اور مولانا عبدالقادر صاحب بدایوں وغیرہم کثیر علماء کی تحریریں دہریوں اور دستخط ثبت میں پیش کیا جس کا نام ابطل اغلاط قاسمید ہے۔ ان حضرات نے مولوی قاسم صاحب کو نہ کافر کہا نہ مرتد۔ من شک فی کفرہ وعدہ ابہ فقد کفر کا حکم دیا۔ ان حضرات کے بارے میں کیا حکم دیتے ہیں۔ اس کے جواب سے عاجز و ناچار ہو گئے تو مولوی غلام محمد نے جن کے نام میں اور غلام احمد کے نام میں تھوڑا فرق ہے اس کو دیکھ کر دھوکا یہ دیا کہ اس کتاب میں مطبع کا نام تو سب ہی نہیں صریح جھوٹ فریب دینے کے لئے کہہ دیا احوالاً کہ اس میں مطبع کا نام باریک قلم سے انگریزی میں لکھا ہوا ہے مگر ان کا یہ فریب تھا جو جان بچانے کے لئے دیا گیا تھا۔ الیٰ وکرم بمبئی کے مطبع میں شائع ہوئی ہے جو صاحب چاہیں دیکھ سکتے ہیں ہمارے پاس موجود ہے۔“

جی ہاں! مآ انکشاف نے ایک ایسی پرانی کتاب ضرور پیش کی تھی جو آگے پیچھے سے بھٹی ہوئی تھی۔ اول و آخر کے اوراق غائب تھے۔ مطبع اور مؤلف کا نام و نشان نہ تھا، چلے ہم مان لیں کہ اب وہ کتاب آپ کے پاس پوری سالم کی سالم بمبئی کے مطبع اور مصنف کے نام کے ساتھ موجود ہے، مگر اس مجلس میں جب ہم مطبع و مصنف وغیرہ کو تلاش کر رہے تھے مل نہیں رہا تھا، آپ سے طلب کر رہے تھے آپ بتا نہیں سکتے تھے جس پر ہم نے آپ کی کتاب کو رد کر دیا تھا۔ یہ ذمہ داری آپ کی تھی کہ دعویٰ کرنے کے بعد دلیل میں مطلوبہ اشیاء کو آپ فراہم کرتے، سالم شہادت کا پیش کرنا آپ کے ذمہ تھا۔ عیب و نقص سے بری ثابت کرنا آپ کا کام تھا۔ آپ کو چاہئے تھا کہ مطبع و مصنف وغیرہ بنا کر خصم کو مطمئن کرتے ایسا تو نہیں ہوا کہ انکی اس باریک لکیر یا تحریر پر ہم نے انکو ٹھار رکھ دیا ہو اور کتاب چھین کر لے بھاگے ہوں، کتاب تو آپ کے پاس ابھی تک ہے۔ اسے مآ انکشاف! دعویٰ تو آپ کریں اور آپ کی دلیل کو بے عیب و بے نقص ہم ثابت کریں۔ واہ رے پرفن اکبر جہاں دیوبند! شاید دنیا نے بہت کم ایسا فنکار دیکھا ہو گا جو اکبر عمار (عمار میں سب سے بڑا عالم) ہونے کا دعویٰ کرتا ہو۔ اور اپنے کلام میں اکبر جہاں (جہاںوں میں سب سے بڑا جاہل) کی طرح چھپھوری حرکتیں کرتا ہو انشا خصم کو الزام دیتا ہو۔ کتاب ہماری ہم نے پوری ذمہ داری کے ساتھ پیش کیا اور بمبئی کے مطبع کا نام تم نے دے دیا۔ مصنف الگ غائب کتاب مولوی خلیل احمد پیش کر رہے ہیں اور فریب ہم دے رہے ہیں۔

علامہ کف لسان کی ان جہالتوں پر مستزاد اور ملاحظہ فرمائیں۔ آپ نے غلام محمد کو غلام احمد سے قریب کر کے اپنی دانست میں قادیانی سے ملا کر بڑا علمی و دینی جو ہر دکھلایا ہے الحمد للہ کہ دعویٰ نبوت کرنے والوں کی نہ ہم نے حمایت کی، نہ اس کا راستہ کھولنے والوں کی تائید کی۔ یہ شرف مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی کو ہی حاصل ہے کہ انہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں اور آپ کے زمانہ کے بعد بھی اسی زمین پر نبوت کا

دروازہ کھولا، مرزا غلام احمد قادیانی نے دعویٰ کر دیا اور دلیل میں مولوی قاسم نانوتوی کو پیش کر دیا اور اکبر علما دیوبند مولوی خلیل احمد بدایونی ان کی حمایت و تائید میں سرگرم ہیں لہذا مرزا غلام احمد قادیانی سے تعلق و مناسبت ہوگی تو مولوی قاسم نانوتوی کے وسیلہ سے مولوی خلیل احمد بدایونی کو، مجددہ تعالیٰ ہم اس خباثت کفر پر مولوی قاسم نانوتوی، مرزا غلام احمد قادیانی اور ملا انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب بخنوری بدایونی کو کافر و مرتد سمجھتے ہیں اور ان پر لعنت بھیجتے ہیں۔

ملا انکشاف کا یہ بیان کہ انہوں نے اغلاط قاسمیہ کو پیش کیا تو اہلسنت جواب سے عاجز رہے۔ صرف احمقانہ خوش فہمی ہے۔ اغلاط قاسمیہ ہوا کوئی رسالہ اگر کسی نے مولوی قاسم نانوتوی یا کسی دیوبندی کے اغلاط کو جمع کر کے اس پر علماء کی تصدیق کرائی ہے تو وہ غلطیاں اپنی جگہ مسلم اور مولوی قاسم نانوتوی تھے بھی ایسے ہی غلط کار جو ان کے زمانے کے علماء کو ان کے خلاف قلم اٹھانا پڑا مگر اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ علماء مولوی قاسم نانوتوی کی کفریہ عبارتوں پر یقینی طور سے مطلع تھے۔ اگر آپ کو اغلاط قاسمیہ میں کفر حکم نہیں ملتا تو یہ عدم علم پر دال ہے کہ وہ علماء ان کے کفر و ارتداد کو جانتے ہی نہیں تھے اور عدم علم و عدم وجود پر دلالت نہیں کرتا، آپ مولوی عبدالحی صاحب لکھنؤ سے اور مولانا ارشد حسین رامپوری کی بات کر رہے ہیں۔ مولوی عبدالحی صاحب تو ۱۲۰۸ھ میں انتقال کر گئے اور مولانا ارشد حسین صاحب ۱۲۰۹ھ میں وفات پائے۔ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ نے تو ۱۲۰۸ھ میں حکم کفر دیا۔ مولوی عبدالحی لکھنؤ سے ۱۶ سال بعد تک اور مولوی ارشد حسین صاحب سے گیارہ سال بعد تک اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ مولوی قاسم نانوتوی کو مسلمان ہی سمجھتے رہے اور ان کے کفر سے بے خبر تھے۔ اگر وہ دونوں اغلاط قاسمیہ لکھنے تک یعنی تقریباً ۱۲۰۸ھ تک کفر سے بے خبر تھے تو اسی سے بیس سال بعد تک خود حکم کفر بیان کرنے والے اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ اس کے کفر سے بے خبر تھے تو اتنی مدت تک خود اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے بے خبر رہنے

سے کب یہ لازم آیا کہ مولوی قاسم نانوتوی نے کفر کیا، ہی نہیں جو مولوی عبدالحی اور مولانا ارشد حسین صاحب کے نہ جاننے سے یہ لازم آئے گا کہ مولوی قاسم صاحب نے کفر کیا ہی نہ تھا اگر آپ اس طرح نہیں سمجھتے ہیں تو ایسے سمجھئے کہ:-

بہت سے لوگ آپ (مولوی خلیل احمد بدایونی) کو ابھی تک وہی پرانے متشددستی مسلمان سمجھتے ہیں آپ کے حال سے بے خبر ہیں کہ آپ ۶-۵ سال پہلے ہی کافر و مرتد ہو چکے ہیں تو ان لوگوں کے بے خبر رہنے اور آپ کو مسلمان سمجھنے اور کہنے سے یہ لازم نہیں آئے گا کہ آپ ۶-۵ سال پہلے کافر و مرتد نہیں ہو گئے ہیں۔

۵۳ سے آگے تک ملا انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب نے اہلسنت کو خوب کوسا ہے، غیظ و غضب میں کذب، بہتان، قریب کے الزامات رکھے ہیں۔ اپنی صفائی، پاکیزگی، بے گناہی کی ڈینگیں ماری ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ ان دونوں کتابچوں میں یہ کذب اور دروغ بانی کی گئی ہے عوام کو فریب دینے کے لئے کہ مولوی خلیل احمد نے مذہب بدل دیا نفوذِ باشر میں مجدد مومن مسلمان اہلسنت و جماعت حنفی المذہب جیسے پہلے تھا ویسے ہی اب بھی ہوں (انکشاف ص ۵۳)

جی ہاں! اہلسنت کا یہ قول بالکل سچا ہے کہ مولوی خلیل احمد بدایونی نے مذہب یعنی دین بدل دیا ہے اس سے پہلے آپ ایمان کو ایمان، کفر کو کفر کہتے تھے پھر اہلسنت نے دیکھا کہ آپ ایسے بدل گئے کہ کفر کو ایمان بتانا شروع کر دیا اور کافر و مرتد کو مومن کہنے لگے ہیں لہذا ان کا یہ مشاہدہ اور فیصلہ صحیح ہے کہ آپ نے دین بدل دیا ہے مگر ہمارا یہ اندازہ ہیکہ اہلسنت مولوی خلیل احمد صاحب کی کیفیت دیکھ کر دھوکا کھا گئے ورنہ آپ پر اسے خرافہ پر فریب و باہی دیوبندی میں صبر و دیوبندی اپنے آپ کو سنی حنفی، اتریدی کہتے ہیں بلکہ قادیانی بھی سنی حنفی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں آپ بھی دعویٰ کر رہے ہیں۔ یہی وہ لیل ہیں جنکو اپنے آپ پر چپکا کر اہلسنت کو بد دین بنانا چاہا ہے۔ یہ چاکنا درتدیک

آپ پہلے دیندار تھے اب بھی ہیں، تقیہ کر کے آپ متشدد کسی بنے ہوئے تھے ورنہ پہلے بھی دیوبندی دین پر تھے اور اب بھی دیوبندی ہیں۔

آپ کا یہ کہنا کہ میں ضروریات دین متین و ضروریات اہل سنت و عبادت کو حق مانتا ہوں وہابیوں و دیوبندیوں کی طرح کھلا ہوا فریب ہے، اگر یہ خبیث بد بخت ذرا ایمان رکھتے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم و توقیر اور عدم توہین و تحقیر کو ضروریات دین سے مانتے تو ہرگز ہرگز گناہیوں اور گالیوں کا ارتکاب نہ کرتے اور اگر یہ خباثت کر لی تھی تو دنیا سے بغیر تو بہ کے نہ جاتے۔۔۔ یہی حال آپ (مولوی خلیل احمد بدایونی) کا ہے جس پر آپ بکثرت علماء عظام کے سامنے اعتراف کر چکے ہیں اور آپ کی یہ کتاب ”انکشاف حق“ کھل کر گواہی دے رہی ہے۔

علامہ کف لسان مولوی خلیل احمد صاحب بڑے بھولے پن اور مسکینی سے فرماتے ہیں اور واقعہ یہ ہے کہ ملا انکشاف میں بھی علم و عقل کے مسکین۔
”کیا اکابر علماء دیوبند کو کافر و مرتد نہ کہنے اور کف لسان کرنے سے دین و مذہب بدل جاتا ہے؟“ (انکشاف حق ص ۵۵)

جی ہاں! جو بھی اکابر دیوبند کی توہینی کفریات پر یقینی اطلاع رکھتا ہے تو کافر نہ کہنے یا کف لسان کرنے سے کافر و مرتد ہو جائے گا، ایمان کو ایمان اور کفر کو کفر اسی طرح مومن کو مومن اور کافر کو کافر سمجھنے ماننے کا نام ہی ایمان و اسلام ہے جو مومن کا دین کہلاتا ہے، اسلام کسی ایمان و کفر کے معجون مرکب کا نام نہیں ہے جب اکابر دیوبند کفر و ارتداد کے مرتکب ہیں تو انہیں کافر و مرتد ماننا اور کہنا ہی دین اسلام ہے اور یہ حکم خود شریعت اسلامیہ نے بتایا ہے۔ آپ خود دیوبندیوں کے کفریات پر مطلع ہیں اپنے کف لسان اور انکار سے آپ کے کفر و ارتداد میں شک نہیں رہا اور یقیناً آپ کا دین بدل گیا بیکار فضول باتوں حیلہ

سازیوں سے آپ ہرگز ہرگز مسلمان نہیں بن سکتے اس کے لئے دیوبندی دین سے سچی تو بہ ہی درکار ہے۔ اس کے بعد ملا انکشاف کی مزید سفاہت دیکھتے لکھتے ہیں۔

”فاضل بریلوی کا فتویٰ کیا دین و مذہب بن گیا۔“

جی ہاں! مولوی کہلانے کے باوجود ملا انکشاف کو علم نہیں اور اکبر علم بننے کے بعد بھی آپ کو یہ تیسر ہی نہیں کہ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ تو بڑی بات ہے ایک عام غیر عالم مسلمان کی تحریر بھی دین و مذہب بن سکتی ہے مثلاً زید ایک غیر عالم مسلمان ہے اس نے ایک کاغذ پر یہ لکھ دیا کہ ”اللہ تعالیٰ خویوں والا ہے اس میں کوئی عیب و نقص نہیں، محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اور ان کی تعظیم و توقیر فرض ہے“ تو اسلام کا ماننے والا وہ کوئی نسا بد نصیب احمق ہو گا جو یہ کہے گا کہ زید کی یہ تحریر دین و مذہب نہیں۔۔۔ سوائے اکبر علماء دیوبند مولوی خلیل احمد کے، جو یہ ماننے کے لئے تیار نہیں۔

ملا انکشاف نے اسی صفحہ پر اعلیٰ حضرت امام بریلوی کے فتوے کفر کے بارے میں لکھا ہے کہ علماء عصر بھی متفق نہیں ہیں۔

عرض ہے کہ عدم اتفاق کے وہ معنی کار آمد نہیں جو ملا انکشاف نے اپنی جہالت سے سمجھ رکھے ہیں وہ علماء جو اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے فتوے کفر و دہشت پر پندرہ یا کم و بیش سال پہلے ہی وفات پا چکے ان کے عدم اتفاق کا بیان نری حماقت و سفاہت ہے، ہاں وہ علماء جو فتوے کفر کے وقت موجود تھے یا مثلاً انکشاف کے زمانہ ہوش و حواس تک پائے جاتے ہوں اور انہوں نے اختلاف کیا ہو یا وہ علماء جو فتوے کفر سے پہلے تو گذر چکے تھے مگر وہ خاص ان عبارتوں پر بحث کر گئے ہوں تو ان کے بارے میں ملا انکشاف کو بتلانا ہو گا کہ وہ کون ہیں

اور انہوں نے کون سے مباحث و دلائل سے دیوبندیوں کی کفریہ عبارتوں میں عدم کفر کو ثابت کیا ہے۔ اور اگر ان علماء نے ایسے ہی دلائل پیش کئے ہیں جیسے ملا انکشاف نے اپنی کتاب انکشاف حق میں تو یہ عدم اتفاق ہرگز نہیں بلکہ الٰہی دیوبندیوں کو کفر و ارتداد میں پھانس دینا ہے، ملا جی یہ بچوں کا کھیل یا مختل الحواس بوڑھوں کا خطبہ نہیں چلے گا جو یہ کہہ دیا کہ علماء عصر بھی متفق نہیں ہیں اور مطمئن ہو گئے کہ ان کی کسی کتاب میں تکفیر موجود نہیں۔

ملا انکشاف نے اسی صفحہ پر دو جگہ اور اپنی اسی کتاب میں متعدد مقامات پر دھوکہ دیا ہے کہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے چاروں اکابر دیوبند پر کفر و ارتداد کا شرعی حکم بیان فرمایا ہے وہ ان کی انفرادی رائے ہے اور اس رائے کو اصطلاحی اجتہاد قرار دے کر اسی ص ۵۴ پر آپ نے سیدنا امام اعظم اور دیگر ائمہ مذاہب رحمہم اللہ تعالیٰ کے اجتہادات سے مقابلہ تک کیا ہے۔ ملا انکشاف کے دہم پر دینائے علم کا اتنا بڑا حادثہ کہ ایک مدعی علم و فن اپنے نخوت علم پر دین بدلنے کی جرأت کر گیا ہو، دین بدلنے کی وجوہات بیان کرنے پر اس کی یہ بچکانہ حرکتیں اور جاہلانہ حماقتیں یقیناً اہل دیوبند کے لئے خوشی کا نہیں ماتم کرنے کا موقع ہی فراہم کریں گی جس کو یہ بھی تیسر نہیں کہ میں اسلام کی منصوص اعتقاد بیانی کے مقابلہ میں ائمہ فقہ کے فقہی اجتہاد و رائے کو کیسے پیش کر دوں۔

اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کا فتویٰ اولاً تو تنہا ان کا بیان حکم نہیں بلکہ ہزاروں معتمد علماء آپ کے ساتھ ہیں۔ ثانیاً وہ فتوے اجتہاد و رائے سے کوئی تعلق نہیں رکھتا بلکہ تعظیم و توقیر نبوت جیسے اہم قرآنی ضروریات دین و معتقدات اسلام سے متعلق ہے کہ اگر کسی نے خلاف کیا اور توہین نبوت کا مرتکب ہوا تو سرے سے مسلمان ہی باقی نہیں رہے گا اجماعی

طور پر کافر و مرتد ہو جائے گا، اور اس کے مرتد ہو جانے پر جو بھی اطلاع یقینی رکھتا ہے اس پر بھی فرض ہوگا کہ وہ اس کے مرتد ہو جانے پر یقین رکھے ورنہ اسلام سے خارج ہو جائے گا۔ یقینی اطلاع کی بنیاد پر ہی ہزاروں غلط علماء اور کروڑوں عوام اکابر دیوبند کو کافر و مرتد مانتے ہیں جن میں دور اول کے وہ علماء بھی ہیں جن کے سامنے آتے ہوئے یہ اکابر دیوبند گھبراتے رہے آخر تو ہمیں نبوت کا دیال یہ ہوا کہ تو بہ تک نصیب نہ ہوئی حالت کفر و ارتداد ہی میں مرکز مٹی میں مل گئے۔ وہ لوگ یا علماء جنہیں یقینی طور پر اطلاع نہ ہوئی ان کے بارے میں ملا انکشاف کا یہ کہنا کہ انہوں نے دیوبندیوں کے کفر کا ذکر ہی نہ کیا اور ان کے ذکر نہ کرنے کو انکار بتانا ملا انکشاف کا بہت بڑا فریب اور لوگوں کو دھوکا دینا ہے کہ عدم ذکر یا عدم علم عدم وجود کو مستلزم نہیں۔ رہے وہ دیوبندی بخش کیڑے گبروے جو توہینی کفر کی سبجاست میں رنگ رہے ہیں اور انہیں اس سبجاست میں لذت محسوس ہوتی ہے وہ اگر اختلاف کر رہے ہوں تو ان کا اختلاف کفر کو اسلام اور سبجاست کو پاکیزہ نہیں بنادیکھا۔ آگے ملا انکشاف نے اپنی انتہائی لطافت علم و عقل کی نمائش یوں کی ہے لکھتے ہیں۔

د اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ) «وہ ایک معروف عالم تھے اس کے معنی یہ تو نہیں کہ وہ بشر نہ تھے فرشتے تھے یا نبی یا رسول تھے نعوذ باللہ»

الحمد للہ کہ دنیا کے کروڑوں مسلمان اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کو فرشتہ، نبی، رسول، معصوم ہرگز ہرگز نہیں سمجھتے سب بشر ہی مانتے ہیں ہاں یہ ضرور اللہ عزوجل کا فضل و کرم ہے کہ اس نے اعلیٰ حضرت اور آپ کے قلم کو اپنی حفاظت و طاعت میں رکھا تھا۔

مگر اے ملا انکشاف! آپ اپنی تو بتائیے کہ کیا آپ دیوبندی ملاؤں
مولوی رشید احمد گنگوہی، مولوی قاسم نانوتوی، مولوی اشرف علی
تھانوی، مولوی ابٹیکھوی کو فرشتہ یا نبی یا رسول معصوم سمجھتے ہیں کہ ان
سے فسق و فجور، کفر و ارتداد سرزد ہی نہیں ہو سکتا یا آپ نے اپنے آپ کو
نبی، رسول، فرشتہ سمجھ رکھا ہے کہ آپ حرام قول و فعل اور کفر و ارتداد معصوم
ہیں۔ اے ملا انکشاف! اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ ان تھکنڈوں سے دیوبندیوں
کی توہین نبوت پر پردہ ڈالیں اور لوگوں کو اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی خلاف
بھڑکائیں تو اس طرح آپ کے فریب میں کوئی مخلص نہیں آ سکتا بلکہ
آپ اور آپ کے دیوبندی پیشواؤں سے شدید نفرت ہی پیدا ہوگی۔

آگے ص ۵۵ سے ص ۵۶ تک ملا انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب نے
سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ، سیدنا امام مالک، سیدنا امام شافعی، سیدنا
امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور جلیل القدر صحابی سیدنا عبد اللہ
بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اجتہادات کے ساتھ اعلیٰ حضرت امام بریلوی
قدس سرہ کے فتوے ارتداد کا مقابلہ کیا ہے اور یہ ذہن دینے کی کوشش
کی ہے کہ جب اعلیٰ حضرت امام بریلوی کی ذات اور علم و فضل ائمہ اربعہ اور صحابہ
کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے برابر نہیں ہو سکتے تو اعلیٰ حضرت کا دیوبندیوں
پر کفر کا فتویٰ دینا کہاں برابر ہو سکتا ہے جب ائمہ اربعہ اور صحابہ کرام میں
اختلاف ہو سکتا ہے تو اعلیٰ حضرت کے فتوے میں کیوں اختلاف نہیں ہو سکتا
اور اختلاف کرنے والے کو کیسے خارج از اسلام کیا جاسکتا ہے۔

مگر اس عقل کے مارے کو اتنی تمیز نہیں رہی کہ کیا ائمہ اربعہ سیدنا
امام اعظم، سیدنا امام مالک، سیدنا امام شافعی، سیدنا امام احمد بن حنبل اور
حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ایسے احکام شرعیہ

فرمائے ہیں جن میں دیوبندیوں جیسی توہین نبوت کو اسلام بتایا گیا ہو اور
اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ اس کے خلاف کفر و ارتداد کا حکم دے رہے
ہوں۔ اس علم و عقل کے کورے بزعم خود اکبر علماء کو غیظ و غضب میں دکھ اہل
سنت نے مجھ کو مرتد کہہ دیا، اتنا بھی ہوش نہیں رہا کہ کہاں ائمہ اربعہ اور صحابہ کرام
کے فقہی و فروعی اجتہادات کہ جن میں اختلاف کی گنجائش ہوتی ہے اور کہاں
تعظیم و توقیر نبوت جیسے قرآنی عقائد و اصول و ایمان کہ جن میں خلافت سے ایمان
و اسلام باقی نہیں رہتا دونوں کا مقابلہ سخت جہالت ہے۔ اس کو آسانی
سے یوں سمجھا جاسکتا ہے کہ مولوی خلیل احمد صاحب اپنی عدت کا سوال امام شافعی
اور امام اعظم کے حضور رکھیں تو ضرور فقہی اجتہاد پر مولوی خلیل احمد صاحب کے
لئے حیض اور پاکی کا اختلاف سامنے آ سکتا ہے مگر کسی بچے کا یہ قول "اللہ
تعالیٰ ایک ہے" بے عیب ہے پوری دنیائے اسلام کے سامنے رکھیں کوئی
صحابی، کوئی امام، کوئی ولی، کوئی غوث، کوئی قطب اس میں قطعاً کوئی اختلاف
نہیں کر سکے گا۔ اگر کسی نے انکار کیا تو تمام متفق ہو کر اسے کافر خارج اسلام
جہنمی ہی مانینگے اور بتائیں گے۔ حالانکہ آج کا وہ بچہ اپنی ذات اور علم و فضل
میں علماء، ائمہ دین، صحابہ کرام کے برابر ہر گز ہر گز نہیں۔ مگر وہ رے دل
بدلو علماء! ذات کے مقابلہ پر احکام دین کے مقابلہ کی بنیاد رکھی دی اور خم
ٹھونک کر اپنے دین بدلنے اسلام کو چھوڑ کر کفر و ارتداد اختیار کرنے پر زور
دار دلیل بھی سمجھ بیٹھے اور عوام پر دھونس بھی جارہے ہیں۔

اسی ص ۵۶ پر کی آخری سطروں میں ملا انکشاف لکھتے ہیں۔

"شریعت مطہرہ کی نظر میں ہزاروں کافروں کے بارے میں خطا

ہو جانا ہلکی اور سہل گناہ ہے ایک مسلمان کو خطا کا فر کہنے سے۔"

ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی کو دیوبندی ملاؤں کی اتباع میں کس قدر

غلو ہونا چاہئے اس کا اندازہ آپ کو اس سے ہو جائے گا کہ مولوی محمود حسن کے لفظ "دری" کی طرح آپ نے "ہلکی" کا لفظ گناہ کی صفت کے لئے استعمال کیا ہے کہیں ایسا تو نہیں کہ حواس باختگی میں آپ نے ہلکی کو لفظ خطا کی صفت سمجھ لیا ہو لیکن جہالت پھر بھی برقرار رہے گی اس لئے کہ لفظ "خطا" نہیں بلکہ "خطا کا ہو جانا" موصوف ہے جو مذکور ہے۔ اور واقعہ یہ ہے کہ "خطا کا ہو جانا" مبتدا ہے اور "ہلکی اور سہل گناہ ہے" خبر ہے اور "ہلکی اور سہل" دونوں گناہ کی صفتیں ہیں ہاں جہالت سے فرار کی ایک صورت مولوی خلیل احمد صاحب کے سامنے ضرور رہ جاتی ہے کہ لفظ گناہ آپ کے نزدیک نہ مذکور ہے نہ مؤنث بلکہ مخنث اگر آپ مؤنث کی طرح تصرف فرمائیں تو کس کی مجال جو آپ پر اعتراض کر سکے۔ یہ ہے ملا انکشاف کی اُردو دانی، اور اردو دانی کا دعویٰ کر کے دیوبندیوں کی کھری عبارتوں میں تاویل کی جا بلانہ جرات اور اہل سنت کو اُردو سے جاہل بنانے کا شوق۔

ہیں اس قسم کے اعتراضات سے کوئی دلچسپی نہیں مگر ملا انکشاف مولوی خلیل احمد نے اسی کتاب میں اپنی قابلیت کی جو ڈینگیں ماری ہیں اور اہل سنت پر جو ناروا حملے کئے ہیں ہم چاہتے ہیں کہ وہ انہی کے منہ پر مار دیئے جائیں۔

اب ملا انکشاف کی اس عبارت کے اہل مفہوم پر نظر ڈالئے اور آپ کے دل و دماغ کی خباثت و نجاست کا اندازہ کیجئے آپ کے نزدیک توہین نبوت کی حیثیت ایک معمولی سی خطا سے زیادہ کچھ نہیں ہزاروں کافروں کے بارے میں خطا کی طرح ہلکا سا سہل گناہ ہے اور اگر ان گلیں گستاخانِ نبوت دیوبندی ملاؤں کو کافر کہہ دیا تو یہ توہین نبوت سے بڑھ کر بہت ہی بڑا گناہ ہو گا۔ دیکھ لیجئے کہ یہ نجاست کے کپڑے کس طرح توہین نبوت کی نجاست غلیظ میں رنگ رہے ہیں۔

حالانکہ عظمت رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام پر تمام مسلمانوں کی جان و مال قربانی عظیم و توقیر بنی اسلام کا اول بنیادی مسئلہ ہے اگر عظمت رسول باقی نہ رہی تو اسلام کی بنیاد و عمارت ہی ڈھک رہ جائے گی؛ ہارون رشید کے جواب میں سیدنا امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا تھا۔

یا امیر المؤمنین ما بقا الامۃ بعد شتم نبیہا

پھر فرمایا۔ من شتم الانبیاء قتل (شفعا شریف ج ۳ ص ۲۶۳)

اے امیر المؤمنین امت مسلمہ اسلام پر باقی ہی نہیں رہ سکتی اپنے بنی کی شان میں گستاخوں کے بعد جو بھی انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں گستاخی کرے قتل کر دیا جائے جسور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین و توقیر ایسا دنیوی ناقابل معافی جرم ہے کہ رجوع توبہ کے بعد بھی اگر ائمہ کے نزدیک توبہ قبول نہیں کی جاتی حاکم شرع کے نزدیک اس کی گردن اڑادی جاتی ہے۔ واہ رے ملا انکشاف! اپنے وہابی مرتد بن جانے کو جائز قرار دینے کے لئے کیسی کیسی خباثت و نجاست کو قبول کئے ہوئے ہے اور نبوت کی توہین کو ایک معمولی ہلکی خطا گنوانے کے لئے یوری طاقت صرف کر رہا ہے العیاذ باللہ تعالیٰ۔

ص ۵۵ پر علامہ انکشاف نے یہ بتایا ہے کہ علامہ نے کفر کے فتوے ہمارے پیشروں پر دیئے ہیں "چنانچہ خطیب بغدادی نے امام اعظم پر اور فلاں نے فلاں پر فتوے دیئے۔" چونکہ آگے قریب ہی ص ۵۵ پر ملا انکشاف نے پھر ان ہی حضرات کی فہرست گنوانی ہے اور کتب تفصیل سے کام لیا ہے اسلئے فضول تکرار سے بچتے ہوئے ہم ان مسائل پر وہیں گفتگو کریں گے البتہ ص ۵۵ سے ص ۵۶ تک آپ کی اور باتوں کی طرف توجہ ضروری ہے۔ ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی لکھتے ہیں۔

"کیا ان فتوے دینے والوں کے شاگردین معتقدین نے ان کے ان تکفیری فتوؤں کو دین و مذہب اور عقیدہ بنالیا اور تمام مسلمانوں کو دعوت دی کہ ان لوگوں کو کافر ماننا ضروری ہے جو ان کو کافر نہ مانے گا کافر ہو جائے گا۔"

ہاں ملا انکشاف! اگر آپ نے کچھ پڑھا بھی ہو گا تو آپ کا ارتداد، حق کو قبول نہیں کرنے دیگا ورنہ آپ کی حیثیت علمی دھونس جمانے والے جاہل سے زیادہ کچھ نہیں، تکفیری نزاکتوں سے آپ نابلد ہیں۔

جن فتوؤں میں گنجائش تھی کہ فتوے دینے والوں کے شاگرد، معتقدان فتوؤں کو دین و مذہب اور عقیدہ نہ بنائیں وہاں انہوں نے دلائل کے ساتھ اختلاف کیا، اور جہاں دین و مذہب اور راسخ عقیدہ بنانا ضروری تھا انہوں نے پورے اتفاق و اتحاد کے ساتھ صفائی سے ایمان اور کفر و ارتداد کا حکم بیان فرمادیا کہ روز اقل سے قیامت تک جو بھی اختلاف کرے گا اسلام سے خارج ہو جائے گا اور تمام مسلمانوں کو دعوت دی کہ اگر کافر نہ مانو گے تو خود کافر و جہنی بن جاؤ گے۔

ان ہی عقائد راسخہ میں تنظیم و توفیر کا قرآنی حکم حکم ہے کہ صحابہ کرام ائمہ دین ان کے اصحاب و مشائخ ان کے شاگرد معتقد مقلد تمام توہین نبوت کے کفر و ارتداد پر متفق ہیں۔ دیوبندی کفریات اسی توہین نبوت پر مبنی ہیں جن میں سرے سے تاویل کی کوئی گنجائش نہیں نہ کسی ایسی سبیل کی صورت ہے کہ دین و مذہب اور عقیدہ نہ بن سکے دیوبندیوں کے یہ ایسے کفر و ارتداد ہیں کہ جس کو یقینی علم ہو جائے ان کا ان اکابر دیوبند کو کافر ماننا ضروریات دین سے ہے ورنہ خود کافر و جہنی ہو جائے گا۔ آگے ملا انکشاف لکھتے ہیں۔

بلکہ ان فتوؤں کے خلاف علماء نے ان کے اقوال میں صحیح عمل نکالے اور ان کو مسلمان بزرگ ولی مانا (انکشاف حق ص ۱۵۷) التزامی طور پر صریح توہین نبوت پر عمل نکالنے کا الزام علماء پر دھرنامو لوی خلیل احمد کاسر سرجھوٹ فریب اور افتراء ہے، یہ خباثت طبع دیوبندیوں کے حصوں میں ہی آئی ہے۔ خالص کفری عبارات لکھنے والے

چاروں دیوبندی اور ملا انکشاف سمیت پورا دیوبندی قبیلہ تو ان کفری عبارتوں کا صحیح محل نہیں پیش کر سکا۔ ملا انکشاف نے بڑھ بڑھ کر جو لکھنؤ، رامپور، بدایوں، گجرات وغیرہ کا ذکر کیا ہے کہیں کوئی تحریر صحیح محل کی آپ کو اور دیوبندیوں کو تو میسر نہ ہو سکی تو خضم جن کا دعویٰ یہ ہے کہ دیوبندیوں کی یہ عبارتیں التزامی طور پر صریح کفریات سے بھری ہوئی ہیں جن میں تاویل کی کوئی گنجائش نہیں سوائے توبہ کے نجات کی کوئی صورت نہیں۔ ان سے ملا انکشاف کا یہ مطالبہ کہ وہ گھسیٹ تان کر کسی بھی محل پر اتارے ان کفریات صریحہ کو ایمان و اسلام قرار دے اور ان گستاخ دیوبندیوں کو نہ صرف مسلمانوں بلکہ بزرگ ولی مانے صریح جہنم و حاقق ہے۔ پتھر کے کیڑوں اور گور کے بھنگوں کا تو کوئی سر ہو گا مگر ملا انکشاف ان سے بھی گسے ہوئے ایسی گار ہے ہیں کہ کوئی سر ہی نہیں ملتا۔ آگے ص ۱۵۷ پر آپ فرماتے ہیں کہ علماء اہلسنت نے یہ فارمولہ بنایا ہے کہ جو اکابر دیوبندیہ کو کافر و مرتد نہ مانے وہ کافر ہے اور اس کے بعد آپ اپنی صفائی میں فرماتے ہیں۔

"اور فقیران دعویدوں کی بنیاد پر جو مسلمان کو کافر کہنے کی بنیاد پر اعاذیث صحیحہ میں آئی ہیں اپنے دین و ایمان کے تحفظ اور یوم الحیا کے منازل کے خوف سے اور اپنے کو حساب عظیم سے بچانے کے لئے ان حضرات کو کافر و جہنی کہنے سے کف لسان کرتا ہے اور اسی کو ہی حق و صحیح مانتا ہے اور اس بنا پر فقیر کو ان لوگوں نے کافر و مرتد ہونے کا گمان کیا ہے۔" (انکشاف ص ۱۵۷)

اہلسنت پر یہ کذب و بہتان ہے کہ وہ کسی ذاتی فارمولے کے تحت کسی کو کافر و مرتد بناتے پھرتے ہیں۔ اہلسنت نے شریعت مطہرہ کے حکم کے مطابق ہی یہ کہا ہے کہ اکابر دیوبند اپنی صریح التزامی توہین نبوت کی وجہ سے کافر و مرتد بن گئے ہیں۔ اب جو شخص بھی ان کے کفر و ارتداد پر یقینی طور پر مطلع ہونے کے بعد ان کو مسلمان نہ سمجھے گا، انہیں کافر و مرتد نہ مانے گا یا کف لسان کرے گا وہ بھی خارج اسلام ہو

جائے گا۔ ملا انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب جنہیں یقینی طور پر اطلاع ہے وہ بھی اپنے کف لسان کی وجہ سے کافر و مرتد ہو چکے ہیں۔ رہا آپ کا یہ قول کہ آپ نے ان حدیثوں کی بنیاد پر جو مسلمان کو کافر کہنے کے سلسلے میں وارد ہوئی ہیں کف لسان کر لیا ہے سرے سے لغو و باطل ہے۔ یہاں کسی ایسے مسلمان کو جس نے صریح کفر و ارتداد ہی نہیں کیا ہے اس کو کافر و مرتد کہنے کا سوال ہی قلعاً نہیں ہے بلکہ تو بہین و تحقیر جوت و سب ابنی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کفر و ارتداد کی وجہ سے کافر و مرتد ماننے کا سوال ہے جس پر قرآن حکیم، احادیث کریمہ اور اجماع امت کھلے طور پر دلالت کر رہے ہیں اور یہ کسی شخص کا ذاتی نہیں بلکہ شریعت مطہرہ کا وہ فارمولہ ہے جو دیوبندیوں اور قادیانیوں پر صحیح صادق آتا ہے۔ جن میں ملا انکشاف بزع خود اکبر علامہ مولوی خلیل احمد صاحب بھی شریک ہیں، رہا ملا انکشاف کا اپنے کف لسان کو تحفظ دین سمجھنا تو یہ شیطانی فریب ہے۔ ایمان کو ایمان اور کفر کو کفر سمجھنا اور ماننا ہی دینی تحفظ ہے۔ اور یہی قرآن حکیم، احادیث کریمہ اور ائمہ دین کی تعلیم ہے۔ رہے اس پر دلائل و انشاء المولوی ہم ان ہی مقامات پر جہاں دوہرا کر ملا انکشاف نے انکشاف حق میں دلائل دیے ہیں یہ دکھائیں گے کہ یہیں ہمارے دلائل موجود ہیں۔

ملا انکشاف کے معرکہ خیز توہمات

یہاں ملا انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی نے اپنی دانست کے وہ بلند ترین سباحت پیش کئے ہیں جن کے متعلق آپ کا دہم ہے کہ ان کا کوئی جواب ہی نہیں ہو سکتا آپ حدیث کی آخری سطر سے مزاح تک لکھتے ہیں

”اب سوال یہ ہے کہ یہ فارمولا خاص علماء دیوبند کے لئے ہے یا ہر وہ شخص جس پر کسی عالم نے حکم کفر دے دیا ہو اس کیلئے

بھی ہے، ہم پہلے بھی بتا چکے اور پھر بتاتے ہیں کہ امت مرحومہ کی کثیر تعداد بزرگوں کی ایسی گزر چکی ہے جن پر ان کے زمانہ کے علماء نے کفر کے فتوے لگائے مگر امت مسلمہ نے ان کو کافر مانا اور ان فتوؤں کو قابل عمل قرار دیا۔ کیا وہ علماء فاضل بریلوی سے علم میں عمل میں تحقیق میں کم تھے یا وہ علماء اہلسنت کے نزدیک معتبر و مستند نہ تھے۔“

آپ نے اپنی اس طویل تحریر میں جو منطق بھڑائی ہے اس کا خلاصہ یہ ہے۔ پچھلے بہت سے بڑے بڑے علماء اہلسنت نے بزرگوں اور عالموں پر کفر کے فتوے لگائے مگر یہ فتوے امت میں غیر مقبول و ناقابل عمل ٹھہرے، لہذا اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کے فتوے علماء دیوبند کے کفر و ارتداد کے متعلق بھی غیر مقبول و ناقابل عمل ہونا چاہئے۔ آخر اعلیٰ حضرت ان علماء کے برابر تو نہیں تھے۔

واقعہ یہ ہے کہ دین اگر ایسے ہی ملاؤں کے ہاتھ میں دے دیا جائے تو ڈھا کر ہی رکھ دیں جنہیں یہ بھی تمیز نہیں کہ کون سا فتویٰ کس بات پر قبول کیا جاتا ہے کہ اس میں اختلاف کی گنجائش نہیں ہوتی اور کس فتوے کو کس بات پر قبول نہیں کیا جاتا۔ کہ جس میں اختلاف کی کوئی صورت پیدا ہو جاتی ہے معلوم نہیں ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی نے کیا پڑھا ہے اور کہاں پڑھا ہے جو تمام احکام کو ایک ہی نظر سے دیکھ لیا ہے اور اپنے کف لسان کو صحیح قرار دینے کے لئے گھسیٹ تان کر ایسے جاہلانہ اصول اور مثالیں بیان کر رہے ہیں جن سے دیوبندی کفریات اور آپ کے کف لسان کو دور کا بھی واسطہ نہیں۔

چلے ذرا ملا انکشاف کی اصل پر ہی گفتگو ہو جائے۔ کئی بزرگوں

پر حکم کفر کے اسباب الگ الگ امام اعظم پر حکم کفر کا سبب الگ دیوبندیوں اور قادیانیوں
پر حکم کفر کا سبب الگ الگ اور وہ تمام اسباب بہر حال مولوی خلیل احمد بدایونی کے نزدیک
تو ہمیں نبوت کی اصل پر ایک ہیں اب کوئی اس عقل کے مانے مولوی خلیل احمد صاحب سے
پوچھے کہ جب تو ہمیں نبوت پر وہ بزرگ اور امام اعظم چھوڑ دیئے گئے تو خود آپ نے اور آپ
کے دیوبندی ملاؤں نے قادیانیوں کے کفر کو کیوں تمام رکھا ہے انھیں بھی اسی اصل پر کیوں
نہیں چھوڑ کر پچھا مسلمان بلکہ وہی ماننے کا آپ نے حکم دیا۔ اگر آپ کی اصل میں کچھ چمک تھی کہ
قادیانی حکم کفر سے نہیں چھوٹ سکتے تو دیوبندی مرتد کہاں سے چھوٹ سکتے ہیں، دیکھا ملاجی
آپ نے کہ آپ کی اس اصل میں کیا خرابی ہے۔

اگے ملا انکشاف نے اس سلسلہ میں اپنی خیانت دل و دماغ کا جو اظہار کیا ہے اسے دیکھ
لیجئے رکھتے ہیں۔

جاننا چاہئے کہ ان علماء مکفرین نے بھی اکثر اپنے فتوے کفر کی بنیاد
تقیص و توہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی قرار دیکر حکم کفر
لگایا پھر بھی مسلمانوں میں نہ وہ فتوے مقبول نہ ان پر عمل کیا گیا۔ (انکشاف ص ۵۵)

یہاں یہ خیال رکھئے کہ اکثر علماء دیوبند پر کفر و ارتداد کے فتوے اسی لئے دیئے گئے ہیں کہ انھوں
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں توہین و تقیص کی ہیں منہ بھر کر گالیاں دی ہیں
اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین و تقیص ایسا جرم ہے جو اور دوسرے کفر و ارتداد سے
زیادہ سخت و جہلک ہے۔ اس لئے اس ملا انکشاف نے دیوبندی مرتد کی صفائی و بے گناہی کے
لئے یہ تہمید باندھی کہ تقیص و توہین رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فتوے جب کچھ معتد علماء
اہل سنت میں قابل عمل نہ ہوئے تو علماء دیوبند نے جو حضور علیہ الصلوٰۃ کی شان میں توہین اور
گستاخیاں کی ہیں اودان پر کفر و ارتداد کا حکم لگایا ہے۔ آج کیسے مقبول و قابل عمل ہو سکتا ہے
یہ ہے ملا انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کی انتہائی خیانت و سباحت طبع کہ آپ
کس کس طرح حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں توہین و تقیص گستاخوں

اور گالیوں کو در کھینے پر پوری قابلیت و طاقت صرف کر رہے ہیں اور یہ یاد رکھنا
چاہئے ہیں کہ کچھ زمانے سے اب تک عوام میں نہیں بلکہ معتد علماء و فقہاء و ائمہ میں توہین
و تقیص نبوت کو کوئی اہمیت نہیں دی گئی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین اور گستاخیاں
کو معمولی بات سمجھ کر نظر انداز کر لیا جرموں کو چھوڑ دینا ان سے بے پرواہ رہنا اگر ان
کے خلاف فتوے دیئے گئے ہوں تو انھیں رو کر کے ناقابل عمل ٹھہرانا علماء اہل سنت میں
عام تھا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ، یہ دیوبندی کفریات کی حمایت کا نتیجہ ہے جس نے
مولوی خلیل احمد کو کفر و ارتداد کی نجاست میں ملوث کر کے جہنم تک پہنچا دیا ہے۔
میں یہ بھی دیکھ لیجئے کہ ہزار ہا نے سہی مگر مولوی خلیل احمد بدایونی کو اپنے
دیوبندی اکابر کی توہین رسول کا پورا پورا اعتراف ہے لیکن اس عجیب و روزگار مسئلہ
انکشاف پر یہ الزام برقرار رہے گا کہ جب توہین نبوت کی بڑے بڑے معتد علماء اہل سنت
کے نزدیک کوئی وقعت نہیں تو خود تو نے قادیانیوں پر کیسے کفر و ارتداد توہین نبوت
کا جرم برقرار رکھا ہے۔

ملا انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی نے اپنے ناپاک مقصد کے لیے اسی
ص ۵۵ سے جو مثالیں شروع کی ہیں انھیں بھی ملاحظہ فرمائیں، یہاں ہم یہ واضح کر دیں کہ ہم مرتد
ان ہی مسائل پر گفتگو کریں گے جن کی تفصیل مولوی خلیل احمد صاحب نے خود بیان کی ہے
رہیں مبہم مثالیں تو ان کے جواب ہی کی ضرورت نہیں نہ ان میں ہم وقت ضائع کر کے
ملا انکشاف کے لئے یہاں لوں کا کوئی موقع فراہم کریں گے۔

(۱) ملا انکشاف کی مثال علی کا خلاصہ یہ ہے خطیب بغدادی نے جو ایک بڑے محدث
ہیں سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس قول پر کہ نبی کو میرا اتباع کرنا چاہئے آپ
پر کفر کا فتوے دے دیا۔ ملا انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب نے خود ہی اس کی وجہ بھی
بتائی ہے کہ خطیب بغدادی نے امام اعظم کے اس جملہ میں لفظ نبی (بنی) کو لفظ
(بنی) سمجھ لیا، اور کسی استی کا بنی کہنا کہ "میری اتباع کرنا چاہئے" کفر ہے چنانچہ امام اعظم

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقلدین نے خطیب بغدادی کا رد کیا کہ انہوں نے بنی (بنی) کو نبی (بنی) سمجھ کر کفر کا فتوہ دیا ہے اور یہ غلط ہے اس لئے کہ امام اعظم نے ان محدث راوی کو اتباع کرنے کے لئے کہا ہے جو آپ کے زمانہ میں تھے اور ان کا نام بنی (بنی) تھا۔ ملا انکشاف اکبر جہلا دیوبند اس واقعہ کو اپنے کف لسان کی تائید سمجھ کر لکھتے ہیں "غور کیجئے تو ہمیں کا الزام دے کر ہی کافر کہا گیا تھا۔" (انکشاف ص ۵۹)

جی ہاں لوگ آپ کے غور و غوض کو اچھی طرح دیکھ رہے ہیں کہ کتنا گہرا اور وسیع یا تنگ ہے آپ کو اپنے غور و فکر کا عیب کہاں دکھائی دے گا آپ اپنی علمی گہرائی دیکھئے آپ خود ہی بنی (بنی) کو نبی (بنی) سمجھ کر فتوے دینے کی غلطی کو بیان بھی کر رہے ہیں اور دوسری جگہ وہ یہ کہہ کر کہ "تو ہمیں کا الزام دے کر ہی کافر کہا گیا تھا" لوگوں کو یہ باور کرانا چاہتے ہیں کہ خطیب بغدادی نے تو ہمیں نبوت کا جو الزام رکھا تھا اس الزام کو برقرار رکھتے ہوئے امام اعظم کے شاگردوں نے امام اعظم کو تو ہمیں نبوت سے بری ثابت کیا ہے۔ یہ ہے ملا انکشاف کا سر اسر عوام کو فریب اور دھوکا دینا تاکہ عوام ان کے کف لسان کو جائز سمجھیں یہ ہے آپ کے غور و غوض کی دعوت اور اس پر کف لسان کا گھنڈ۔

اب اس عقل کے مارے بدھوا ہل دیوبند کے اکبر علماء کو کون سمجھائے کہ جب لفظ نبی (بنی) ہی باقی نہ رہا بلکہ وہ ایک محدث راوی کا نام بنی (بنی) نکلا تو امام اعظم کی صفائی کی صورت تو صاف یہ نکلی کہ اس میں سرے سے تو ہمیں نبوت ہی نہیں ہے نہ امام اعظم پر تو ہمیں نبوت کا فتوے لگ سکتا ہے پھر ملا انکشاف مولوی خلیل احمد اس کو تو ہمیں نبوت برقرار رکھ کر کیسے دیوبندیوں کی صفائی کر سکتے ہیں جن کی تو ہمیں نبوت والی عبارتوں میں الٹ پھیر کی کوئی گنجائش ہی نہیں ہے۔ چلئے ملا انکشاف کو ان کے گھر تک ہی پہنچا دیں مولوی قاسم نانوتوی کی تحذیر الناس والی عبارت کو لے لیجئے۔

"بلکہ بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو جائے تو خاتمیت محمدی میں کوئی فرق نہ آئے گا۔"

ملا انکشاف اپنی پوری صلاحیت و طاقت سمیت مولوی قاسم نانوتوی کی اس معروف عبارت کے جس لفظ کو چاہیں ہٹا کر حسب خواہش اپنا لفظ داخل کریں پھر دیکھیں کہ اس میں سمانے کی گنجائش ہے یا نہیں۔ کیا ملا انکشاف کے نزدیک یا دیوبندی تاویلات میں مولوی قاسم نانوتوی نے کوئی نبی (بنی) کی بجائے کوئی نبی (بنی) پیدا ہو جائے کہا تھا اور علماء اہل سنت نے بنی (بنی) کو نبی (بنی) ہٹا کر کفر کا فتوے دے دیا کیا ملا انکشاف لفظ "بنی" (بنی) کو نانوتوی کی عبارت میں داخل کر سکتے ہیں۔

جب خطیب بغدادی کی سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں الفاظ کی غلط فہمی جیسی کوئی مثال دیوبندیوں کی کفریہ توہین عبارتوں میں نہیں تو امام اعظم پر دیوبندی مرتد ملاؤں کو قیاس کرنا اور اس سلسلہ میں خطیب بغدادی پر اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کو اور امام اعظم کے شاگردوں پر اپنے آپ کو قیاس کرنا ملت اسلامیہ کو کتنا بڑا فریب اور دھوکا دینا ہے کہ لوگ ملا انکشاف کے جھوٹے کف لسان پر اس کو بہت بڑی دلیل سمجھیں۔

(۲) ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی نے سیدنا شیخ اکبر رحمی الدین ابن عربی رحمہ اللہ تعالیٰ پر تکفیر کا بھی ذکر کیا ہے آپ علامہ علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرح شفاء سے تکفیر کی جو وجہ بیان کرتے ہیں وہ حسب ذیل ہے۔

"اور لکھا کہ اس گروہ کا سر دانش اکبر اپنے کو کہلاتا ہے وہ یہ کہتا ہے کہ

میں سونے کی اینٹ ہوں اور رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چاندی

کی اینٹ ہیں اور یہ کہتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے فیض پاتے ہیں" (ص ۵۹)

اس کے بعد ہی ملا انکشاف خاص طور پر غور کی دعوت دیتے ہیں۔

"غور کیجئے حضرت شیخ اکبر کو بھی تو ہمیں تنقیص کا الزام دے کر کافر و مرتد بتایا گیا

محققین علماء نے ان کے اس فتوے کو ظاہر بنی اور کہ فہم پر محمول کر کے ترک

کر دیا اور امت مرحومہ نے اس فتوے کو قبول کیا نہ علی کیا۔" (انکشاف ص ۵۹)

جی ہاں غور ہی نہیں بلکہ ملا انکشاف کی طرح فیصلہ بھی کر لیجئے کہ جس طرح حضرت شیخ اکبر سے

تو میں رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کفر سرزد ہوا اسی طرح دیوبندیوں سے بھی واقع ہوا جس کی وجہ سے اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ نے کفر کا فتوے دیا مگر علماء محققین خصوصاً ملا انکشاف مولوی خلیل احمد نے آخری عمر میں محقق اکبرین کو بڑھاپے کی جدید تحقیق سے اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کے اس فتوے کو ان کی ظاہرینی اور کم فہمی پر محمول کر کے ترک کر دیا اور تمام دیوبندیوں نے اسے قبول نہ کیا نہ اس پر عمل کیا تو جس طرح شیخ اکبر کے کفر کا انکار کرنے والے محققین کی تکفیر نہیں کی گئی بلکہ مسلمان سمجھا گیا تو ملا انکشاف محقق دیوبند مولوی خلیل احمد کے تکفیر کیسے کی جاسکتی ہے جنھوں نے اب آخری عمر میں دیوبندیوں کی تکفیر سے توبہ کر کے کن لسان کر لیا ہے۔

یہ ہے ملا انکشاف مولوی خلیل احمد دیوبندی کی خباثت طبع کی آہنگ کہ بارگاہ رسالت میں دیوبندیوں کی گستاخیوں، توہینوں، گالیوں کو جائز قرار دینے کے لئے حضرت شیخ اکبر رحمہ الدین ابن عربی رحمہ اللہ تعالیٰ پر توہین رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بہتان جڑ دیا اور علماء پر بھی اتہام مھر دیا کہ انھوں نے حضرت شیخ اکبر کے اتنے بڑے جرم کو الفاظ کے باطنی معنی پر محمول کر کے چھوڑ دیا۔

اور وہ باطنی معنی کیا ہیں وہ بطن و لہجہ مستقل ہو کر ملا انکشاف مولوی

خلیل احمد صاحب ہی کے بطن میں اگر ایسے قرار پا گئے کہ ضرب پر ضرب

پڑنے کے باوجود بطن سے باہر نہ آ سکے آپ کے انکشاف حق کی گود اس

معنی کے وجود سے خالی رہ گئی۔

اور جب آپ کے نزدیک ان علماء نے جنھوں نے تحقیق کر کے حضرت شیخ اکبر کے کفر کا رد کیا ہے باطنی معنی کو ظاہر نہیں کیا تو محقق اکبر ملا انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب کا بر دیوبند کے کفریات کے باطنی معنی کو کیسے ظاہر کرتے اور ہونا بھی چاہئے کہ آپ فرقہ باطنیہ کے گہرے امین ہیں۔

اے ملا انکشاف! جب آپ کا دعویٰ ہے کہ حضرت شیخ اکبر کی عبارت میں باطنی معنی ہیں تو انھیں نکال دکھاتے اسی طرح دیوبندیوں کے کفریہ اقوال میں کون سے باطنی معنی ہیں

انھیں کھول کر سامنے رکھتے پھر بتاتے کہ ان میں یہ مماثلت ہے جس طرح شیخ اکبر کو کسی باطنی معنی پر چھوڑ دیا گیا ہے اسی طرح باطنی معنی پر اکابر دیوبند کو چھوڑ دیا جائے تو دنیا دیکھ لیتی کہ آپ کن لسان کے کتنے بڑے محقق ہیں اور آپ کی اس نام نہاد تحقیق کا کیا نتیجہ ہوتا ہے اس مقام پر ہم مسلمانوں سے عرض کریں گے کہ وہ ملا انکشاف مولوی خلیل احمد دیوبندی کی گمراہ گری سے ہوشیار رہیں اپنے معتمد و مقتدا علماء کا دامن مضبوطی سے تھام رکھیں ایسے الفاظ اور عبارتیں جو بزرگان دین کی کتابوں میں ناقابل تاویل پائی جاتی ہیں انھیں الحاق قرار دیا جائے گا اس لئے کہ دشمنان دین نے اسلام اور بزرگان اسلام سے بدظن کرنے کے لئے اس قسم کی عبارتیں بڑھائی ہیں یا ان میں ایسے پھیر کیا ہے اور جب ابتدائی زمانہ میں یہ کتابیں یورپ میں بکثرت چھپی ہیں یا اسلامی سلطنتوں میں عیسائی اور یہودی ماہرین کے انتظام میں چھپائی گئی ہیں ان دشمنان دین کو الحاق و تبدیلہ کے خوب مواقع حاصل ہوئے ہیں ان میں شیخ اکبر رحمہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں حضرت علامہ محمد عطاء الدین مصطفیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ درجہ تار میں فرماتے ہیں۔

”نعم فیہ کلمات تباین الشریعة و تکلف بعض المتصنفین لاسجاعہا
الحی الشوع لکننا نعتقد ان بعض الیہود و افتراءہا علی الشیخ قدس سرہ
فیجب الاحتیاط بتلفظ المطالعة تلافی الکلمات“

یعنی اس میں ایسے کلمات ہیں جو شریعت کے متباین و خلاف ہیں اور بعض متصنفین نے ان کلمات کو شیعہ کی طرف لوٹانے میں تکلف کیا ہے لیکن ہم یقین حاصل کر چکے ہیں کہ بعض یہود نے ان کلمات سے شیخ قدس سرہ پر بہتان باندھا ہے پس اس طرح احتیاط واجب ہے کہ ان کلمات کا مطالعہ ترک کر دیا جائے۔

علامہ مصطفیٰ دنیائے اسلام کے وہ عالم جلیل و مقتدا ہیں جنھیں پورا دیوبند معتمد و مستند تسلیم کرتا ہے، اکبر علماء دیوبند ملا انکشاف مولوی خلیل احمد دیوبندی جو علامہ مصطفیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ

شاید ملا انکشاف ٹھکریانیں کہ جس طرح حضرت شیخ اکبر کی کتابوں میں الحاق اور الٹ پھیر کو تسلیم کر کے ان پر کفر کا حکم نہیں مانا گیا ہے ایسے ہی ہمارے دیوبندی پیشواؤں کی کتابوں میں بھی الحاق وغیرہ فرض کر کے انھیں جھوٹ دیئے انہیں کفر و ارتداد کے حکم سے نجات دلا دیجئے تو ہم عرض کریں گے کہ وہاں حضرت شیخ اکبر کی ان عبارتوں میں نسبت کی تصدیق کئے کوئی صورت ہی باقی نہیں رہی تھی مگر یہاں مصیبت تو یہ ہے کہ خود صاحب کتاب دیوبندی اکابر نے اپنی کفریہ عبارتوں کا اقرار کیا ہے اور ان ہی عبارتوں کو علیٰ حالہا برقرار رکھ کر ان کے حامی ان کی زندگی سے اب تک ان کفریہ اقوال پر منظر پر کرتے چلے آئے ہیں اس صورت میں الحاق و تبدیلی کی سرے سے قطعاً کوئی گنجائش نہیں اور شیخ اکبر رحمہ اللہ تعالیٰ پر دیوبندی گستاخیوں کو قیاس کرنا لغو و جہالت ہے۔

بے شک حضرت شیخ اکبر رحمہ اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں ان کی تکفیر کو دین مذہب کا عقیدہ بنا کر نہیں پیش کیا جاسکتا نہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ جو نہ مانے وہ کافر ہے اس لئے کہ وہاں نسبت ہی میں احتمالات ہیں اور جن علمائے عبارتوں پر فتوے دیا ہے عبارتوں کے وجود کی بنیاد پر وہ معذور ہیں ان پر کوئی الزام نہیں اور جہاں جہاں نسبت میں احتمال یا عبارتوں میں تاویل یا تویہ کی صورت ہوگی وہاں نہ عقیدہ بنایا جائے گا نہ ان لوگوں کو جو نہ مانیں کافر کہا جائے گا۔

مگر دیوبندیوں کی کفریہ عبادتوں میں نہ نسبت کا احتمال ہے نہ تاویل بعید تک چلتی ہے نہ

رہی تکفیر کی خطرناکیاں تو مجھ و تیارک و تعالیٰ علماء اہل سنت ان ملا انکشاف
 مولوی خلیل احمد اور پورے دیوبندی کتب سے بدرجہا بہتر سمجھتے ہیں اس طرح کے شوسے
 مولوی خلیل احمد صاحب کے کف لسان پر شاید دیوبندیوں کے نزدیک دلیل بن جائیں مگر
 دین و مذہب کو ان سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔

ملا انکشاف کی طبعی خباثت جو تو میں رسالت کو معمولی بات قرار دے کر دنیا کے مسلمانوں اور غیر مسلموں میں انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے سب سے اعلیٰ مقام کو گھٹا کر توہین و تحقیر کی جو راہ کھولنا چاہتی ہے اس کا تو اس بدنہیب سے شکوہ ہی فضول ہے مولوی خلیل احمد بدایونی نے خود اپنی اور اپنے چچے پیشینگو گستاخ اکابر دیوبند کے جھوٹی عزت و آبرو بچانے کے لئے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی عزت و آبرو سے جو کھیل ہے اس کی اس منسلوب الایمان سے شکایت ہی بیکار ہے۔

ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی کو اتنی توفیق نہ ہوئی کہ وہ اپنے دعوے کے ثبوت میں ان توہین کفریہ عبارتوں کو نقل کرتے ان پر جو کفر کے فتوے دیئے گئے ہیں انھیں بیان کرتے ہیں جن اسباب پر وہ فتوے نہیں مانے گئے انھیں تحریر کرتے ہیں وہی اسباب

دیوبندیوں کی ان توہینی عبارتوں میں نکال کر حکم کفر نہ لگنے کو ثابت کرتے جب یہ سب کچھ نہیں تو ان کا دعویٰ ہی باطل ہے۔

ہاں مسلمانوں کو ملا انکشاف کی مکاری اور فریب سے ہوشیار رکھنے کے لئے ہم یہ ضرور عرض کریں گے کہ ناظرین صحت سے آگے تک ان نمبروں کی وہ عبارتیں دیکھ لیں جو پکار کر کہہ رہی ہیں کہ صرف دھوکہ دینے کے لئے مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی نے انہیں ان نمبروں میں لکھ ماری ہیں صحت نمبر میں آپ کی وہ عبارت دیکھئے جس کا مفہوم یہ ہے

امام قاضی عیاض اور آپ کی اتباع میں بعض اور حضرات نے بھی حجۃ الاسلام امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ کو بد مذہب اور گمراہ کہا۔
(انکشاف ص ۷۱)

یہ تو نہ پوچھئے کہ ملا جی آپ نے اس گمراہی و بد مذہبی کو کیوں نہیں بیان کیا۔ اور اس کی صفائی عملار نے کیا کی اس کو کیوں ہضم کر گئے۔ ہاں۔ "مدعی لاکھ پر بھاری ہے گواہی تیری" کو یاد دلا کر یہ ضرور دریافت کر لیجئے کہ:-

اے ملا انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب! دیوبندیوں کی بدترین رسد تو ہمیں رسالت پر تو کفر کا فتویٰ دیا گیا ہے۔ اس کفر و ارتداد کو اٹھانے کے لئے آپ کی بد مذہبی و گمراہی کی دلیل کہاں کام دے گی۔ دونوں کی علت ایک کہاں ہو سکے گی۔ یہ کیسا مکر و فریب ہے کہ دیوبندیوں کے کفر و ارتداد کو اٹھانے کے لئے اسے گمراہی و بد مذہبی پر قیاس کیا جائے کیا اسی قابلیت پر اکبر علمائے بننے اور کف ہان کرنے کا شوق چرایا تھا۔ کیا آپ نے اسی کتاب میں گمراہوں کو مسلمان نہیں مانا ہے؟ پھر مسلمان پر کافر کو قیاس کرنا آپ کی کافر نہ جہالت ہی تو ہوگی۔

یہی حال صحت پر آخری سطر سے امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کی مثال پیش کرنے کا ہے۔ آپ لکھتے ہیں۔

"امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ (قاری) پر الزام بد مذہبی اور گمراہی لگایا اور طرح طرح کے فتنے اٹھائے اور آپ کو بدنام کرنے کی ناکام کوششیں کیں۔"

وہ بد مذہبی اور گمراہی کیا تھی اور اس کی کیا صفائی کی گئی اس کو تو ملا انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب بیان نہیں کر سکے نہ اس سے اب ہمیں کوئی عرض۔ البتہ یہاں بھی ملا انکشاف کا وہی مکر و فریب دیکھ لیجئے کہ بد مذہبی و گمراہی کے الزام کو دیوبندیوں کے کفر و ارتداد کے مقابلہ میں پیش کیا گیا ہے تاکہ لوگ دھوکا کھا کر امام بخاری کی طرح دیوبندی گستاخ کافروں متردوں کو مسلمان بلکہ مسلمانوں کے پیشوا سمجھنا شروع کر دیں اور جن اکابر علماء اہلسنت نے دیوبندی گستاخوں پر کفر و ارتداد کا فتویٰ دیا ہے انہیں فتنہ پھیلانے والے بدنام کرنے والے یقین کر لیں۔ یہ آپ کی علمیت یا سراسر کید و فریب؟ یہاں بھی آپ نے اپنی ہی اصل پر مسلمان پر کافر کو قیاس کیا ہے۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

ملا انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کی اس صفائی سے کیا علمار دیوبند مطمئن ہیں۔ اور اسی کتاب میں اس قسم کی ایک نہیں بجزرت جہالتیں بنام علم دفن دکھائی ہیں، ان کو دیکھتے سمجھتے ہوئے بھی کیا ان کو اعلم علمار دیوبند اور اپنا پیشوا بنانے کے لئے یا کم از کم اہل علم میں جگہ دینے کے لئے تیار ہیں؟ اس سے بھی زیادہ برفریب اور حماقت انگیز بیان صحت میں ملاحظہ فرمائیں، ملا انکشاف لکھتے ہیں۔

"امام احمد بن حنبل مجتہد مطلق کے ساتھ ایک کلمہ حق کہہ دیدینے پر کیا کیا شور و غوغا اور فتنے اٹھے۔ آپ کی ایذا رسانی میں کون سی کمی گئی۔ مشہور و معروف واقعہ ہے۔" (انکشاف ص ۷۲)

ملا انکشاف مولوی خلیل احمد اس قول کو نقل نہیں کیا اس لئے کہ وہ جانتے تھے کہ وہ میرے منہ پر پڑنے والا ہے جیسے بھی ہو ملا انکشاف کو اپنی ہانک کر لوگوں کو فریب دینا تھا۔ سیدنا

امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو کلمہ حق کہا وہ یوں ہے۔

"قرآن حکیم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جو اس کی صفت ہے مخلوق نہیں ہے۔"

اسی قول حق پر مستزلیوں نے آپ کے خلاف فتنہ پیدا کیا اور آپ کو ایذا میں مبتلا کیا۔ ایک مومن امام موصوف کے قول کو کلمہ حق ہی کہے گا مگر ایک بے ایمان، توہین رسالت اور کفر و ارتداد کا حامی دماغ میں یہ ضرور نجاست رکھے گا کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ کا یہ قول حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایسی ہی توہین ہے جیسے مولوی اشرف علی تھانوی نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین و تحقیر کی ہے اور وہ سلوب الایمان مولوی اشرف علی تھانوی کی توہین کو ایسا ہی قرار دے گا جیسے کہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ کے قول مذکور کو حق تسلیم کر لیا گیا ہے، ملا انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کے اس عقیدہ کو اچھی طرح یاد رکھئے جو انہوں نے اسی کتاب میں بیان کیا ہے کہ

"اس سے قبل بڑے بڑے ائمہ و علماء پر توہین رسالت ہی کی بنیاد پر کفر کے فتوے دیئے گئے اور وہ نہیں مانے گئے لہذا مولوی اشرف علی تھانوی وغیرہ اکابر دیوبند پر جو توہین رسالت کی وجہ سے کفر کے فتوے دیئے گئے ہیں وہ بھی نہیں مانے جائیں گے۔"

یعنی دیوبندیوں کی توہین و تحقیر رسالت ملا انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب کو بھی تسلیم ہے۔ ناظرین خود اندازہ لگائیں کہ یہ شخص دیوبندی گستاخوں کی حمایت میں کتنا اندھا ہو گیا ہے کہ ان کی نجس و خبیث توہین و تحقیر اور اپنی ناپاک کفری حمایت کو سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاکیزہ ایمانی کلمات کی طرح حق قرار دے رہا ہے۔ یہ شخص اپنے کف لسان کی ہٹ دھرمی پر یہ تمیز بھی کھو بیٹھا ہے کہ میں حق صریح کو باطل اور باطل کو حق، ایمان کو کفر اور کفر کو ایمان تک رہا ہوں۔ پھر اس پر مزید حماقت دیکھئے، آپ اس اپنی کفری حمایت کو حق بتلا کر یہ بھی کہہ گئے کہ۔

"جب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو بد بختوں نے نہیں چھوڑا تو میری

یعنی توہین و تحقیر رسالت کی میں جو حمایت و اشاعت کر رہا ہوں وہ میرا (ملا انکشاف مولوی خلیل احمد کا) ایسا ایسانی فعل ہے کہ جس پر انگلی تک نہیں اٹھائی جاسکتی۔ مگر جب لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی صمدیت اور قدوسیت اور رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مصویت اور پاکیزگی پر حملے کئے تو میری توہین کفر کی حمایت پر اگر مجھ کو برا بھلا کہیں تو کوئی تعجب نہیں، یہ ہے ملا انکشاف کی نجس و خبیث توہین و تحقیر کی حمایت جسے آپ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابلہ میں حق قرار دیکر باور کرنا چاہتے ہیں کہ جس طرح اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ملے ناجائز یہی اسی طرح میری توہین رسالت کی حمایت کو برا کہنا بھی ناجائز ہے

لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

۵۔ پر بھی تھوڑی گفتگو سن لیجئے۔ اس نمبر میں مولوی خلیل احمد صاحب حضرت منصور علیہ الرحمہ کے قول انا الحق کو پیش کر کے علامہ علی تباری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مطلب کا ذکر کیا ہے مگر وہ مطلب کیا ہے اس کو بیان نہیں کر سکے۔

چونکہ حضرت منصور کے قول انا الحق کی تاویل ممکن تھی اس لئے تاویل کرنے والوں پر الزام عائد نہ ہوا۔ اور جو حکم کفر دینے والے قول موجود سے شریعت مطہرہ کی عظمت و حرمت کے تحفظ کی نیت رکھتے تھے ان پر کوئی دینی و دینیوی محاسبہ نہیں۔

مگر دیوبندیوں کے وہ اقوال جن پر کفر و ارتداد کا حکم دیا گیا ہے ان میں تو سرے سے کسی بھی تاویل کی کوئی گنجائش ہی نہیں۔ کفر بکنے والوں سے لے کر آج تک مولوی خلیل احمد سمیت

ان کے سارے حمایتی کوئی ایسی تاویل نہ پیش کر سکے جو حکم کفر و ارتداد کو اٹھا دے بلکہ جوش حمایت میں الٹی سیدھی تاویل کر کے اٹھان دلو بند ی اکابرین کو کفر و ارتداد میں دھنسا کر رکھ دیا ہے حضرت منصور رحمہ اللہ تعالیٰ کے قول انا الحق کے بارے میں علماء و مشائخ میں یہ تاویل مشہور ہے کہ آپ کی کیفیت شجر موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرح تھی ہم چاہتے ہیں کہ شیخ باطن ملا انکشاف کے مزاج کے مطابق اس پر تھوڑی سی گفتگو کر لیں۔

سیدنا حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک درخت سے یہ آواز سنی تھی یا موسیٰ انا اللہ رب العالمین (سورہ قصص، جزر ۲۰) اے موسیٰ ابے شک میں اللہ رب العالمین ہوں حالانکہ وہ درخت خدا تھا نہ یہ اس کا قول تھا اسی کیفیت کو حضرت منصور علیہ الرحمہ کے لئے تاویل میں تسلیم کر کے آپ کو مومن کامل اللہ کا ولی مانا گیا ہے۔ ملا انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب نے جو حضرت منصور کی دہائی دی ہے ہم ان سے پوچھتے ہیں کہ اس مثال کی علت کی بنیاد پر کیا دیوبندی گستاخوں کے توہینتی اقوال کو بھی آپ ایسے ہی شمار کرتے ہیں کہ یہ توہین و تحقیر دیوبندی اکابر نے نہیں کی بلکہ خود اللہ تعالیٰ نے حفظ الایمان، مبراہین قاطعہ، تحذیر الناس میں نازل فرما کر اپنے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین و تنقیص کو جائز کر دیا قرآن حکیم نے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظیم و توقیر فرض کی تھی اور ختم نبوت کے عقیدہ کو جو بیان فرمایا تھا سب حفظ الایمان، مبراہین قاطعہ، تحذیر الناس نے منسوخ کر دیا پھر لوگ اس باطنی تاویل کو سمجھ نہیں رہے تھے۔

ملا انکشاف مولوی خلیل احمد نے آخری عمر میں "انکشاف حق" لکھ کر ایسی مثالوں سے سمجھا دیا جن میں اول زمانہ ہی سے توہین رسالت کو کوئی اہمیت نہیں دی گئی تھی اگر توہین رسالت پر فتوے دیئے بھی گئے تو انہیں نہیں مانا گیا یہ ملا انکشاف مولوی خلیل احمد کی اپنے کف لسان کے لئے دیوبندیوں کی صفائی کہ اپنے ساتھ اپنے ان دیوبندی پیشواؤں کی بھی جہالت و تخلیق، کر ڈالی۔

اور اگر مولوی خلیل احمد صاحب اب شجر موسیٰ علیہ السلام کی یہ تاویل منظور کرنے کو تیار نہیں تو اپنی کوئی دوسری تاویل پیش کریں اور دیوبندی گستاخوں پر اس کی علت کو چسپاں کریں پھر دیکھیں کہ اس کا کیا انجام ہوتا ہے۔

اگر خلیل احمد صاحب بدایونی کا کچھ بھی شعور بیدار ہوا ہو تو وہ سمجھ لیں کہ دیوبندی گستاخوں کے قطعی کفر و ارتداد پر ان کا باطل کف لسان کسی مثال کسی تاویل پر انھیں حماقت جہالت اور کفر سے نہیں بچا سکے گا۔ رہا آپ کا بار بار یہ کہنا کہ پیروں مریدوں کا اتباع نہیں اور یہاں پھر اسی کو دہرانا تو عرض ہے کہ آپ کے کس نے کہا کہ آپ ضرور اتباع کیجئے۔ آپ کے پیروں و مرشد نے یقیناً ان دیوبندیوں کو صحیح کافر و مرتد کہا تھا جن کا کفر و ارتداد قطعی ناقابل تاویل تھا اور اسی پر مارہرہ مطہرہ سے متعلق مریدین متوہمین و متفردین قائم ہیں مولوی خلیل احمد بدایونی اگر نہ مان کر مارہرہ مطہرہ سے پیری مریدی کا رستہ ہی توڑ لیں اور دیوبندی گستاخ مرتدین کا اتباع کر کے سیدھے جہنم میں چھلانگ لگانے ہیں تو لگائیں بھگد اللہ تبارک و تعالیٰ مارہرہ مطہرہ کے وابستگان اور ان کے پران غلام اسی راستہ پر ہیں جس کو شریعت مطہرہ نے مسلمانوں کے لئے متعین فرمایا ہے وہ ہرگز دیوبندی گستاخوں کی توہین و تحقیر رسالت اور ان کے کفر و ارتداد کو ایمان نہیں کہیں گے نہ ملا انکشاف کی طرح دیوبندیوں کی صفائی کریں گے نہ ان کی باطل صفائی کو قبول کریں گے اسے ملا انکشاف! اچھی طرح یاد رکھئے کہ دیوبندیوں کے ناقابل تاویل کفریات حضرت ابن منصور علاء رحمہ اللہ تعالیٰ کے قابل تاویل قول کی طرح نہیں ہیں کہ حضرت سیدنا جنید بغدادی اور سیدنا عیون اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اختلاف کی مانند قابل احتمال و تاویل سمجھ کر چھوڑ دیئے جائیں گے اور اکبر علماء دیوبند ملا انکشاف اپنی جہالت و حماقت سے یہ دلیل پچڑیں گے کہ حضرت سیدنا عیون اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دادا پر حضرت سیدنا جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول نہیں مانا تو ہم اپنے پیروں و مرشد کا قول مان کر کیوں کافر کہیں گے۔ یہ اچھا طرح ذہن میں بٹھا لیجئے

کہ قطعیات میں ہرگز استاد شاگرد، پیر و مرید کا اختلاف قطعی نہیں مانا جاسکتا اور ظن و احتمال میں اختلاف کے گنجائش ہوتی ہے۔

ظنیات و احتمالیات کو قطعیات پر قیاس کرنا یا قطعیات کو ظنیات و احتمالیات پر قیاس کرنا دونوں کو ایک سمجھنا مولوی خلیل احمد بدایونی کی علمیت نہیں سر اسبہ حالت و بددینی ہے اور اس کی اشاعت شیطانی فریب ہے۔

یقین و احتمال پر ایک ضروری بحث :-

شاید ملا انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی یہ کہیں کہ ہم علماء دیوبند کے کفریات کو محتملات میں شمار کرتے ہیں اور اس طرح ہم نے محتمل پر محتمل کو قیاس کیا ہے تو ہم کہیں گے کہ یہ صرف باتیں بنانا ہوگا اس لئے کہ ملا انکشاف نے نہ صرف کفر محتمل پر قیاس کیا ہے بلکہ دیوبندیوں کے کفریات کو ائمہ کرام و علماء عظام کے اقوال ایمانیہ پر قیاس کرنے کی جرأت و بے باکی دکھائی ہے، دیوبندی کفریات کو ائمہ و علماء کے ایمانی اقوال کی طرح گنایا ہے مانیاً ملا انکشاف اکبر و اعلم علماء دیوبند مولوی خلیل احمد صاحب علم مناظرہ سے جاہل ٹھہریں گے جب تک خصم سے دیوبندیوں کے کفریات قطعیہ کو طے نہ کرالیں انھیں خصم کے نظریہ کے مطابق ہی کفریات قطعیہ کی مثالیں دے کر الزام کو اٹھانا ہوگا اور یہ وہ یا ان کے تمام دیوبندی اکابر قیامت تک نہیں کر سکتے۔

یا پھر ان پر لازم تھا کہ پہلے وہ صرف دیوبندیوں کے کفریات قطعیہ کو محتمل ثابت کرنے کے لئے اہل سنت کے ساتھ تحریری یا تقریری طور پر باقاعدہ مباحثہ سے ایک نتیجہ پر پہنچتے پہنچتے مکرر وہ جانتے ہیں کہ ان کے دیوبندی اکابر بیٹے نہ کر سکے تو ملا انکشاف جیسے لٹوٹ پونجے اصاغر کیا طے کر سکتے ہیں وہ تو حکم کفر پر ایسے چراغ پا ہوئے ہیں کہ دل و دماغ قابو میں نہ رہے جس کی گواہی آپ کی یہ کتاب "انکشاف حق" دے رہی ہے۔

۴۲۵ سے ۴۲۶ کی چند سطروں تک ملا انکشاف نے ناصح مشفق بن کر عزیزوں کو پر فریب نصیحت فرماتی ہے جس پر تبصرہ کی حاجت نہیں ہاں ان پر خود ان کے الفاظ

ضرور لڑتے ہیں حق گوئی و حق طلبی سے آپ کو کوئی واسطہ نہیں، صراط مستقیم سے ہٹ کر آپ شیطانی راہ پر گامزن ہیں آپ کی یہ عبارت جو دو مشعروں کا ترجمہ ہے۔

”بے ایمان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی اولاد بتائی اور اللہ تعالیٰ کے

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو جہاد و گمراہ کیا ہے جب اللہ تعالیٰ اور اس

کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بد بخشوں نے نہ چھوڑا تو میری کیا

حقیقت ہے۔“ (انکشاف حق ص ۴۲۵)

بے شک دیوبندیوں و دہائیوں پر پوری پوری صادق آتی ہیں جن کے ساتھ مولوی خلیل احمد صاحب بھی لٹکے ہوئے ہیں آپ دیکھ لیجئے ان بے ایمانوں نے اللہ تعالیٰ کو نہ چھوڑا، کذب، جھوٹ، ظلم اور دوسرے عیب و نقص اللہ تعالیٰ کے لئے روا رکھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بدترین گستاخیاں کیں گالیاں دیں تو جب یہ بے ایمان اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شائستگی و توبین سے باز نہ آئے تو اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کو کب چھوڑنے والے جنہوں نے ان دیوبندیوں کی گستاخیوں پر ضرر نہیں لگائی ہیں، دوسری دیوبندی کتابوں کو چھوڑیے ملا انکشاف کی یہ کتاب ”انکشاف حق“ کو دیکھ لیجئے اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کی شان میں کیسے کیسے بے ہودہ الزام و افتراء بھری ہوئی ہے۔

اسی ص ۴۲۵ سے آگے تک ملا انکشاف بخنوری بدایونی نے اپنے کف لسان پر نمبر وار دلائل شروع کئے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ اس نمبر میں آپ نے فرعون کے ساتھ دیوبندیوں کا رشتہ جوڑ دیا ہے کہ جس طرح فرعون کے کفر پر کف لسانی ہی نہیں بلکہ اس کو مسلمان سمجھنے والوں کو نہ صرف مسلمان بلکہ عارف و ولی مانا جاتا ہے۔ اس طرح دیوبندیوں کے کفریات پر ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی کو کف لسان کرنے پر مسلمان مانا جاتا ہے۔

ہم نے اپنے خط بنام مولوی خلیل احمد بدایونی کو اسی جواب کے ساتھ ص پر درج کر دیا ہے اور اپنے جواب میں تفصیلی بحث کر دی ہے اسے وہیں ملاحظہ

فرمائیے۔ ملا انکشاف کی تکرار پر ہم یہاں اتنا ضرور عرض کریں گے کہ بالکل ٹھیک ہے ضرور آپ کے کف لسان پر آپ کو مسلمان سمجھا جائے گا اگر آپ اتنا ہی کڑی طرح قرآن حکیم میں فرعون کا ایمان لانا ثابت ہے اور اسی کا سہارا لے کر، حضرت شیخ اکبر محمد الدین ابن عربی، علامہ جہامی اور دوسرے بزرگوں نے (رحمہم اللہ تعالیٰ) فرعون کے اسلام کو سمجھا ہے آپ بھی دیوبندی گستاخوں کی توبہ ثابت کر دیں اور مسلمان بن جائیں اور ہم جانتے ہیں کہ عام و خواص دیوبندی نارجہنم کو تو گوارہ کر لیں گے مگر توبہ کے عار کو برداشت نہیں کریں گے یا پھر ملا انکشاف اپنی خود فکر کریں فرعون کی طرح توبہ کر کے مسلمان بن جائیں بار بار فرعون کا ذکر کر کے نہ کف لسان جاتا رہو جائے گا نہ آپ مسلمان بن جائیں گے، حقائق و معانی سے منہ موڑ کر بال ہٹ کی طرح فرعون کی تکرار کوئی ایمانی فائدہ نہیں دے گی۔

فرعون کے سلسلہ میں ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی نے جو بحث اٹھائی تھی تو فیقہ تعالیٰ ہم اس کا مفصل جواب اپنے خط میں دے چکے ہیں جو اسی کتاب کے شروع میں درج کر دیا گیا ہے یہاں بھی اس کا حوالہ دے کر ہم نے اصل بحث کو بیان کر دیا ہے چونکہ مولوی خلیل احمد بدایونی نے مقالہ ۳۳ ص ۲۳۳ سے ۲۳۴ تک فرعون کا ذکر کیا ہے مجھ پر جھوٹ اور بہتان کا الزام رکھا ہے اس لئے ہم جانتے ہیں کہ اسی فرعون کی بحث میں یہاں ہم اس کا جواب دیدیں تاکہ پھر ناظرین کو شروع سے مطالعہ کی زحمت نہ اٹھانی پڑے مولوی خلیل احمد نے ۲۳۳ ص ۲۳۳ سے ۲۳۴ تک فرعون کے سلسلہ میں مجھ (غلام محمد خاں ناگپوری) پر جو الزام رکھا ہے وہ یوں ہے۔

میں نے اس خط میں جا بجا کذب اور دروغ گوئی سے کام لیا۔

میں (غلام محمد خاں ناگپوری غفرلہ) نے مولوی خلیل احمد بدایونی پر الزام رکھ دیا کہ وہ فرعون کو مسلمان بتاتے ہیں۔

مولوی احمد صاحب بدایونی کہے، قول میں سوال ان حضرات کے بارے میں تھا جو فرعون کو مومن و مسلمان مانتے ہیں۔ غلام محمد خاں نے مولوی خلیل

احمد بدایونی پر یہ بہتان رکھ دیا کہ وہ فرعون کو مسلمان مانتے ہیں۔

مولوی خلیل احمد بدایونی کو غور و فکر کے بعد یہ ثابت ہو کہ غلام محمد اور غلام احمد ان دونوں ناموں میں تھوڑا سا ہی فرق ہے قادیانی غلام احمد کہلا کر کیا کیا کیا؟ اور ناگپوری غلام محمد کہلا کر کیا کیا کرے۔

جو اب اعرض ہے کہ مولوی خلیل احمد بدایونی نے ہمارے جس خط کا حوالہ "انکشاف حق" ص ۲۳۲ پر دیا ہے ہم نے اپنے اس تحریر کو بتامہ اپنی اسی کتاب "عجائب انکشاف کے شروع میں شائع کر دیا ہے ناظرین ملاحظہ فرمائیں۔ ہمارے خط سے جو افتاد مولوی خلیل احمد بدایونی پر پڑی ہے اور انہیں اپنی چال و حماقت کا یقین ہو گیا ہے اسے چھپانے اور اس پر پردہ ڈالنے کے لئے ملا انکشاف لوگوں کو یہ فریب دینا چاہتے ہیں کہ غلام محمد خاں نے اپنے اس خط میں جھوٹ اور بہتان بھر دیا ہے جس طرح ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی کو تو سال سے زیادہ ہوتے ہمارے اس خط کے مضامین کا جواب دینے کی ہمت نہ ہوئی نہ آئندہ وہ اس کی ہمت کر سکتے ہیں نہ ان کے پاس ان مضامین کا جواب ہو سکتا ہے اسی طرح ہمارا چیلنج ہے کہ ملا انکشاف ہمارے خط میں جھوٹ اور بہتان کو ثابت نہیں کر سکتے۔ دروغ گوئی، بہتان، کید و فریب تو ملا انکشاف خود کریں اور الزام دوسروں کے سر رکھیں۔ ہم نے اوپر اسی بحث کی ابتدا میں فرعون اور ملا انکشاف کے بارے میں اپنے خط کا خلاصہ اور حقیقت کو پیش کر دیا ہے ناظرین پھر دیکھ لیں بات سچی نہ رہے گی۔

میں ملا انکشاف نے دیوبندی اکابر کو بچانے کے لئے اپنی صفائی کی خاطر ابوطالب کی دہائی کی سعادت حاصل کی ہے۔

ملا انکشاف کی بلار سے ابوطالب کی طرح دیوبندیوں پر ٹخنوں تک ہی عذاب ہو یا چاروں طرف سے توبہ جہنم کی آگ گھیری ہو انہیں تو اپنے کف لسان کی فکر ہے کہ ابوطالب کے جہنمی ہونے کے بعد بھی مدبرہ مطہرہ کے سادات کرام کف لسان پر کافر نہیں ہو سکتے تو دیوبندیوں کے جہنمی بلکہ ابدی عذاب میں گرفتار ہونے کے

بعد بھی صرف کف لسان پر مولوی خلیل احمد بدایونی پر کفر و ارتداد کا حکم کیسے دیا جا سکتا ہے اور وہ کیونکر جہنمی بن سکتے ہیں ان کی بلا سے دیوبندی جہنم میں جائیں معلوم نہیں ملا انکشاف نے کیا سمجھ کر مثال دی ہے دیوبندیوں کو اب اسی سپوت چاہئے وہ ضرور انہیں گود میں لے لیں۔

اب اصل مسئلہ کی طرف توجہ فرمائیے ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی نے اس نمبر میں ابو طالب کے خاتمہ علی الکفر ہونے پر جمہور علماء مفسرین و محدثین کے متفق ہونے کو بیان کر کے اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کے رسالہ کا ذکر کیا ہے جو خاص ابو طالب کے خاتمہ علی الکفر کو ثابت کرنے پر مشتمل ہے اور اس پر مولانا عبدالقادر بدایونی کی تصدیق و تائید ہے اس کے بعد ملا انکشاف نے اپنے اصل مقصد کو یوں بیان کیا ہے۔

”مگر حضرات سادات کرام مارہرہ اس کے بارے میں ساکت ہیں خاموشی اختیار کئے ہوئے ہیں ان کے بارے میں کیا حکم ہے کیا ابو طالب جن کا خاتمہ علی الکفر ہونے کی تصریحات سے کتب معتبرہ حدیث و فقہ بھری ہوئیں ہیں لیکن ان کے بارے میں کف لسان و سکوت کرنے والوں پر حکم کفر و ارتداد کیوں؟“ (انکشاف حق ص ۵۵)

ملا انکشاف بدحواسی میں سادات مارہرہ مطہرہ پر حکم کفر بیان کر گئے اسے چھوڑیئے اور آپ کا جو اصل مقصد ہے اس کو سامنے رکھتے آپ نے کہا ہے کہ جمہور علماء ابو طالب کے خاتمہ کفر کے قائل ہیں تا آنکہ دیوبندیوں پر کفر و ارتداد کا فتوے دینے والے اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ نے بھی اپنے رسالہ میں ابو طالب کا کفر پر خاتمہ ثابت کیا ہے۔

مگر مارہرہ مطہرہ کے سادات کرام جو اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کے شاخ طریقت میں ہیں ابو طالب کے کفر سے سکوت کرتے ہیں کف لسان کرتے ہیں لہذا جس طرح اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ اور ان کے ماتنے والے مارہرہ مطہرہ کے

سادات کرام کو ابو طالب کے کفر سے کف لسان پر کافر نہیں کہہ سکتے اسی طرح ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی کو بھی دیوبندیوں کے کفریات سے کف لسان پر کافر و مرتد نہیں کہہ سکتے۔

اولاً ہم دریافت کریں گے کہ مارہرہ مطہرہ کے سکوت کو آپ نے کیسے سمجھا کہ یہ حکم بیان کرنے سے سکوت ہے آپ نے کس طرح کف لسان پر دیں پکڑی اور اپنے کف لسان کے ساتھ ملا دیا بغیر تحقیقات پیش کئے ہوئے کف لسان کا دعویٰ کیسے کر دیا چلتے مارہرہ مطہرہ کے کف لسان کو مان لیجئے اس لئے کہ ہمیں تو آپ کے مسلمات پر ہی گفتگو کر کے آپ کی باطل پرستی کو ثابت کرنا ہے۔ ثانیاً عرض ہے کہ وہاں ضعیف حدیث کی وجہ سے کہ ابو طالب ایمان لے آئے احتمال ضعیف موجود ہے لیکن دیوبندیوں کے کفر و ارتداد میں کسی ضعیف احتمال کی قطعی کوئی گنجائش نہیں خود گستاخ دیوبندیوں نے زندگی بھر ضرب پر ضرب پڑنے کے باوجود توبہ نہیں کی ان کے حامی متبعین نے آج تک ان کی توبہ کا کوئی نشان نہیں دیا بلکہ ان کفری اقوال کو برقرار رکھ منظر سے کرتے کرتے راتے رہے نہ کسی معتد سنی سے ان گستاخ دیوبندیوں کی توبہ کی ضعیف سے ضعیف روایت پائی جاتی ہے تو ابو طالب کے احتمال پر دیوبندیوں کے یقین کا قیاس کیسا؟

آپ ملا انکشاف کی اسی کتاب ”انکشاف حق“ کو دیکھ لیجئے آپ نے اپنے دیوبندی پیشواؤں کی خاطر تکفیر میں احتیاط کا بار بار ذکر کرتے کرتے ہوئے ضعیف سے ضعیف احتمال پر حکم کفر دینے کے لئے پورا زور صرف کیا ہے۔ آگے کچھ ہی دور ص ۱۵ پر اپنے مقصد کی قوت کیلئے اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کی احتیاط

کا یہ جملہ بھی نقل کیا ہے۔

”جب تک وجہ کفر آفتاب سے زیادہ روشن نہ ہو جائے اور حکم اسلام کے لئے کوئی ضعیف سے ضعیف عمل بھی باقی نہ رہے“ انکشاف حق ص ۸۵

اب آپ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کی کتاب مستطاب جس کا ذکر ملا انکشاف نے اپنے مطلب کے لئے یہیں کیا ہے ”شرح المطالب فی بحث ابی طالب“ فصل ہشتم کی وہ عبارت دیکھئے جس سے ابوطالب کے حکم پر روشنی پڑتی ہے اور ضعیف احتمال کا فائدہ واضح ہوتا ہے فرماتے ہیں

”اگرچہ قول و حق و صواب وہی کفر و عذاب اور اس کا خلاف مردود و باطل و مطرود پھر بھی اس حد کا نہیں کہ معاذ اللہ خلاف پر تکفیر کا احتمال ہو اور ان اعداء اللہ کا کافر و ابدی جہنمی ہونا تو ضروریات دین سے ہے جس کا منکر خود ہی جہنمی کافر تو فریقین کا نہ کفر یکساں نہ ثبوت کفر یکساں نہ سزا یکساں ہر جگہ فرق زمین و آسمان تو مماثلت کہاں“

(شرح المطالب از علی حضرت قدس سرہ)

یعنی ابوطالب کے بارے میں حق اور صواب عقیدہ تو یہی ہے کہ ان کی وفات کفر پر ہوئی اور وہ عذاب میں گرفتار ہیں جیسا کہ احادیث میں مذکور ہے اور اس کے خلاف یہ عقیدہ رکھنا کہ ابوطالب دنیا سے ایمان پر گئے۔ بہت کمزور مردود، باطل و مطرود ہے اس عقیدہ کو حق و صواب نہیں کہہ سکتے مگر پھر بھی ابوطالب کے بارے میں یہ عقیدہ ان کی وفات کفر پر پر ہوئی یقین کے اس درجہ میں نہیں ہے کہ اگر کوئی اس کے خلاف یہ عقیدہ رکھے کہ ان کی وفات ایمان پر ہوئی یا سکوت اختیار کرے تو اس ایمان اور سکوت کی وجہ سے اس پر کفر و ارتداد کا حکم دیا جائے پھر یہ جہالت

سے یہ نہ سمجھا جائے کہ ہر حکم کفر ایسا ہی سمجھا جائے گا یعنی ہر حکم کے کفر پر سکوت کرنا دوست ہوگا بلکہ جہاں یقینات سے کسی کا کفر و ارتداد ثابت ہوگا وہاں اس کے کافر اور ابدی جہنم ہونے کا ایسا پختہ عقیدہ رکھنا ہوگا کہ خلاف پر یا سکوت و کف لسان پر خود کافر ہو جائے گا جیسے ابلیس اور ابولہب کا کافر و ابدی جہنمی ہونا کہ اگر کسی نے ان دونوں ملعونوں کے کافر و جہنمی ہونے سے انکار کیا یا کف لسان کیا تو خود کافر ہو جائے گا اس لئے کہ ابولہب اور ابلیس کا کافر و ابدی جہنمی ہونا یقینات سے ہے بحکم قرآن ضروریات دین میں داخل ہے۔

دونوں فریق یعنی ابوطالب اور ان جیسوں کا گروہ اور دوسری طرف ابلیس اور ابولہب اور ان جیسوں کا گروہ، دونوں گروہ ایک جیسے نہیں ہیں نہ دونوں فریق کا کفر ایک جیسا ہے نہ دونوں کے کفر کا ثبوت یکساں ہیں نہ دونوں کی سزا ایک جیسی دونوں گروہوں میں مماثلت نہیں ہے۔ دونوں کا حکم ایک نہیں ہو سکتا لہذا دونوں جگہ سکوت و کف لسان کام نہیں دے گا، ابوطالب کے کفر پر سکوت و کف لسان سے بلکہ اسے مومن ماننے سے کفر کا حکم نہیں دیا جائے گا۔ مگر ابلیس اور ابولہب کے کفر سے سکوت اور کف لسان کرنے پر ضرور کافر ہوجائے گا۔

اگر دل میں کدورت، عداوت، حسد، ہٹ دھرمی، اپنی بات کا پانا، فضول تعصب، بددینی نہیں ہے تو ایک مومن و مخلص شخص اچھی طرح سمجھ لیگا کہ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کی یہ عبارتیں بہت سے ان امور کو کھول دیتی ہیں ان کا فیصلہ کر دیتی ہیں جن میں سے ملا انکشاف سرگرداں ہیں یا بنے ہوئے ہیں اور اگر مخلص اہل علم ہیں تو اس کا بھی اقرار کریں گے کہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے یہ ارشادات ائمہ ہدیٰ اور معتمد علماء دین کی شرعی تعلیمات کے مطابق ہیں۔

مگر ہم جانتے ہیں کہ۔۔۔ دشمنی ملا انکشاف کو کچھ سمجھنے نہیں
ے گی۔ عبارتوں کے مفہوم و معانی کو سمجھنے کی صلاحیت باقی رہ گئی ہوتی تو ملا
انکشاف اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کی کتاب شرح المطالب کا نام لیکر
کبھی ابوطالب کے بارے میں مارہرہ مطہرہ کے سادات کرام کا ذکر کرتے مگر
ان کی بددینی سے جو ان کی عقل سلب کر لی گئی ہے وہ جہالت و حماقت سے
بڑھ کر سیدھے جہنم تک پہنچا دے گی۔

یہاں یہ بات واضح ہے کہ جب ابوطالب کے بارے میں مرتے وقت
ایمان لے آنے کی ضعیف روایت ملتی ہے تو ضعیف احتمال پر ابوطالب کے کفر
پر سکوت و کف لسان مارہرہ مطہرہ کے سادات کرام کو کافر نہیں بنا دے گا۔
اور ضعیف احتمال پر حکم کفر نہ دینا یا سکوت و کف لسان ملا انکشاف مولوی خلیل
احمد صاحب کے مسلمات سے ہے جو ان کی کتاب میں جا بجا موجود ہے بخلاف
اکابر دیوبند کے تو یہی اقوال کفریہ کے جو یقینیات سے اس طرح ثابت ہیں
جن میں ضعیف سے ضعیف کسی احتمال کی کوئی گنجائش نہیں ان پر اطلاع
یقینی کے بعد کف لسان نے مولوی خلیل احمد بخنوری بدایونی کو اسلام
سے خارج کر دیا ہے۔

۶۵ پر ملا انکشاف نے مولانا عبدالمقتدر بدایونی اور سد الفراء
کا ذکر کیا ہے پھر اسی بحث کو دوبارہ مقالہ ۷۷ ص ۱۱۱ سے ۱۱۲ تک طوالت
سے اسی کو دوہرایا ہے۔

۷۷ پر آپ نے مولوی اسماعیل دہلوی پر کفر کے فتوے اور
کف لسان کا ذکر کیا ہے پھر مقالہ ۷۷ ص ۱۱۱ سے ۱۱۲ تک طوالت
سے اسی کو دوہرایا ہے۔

۷۸ اسی پر آپ نے مولانا سلامت اللہ صاحب رام پوری اور
دیگر علماء رامپور وغیرہ کا تذکرہ کیا ہے پھر مقالہ ۷۸ ص ۱۱۱ سے

۱۹۲ تک اسی کی تطویل کی ہے

۷۹ پر ملا انکشاف نے مولوی عبدالحی صاحب و مولوی نذیر احمد
خاں صاحب کو پیش کیا ہے پھر مقالہ ۷۹ ص ۱۱۱ سے ۱۱۲ تک
تک طوالت سے دوہرایا ہے

ان نمبروں کے جوابات انشاء اللہ تبارک و تعالیٰ ان نمبروں کے حوالہ
کے ساتھ ان ہی مقالات میں ناظرین ملاحظہ فرمائیں گے جو دلچسپ ہوں گے
اور ان سے واضح ہو جائے گا کہ ملا انکشاف اپنے جن نمبروں اور مقالات کو
لاجواب سمجھ رہے ہیں وہ ان کی نری جہالت و حماقت کا نمونہ ہیں اور آپ
دینائے علم میں ایک عجیب و زرگار اور تماشاخانے اہل فن ذات ہیں۔ چونکہ
ایرادات سوالات وغیرہ ایک ہی قسم کی مستقل بحث ہے اس لئے شریعت
اہل سنت حضرت مولانا حشمت علی خاں صاحب اور حضرت محدث اعظم
ہند گچھوچھوی رحمہما اللہ تعالیٰ کے متعلق یہاں ملا انکشاف کے جاہلانہ
ومعاندانہ الزامات کا جواب بھی سد الفراء کے ضمن میں دہیں ملاحظہ فرمائیں
ویسے اس سلسلہ میں ضروری بحث ہم نے پیش کر دی ہے جو ایک دیندار
کے لئے کافی ہے۔

۸۰ سے ۸۱ تک ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی
نے سیدنا موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ایک چرواہے کا واقعہ منقول
شریف سے نقل کیا ہے جس سے آپ اپنے کف لسان ہی نہیں بلکہ گستاخ
دیوبندیوں کے کفر و ارتداد اور توہین رسالت کے ایمان و اسلام
ہونے پر دلیل پکڑنا چاہتے ہیں بلکہ صاحب قرب ولی تک ثابت کرنا چاہتے
ہیں، ملا انکشاف بدایونی یا تو پورے کے پورے بھوندیں جو اپنی موٹی
عقل کی وجہ سے یہ سمجھ ہی نہ سکے کہ میں اس واقعہ کو کیوں بیان کر رہا
ہوں اور میرے ہاتھ کیا آئے گا میرا ایمان و اسلام باقی بھی رہے گا یا ختم

ہو جائے گا یا آپ پرانے دیوبندیوں و بابیوں کے بھی کان کتر گئے کہ ان اللہ علی کل شیء قدیر کے لئے جو دلیل ان پرانے دیوبندی و بابی استادوں کو بھی نہ سوجھی وہ آنجناب اکبر علماء دیوبند ملا انکشاف دیوبندی نے مثنوی شریف سے نکال کر دکھا دی اور وہ بھی اتنی مستحکم کہ جس پر وحی خداوندی موجود ہے۔ شاباش آنکے پسر نہ کر دے پھر آں تمام کر دے، پڑھیں پرانے، اکبر علماء دیوبند ہونے کی بنیاد پر یا "آنکے پدر نہ کر دے پسر آں تمام کر دے" لکھیں نے سبوت ہونے کی وجہ سے۔

اب کیا ہے ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی اپنے عقیدے کے خدا کی جوتیاں سی کر اسے پہنائیں گے اپنے خدا کے سر میں لگا کر لکھائیں گے سر میں تیل لگا کر مالش کریں گے، اپنے خدا کو کپڑے سی کر پہنائیں گے۔ ملا انکشاف کے خدا کے سر میں جو جوتیں پڑ جائیں آپ انہیں ماریں گے۔ آپ کا خدا بیمار ہو گا تو اس کی تیمارداری کریں گے پاؤں دبائیں گے اپنے خدا کے سونے کی جگہ صاف کریں گے آپ کا خدا جب بھوکا ہو گا تو آپ نہ صرف دودھ پینے بلکہ پلاؤ، بریانی اس کے گھر پر پہنچائیں گے وغیرہ اس لئے کہ ملا انکشاف کے قول کے مطابق وہ چرواہا جو یہی کر رہا تھا اس کے بارے میں اولوالعزم رسول میں سے ایک رسول سیدنا موسیٰ علیہ السلام و علیہم الصلوٰۃ والسلام کا فتویٰ کفر جو شریعت مطہرہ کے مطابق تھا قبول نہیں ہوا بلکہ اٹٹا آپ پر عتاب کیا گیا تو شریعت مطہرہ کی کوئی حقیقت نہ رہی بس اب کیا ہے مولوی خلیل احمد صاحب بجنوری بدایونی کی طرف سے ان کے دھرم پر اجازت ہے کہ کوئی خبیث اللہ تعالیٰ کی شان میں جیسی چاہے گستاخیاں کرے، عیب لگائے اور ان کو دلیل بنا کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں توہین و تنقیص کرے سب جائز ہے بلکہ چرواہے کی طرح قابل تعریف اور قرب الہی و ولایت حاصل ہونے کا ذریعہ

ناظرین خود دیکھ لیں کہ اس ملا انکشاف مولوی خلیل احمد نے کیسا گمراہ کن کفر انگیز قیاس کیا ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا شریعت کے مطابق کفر کا فتویٰ بارگاہ رب العالی میں مقبول نہ ہوا اور حضرت موسیٰ کو حکم ہوا کہ اپنے فتوے کو واپس لے لو اور اس چرواہے کو خوشخبری سنا دو کہ تو مقبول بارگاہ ہے کافر نہیں ہے۔ جب حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم شرع اٹھانا پڑا تو اعلیٰ حضرت امام بریلوی کا حکم کیسے باقی رکھا جاسکتا ہے سنی مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ ملا انکشاف بدایونی کے قیاس و حکم پر عمل کرتے ہوئے دیوبندیوں پر سے حکم کفر اٹھالیں۔ واہ رے ملا شاباش ملا انکشاف کی یہ عبارت دیکھ لیجئے — "پھر اپنے ان اکابر دیوبند پر کافر و مرتد جنہی یقینی قطعی ہونے کا حکم کس بل بوتے پر لگا دیا۔۔۔ پھر ملا انکشاف کی دین میں خوفناک فتویٰ انگریزی ملاحظہ فرمائیے کہ دیوبندیوں کے بدترین کفر یا کو ایمان بنانے کیلئے آپ نے ملت کیسی نکالی ہے۔ لکھتے ہیں۔ ہم "یعنی ہم ظاہر اور ظاہر کی باتوں کو نہیں دیکھتے ہم دل کو دیکھتے ہیں اور حال کو، (انکشاف حق) مگر وہاں تو اللہ تعالیٰ چرواہے کے دل، حال اور اصطلاح کو جانتا

تھا اور اس نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر وحی نازل فرما کر اس کا کفر نہ ہونے بلکہ مقبول بارگاہ ہونے کی خبر دے دی (دیکھئے آپ کی وہی کتاب ص ۷) مگر یہاں دیوبندی گستاخوں کے دل، حال اصطلاح اور کفریات بکنے کے بعد بھی کفر و ارتداد نہ ہونے، بلکہ مومن بلکہ ولی ہونے کا علم مولوی خلیل احمد بدایونی کو کہاں سے ہو گیا آپ پر کس کی جانب سے یہ وحی نازل ہو گئی کہ دیوبندیوں کے اقوال کفریہ ظاہر میں ہزار کفر و ارتداد ہیں مگر باطن میں ایمان ہی ایمان بلکہ ولایت — کا ذریعہ ہیں پھر اس سوال کا جواب ملا انکشاف کو دینا ضروری ہو گا کہ "دیوبندی مرتدین کے دلوں کا حال ملا انکشاف

مولوی خلیل احمد صاحب پر منکشف ہو جانے کے بعد آپ کو اس چرواہے اور دیوبندی مرتدین میں کون سی علت مشترک نظر آئی جس کی وجہ سے چرواہے کی طرح دیوبندی گستاخوں کو چھوڑ دینے کے لئے آپ تیار ہو گئے اور دونوں کے حالات منکشف ہو جانے کے بعد آپ نے اس علت کو اس مقام پر کس لئے بیان نہیں کیا۔

یہاں ایک بات دلچسپ اور اہم ہوگی کہ چرواہے کے واقعہ میں مولوی خلیل احمد بدایونی نے چرواہے کے اقوال کو کفریات ہی تسلیم کیا ہے بلکہ اس پر حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حکم کفر دینے کو شریعت کے مطابق مانا ہے اسی طرح ملا انکشاف نے گستاخ دیوبندیوں کے گستاخانہ اقوال کو کفر و ارتداد ماننے ہی کا ذریعہ دکھایا ہے اور زور مارا ہے کہ جس طرح چرواہے کو اس کے کفریات کے باوجود چھوڑ دیا گیا اے مومن ماننے کا حکم دیا گیا ہے اسی طرح میرے مرتد دیوبندی پیشواؤں کو بھی چھوڑ دو ظاہری کفر و ارتداد پر حکم کفریت دو باطن کا سہارا لیکر دیوبندیوں کے ان کفریات کو تسلیم کر لو۔

اب ان ملا انکشاف صاحب دیوبندیوں سے پوچھا جائے کہ اے ملا جی آپ نے دیوبندی قوم سے یہ پوچھ بھی لیا ہے کہ دیوبندی گستاخوں کی صفائی کے لئے آپ پہلے ان دیوبندیوں کے اقوال کو کفر و ارتداد مان رہے ہیں اور منوار ہے ہیں اے دیوبندیو! ہمیں کوئی اعتراض تو نہیں ہے؟ آپ چونکہ اپنے دعوے کے مطابق ابھی نئے نئے دیوبندی زمرے میں داخل ہوئے ہیں اس لئے ان سے پوچھ لینا آپ کے لئے ضروری ہے اگر دیوبندی اس پر اعتراض نہ کریں

آپ کی ہمنوائی کریں تو چرواہے یا چرواہے جیسا اور معاملہ پیش کرنا آپ کے لئے اور آپ کے طور پر تسلی کا باعث ہو سکتا ہے مگر ہمیں یقین ہے کہ دیوبندی برادری مولوی خلیل احمد بدایونی کو جاہل اجہل، احمق بنانے کے لئے تو تیار ہو جائے گی مگر اپنے اکابر دیوبند کے اقوال کو کفر و ارتداد، توہین و تحقیر رسالت تسلیم کرنے کے لئے آمادہ نہ ہوگی ملا انکشاف کی یہ ساری خفیں پادر ہوا ہی ٹھہریں گی۔ اس لئے کہ پوری دیوبندی جماعت تمام توہینی عبارتوں کے بے غبار ہونے پر ایمان رکھتی ہے۔

ابھی چرواہے کے بارے میں اصل بحث پر گفتگو باقی ہے ملا انکشاف کا جو حشر ہو رہا ہے وہ ان کے جھوٹے کف لسان کا نتیجہ تھا مگر جس خلیان اور گمراہ گمراہی کو انہوں نے مسلمانوں میں چھوڑنا چاہا ہے اس کا دور ہو جانا ضروری ہے۔ یہاں یہ سوال پیدا ہو گا کہ جو حکم ملا انکشاف مولوی خلیل احمد پر عائد ہو گا اس سے مولانا روم بھی نہیں بچ سکیں گے تو عرض ہے کہ ملا انکشاف نے مثنوی شریف سے اشعار تو نقل کر دیئے اور ترجمہ بھی کر دیا مگر ان ہی اشعار میں سے ان آخری شعروں کا مطلب اپنی بددینی و جہالت سے سمجھ نہ سکے جن میں حضرت مولانا روم نے خاص طور پر وحی الہی کی اس ہدایت کا ذکر فرمایا ہے جس میں حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی تبعیت میں قیامت تک آنے والے لوگوں کو ان کفریات کے بولنے سے منع کر دیا گیا ہے وہ اشعار اور ان کا وہ ترجمہ جو مولوی خلیل احمد صاحب نے کیا ہے ذیل میں درج ہے۔

ہر کسے را سیرتے بہادہ ایم ہر کسے را اصطلاح دادہ ایم
در حق او مدح در حق تو ذم در حق او شہد در حق تو سم

اے موسیٰ ہم نے ہر کسی کے لئے ایک جدا خصلت دی ہے اور ہر کسی کو ایک اصطلاح دی ہے وہ (چرواہا) جو کچھ کہہ رہا تھا وہ اس کے حق

میں مدح تھا تیرے حق میں ذم ہے اس کے حق میں شہد تھا تیرے حق میں زہر ہے (انکشاف حق ص ۵۷)

یعنی اے موسیٰ! (علیہ الصلوٰۃ والسلام) ہم نے مختلف لوگوں کو مختلف سیرتیں حالات اور اصطلاحیں (مخصوص زبانیں) جو مخصوص معانی پر دلالت کرتی ہیں عطا فرمائی ہیں وہ چرواہا ہماری خاص عطا کردہ سیرت و حال پر ہماری عنایت کی ہوئی خاص اصطلاح میں ہم سے خطاب کر رہا تھا وہ اس چرواہے کے حق میں مدح و شہد اسلام و ایمان تھا مگر اس سے یہ نہ سمجھ لیا جائے کہ چرواہا جن الفاظ کو استعمال کر رہا تھا وہ تمہارے اور تمہاری تبعیت میں مخلوق کے لئے مدح و ایمان رہے گا بلکہ حسب شرع جس طرح تم نے حکم کفر بیان کیا تھا وہ تمہارے اور مخلوق کے لئے ذم و کفر ہی رہے گا جو نہ ہرقت تل کی طرح ایمانی ہلاکت سے کہنے والوں کو جہنم پہنچا دے گا۔

یہاں حضرت مولانا روم نے وحی کے مفہوم کو اشعار میں نقل کر کے اپنی ذمہ داری کو پوری کرتے ہوئے کتنی وضاحت کے ساتھ بیان فرمادیا کہ خبردار چرواہے کے عدم کفر کا حکم حسب وحی خداوندی صرف اپنے مورد تک یعنی چرواہے تک محدود رہے گا۔ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لے کر قیامت تک آنے والے مومنین کے لئے یہ اجازت نہیں کہ وہ یہ الفاظ استعمال کرے ورنہ مدح ایمان نہیں بلکہ ذم و کفر ہو کر ہلاک کر دے گا۔ مگر وہاں علامہ انکشاف آپ دیوبندیوں کو ان کے بدترین توہین رسالت کے یقینی حکم کفر و ارتداد سے بچانے کے لئے کفریات کو ایمانیات بتا رہے ہیں اور ڈھٹائی سے یہاں تک کہ اس کو گئے کہ

جب موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حکم کفر سے متعلق شرعی فتوے مقبول بارگاہ خداوندی نہ ہوا تو ان اہل سنت نے اکابر دیوبند پر کافرو

درتد و جہنی و یقینی و قطعی ہونے کا حکم کس بوتے پر لگا دیا حالانکہ وحی الہی نے صرف چرواہے کا استثنا کیا ہے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حکم کفر کو شدت کے ساتھ برقرار رکھا ہے۔ سیدنا موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چرواہے کے اقوال پر جو شرعی حکم کفر بیان فرمایا تھا وہ آپ کے رسالت کی سب سے بڑی ذمہ داری تھی جب خدائے قدوس نے وحی کے ذریعہ چرواہے کے حال و اصطلاح کو ظاہر فرمادیا تو آپ نے صرف چرواہے کے حکم سے رجوع فرمایا ملا انکشاف اپنی بددینی کی جہالت و حماقت سے یہ سمجھ بیٹھے کہ چرواہے کا واقعہ کیا ہوا اللہ تعالیٰ نے سب کے لئے ان اقوال کفریہ پر سے حکم کفر ہی اٹھا دیا اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان عقائد باطلہ کی ہی تبلیغ شروع کر دی۔ کہ اللہ تعالیٰ کھاتا پیتا سوتا جاگتا بیمار ہوتا ہے وغیرہ نعوذ باللہ من ذالک۔

پھر ملا انکشاف کی حمایت کفر و ارتداد کا جوش اتنا بڑھا کہ آپ نے سارے کفریات ہی کو حکم کفر سے آزاد کر دیا اور جب سارے کفریات ہی ایمان قرار پائے تو کس کو ضرورت ہے کہ بنام اسلام دنیا کی مشقتیں برداشت کرے اور ملا انکشاف کے دھرم کو قبول نہ کرے۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم۔ تقریباً پچیس صفحات سیاہ کرنے کے بعد ملا انکشاف نے مقالات شروع کئے ہیں۔

مقالہ ۱

اس مقالہ میں ملا انکشاف نے لکھا ہے کہ ”مسئلہ تکفیر تقلیدی نہیں ہے تحقیقی ہے“ اور اس کی تفصیل میں آپ نے عجیب حرکتیں کی ہیں اہل سنت سے عناد و مخالفت کے جوش میں آپ کو

اپنی تضاد بیانیوں کا ہوش تک نہیں رہا ہے آپ کے اس خاص عنوان کی تفصیل جو آپ نے اس مقالہ میں بیان کی ہے یوں ہے۔

۱۔ مسئلہ تکفیر تقلیدی نہیں ہے بلکہ تحقیقی ہے

۲۔ پہلے سے مسلمانوں کا اس پر عمل رہا ہے

۳۔ اگر کسی عالم یا چند علماء نے کسی شخص پر حکم کفر لگایا ہے تو تمام مسلمانوں پر لازم نہیں کہ ان لوگوں کے کہنے پر بغیر تحقیق کے ایمان لائیں اور اس کو کافر کہتے پھریں۔

۴۔ بلکہ بغیر تحقیق کے ایمان لانا اور اس کو خلاف شرع سمجھنا خلاف شرع ہے

۵۔ جس نے فتویٰ دیا ہے وہ بشر ہے غیر معصوم ہے

۶۔ پھر کسی قول کے مطلب سمجھنے میں اختلاف افہام و سمجھ میں خلاف ہونا امر مسلم ہے۔

۷۔ مجتہدین کرام دجیسے امام اعظم ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہم، کی بھی انفرادی اجتہادی رائے قطعی و یقینی نہیں مانی گئی ہے۔

۸۔ پھر کجا غیر مجتہد تقلد عالم کی رائے انفرادی وہ بھی تکفیر مسلم کے معاملہ میں کیسے قطعی ہو سکتی ہے۔

آپ کی اس تحریر کا حاصل یہ ہے کہ اگر کسی عالم یا مفتی یا فقیہ بلکہ مجتہد نے بھی تکفیر کی ہے تو لوگ معنی ہر تنقو بدھو، بھوندو جب تک خود تحقیق نہ کر لیں ہرگز تقلید نہ کریں۔ اس لئے کہ تکفیر مسلم تحقیقی ہے تقلیدی نہیں ہے جب مجتہد معصوم نہیں۔ ہوتا اس کی اجتہادی رائے یقینی و قطعی۔ نہیں ہو سکتی تو فقہائے کرام سے لیکر آج کے عام علماء تک کیا بھروسہ کیا جاسکتا ہے للہ پھر چونکہ ہر ایک کی سمجھ میں اختلاف ہوتا ہے اس لئے ممکن ہے کہ مجتہد کی سمجھ

عہ، للہ حاشہ آگے کے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

میں نہ آیا ہو مشائخ و فقہائے لیکر عام علماء کی سمجھ پر تو اور بھی اعتماد نہیں ہو سکتا اس لئے لوگوں کو چاہئے کہ خود اپنی سمجھ پر بھروسہ کریں اپنی تحقیق پر اعتماد رکھیں سمجھ میں آجائے تو تکفیر کریں ورنہ صاف انکار کر دیں تقلید ہرگز نہ کریں۔

”یہ ہیں ملا انکشاف کی اسلام شکنی جس کے لئے غیر

مسلم طاقتوں کی ضرورت نہیں تنہا ملا انکشاف مولوی

خلیل احمد صاحب کی ذات ہی کافی ہے۔“

یہاں ملا انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب نے جو کھلی چھوٹ دی

ہے وہ یہ ہے کہ مشائخ اپنے مجتہد اور ان کے اصحاب کے قول کو اپنی ذاتی تحقیق پر رد کر سکتے ہیں اسی طرح درجہ بدرجہ فقہاء و علماء اقوال کو رد کر دیں گے۔

عہ مگر ملا انکشاف کی تقلید کریں اس لئے کہ آپ ان سب سے ماوراء العجوبہ زمانہ مخلوق ہیں۔

عہ کہیں ملا انکشاف نے اپنے آپ کو تو معصوم نہیں سمجھ رکھا ہے کہ آنکھ بند کر کے آپ کی اور آپ کی کتاب انکشاف حق کی تقلید کریں

عہ شاید ملا انکشاف اپنی رائے کو قطعی و یقینی سمجھ رکھا ہے للہ ہاں ملا انکشاف پر ضرور بھروسہ ماکر لیں۔

عہ ملا انکشاف کی بھونڈی سمجھ پر ضرور اعتماد کیا جاسکتا ہے۔

عہ ملا انکشاف کی معرکہ خیز تحریر کا خلاصہ یہ لکھ لگا کہ آپ کی کتاب ”انکشاف حق“

کو دریا میں بہا دیں“ جب ائمہ دین فقہاء کرام علمائے عظام پر اعتماد نہیں ہو سکتا

تو جہالت ماب حماقت بردار ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی پر کیا بھروسہ کیا جاسکتا ہے۔

تا آنکہ ان سب کے اقوال کو عام لوگ اپنی اپنی تحقیق سے ان کی تقلید ذکر کرتے ہوئے رد کر سکتے ہیں۔ تو پھر اعجوبہ روزگار، یکتائے زمانہ، اکبر علماء دیوبند، اعظم فضلاء و بابیت ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی اپنے تحقیق کے بل بوتے پر کفر یا دیوبند سے کفّان کریں تو ان کے اصول پر ملا انکشاف کی کون تقلید کریگا جب بڑے بڑے ائمہ فقہاء علماء کے قول کو رد کیا جاسکتا ہے تو ملا انکشاف جیسے بدھو کی کیا حقیقت؟

مزید برآں جان دیوبندیت و بابیت ملا انکشاف کی اس کھلی چھوٹ پر نئے نئے فرقے بدترین عقائد کفریہ کے ساتھ وجود میں آئیں گے اور وہ ملا انکشاف کے نئے دھرم پر قطعی یقینی اسلامی جماعتیں کہلایں گی جو آپ کے عقیدے میں جہنم سے آزاد قطعی جنتی ہوں گے۔ ملا انکشاف کی اس تحریر سے جو خطرناک نتائج نکلتے ہیں ان کی تفصیل بہت طویل ہے یہاں ہمیں ایک دوسرے امر کی طرف توجہ دینی ہے وہ یہ کہ یہاں تک آپ کی تحریر سے آپ کا دعویٰ تو متعین ہو گیا جسے ناظرین نے ملاحظہ فرمایا۔ اب اس دعوے پر آپ کی دلیل دیکھئے جسے آپ نے اپنی اس تحریر سے (مقابلہ ۱) متصل نقل فرمایا ہے۔ ملا انکشاف لکھتے ہیں

ہمارے فقہاء کرام کا ارشاد ہے جس کو علامہ حموی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح اشباہ و نظائر میں بحر الرائق سے نقل فرمایا ہے (آپ کی منقول عبارت آپ ہی کے ترجمہ کے ساتھ درج ذیل ہے)۔

یقع فی کلام اہل المذہب	یعنی اہل مذہب کے کلام میں بہت
تکفیر کثیر لکن لیس من کلام	سی تکفیر میں واقع ہوئی ہیں مگر وہ تکفیریں
الفقہاء الذین ہم المجتہدین	فقہاء مجتہدین کے کلام سے نہیں ہیں
بل غیرہم ولا عبرۃ	بلکہ ان کے علاوہ اور علماء مشائخ کے
لغیر الفقہاء	کلام سے ہیں اور غیر فقہاء مجتہدین

کے فتوے کفر کا کچھ اعتبار نہیں ہے۔ (انکشاف حق ص ۱۷) اسی مفہوم کو ملا انکشاف نے متصل ہی ایک دوسری مثال سے ص ۱۷ پر تقویت دی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ

”خارج کی تکفیر بہت سے علماء نے کر دی ہے مگر ہمارے مجتہدین فقہاء کا یہ کلام نہیں ہے اور غیر مجتہدین فقہاء کا اعتبار نہیں ہے۔ لہذا ان کے حکم تکفیر کو نہیں مانا گیا“ ان دو مثالوں کے بعد ملا انکشاف کا ان عبارتوں پر تبصرہ دیکھئے۔

”مسلمانوں انصاف اور ایمان کے ساتھ غور کرو جبکہ ہمارے ائمہ صاف صاف تصریح فرما رہے ہیں کہ غصیر مجتہدین کے کفر کے فتوؤں کا کچھ اعتبار نہ کیا جائے“

دو سطروں بعد ملا انکشاف کا اصل مقصد بھی دیکھ لیجئے۔ لکھتے ہیں۔

”اب ان عقل کے پتلوں سے پوچھئے کہ فاضل بریلوی کیا مجتہد تھے؟ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کی دشمنی اور مخالفت نیز اہل سنت کی عداوت میں مولوی خلیل احمد بدایونی کس قدر اندھے اور مسلوب العقل ہو گئے ہیں اسے آپ کی ان عبارتوں اور دلیلوں میں ملاحظہ فرمائیں۔ ایک طرف ملا انکشاف نے دعوے میں یہ لکھ مارا کہ تکفیر کا مسئلہ تحقیقی ہے تقلیدی نہیں ہے بلکہ اس امر میں یعنی تکفیر مسلم میں مجتہدین کی انفرادی رائے بھی قطعی و یقینی نہیں مانی گئی ہے تو عام فقہاء و علماء کی تقلید کیسے کی جاسکتی ہے یہیں اسی تحریر میں آپ نے لوگوں کو پرزور تعلیم دی ہے کہ وہ خود تحقیق کریں تقلید نہ کریں یہی شریعت مطہرہ کا حکم ہے۔“

دوسری طرف ملا انکشاف نے اس دعوے کی دلیل میں یہ بیان کیا ہے ”خبردار خواہ عالم لوگ ہوں یا علماء یا فقہاء ان سب کو تکفیر مسلم

میں مجتہدین کرام ہی کی تقلید کرنی ہوگی اگر اپنے اپنے زمانہ میں فقہاء و علماء تکفیر مسلم کا فتوے دیں تو وہ نہیں مانا جائے گا اس لئے کہ یہ فتوے دینے والے مجتہد نہیں۔

یعنی دعوے تو یہ کہ تکفیر کا مسئلہ تحقیقی ہے تقلیدی نہیں ہے فقہاء و علماء سے لیکر عوام تک کو چاہئے کہ خود تحقیق کریں مجتہد کی بھی تقلید نہ کریں۔

اور دلیل یہ کہ تکفیر کا مسئلہ تقلیدی ہے عام لوگوں سے علماء و فقہاء تک کو چاہئے کہ وہ مجتہد کی تقلید کریں یہ ہے ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی کی جہالت و حماقت آپ خود پر حکم کفر سے اس قدر غیظ و غضب میں ہیں کہ دعوے و دلیل میں موافقت کی تمیز بھی نہ رہی بس اندھے کی لائٹھی گھما رہے ہیں۔

اب آپ ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی کی خاص اس دلیل کا انجام دیکھئے جس سے انہوں نے اپنے باطل مقصد کے لئے غلط اور انتہائی پر فریب طریقہ سے یہ بتانے کی کوشش کی ہے کہ مجتہدین کے فتوؤں کا ہی تکفیر مسلم میں اعتماد ہے غیر مجتہدین کے تکفیری فتوؤں کو نہیں مانا جائے گا تو اب مجتہدین کے بعد ہزار کفریات واقع ہوں کوئی بد نجات اسلام کے دعوے کے ساتھ بدترین کفریات بکتا پھرے مسئلہ انکشاف کے نزدیک چونکہ مجتہد تو کوئی ہے ہی نہیں نہ کوئی مجتہد کے درجہ تک پہنچ سکتا ہے لہذا آپ کی تعلیم پر پوری ملت اسلامیہ اس کو ہرگز کافر نہ کہے اسے مسلمان مانیں ملا انکشاف کی اس شریعت پر مرزا غلام احمد قادیانی پر حکم کفر نہیں لگ سکے گا اگر اس قادیانی پر حکم کفر دیا بھی گیا ہے تو ملا انکشاف ثابت کر چکے ہیں کہ "غیر مجتہدین کے کفر کے فتوؤں کا کچھ اعتبار نہ کیا جائے" (ص ۷۸)

خود ملا انکشاف اور دیوبندی ملاؤں نے جو کفر کے فتوے دیئے ہیں آپ ہی کے مذہب پر آپ کے اور دیوبندیوں کے منہ پر مارے جائیں گے اس لئے کہ ملا انکشاف سمیت تمام دیوبندی مجتہد نہیں ہیں بلکہ ملا انکشاف ہی کی تعلیم پر مدارج خمسہ و سبعہ کے علماء کے درجوں تک نہیں پہنچتے نہ ملا انکشاف ان دیوبندی مولویوں کو ان درجوں تک ثابت کر سکتے ہیں بلکہ آپ ہی کے قول پر ثابت کرنا محال ہے لہذا ملا انکشاف کے نئے مسلک پر دیوبندیوں کے ان تمام فتوؤں کو رد کر کے امت مسلمہ کو مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کی یہ انکشافی تعلیم دی جائے گی کہ وہ غلام احمد قادیانی کو مسلمان سمجھیں لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم۔

یہ ہے ملا انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب کی غلاظت عقل معلوم نہیں اہل دیوبند نے آنجناب کو اپنی پسری میں قبول کیا ہے یا نہیں ویسے دعوے تو ملا انکشاف نے اکبر علماء کا کیا ہے جس کا مفہوم ابو العلماء الدیوبندیہ ہے۔

ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی کو ان کی بددینی میں سر پھوڑنے دیجئے اور اصل مسئلہ کی طرف رجوع کیجئے۔

سب سے پہلے ملا انکشاف کے اس قول کو سامنے رکھیئے۔

”مسئلہ تکفیر تقلیدی نہیں ہے بلکہ تحقیقی ہے“ (انکشاف مقالہ ۱۰)

ملا انکشاف کا یہ وہ قول ہے جس کے خلاف انہوں نے خلاف شرع کہا ہے اور ہر تنقید بدھو جاہل و اجہل کے لئے آزادی کی راہ کھولی ہے کہ وہ ہزار مقلد ہوں مگر تکفیر میں ہرگز تقلید نہ کریں خود تحقیق کریں اب ہمارے معتدائے دین کے ارشادات و ہدایت کو ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت ملا علی قاری شرح کتاب فقہ اکبر ص ۲۱۷ شائع کردہ دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان، پر فرماتے ہیں۔

ومنہا ان ایمان المقلد الذی یعنی وہ مقلد جو اپنے نزدیک کوئی
لا دلیل معہ صحیح قال ابو حنیفہ دلیل نہیں رکھتا اس کا ایمان صحیح
رحمہ اللہ وسفیان الثوری ہے سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ، امام
ومالک والاذاعی والشافعی واحمد سفیان الثوری، امام مالک، امام
وعامۃ الفقہاء واهل الحدیث اذاعی، امام شافعی، امام احمد بن
رحمہم اللہ تعالیٰ صحیح ایمان ہے جنہل اور عام فقہاء اور محدثین جہم
ولکنہ عاصی بترک الاستدلال اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے
کہ اس کا ایمان صحیح ہے لیکن وہ استدلال کو ترک کرنے کی وجہ سے
گنہگار ہے۔

یہ وہ ائمہ مجتہدین ہیں جن کے قول تکفیر کی تقلید اسی مقالہ
میں ملا انکشاف نے ایسی ضروری بتائی ہے کہ فقہاء و علماء اس کے خلاف
حکم دیں تو نہیں مانا جلتے گا، ہمیں مولوی خلیل احمد بدایونی کی تضاد
بیانیاں (ایک ہی بات کا ایک ہی صورت میں ایک ہی صفحہ پر کبھی کچھ
کبھی دوسرا حکم بیان کر کے) نظر انداز کر کے اصل حکم معلوم کرنا ہے اور
اسی پر ہم گفتگو کریں گے۔ شاید کوئی یہ کہے کہ شرح فقہ اکبر کی عبارت
میں تو ایمان کو صحیح بتایا گیا ہے حالانکہ مولوی خلیل احمد بدایونی
نے تکفیر مسلم پر حکم بیان فرمایا ہے تو ہم عرض کریں گے کہ کفر کو کفر
ماننا ایمان ہی ہے ائمہ دین جس بات کو کفر کہیں گے مقلد کا بغیر
دلیل اس کو مان لینا ایمان ہے خود ملا انکشاف مولوی خلیل احمد
نے اس کو تسلیم کیا ہے دیکھیے انکشاف حق ص ۷ پر ملا انکشاف کہ یہ
عبارت۔

”اگر کسی عالم یا چند علماء نے کسی شخص پر حکم کفر
لگا دیا تو تمام مسلمانوں پر لازم نہیں ہے کہ محض ان

کے کہنے پر بغیر تحقیق کے ایمان لے آئیں یہاں ملا انکشاف
نے حکم کفر کے ماننے کو ہی ایمان بتایا ہے۔“

ناظرین کے سامنے دونوں تعلیمات ہیں خود فیصلہ کر لیں کہ کس کی بات مافی جاہلی
جاہالت و حماقت مآب ملا انکشاف کا یہ کہنا کہ ”تقلیدی ایمان صحیح
نہیں ہے۔“

ائمہ مجتہدین کا یہ ارشاد کہ ”تقلیدی ایمان صحیح ہے“
ہاں تقلیدی ایمان پر مومن نہ ہونا معتزلہ کا مذہب ضرور ہے
چنانچہ اسی شرح کتاب فقہ اکبر میں اسی صفحہ پر ہے

وعند المعتزلۃ ما لم یعرف اور معتزلہ کے نزدیک جب تک ہر مسئلہ
کل مسئلۃ بد لائق العقل کو عقلی دلالت سے اس معیار کے ساتھ
علی وجہ ممکنہ دفع نہ جان لے کہ شبہ کو دفع کر سکے (یعنی
الشبهة لا یكون مؤثرا ازالہ شبہ کرنے والی عین تحقیق
نہ کر لے) وہ مومن نہیں ہوگا۔

اور یہاں مولوی خلیل احمد بدایونی نے اہل سنت کی مخالفت کے
جوش میں مذہب معتزلہ کو اختیار کیا ہے بحمدہ تبارک وتعالیٰ ہم سیدنا
امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقلد ہیں اور عقائد میں ماتریدی
ہیں جہاں تک تکفیر کا سوال ہے ہمارے حنفی ماتریدی علماء عظام یہ دیکھتے
ہیں کہ جس شخص سے یہ کفر سرزد ہوا ہے اس کفر پر کافر و مرتد ہو جانے کا
حکم تمام ائمہ فقہ و کلام کے نزدیک پایا جاتا ہے یا نہیں اگر اس کفر پر سب
کے نزدیک تکفیر کی جاتی ہے تو یہ علمائے کرام و اصحاب فتویٰ بھی کفر و
ارتداد کا یقینی قطعی حکم بیان فرمادیں گے اگر ان کا کوئی ہم زمانہ عالم
ائمہ دین سے دلائل لائے بغیر انکار کرتا ہے تو اس کا انکار لغو و باطل
قرار پائے گا اور سب کا اسے کفر و ارتداد ماننا ضروری ہوگا۔ انکار یا

کن لسان کرنے والے پر حکم کفر عائد ہو جائے گا اور اگر ائمہ فقہ و کلام میں سے کسی کے قول پر کفر نہیں کہا جاتا ہے تو اگرچہ وہ حنفی ماتریدی نہ ہو ہمارے حنفی ماتریدی علماء کفر و ارتداد یقینی و قطعی کا فتوے نہیں دیتے ہیں اسی کو کہا جاتا ہے کہ تکفیر میں صرف اپنے ہی امام کی تقلید نہیں کی جاتی ہے اس کے باوجود اگر فتویٰ دے دیا تو دوسروں کو ماننا ضروری نہیں اور فتوے دینے والے پر بھی کوئی الزام نہیں ہوگا۔ شامی باب الردۃ میں فرمایا۔

قال الخیر الرضی اقول ولو (یعنی ضعیف روایت بھی ملے تو تکفیر کانت الروایت لغیر اهل مذہبنا نہیں کی جائے گی) خیر رضی نے فرمایا ویدل علی ذالک اشتراط کوند میں کہتا ہوں کہ اگرچہ وہ عدم تکفیر کی مایوجب الکفر مجمعا علیہ روایت ہمارے مذہب کے علاوہ کسی دوسرے مذہب کی ہو جب بھی تکفیر نہیں کی جائے گی۔ اور تکفیر میں مجمع علیہ ہونے کی شرط غیر مذہب کا قول اختیار کرنے پر دلالت کرتی ہے۔

اسی عبارت کو ملا انکشاف نے ص ۵ پر خطاوی وغیرہ سے نقل کیا ہے۔ یہ دیوبندی سپوت ملا انکشاف حکم تکفیر کا تقلیدی نہ ہونا اپنی جہالت سے یہ سمجھ رہے ہیں کہ اگرچہ کسی معتمد عالم نے تمام مذاہب کے مجمع علیہ قول پر تمام شرائط کے ساتھ فتویٰ کیوں نہ دیا ہو مگر جب تک ملا انکشاف جیسے عالم کہلانے والے بدھو اتفاق نہ کر لیں وہ فتویٰ ہی مجمع علیہ ہونے سے نکل جائے گا اسی طرح فتویٰ دینے والے عالم کے تمام ہم عصر علماء کے اقوال نہ مل جائیں کہ وہ اس فتویٰ کفر سے اتفاق کرتے ہیں خواہ انہوں نے کفری عبارتوں کو نہ دیکھا ہو یا گھبرا کر بحث سے کتراتے ہوں ملا انکشاف اس کفر کو مجمع علیہ نہیں سمجھیں گے۔

رہا تکفیر کے تحقیقی ہونے کا مطلب تو اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ

عالم جو کفر کا حکم بیان کر رہا ہے ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی جیسا عالم کہلانے والا جاہل نہ ہو، اس کفر کے بارے میں تمام مذاہب کے اقوال کا ماہر ہو یہ جانتا ہو کہ معتمدین مذاہب میں سے کس کس نے تکفیر کی ہے۔ اور کس کس نے تکفیر نہیں کی ہے یا سب نے تکفیر کی ہے۔ وہ یہ جانتا ہو کہ معتمدین مذہب سے کون علماء مراد ہیں وہ یہ بھی سمجھنے کی صلاحیت رکھتا ہو کہ جو کفر سرزد ہوا ہے وہ مجمع علیہ یا غیر مجمع علیہ کفر کے مطابق ہے بے وقوفوں کی طرح حیران نہ ہو کہ میرے زمانہ کے مولوی مستقیق ہیں یا نہیں۔

یہاں یہ بات ابھی طرح سمجھ لیجئے کہ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ نے اگر اکابر دیوبند کے لئے حکم کفر و ارتداد بیان کیا ہے تو آپ کی حیثیت صرف ناقل کی ہے دیوبندیوں کے وہ اقوال ہی ایسے ہیں کہ ان کے کفر و ارتداد پر اجماع ہے، اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے ہرگز ہرگز اجتہاد نہیں کیا ہے نہ ان کی ذاتی انفرادی رائے ہے مولوی خلیل احمد صاحب کا اسے ذاتی رائے بتانا عوام کو فریب دینا ہے، ملا انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی جو عقل کے مارے ہوئے ہیں دوسروں کو عقل کے پتلے بتا کر اپنی حماقت کا اظہار یوں کر رہے ہیں کہ اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ نے مجتہدین یعنی امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ تعالیٰ کی طرح اپنی رائے سے فتویٰ دیا ہے تو کیا وہ ائمہ دین کے درجہ کو پہنچے ہوئے تھے وہ تو ایک عالم مقلد عالم تھے جن کو علماء کے طبقات خمسہ بھی کوئی نسبت نہیں، اور یہ سب ملا انکشاف کی جہالت فاحشہ ہیں۔

اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے دیوبندی گستاخوں کے بارے میں ائمہ مجتہدین کا اجماعی حکم کفر و ارتداد نقل فرمایا ہے اس کو ائمہ مجتہدین کی طرح ذاتی اجتہاد و رائے بتانا ملا انکشاف کا جاہلانہ

کھینا پین ہے — ہمارا چیلنج ہے کہ ایک ملا انکشاف ہی نہیں پورا دیوبندی قبیلہ اور ان کے حامی مل کر یہ نہیں بتا سکتے کہ دیوبندی گستاخوں کی تکفیر میں اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کے بیان کردہ احکام کے خلاف ائمہ مجتہدین سے ان گستاخیوں پر یہ اقوال پائے جاتے ہیں اور نہ یہ لوگ یہ ثابت کر سکتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ نے دیوبندی گستاخوں کے حکم بیان کرنے میں اس طرح ائمہ مجتہدین کی ہمسری کر کے الگ اپنی رائے سے حکم دینے کی جرات کی ہے

اخیر میں ہم تکفیر یقینی کے لئے جن امور کا لحاظ ضروری ہوتا ہے اور اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ نے اس سلسلہ میں جو اپنی ذمہ داریاں پوری کی ہیں ان کی طرف توجہ دلانا ضروری سمجھتے ہیں۔

۱۔ جس بات پر کفر کا حکم دیا جا رہا ہے وہ مجمع علیہ کفر ہے فقہاء و متکلمین اس مفہوم کے کفر ہونے پر متفق ہیں۔

۲۔ جس عبارت پر کفر کا حکم دیا گیا ہے وہ عبارت اس کفر پر ایسی قطعی یقینی دلالت کرتی ہے کہ دوسرا کوئی مفہوم بنتا ہی نہیں، نہ مفہومات میں سے ایک مفہوم بھی ایمان کا ثابت نہیں ہوتا۔

۳۔ اس کفری عبارت کی نسبت قائل کی طرف بلاشبہ صحیح ہے۔

۴۔ قائل سے کوئی توبہ کی روایت مروی نہیں ہے۔

جب یہ چاروں امور واضح طور پر موجود ہیں تو ایک عالم دین کا حکم کفر نہ بیان کرنا خود کافر ہو جانا ہے اور اس کا انکار و کف لسان اطلاع یقینی کے بعد کفر ہے اور ایسے کفر پر ہرگز ہرگز علماء دین نے سکوت اختیار نہیں کیا ہے نہ اس پر سکوت اختیار کرنے کی تعلیم دی ہے بلکہ خود ان

گستاخ دیوبندیوں نے تا آنکہ ملا انکشاف مولوی خلیل احمد نے بھی اپنی کتاب انکشاف حق میں اس کا اعتراف کیا ہے یہ اور بات ہے کہ گمراہی اور بددینی نے ملا انکشاف کو مجمع علیہ کفر کو غیر مجمع علیہ کفر پر قیاس کرنے کے لئے مجبور کر دیا ہے اور یہ ملا جلی اسی خوش فہمی میں مبتلا ہیں تمام کفریات ایک ہی جیسے ہیں اور سب کا ایک ہی حکم ہے کہ قائل کو معاف کر دیا جائے۔

دیوبندیوں کی ساری متعلقہ تصانیف کو دیکھ جائیے اسی طرح مولوی خلیل احمد بدایونی کی اسی "انکشاف حق" کتاب کو شروع سے آخر تک پڑھ لیجئے کسی کی ہمت نہ ہوتی کہ وہ مفہوم کے مجمع علیہ کفر ہونے سے انکار کرے، نہ آج تک کسی نے نسبت کا انکار کیا ہے یا ہلکا سا شبہ بھی پیدا ہونے دیا ہے نہ کسی دیوبندی نے توبہ کی خبر دی ہے ہاں اگر زور مارا ہے تو اس بات پر کہ وہ کفری عبارتیں مفہوم کفر پر دلالت نہیں کرتی ہیں۔ مولوی خلیل احمد بدایونی نے بھی فضول مباحث سے دیوبندیوں پر ظلم و کم کر نیکے بعد مایوس ہو کر انکشاف حق میں اسی راستے کو اختیار کیا ہے، مگر مشکل یہ ہے کہ تمام دیوبندیوں اور خود ملا انکشاف نے اپنی مفہوم بیانیوں میں کفر اٹھانے کی بجائے ان ان دیوبندیوں کو کفریات میں جکڑ کر رکھ دیا ہے ہمارے سامنے اس وقت ملا انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب بایں پیری و کہنہ سالی نئے دیوبندی کھلاڑی ہیں اگرچہ ملا انکشاف نے ساری کتاب میں، باطل قیاس، فاسد مباحث، شرعی حکم کفر بیان کرنے والے پر بغیر شرعی بحث و دلائل کے کچھ اچھا لنے، معائب چینی، گالیاں بکنے اور دیوبندیوں پر حکم کفر بیان کرنے سے برسوں پہلے دیگر علماء سے حکم کفر مروی نہ ہونے پر تنکیہ کیا ہے لیکن جہاں انہوں نے دیوبندیوں کی صفاتی میں ان کی عبارتوں کے مفہومات نکالنے کی

کوشش کی ہے ان دیوبندیوں کو پھانس کر ہی رکھ دیا ہے اس کی دلچسپ بحث بتوفیق تبارک و تعالیٰ اسی مقام پر آتی ہے۔

ملا انکشاف علامہ کف لسان مولوی خلیل احمد صاحب بجنوری بدایونی و ہانی دیوبندی بن جانے کے بعد اس زعم میں کہ آپ اکبر و اعلم علماء مشائخ کے عظیم منصب پر بر اجماع ہو چکے ہیں آپ نے مارہرہ مطہرہ کے اپنے ان مشائخ کو بھی سبق بڑھانا شروع کر دیا ہے جو علوم شرعیہ میں کمال رکھتے ہیں اور عقائد و اعمال میں جنہوں نے ائمہ دین کا دامن مضبوطی سے تھام رکھا ہے۔

پچارے ملا انکشاف اس میں پیدائشی خطا کار نہیں تصور تو سارا اس وہابیت کا ہے کہ جو بھی اس لپیٹ میں آیا وہ یا تو بقول اسماعیل دہلوی، جاہل راستے بریلوی کو بیرہنا تا ہے یا حاجی امداد اللہ صاحب کے گن گانے کے باوجود انہیں خاطر میں نہیں لاتا یا پھر ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی کی طرح اجملہ مشائخ کو جو علم و عمل میں ممتاز زمانہ تھے انہیں اپنے سامنے طفل مکتب سمجھتا ہے اور جہالت خیز اسباق پڑھانے کی جرات کرتا ہے۔

بفضلہ تبارک و تعالیٰ ہمارے علماء اہل سنت خواہ کسی سنی خانقاہ سے وابستہ ہوں وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ عقائد و اعمال میں پیرو اور مرید دونوں کو ائمہ دین ہی کی تقلید کرنی ہوگی اور انہیں اس کا بھی علم ہے کہ ان تعلیمات سے علماء و مشائخ کے دفاتر بھرے ہوئے ہیں۔ سنی اصحاب خانقاہ نے ہرگز ہرگز ائمہ دین کی عقائد و اعمال میں مخالفت نہیں کی ہے۔

ملا انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب چند اقوال نقل کر کے یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ ہندی کی گانٹھ کیا ملی آپ پٹناری بن بیٹھے ہیں اور سنی

علماء ان کے سامنے جاہل ہیں۔

بجہ تبارک و تعالیٰ اہل سنت کی گھٹی میں یہ تسلیم پلائی ہوئی ہے کہ پیرو مرید دونوں کے لئے اولاً سنی صحیح العقیدہ ہونا ضروری ہے اور یہ بھی کہ وہ مسائل فقہ کی رعایتوں کے ساتھ ہی اعمال صالحہ کے پابند رہ سکتے ہیں جس کے لئے پیرو مرید دونوں کو ائمہ فقہ و کلام کی طرف ہی رجوع کرنا ہوگا ہمارے سنی مشائخ اسی پر عمل کرتے کرتے ہیں اور اسی کی تعلیم دیتے ہیں۔ اہل سنت اپنے معتد علماء کرام حضرت شیخ محدث دہلوی اور دیگر اکابر کی تعلیمات کو سینے سے لگائے ہوئے ہیں۔

یہاں اہم و مایہ النزاع سوال یہ ہے کہ دیوبندی گستاخوں کی تکفیر کے معاملہ میں مشائخ مارہرہ مطہرہ نے ائمہ دین کی تعلیم کو چھوڑ دیا ہے۔

یا ملا انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی ائمہ دین کی ہدایتوں سے پھر گئے ہیں اس کے لئے ناظرین چند امور کو دیکھ لیں انشاء اللہ تعالیٰ فیصلہ کرنے میں دقت نہ ہوگی۔ ختم نبوت اسلام کا وہ عقیدہ ہے جو بحکم قرآن ضروریات دین میں داخل ہے جس پر اجماع امت ہے اور ائمہ دین کا اتفاق ہے۔

بانی دیوبند مولوی قاسم نانوتوی اور مرزا غلام احمد قادیانی نے اسی عقیدہ ختم نبوت پر ضرب لگائی ہے جو ضروریات دین کے انکار میں قطعی داخل ہے اور ہمارے تمام ائمہ و اکابر دین نے اس پر کفر و ارتداد کا حکم دیا ہے اور اسی کو ذمہ دار علماء اہل سنت نے نقل فرمایا ہے۔

ناظرین سے درخواست ہے کہ وہ مولوی خلیل احمد صاحب کے

دوسرے بیانات کو چھوڑ دیں ان کی معرکہ الار کتاب "انکشاف حق" ہی کو دیکھ لیں کہ ملا انکشاف نے بدعوئے خود دیوبندی دین اختیار کرنے کے بعد اپنے نئے محبوب پیشوا مولوی قاسم نانوتوی کو کفر و ارتداد سے بچانے کے لئے قرآنی عقیدہ ختم نبوت کا کیسا خون کیا ہے سارے ائمہ دین ایک طرف اور ملا انکشاف اپنے دیوبندی نانوتوی پیشوا سمیت ایک طرف۔

اسی طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر حکیم قرآنی کے مطابق ضروریات دین سے ہے۔

جس پر تمام امت و ائمہ دین کا اجماع ہے اور دین اسلام پر اعتماد اسی بنیادی عقیدہ پر قائم ہے اور جو توہین و تحقیر کرتا ہے وہ تمام ائمہ دین کے نزدیک اسلام سے خارج کا فرد مرتد ہے اور دین کو ڈھانے والا ہے۔ ایک زمانہ سے مسلمان دیکھتے چلے آ رہے ہیں کہ اکابر دیوبند مولوی اشرف علی تھانوی، مولوی خلیل احمد انیسٹروی مولوی رشید احمد گنگوہی نے تعظیم و توقیر نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بھرپور وار کیا ہے اور جی بھر کر توہین و تحقیر کی ہے اور یہ خباثتیں اب تک ان کی کت ابوں میں چھپتی چلی آرہی ہیں جن پر علماء عرب و عجم نے کفر و ارتداد کا شرعی حکم دیا ہے۔

ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی اپنے ان ہی گستاخ دیوبندی پیشواؤں کی اندھی عقیدت و حماقت میں سرشار ہو کر ان کی توہین و تحقیر، کفر و ارتداد کو ایمان و اسلام اور ان دیوبندی مرتدوں کو مسلمان ثابت کرنے کے لئے سرگرم ہیں اور ائمہ دین کے اجماعی حکم کو پس پشت ڈال دیا ہے، پھر ستم یہ کہ اس کے لئے آپ نے کذب، فریب، غلط استدلال، باطل مفہوم و معنی اور ائمہ دین بلکہ احادیث

کریمہ پر بھی بہتان میں دریغ نہیں کیا ہے جو آپ کی کتاب "انکشاف حق" سے ظاہر ہے۔

بجہد تبارک و تعالیٰ مشائخ مارہرہ مطہرہ اپنے ائمہ دین کے ساتھ ہیں، وہ عقائد و اعمال میں اپنے ائمہ ہدیٰ کی ہی پیروی کرتے ہیں اور ان کی اجماعی پاکیزہ تعلیم پر ہی عمل کرتے ہوئے ان دیوبندی گستاخان نبوت کو خارج از اسلام کا فرد مرتد مانتے ہیں اور اپنی اور امت کی دینی و ایمانی حفاظت کے لئے تعظیم و توقیر نبوت کی تعلیم دے کر ان گستاخان دیوبندیوں کے سایہ سے بھی دور رہنے کی ہدایت فرماتے ہیں جو قرآن حکیم اور احادیث کریمہ کی تعلیمات کے مطابق ہے اسی لئے مارہرہ مطہرہ کے معتقدین و متوسلین بلکہ عام اہل سنت اور اصحاب شریعت و طریقت ان پر پورا اعتماد رکھتے ہیں اور ان کی اتباع میں اپنی نجات سمجھتے ہیں۔

مولوی خلیل احمد بدایونی کی یہ بددینی ہے کہ انہوں نے مشائخ مارہرہ مطہرہ کی اتباع ائمہ دین کو الٹا ائمہ دین کی مخالفت سمجھ رکھا ہے اور خود ائمہ دین کے اجماعی حکم کی مخالفت کر کے اپنے آپ کو ائمہ دین کا پیروکار جانتے کی حماقت میں گرفتار ہیں۔ چونکہ ملا انکشاف کا فرد مرتد ہو کر مارہرہ مطہرہ کی بیعت سے نکل چکے ہیں اور مارہرہ مطہرہ سے چٹے رہنے کے لئے بے قرار بھی ہیں اس لئے انہوں نے یہ راستہ نکالا ہے کہ حکم کفر و ارتداد میں پیروں کا اتباع نہیں اور اس سے آنکھ جڑا سٹے ہوئے ہیں کہ مشائخ مارہرہ مطہرہ نے ائمہ دین کے اجماعی حکم پر ہی سر تسلیم خم کر کے گستاخ دیوبندیوں اور یقیناً اطلاع رکھنے والے ملا انکشاف جیسے حمایتیوں کو کا فرد مرتد مانا ہے۔

(نوٹ) بقیہ مسلسل مضمون کے لئے دوسری جلد ملاحظہ فرمائیں۔